

مکاتیب  
حضرت شاہ ولی اللہ محدّد دہلوی  
(جلد اول و دوم)

تحقیق  
مفتی نسیم احمد فریدی امر و ہوی

تقدمہ و تحشیہ  
پروفیسور ثناء احمد فاروقی

پیشگفتار  
دکتر وقار الحسن صدیقی

کتابخانہ رضا رام پور

(اتراپردیش) ہند

۲۰۰۴ م / ۱۴۲۵ ھ

مکاتیب  
حضرت شاہ ولی اللہ محدّد دہلوی  
(جلد اول و دوم)

تحقیق  
مفتی نسیم احمد فریدی امر وہوی

تقدمہ و تحشیہ  
پرفسور ثار احمد فاروقی

پیشگفتار  
دکتر وقار الحسن صدیقی

کتابخانہ رضا رام پور

(اتراپردیش) ہند

۲۰۰۴ م / ۱۴۲۵ ھ

## سلسلہ انتشارات کتابخانہ رضا رام پور

© کتابخانہ رضا رام پور - ۲۰۰۴ م

- نام کتاب : مکاتیب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- گردآوری (ج ۱) : شاہ عبدالرحمن پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ
- گردآوری (ج ۲) : شاہ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ
- تحقیق : مفتی نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ امرہوی
- تقدیمہ و تحشیہ : پرفسور نثار احمد فاروقی
- ناشر : دکتر وقار الحسن صدیقی
- مدیر ویژہ امور کتابخانہ رضا رام پور
- حامد منزل، قلعہ، رام پور ۱۹۰۱۴۴ (اٹر اپر ادش) ہند
- تیراژ : ۳۰۰ نسخہ
- سال چاپ : ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ م
- تحریر رایانہ ای : آر سنس کامپیوٹر تکست، دہلی، © ۶۱۰۶۶۰۲۳۲
- مطبع : دایموند پرنٹرز، دہلی نو ۲۰۰۰۱۱
- بہا : - / ۱۰۰۰ روپیہ ہندی یا ۶۰ ڈولار امریکایی

ISBN 81-87113-70-7

## فهرست مطالب

پیشگفتار.....	۱۹
تقریظ.....	۲۱
سخن‌های گفتنی.....	۲۷
مقدمه.....	۳۷

### جلد اول

مکتوب ۱ .....	به طرفِ میان شاه تُورالله ﷺ.....	۵۳
مکتوب ۲ .....	به جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۵۳
مکتوب ۳ .....	به طرفِ حقایق و معارف آگاه شاه تُورالله ﷺ.....	۵۵
مکتوب ۴ .....	به طرفِ حقایق و معارف آگاه شاه تُورالله ﷺ.....	۵۶
مکتوب ۵ .....	به طرفِ حقایق آگاه شاه تُورالله ﷺ.....	۵۷
مکتوب ۶ .....	به طرفِ حقایق آگاه شاه تُورالله ﷺ.....	۶۰
مکتوب ۷ .....	به طرفِ حقایق آگاه شاه تُورالله ﷺ.....	۶۱
مکتوب ۸ .....	به طرفِ برادر خُرد مخدومی شاه اهلُ الله ﷻ.....	۶۱
مکتوب ۹ .....	به خدمتِ مخدومی شاه اهلُ الله ﷻ.....	۶۳
مکتوب ۱۰ .....	به طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۶۴
مکتوب ۱۱ .....	به طرفِ مخدومی حضرت شاه اهلُ الله ﷻ.....	۶۵
مکتوب ۱۲ .....	به طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۶۶

مکتوب ۱۳	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۷
مکتوب ۱۴	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۸
مکتوب ۱۵	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۹
مکتوب ۱۶	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۰
مکتوب ۱۷	بہ طرفِ حقایق و معارف آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ... ۷۱
مکتوب ۱۸	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۳
مکتوب ۱۹	بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ... ۷۴
مکتوب ۲۰	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۵
مکتوب ۲۱	بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ... ۷۷
مکتوب ۲۲	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۸
مکتوب ۲۳	بہ طرفِ والدِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۹
مکتوب ۲۴	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۰
مکتوب ۲۵	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۱
مکتوب ۲۶	بہ طرفِ حقایق و معارف آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ... ۸۳
مکتوب ۲۷	بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ... ۸۴
مکتوب ۲۸	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۴
مکتوب ۲۹	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۵
مکتوب ۳۰	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۶
مکتوب ۳۱	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۷
مکتوب ۳۲	بہ والدِ بزرگوار شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۸
مکتوب ۳۳	بہ طرفِ حضرتِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۸

مکتوب ۳۴	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۸۹
مکتوب ۳۵	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۸۹
مکتوب ۳۶	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۰
مکتوب ۳۷	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۰
مکتوب ۳۸	بہ نام شاه نورالله ﷺ..... ۹۱
مکتوب ۳۹	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۲
مکتوب ۴۰	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۳
مکتوب ۴۱	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۳
مکتوب ۴۲	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۴
مکتوب ۴۳	بہ طرف حقایق آگاہ شاه نورالله ﷺ..... ۹۵
مکتوب ۴۴	بہ نام شیخ محمد عابد ﷺ..... ۹۶
مکتوب ۴۵	بہ یکی از اغنیاء..... ۹۷
مکتوب ۴۶	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۸
مکتوب ۴۷	بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۹۸
مکتوب ۴۸	بہ نام شاه نورالله ﷺ..... ۱۰۱
مکتوب ۴۹	بہ نام شاه نورالله ﷺ..... ۱۰۲
مکتوب ۵۰	بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۱۰۶
مکتوب ۵۱	بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۱۰۸
مکتوب ۵۲	بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۱۰۹
مکتوب ۵۳	بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۱۱۱
مکتوب ۵۴	بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنہ... ۱۱۲

مکتوب ۵۵	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه... ۱۱۳
مکتوب ۵۶	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه... ۱۱۳
مکتوب ۵۷	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه... ۱۱۴
مکتوب ۵۸	به نام شاه نورالله... ۱۱۵
مکتوب ۵۹	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۱۶
مکتوب ۶۰	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۱۷
مکتوب ۶۱	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۱۷
مکتوب ۶۲	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۱۸
مکتوب ۶۳	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۰
مکتوب ۶۴	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۱
مکتوب ۶۵	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۲
مکتوب ۶۶	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۳
مکتوب ۶۷	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۴
مکتوب ۶۸	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۵
مکتوب ۶۹	به نام شیخ محمد قطب روهتکی... ۱۲۶
مکتوب ۷۰	به نام مخدوم محمد معین تئوی... ۱۲۷
مکتوب ۷۱	به نام مخدوم محمد معین تئوی... ۱۲۸
مکتوب ۷۲	به نام مخدوم محمد معین تئوی... ۱۳۰
مکتوب ۷۳	به نام مخدوم محمد معین تئوی... ۱۳۲
مکتوب ۷۴	به جانب مخدوم محمد معین تئوی... ۱۳۵
مکتوب ۷۵	به نام شاه نورالله... ۱۳۶

مکتوب ۷۶	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۳۶
مکتوب ۷۷	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۳۷
مکتوب ۷۸	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۳۸
مکتوب ۷۹	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۳۹
مکتوب ۸۰	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۴۰
مکتوب ۸۱	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۴۱
مکتوب ۸۲	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۴۳
مکتوب ۸۳	بہ نام شاہ نور اللہ ﷺ	۱۴۴
مکتوب ۸۴	بہ نام خواجہ محمد امین کشمیری ﷺ	۱۴۵
مکتوب ۸۵	بہ نام خواجہ محمد امین کشمیری ﷺ	۱۵۰
مکتوب ۸۶	بہ جانب والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۱
مکتوب ۸۷	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۲
مکتوب ۸۸	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۳
مکتوب ۸۹	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۴
مکتوب ۹۰	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۵
مکتوب ۹۱	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۶
مکتوب ۹۲	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۸
مکتوب ۹۳	بہ جانب خال کبیر حضرت شیخ عبید اللہ سلمہ اللہ	۱۵۹
مکتوب ۹۴	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۵۹
مکتوب ۹۵	بہ والد شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ	۱۶۰
مکتوب ۹۶	بہ نام یکی از مخلصان	۱۶۱

- مکتوب ۹۷ بہ نام خواجہ محمد فاروق کشمیری ..... ۱۶۲  
 مکتوب ۹۸ بہ جانبِ حقایق و معارف آگاہ میان شاہ نور اللہ ..... ۱۶۳  
 مکتوب ۹۹ بہ نام پایندہ خان روہیلہ ..... ۱۶۴  
 مکتوب ۱۰۰ بہ نام خان زمان خان ..... ۱۶۵  
 مکتوب ۱۰۱ رقیمۂ کریمہ بہ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ .... ۱۶۶

### جلد اول - قسمت دوم

- دیباچہ ..... ۱۶۹  
 مکتوب ۱۰۲ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۱  
 مکتوب ۱۰۳ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۲  
 مکتوب ۱۰۴ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۳  
 مکتوب ۱۰۵ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۴  
 مکتوب ۱۰۶ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۵  
 مکتوب ۱۰۷ بہ جانبِ بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۶  
 مکتوب ۱۰۸ در بیان لطایف نفسیہ بہ بعض مخلصین ..... ۱۷۷  
 مکتوب ۱۰۹ بہ جانبِ عزیزى ..... ۱۷۸  
 مکتوب ۱۱۰ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۹  
 مکتوب ۱۱۱ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۰  
 مکتوب ۱۱۲ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۱  
 مکتوب ۱۱۳ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۱  
 مکتوب ۱۱۴ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۲  
 مکتوب ۱۱۵ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۳

- مکتوب ۱۱۶ بہ جانبِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ ..... ۱۸۴
- مکتوب ۱۱۷ بہ جانبِ مولوی عبدالقادر جونپوری ..... ۱۸۵
- مکتوب ۱۱۸ بہ نام میر فتح اللہ ..... ۱۸۷
- مکتوب ۱۱۹ بہ جانبِ محمد صالح خان ..... ۱۹۱
- مکتوب ۱۲۰ بہ نام بابا فضل اللہ کشمیری ..... ۱۹۲
- مکتوب ۱۲۱ بہ بعض عزیزان منضمّن بعض نصایح ..... ۱۹۳
- مکتوب ۱۲۲ بہ نام خواجہ محمد حاجی ..... ۱۹۴
- مکتوب ۱۲۳ بہ جانبِ سید غلام علی ..... ۱۹۵
- مکتوب ۱۲۴ بہ نام سید غلام علی ..... ۱۹۶
- مکتوب ۱۲۵ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۹۷
- مکتوب ۱۲۶ بہ نام مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۹۸
- مکتوب ۱۲۷ بہ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ سلمہ ..... ۱۹۹
- مکتوب ۱۲۸ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۹۹
- مکتوب ۱۲۹ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۲۰۰
- مکتوب ۱۳۰ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۲۰۱
- مکتوب ۱۳۱ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۲۰۲
- مکتوب ۱۳۲ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۲۰۴
- مکتوب ۱۳۳ بہ طرفِ میر محمد واضح رای بریلوی ..... ۲۰۷
- مکتوب ۱۳۴ بہ جانبِ میر محمد معین رای بریلوی ..... ۲۰۹
- مکتوب ۱۳۵ بہ طرفِ میر ابوسعید نبیرہ سید علم اللہ رای بریلوی ..... ۲۱۱
- مکتوب ۱۳۶ بہ جانبِ میر ابوسعید نبیرہ سید علم اللہ رای بریلوی ..... ۲۱۱

۲۱۲	مکتوب ۱۳۷	بہ جانب میر ابو سعید
۲۱۳	مکتوب ۱۳۸	بہ طرف بابا عثمان کشمیری
۲۱۵	مکتوب ۱۳۹	بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ
۲۱۶	مکتوب ۱۴۰	بہ طرف حقایق آگاہ شرف الدین محمد (سیدی بڈھن)
۲۱۶	مکتوب ۱۴۱	بہ طرف سید نور شاہ
۲۱۸	مکتوب ۱۴۲	بہ طرف حکیم ابوالوفا کشمیری
۲۱۹	مکتوب ۱۴۳	بہ نام حکیم ابوالوفا کشمیری
۲۱۹	مکتوب ۱۴۴	بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ
۲۲۰	مکتوب ۱۴۵	بہ طرف یعقوب علی خان
۲۲۱	مکتوب ۱۴۶	بہ طرف مرزا جانجاناں
۲۲۱	مکتوب ۱۴۷	بہ طرف شاہ اولیا مظفرنگری
۲۲۳	مکتوب ۱۴۸	بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ
۲۲۳	مکتوب ۱۴۹	بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ
۲۲۴	مکتوب ۱۵۰	بہ جانب بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پھلتی عفی عنہ
۲۲۵	مکتوب ۱۵۱	تحریر بہ نام فرزند اکبر شیخ محمد
۲۲۷	مکتوب ۱۵۲	بہ جانب شامزادہ والا گھر شاہ عالم

### جلد دوم

۲۳۵	مکتوب ۱	بہ نام مخدوم محمد معین الدین تنوی (سیدی)
۲۳۷	مکتوب ۲	بہ جانب مخدوم محمد معین الدین تنوی (سیدی)
۲۳۷	مکتوب ۳	بہ جانب خواجہ نور اللہ کشمیری

۲۳۸	..	به جانب والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.	۴ مکتوب
۲۳۹		به طرف والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.	۵ مکتوب
۲۴۰		به جانب والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه..	۶ مکتوب
۲۴۱	.....	به نام شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.....	۷ مکتوب
۲۴۲		به طرف والد راقم شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه	۸ مکتوب
۲۴۳		به جانب حضرت عبید الله پهلتي	۹ مکتوب
۲۴۳		به جانب جد امحد حضرت شیخ عبید الله پهلتي	۱۰ مکتوب
۲۴۴	.....	به نام شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.....	۱۱ مکتوب
۲۴۷	.....	به نام میر رحمت الله نگلوی.....	۱۲ مکتوب
۲۴۸	.....	به نام مشار الیه میر رحمت الله نگلوی.....	۱۳ مکتوب
۲۴۸	.....	به نام میر رحمت الله نگلوی.....	۱۴ مکتوب
۲۴۹		به جانب والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.	۱۵ مکتوب
۲۴۹		به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه	۱۶ مکتوب
۲۵۰		به نام حضرت والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه	۱۷ مکتوب
۲۵۱	.. ..	به نام والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه .. ..	۱۸ مکتوب
۲۵۲	.....	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.....	۱۹ مکتوب
۲۵۳	.....	به نام والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.....	۲۰ مکتوب
۲۵۶	...	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه ...	۲۱ مکتوب
۲۵۸	.....	به نام والد شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه.....	۲۲ مکتوب
۲۶۰	..	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه ..	۲۳ مکتوب
۲۶۲	....	به جانب الشیخ ابوطاهر الکردی المدنی .....	۲۴ مکتوب

مکتوب ۲۵	به نام شیخ أبو طاهر کردی مدنی	۲۶۳
مکتوب ۲۶	به نام شیخ أبو طاهر کردی مدنی	۲۶۴
مکتوب ۲۷	به نام یکی از عزیزان	۲۶۵
مکتوب ۲۸	در مواعظ و نصایح برای محبان	۲۶۵
مکتوب ۲۹	به نام سیادت پناه میر عبد الله قاری	۲۶۶
مکتوب ۳۰	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۶۷
مکتوب ۳۱	در جواب سؤالات شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۶۷
مکتوب ۳۲	در جواب سؤال شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۶۹
مکتوب ۳۳	به جانب مخدوم معین الدین تنوی (سندھی)	۲۷۰
مکتوب ۳۴	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۱
مکتوب ۳۵	به جانب معارف آگاه شاه نور الله بدهانوی	۲۷۲
مکتوب ۳۶	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۳
مکتوب ۳۷	به جانب والد شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۴
مکتوب ۳۸	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۶
مکتوب ۳۹	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۶
مکتوب ۴۰	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۷
مکتوب ۴۱	نیز به طرف شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۷
مکتوب ۴۲	نیز به طرف شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۷۸
مکتوب ۴۳	به نام یکی از عزیزان	۲۸۰
مکتوب ۴۴	به طرف سید محمد واضح رای بریلوی	۲۸۲
مکتوب ۴۵	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه	۲۸۳

مکتوب ۴۶	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ....	۲۸۴
مکتوب ۴۷	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۲۸۵
مکتوب ۴۸	بہ نام شیخ محمد ماہ پُہلتی ﷺ.....	۲۸۶
مکتوب ۴۹	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..	۲۸۶
مکتوب ۵۰	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ....	۲۸۸
مکتوب ۵۱	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..	۲۸۹
مکتوب ۵۲	نیز بہ طرف حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۲۹۰
مکتوب ۵۳	نیز بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۲۹۲
مکتوب ۵۴	نیز بہ نام شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۲۹۴
مکتوب ۵۵	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۲۹۴
مکتوب ۵۶	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۲۹۵
مکتوب ۵۷	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۲۹۶
مکتوب ۵۸	بہ نام بابا عثمان کشمیری ﷺ.....	۲۹۸
مکتوب ۵۹	بہ نام شیخ ابراہیم مدنی ﷺ.....	۲۹۹
مکتوب ۶۰	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..	۳۰۱
مکتوب ۶۱	بہ نام مخدوم معین نئی ﷺ.....	۳۰۱
مکتوب ۶۲	بہ نام شیخ ابراہیم مدنی فرزند شیخ خود.....	۳۰۳
مکتوب ۶۳	بہ نام شیخ محمد وفدا اللہ مالکی الحکمی ﷺ.....	۳۰۴
مکتوب ۶۴	بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ....	۳۰۵
مکتوب ۶۵	بہ نام والد شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۳۰۸
مکتوب ۶۶	نیز بہ نام حضرت شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..	۳۰۹

مکتوب ۶۷	بہ نام حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۰
مکتوب ۶۸	- بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۱
مکتوب ۶۹	بہ نام فصیلت مآب بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۱۲
مکتوب ۷۰	بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۴
مکتوب ۷۱	بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۵
مکتوب ۷۲	بہ جانب بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۱۶
مکتوب ۷۳	بہ جانب بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۱۸
مکتوب ۷۴	بہ نام بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۱۹
مکتوب ۷۵	بہ نام بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۲۰
مکتوب ۷۶	بہ نواب مجدد الدولہ عبد لمجید خان... ۳۲۱
مکتوب ۷۷	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۲
مکتوب ۷۸	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۳
مکتوب ۷۹	بہ جانب والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۴
مکتوب ۸۰	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۵
مکتوب ۸۱	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۵
مکتوب ۸۲	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۶
مکتوب ۸۳	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۷
مکتوب ۸۴	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۷
مکتوب ۸۵	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۸
مکتوب ۸۶	بہ جانب فصائل مآب بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۳۰
مکتوب ۸۷	بہ جانب فصائل مآب مولوی بابا عثمان کشمیری ؒ... ۳۳۱

مکتوب ۸۸	بہ طرف فضایل مآب مولوی بابا عنمان کشمیری ... ۳۳۳
مکتوب ۸۹	بہ طرف فضایل مآب مولوی بابا عنمان کشمیری ... ۳۳۶
مکتوب ۹۰	بہ طرف مولوی میان داد..... ۳۳۹
مکتوب ۹۱	بہ طرف عزیززی از اعیانِ زمان..... ۳۴۱
مکتوب ۹۲	بہ جانبِ عبدالمجید خان مجدالدولہ کاشمیری ... ۳۴۱
مکتوب ۹۳	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۲
مکتوب ۹۴	بہ جانبِ حافظ جارا اللہ پنحابی ... ۳۴۳
مکتوب ۹۵	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۵
مکتوب ۹۶	بہ جانبِ والدِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۵
مکتوب ۹۷	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۷
مکتوب ۹۸	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۹
مکتوب ۹۹	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۰
مکتوب ۱۰۰	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۳
مکتوب ۱۰۱	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۴
مکتوب ۱۰۲	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۵
مکتوب ۱۰۳	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۷
مکتوب ۱۰۴	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۸
مکتوب ۱۰۵	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۰
مکتوب ۱۰۶	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۱
مکتوب ۱۰۷	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۷
مکتوب ۱۰۸	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۸

- مکتوب ۱۰۹ بہ جانب والد شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. .... ۳۶۸
- مکتوب ۱۱۰ بہ جانب والد شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. .... ۳۷۲
- مکتوب ۱۱۱ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۷۳
- مکتوب ۱۱۲ بہ جانب حافظ جارا الله پنجابی ؒ. .... ۳۷۳
- مکتوب ۱۱۳ بہ جانب سید نجابت علی ؒ. .... ۳۷۴
- مکتوب ۱۱۴ بہ جانب یکی از امرای مجاہدین. .... ۳۷۵
- مکتوب ۱۱۵ بہ جانب والد شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. .... ۳۷۶
- مکتوب ۱۱۶ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۷۶
- مکتوب ۱۱۷ بہ جانب والد شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۷۷
- مکتوب ۱۱۸ بہ جانب شاه نور الله ؒ. .... ۳۷۸
- مکتوب ۱۱۹ بہ جانب شاه نور الله ؒ. .... ۳۷۹
- مکتوب ۱۲۰ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۰
- مکتوب ۱۲۱ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۱
- مکتوب ۱۲۲ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۲
- مکتوب ۱۲۳ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۵
- مکتوب ۱۲۴ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۶
- مکتوب ۱۲۵ بہ جانب والد شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. .... ۳۸۸
- مکتوب ۱۲۶ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۸۹
- مکتوب ۱۲۷ بہ جانب شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. .... ۳۹۰
- مکتوب ۱۲۸ بہ جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلنی عُفی عنہ. ... ۳۹۱
- مکتوب ۱۲۹ بہ جانب حضرت شاه اہل الله ؒ. .... ۳۹۲

- مکتوب ۱۳۰ بہ جانبِ سید محمد غوث پشاوری ؒ ..... ۳۹۲
- مکتوب ۱۳۱ بہ جانبِ مولانا شیخ عمر پشاوری ؒ ..... ۳۹۳
- مکتوب ۱۳۲ بہ جانبِ مولوی میان داد ؒ ..... ۳۹۴
- مکتوب ۱۳۳ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ .. ۳۹۵
- مکتوب ۱۳۴ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ .. ۳۹۶
- مکتوب ۱۳۵ بہ جانبِ شیخ محمد قطب روہتکی ؒ ..... ۳۹۶
- مکتوب ۱۳۶ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ۳۹۷
- مکتوب ۱۳۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۳۹۸
- مکتوب ۱۳۸ بہ جانبِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ..... ۳۹۹
- مکتوب ۱۳۹ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ۴۰۱
- مکتوب ۱۴۰ بہ جانبِ شاہ نور اللہ ؒ ..... ۴۰۲
- مکتوب ۱۴۱ بہ جانبِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ..... ۴۰۳
- مکتوب ۱۴۲ بہ جانبِ سید نجابت علی ؒ .. ۴۰۴
- مکتوب ۱۴۳ بہ جانبِ یکی از فضلا ی عصر ..... ۴۰۴
- مکتوب ۱۴۴ بہ جانبِ مولوی عنایت احمد ؒ ..... ۴۰۵
- مکتوب ۱۴۵ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ .. ۴۰۶
- مکتوب ۱۴۶ بہ جانبِ مولوی احمد عطایی پوری ؒ ..... ۴۰۷
- مکتوب ۱۴۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۸
- مکتوب ۱۴۸ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۹
- مکتوب ۱۴۹ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۱۱
- مکتوب ۱۵۰ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۱۱

مکتوب ۱۵۱	بہ جانب والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۴۱۲
مکتوب ۱۵۲	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۴۱۴
مکتوب ۱۵۳	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۴۱۴
مکتوب ۱۵۴	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۴۲۰
مکتوب ۱۵۵	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ...	۴۲۱
مکتوب ۱۵۶	بہ نام عزیزى.....	۴۲۳
مکتوب ۱۵۷	مکتوب خواجہ محمد امین ولی اللہی کشمیری ﷺ	
	بہ نام حضرت ایشان (شاہ ولی الله دہلوی ﷺ).....	۴۲۳
مکتوب ۱۵۸	بہ طرف خواجہ محمد امین ولی اللہی کشمیری ﷺ...	۴۲۵
مکتوب ۱۵۹	بہ جانب حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۴۲۶
مکتوب ۱۶۰	بہ نام شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۴۲۷
مکتوب ۱۶۱	بہ طرف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ.....	۴۲۸
مکتوب ۱۶۲	بہ جانب حافظ جارا اللہ پنجابی ﷺ.....	۴۲۸
مکتوب ۱۶۳	بہ جانب مولوی عاقبت محمود ﷺ.....	۴۲۹
تعلیقات.....		۴۳۱
تراجم الیہم.....		۵۳۷
فہرست اعلام.....		۵۶۹

## پیشگفتار

برای کتابخانه رضا رامپور مایه افتخار و مساهات است که مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی را به چاپ رسانیده در اختیار دانشمندان و علاقه‌مندان گرامی می‌گذارد. شاه ولی الله دهلوی که در قرن هجدهم میلادی در دهلی می‌زیسته‌اند، یکی از آن علما و اندیشمندان دین اسلام هستند که شهرت ایشان تاکنون در سراسر جهان اسلام طنین انداز است. از جمله آثار متعددی ایشان حُجَّة الله البالغة (به عربی)، إرالة الخفاء عن حلافه الحلفاء (به فارسی) و الفوز الکبیر فی اصول التفسیر کتابهایی هستند که از آغاز تاکنون مورد توجه علمای جهان اسلام می‌بوده‌اند. سراسر زندگی ایشان در تلاشهای حدی و صمیمی برای احیای دین، توضیح و تنقیح اسرار و مقاصد شریعت محمدی و تربیت و ارشاد و حفظ امیز ملت اسلامی در هند بسر شد به عنایت خداوندی حتی افراد دیگر خانواده ایشان به ویژه فرزندان گرامی شاه عبدالعزیز محدث دهلوی، شاه رفیع الدین، شاه عبدالقادر، شاه عبدالغنی کارهایی علمی و تحقیقی در معارف اسلامی انجام دادند که نه تنها در هند بلکه در جهان اسلام جایگاهی معتبر را برای خود بدست آوردند. مکتوبات شاه ولی الله دهلوی که در این مجلد شامل هستند، برای توضیح و شرح بعضی امور دینی و حتی سیاسی دوره مؤلف دارای اهمیت زیادی هستند و نشانگر مطالعات عمیق مؤلف در معارف اسلامی و سپس نتیجه‌گیری منطقی و بعضی اوقات بی‌سابقه است.

باید علاقه‌مندان مرحوم جناب مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی یا خانواده شاه ولی الله دهلوی و آثار ایشان را یادآوری کنیم ایشان خودش عالم شهر دین بودند و در گوشه‌ای در شهر تاریخی امرویه که مرکز علوم و عرفان اسلامی بوده است، نشسته و

تا بر این خانواده را چنان که باید، معرفی فرمودند به قول «حویبده یا سده» ایشان در پداکردن نسخه منحصر به فرد مکتوبات شاه ولی الله دهلوی موفق شدند و آن را برای استفاده عمومی، حتی به زبان اردو هم برگرداندند. این ترجمه با زیور طبع آراسته شده است.

مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی که ایک در اخیر خوشدگان محترم گذرده می شود، نتیجه تلاشهای سالهای حباب معنی تبسم حمد فریدی فاروقی است که دیگر در این جهت، بیستند که ببینند مساعی ایشان الحمدلله به قدر برفته و از صرف کاتبخانه رضا رامپور به چاپ می رسد و مطمئن هستیم که روح گرامی شان با چاپ این مکتوبات حتماً شاد خواهد شد.

در صورت نهایی داد به این مکتوبات برای چاپ از حذب آقای پرفسور نثار احمد فاروقی که برادر دة جناب مولانا فریدی و عالم و محقق محترم و صاحب نظر عصر ما هستند، تشکر صمیمانه را ارائه می دهیم بعد از رحلت جناب مولانا فریدی تنها تلاشهای حذب پرفسور فاروقی باعث شده که این مکتوبات به چاپ برسند و از هم به سببته خاصی حباب پرفسور شریف حسین قاسمی و رنده بهادر پرفسور محمد سمحان در ترجمه نوشته هایی به زبان اردو مثل مقدمه و تعلیقات به فارسی دست همکاری درآوردند، خدمت ایها اظهار امتنان می شود.

در پایان از عالی جناب تی.وی. راجیشور روه، استاندار محترم اترپرادش و رئیس هیئت حرثیه کاتبخانه رضا رامپور، عالی حذب حبی پال رقی وریر محترم فرهنگ دواب هدا، پرفسور شعیب اعظمی، پرفسور شاه عبدالسلام و غیره تشکر می کنم که سرپرستی و راهمایی اینها قادر ساخته است که این اثر ذی قیمت از طرف کاتبخانه به چاپ برسد.

وقارالحسن صدیقی

## تقریظ

صاحبان علم و نظر می‌دانند که آثار دینی و علمی، تاریخی و تحقیقی و فکری و اصلاحی در هر دین و ملت و در هر زبان و زمان چه ارزش والایی دارند. این آثار در دوره و زمینه خود خدمات شایسته‌ای را انجام داده‌اند. همچنین این آثار نامبرده اطلاعاتی ذی‌قیمتی دربارهٔ دین و ملت و تاریخ سیاسی و اجتماعی ادوار مختلف را حفظ می‌نمایند که مبنی بر حقیقت و راستی است. دانشمندانی که در زمینه تاریخ سیاسی، اجتماعی و دینی کارهای تحقیقی را انجام می‌دهند، نمی‌توانند از این‌گونه آثار صرف نظر کنند. افادیت آن در هر زمان باقی خواهد ماند، و اهمیت آنها هیچ‌وقت به کاهش نخواهد گرایید.

ولی مکتوبات و رسایل دارای امتیازات و فواید خاصی و جداگانه هستند. آنها گوشه‌ها و خلاهایی را پُر می‌کنند و آن معلومات و حقایق و نتایج و انکشافات را ارایه دهند که از دیرۀ آن آثار علمی و تحقیقی و دینی و اصلاحی بیرون می‌باشد که برای یک عنوان یا هدف خاصی نوشته شده است.

در نامه‌ها و مکتوبات (که آن را به عربی «رسائل» می‌گویند و در عربی مجموعه‌های کثیرالتعداد و وسیع و وسیع آنها وجود دارد) احوال و رجحانات دوره نویسندگان نامه‌ها و جریده‌ها و تذکر حوادث و تأثر خاصی آن بر صاحبان نویسندگان و عکس‌العمل آن راجع به احوال و واقعات سیاسی، ملی و ملکی و اجتماعی به نظر می‌آید. اشاره‌های تربیت

و سلوک در آن دیده می‌شود که آنها را در آثار و تألیفات نمی‌توان شامل کرد و نیز با این تادیبات و سرزنشها هم یافته می‌شود، روابط بین خانواده و خویشاوندان و تذکر و قایع رُخ داده نیز می‌توان خواند که اینقدر مُهم نیست که تذکر آن در آثار عمومی وقیع کرده شود. در نامه‌های مشایخ و عرفا بسا اوقات چنین اسرار و بشارتها به نظر می‌آید که در هیچ گونه آثار علمی، سیاسی و وقایع تاریخی لایق ذکر و بیان نمی‌باشد که در دسترس هر کس می‌باشد و زینت کتابخانه‌ها می‌شود. همین طور، در آن بعضی تعلیمات و نکات تربیتی و اصلاحی نیز می‌باشد که برای افراد متعلق به نسب و اصلاح و تربیت و با استفاده‌کنندگان و رُشد و هدایت‌یافتگان مربوط می‌باشد. با این، بعضی علوم غامضه اسرار باطنه هم می‌باشد که عموماً در آثار خواندنیها نمی‌توان آورد و نباید که در آن بیاید. علاوه بر این، مضامین و پیامهای حمیت دینی و مکر قومی نیز در آن نامه‌ها و جریده‌های شخصی بیایند که به افراد با اثر و با اقتدار یا اشخاص دارای همان حمیت و غیرت دینی، در نامه‌هایشان می‌توان نوشت و سودمند می‌باشند.

حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله به فقط یکی از پرچم‌داران احیای دین، و نشر کتاب و سنت، ایضاح و تشریح اسرار و مقاصد شریعت، و تربیت و رُشد و هدایت و در حفظ و نگهداری و تشخص ملت اسلامی در هند هستند، بلکه در میان آنها حامل سیادت و امتیاز هستند که مثل ایشان در ادوار مختلف تاریخ و کشورها، به مشکل یافته می‌شود. در تاریخ امت اگر یک مختصرترین فهرست شخصیتها و کسانی که دارای امتیازات از علمی و اجتهادی، اصلاحی و اندیشمندی و تألیفاتی هستند، درست

شود، اسم این جناب در آن لازمی است<sup>(۱)</sup>.

در آثار شاه صاحب، کتاب ایشان، حُجَّة الله البالغة (عربی) إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء (فارسی) و الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (فارسی) آثاری هستند که مثال آن در گنجینه‌ها و کتابخانه‌های دینی و مذهبی یافتن نمی‌شود<sup>(۲)</sup>. ولی خصایص نامه‌ها و مکتوبات و مندرجات و مشتملات، اشارات و پیغامات و عکس برداری خدمات قلمی و دل دزدی، اضطراب فکری که در فوق تذکر شده و آن رازهای قلبی و آن رازهای قلبی که فقط در نامه‌ها می‌توان نمود، تاکنون به منظر عام نیامده بودند. برای اینکه نخستین قسمت آن ترتیب داده آقای شاه عبدالرحمن پهلوی است که تعداد آنان فقط در اولین جلد، به تعداد ۱۰۱ می‌رسد و قسمت دومین مشتمل بر پنجاه و یک نامه آن ترتیب داده پدر بزرگوار ایشان شاه محمد عاشق پهلوی است، و در جلد دوم که در کتابخانه دانشگاه عثمانیه حیدرآباد نگهداری می‌شود، تعداد آن نامه‌ها ۱۶۳ است. از اینرو تعداد کل آنها به ۳۱۵ نامه می‌رسد. تاکنون مجموعه‌ای جامع مکتوبات فارسی و به طور خاص به زبان اردو به شکل ترجمه چاپ نشده بود. این بزرگترین کارنامه شادروان مولانا مفتی نسیم احمد فریدی رحمته الله است کار چاپ آن را به عهده خود گرفتند، و آن را به زبان اردو نیز ترجمه فرمودند.

۱- برای تفصیل ملاحظه شود، اثر راقم تاریخ دعوت و عزیمت، جزو پنجم، مشتمل بر صفحات ۴۱۵، چاپ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، ندوة العلماء لکھو، مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد کراچی، و چاپ عربی آن در بعضی کشورهای عربی و ترجمه به زبان انگلیسی چاپ کرده مجلس تحقیقات و نشریات اسلام

۲- ملاحظه شود، تاریخ دعوت و عزیمت، قسمت پنجم، فصل هفتم و هشتم.

شادروان مولانا نسیم احمد فریدی این نامه‌ها را اغلباً در سال ۱۹۴۳ یا ۱۹۴۴ م دریافت‌ه بودند و نامه‌های سیاسی ار آن منتخب کرده به استاد خلیق احمد نظامی داده بودند که به عنوان «نامه‌هایی سیاسی حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته» از چاپخانه ندوة المصنفین، دهلی چاپ شده است.

مولانا فریدی رحمته درباره این نامه‌ها سالها سال کار کردند زیرا که تصحیح متن فارسی آن کاری مشکل بود و یک مسئولیت خاصی داشت بالخاصه که آن نوشته از قلم حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی قدس سرّه باشد و عنوانهایی آن و موضوعاتش زیاد دقیق است. ایشان بعد از دیده‌ریزی سالها سال متن درست آن تهته کردند و بعداً به اسلوب به غایت سلیس و شگفته و دبی به زبان اردو ترجمه کردند. جایی که توضیح لازم بود، آن را در حواشی اضافه نمودند.

در همین زمان ایشان از بینایی محروم شدند ولی راجع به مکتوبات کار خود را ادامه دادند و ترجمه‌اش را دیکته کردند و با وجود این معذوری، کمکی را همراه خود گرفته، به کتابخانه‌ها می‌رفتند و در جستجوی احوال مکتوب الیهم می‌بودند. در این زمینه بزرگترین کمک از نزهة الحواطر به دستش آمد. از کتابخانه‌های دکتر ذاکر حسین جامعه ملّیّه اسلامیّه (دهلی‌نو)، مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علیگره (علیگره)، شبلی ندوة لعنما (لکهنو) و رضا رامپور (رامپور)، استفاده کرده، ایشان تراجم بیشتر مکتوب الیهم را فراهم آورده بودند. برای چاپ کردن این نامه‌ها از تعاون آقای حکیم عبدالحمید (بانی جامعه همدرد، دهلی‌نو) کتابت هم شده بود، فقط مرحله نوشتن مقدمه‌ای باقی بود که زمان علالت مولانا فریدی رحمته شروع شد و به تاریخ ۱۸ اکتبر ۱۹۸۸ م ایشان باریق‌اعلای خود

واصل شدند. إنا لله و إنا الیه راجعون.

نوشتن مقدمه این مکتوبات را برادرزاده مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ، آقای استاد نثار احمد فاروقی، به عهده خود گرفتند. ایشان بر متن کتاب و ترجمه هم نظر ثانی کردند. در تراجم مکتوب الیهم نیز بعضی از احوال و مآخذ اضافه کردند و راجع به آن یک مقدمه طولانی نوشتند که درباره حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ الله علیه و خانواده ایشان اطلاع لازم را دارا می باشد و به امید خدا، برای بررسی کنندگان آن بسیار کمک فرهم خواهد ساخت. در آن راجع به مشمولات به آن مکتوبات هم صحبت شده است. درباره حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، تاکنون هر قدر کتب یافته می شود، این مجموعه نادر مکتوبات ان شاء الله در این گنجینه یک اضافه قابل قدر و ارزشمند خواهد بود.

خداوند بزرگ این تلاش علمی را قبول فرماید و اجر آن و قرائت کنندگان را فیض آن و جذبه سعی و جدّ و جهد عطا کند.

ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

لکهنو

۲۶ شوال المکرم ۱۴۱۸ هـ

۲۴ فوریه ۱۹۹۸ م

## سخن‌های گفتنی

زمانی پیش از سال ۱۹۴۷ م، مرا اولین بار دیدن کتابخانه مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری (م: ۱۳۷۱ هـ/ ۱۹۵۱ م) اتفاق افتاد. مولانای مذکور در آن وقت حیات بودند ولی خیلی ضعیف و بستری شده بودند. من اینجا به سبب تنگی وقت فقط بر دیدن فهرس کتاب ذخیره ایشان کفایت کرده بودم که در آن در ضمن «فن تصوّف» یک نسخه خطی مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته به نظر آمد. حالا یادم نیست که این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی را همانوقت، به نظر سرسری دیده بودم یا در بازدید دیگری دیدم. در زمان حیات حضرت چاندپوری رحمته بار دگر هم برای دیدن ایشان رفته بودم و این یک کمی بعد از تجزیه شبه قاره هند و پاک (۱۹۴۷ م) است. شادروان مولانا از زمانی در جستجوی دو مقاله آخر کتاب *إزالة الغیر*<sup>(۱)</sup> بودند. دوران اولین ملاقات، مولانا آرزویی خودشان را به من اظهار فرمودند که به نوعی، آخرین دو مقاله این کتاب یافته شود. حُسن اتفاق بود که این مقالات بدستم افتاد و من چاندپور رفته به خدمت مولانا پیش کردم. خیلی دلشاد و خوشحال شدند. آنوقت به بدن ایشان چنداد توان هم نبود که برخاسته بلند شوند یا دراز کشیده مطالعه آن کتاب کنند. کتاب را به دست خود گرفته روی سینه خود گذاشتند و به صاحبزاده مرحوم محمد احسن امر فرمودند که کتاب مذکور را در کتابخانه نگهدارند.

---

۱- تألیف مولانا حیدر علی فیض آبادی علیه الرحمة.

این بار من فقط اشتیاق مطالعة مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله داشتم. کتب دیگری را اجمالاً دیدم و به مکتوبات توجه زیاد کردم. اول از همه، من بعضی مقامات این مخطوطه را به توجه خواندم و قیاس اهمیت آن نمودم. بعداً به یک دفتر، آن بیست و پنج مکتوب را از مداد رونوشت کردم که به نام نواب نجیب الدوله (م: ۱۱ رجب ۱۱۸۴ هـ / ۳۱ اکتبر ۱۷۷۰ م) و به نامه‌های دیگر امرا بودند. نامه‌ای طولانی به نام پادشاهی بود. آن را هم رونویسی نمودم. بعداً، آن مکتوبات که در آن تدکّر معرکه‌های سیاسی آن دوره بود، بیشتر آنها را نقل کردم. این ماه مبارک رمضان بود، این بار دو سه روز مهمان مولانا مرحوم بودم. فرزند مهین‌تر ایشان مولانا محمد احسن مرحوم بانوازش‌های خود، بسیار ممنون و متأثر کردند. خداوند بزرگ، مولانا و فرزند ایشان را بیا مرزاد و آن هر دو را به جنت الفردوس جا دهد. آمین.

عزیزم استاد خلیق احمد نظامی آن مکتوبات را که به تعداد ۲۵ اند به عنوان «مکتوبات سیاسی شاه ولی الله دهلوی رحمته الله» اولین بار در سال ۱۹۵۰ م با بسیار ذوق و شوق و اهتمام چاپ کردید. در آن ترجمه اردو به توسط این حقیر شده است و در مقدمه و حواشی و تشریحات لازم نیز اضافه گرانقدر شد. عکس‌هایی چند مکتوب هم چاپ شده است.

در چاپ اول نوشته نشده بود که کتاب اصل از کجاست؟ بدین سبب بعضی صاحبان علم کشور هند اشتباه کردند که شاید این مکتوبات از آن شاه ولی الله رحمته الله نباشند. اگرچه بسیاری از اکابر چو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمته الله و مولانا ابوالکلام آزاد رحمته الله و مولانا ماضر احسن گیلانی رحمته الله اصل بودن آن مکتوبات را شهادت داده بودند و این حضرات اکابر به حیث اصل بودن مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله، این کتاب چاپ شده را به نظر عقیدت دیده بودند.

حالا در دومین چاپ شاه ولی الله دهلوی کی سیاسی مکتوبات (۱۹۶۹ م) این نوشته شده است که نقل این مکتوبات از نسخه خطی مذکوره کتابخانه چاندپور بدست آمده بود. من از صاحبزاده حضرت چاندپوری، مولانا حکیم محمد انور تشکر صمیمانه می‌کنم که ایشان مرا این کتاب برای رونویسی عنایت فرمودند و پیش نظر آسانی من، اشاره فرمودند که کتاب را امروزه برده، آن را رونویسی بکنم. چون من در امروزه سراسر کتاب را نقل کردم، آنوقت عزیزی خلیق احمد نظامی سلمه هفده نامه سیاسی را برای چاپ دومین نیز بگرفتند. برای باقی مانده مکتوبات نیز ایشان می‌خواستند که آنها را چاپ کنند ولی بنابر مشعولیت خودشان ایشان از اشاعت آنها قاصر ماندند. همین بود که نقل باقی مانده مکتوبات نزد من نگهداری می‌شده است.

به وقت رونویسی این مکتوبات، من این نکته را بالاخص ملحوظ خاطر داشتم که نقل کاملاً درست شود. زیرا که بعضی مقامات چنین بودند که خود، در کتاب اصل، نادرست و ناموزون نوشته شده بود. من سعی امکانی کردم که کلمات و عبارات را به توجّه دیده تصحیح آن نیز کردم. این نسخه نوشته دست شاه محمد عاشق پهلّی نیست، ولی به نظر من از نسخه ایشان مستقیماً نقل شده است<sup>(۱)</sup>.

---

۱- کاتب نسخه خطی مکتوبات کیست این هم یک سؤال مهم است. مولوی نورالحسین راشد کاندلوی این نسخه خطی را در دیوبند دیده است و او می‌نویسد: «بعد از دیدن نوشته‌های متعدّد حضرت شاه محمد عاشق پهلّی رحمته الله علیه نظر حصر بیده این است که این هر دو جلد خودش یادبود قلم نوشته محمد عاشق پهلّی رحمته الله علیه است.» (مکتوب به نام مرتب مورخ ۲۴ ارت ۱۹۸۷ م) ولی در متن این مجموعه بعضی اشتباهات نقل و املا، چنان است که بعید از قلم شاه محمد عاشق پهلّی رحمته الله علیه است، به این سبب نظرم این است که این نسخه از نسخه شاه محمد عاشق پهلّی رونویس شده باشد.

کاتب در نوشتن آیات قرآنی و احادیث مبارکه در مقامات زیادی اشتباه کرده است و در نوشتن شعر فارسی و عبارات شاه صاحب رحمته الله چندان تصرف کرده است که معنی و مفهوم آن کاملاً تغییر می‌شود. شکر خدای که اکثر و بیشتر اغلاط بعد از غور و فکر، تلاش و تفحص و از مطالعات دیوان جامی، دیوان حافظ، نفحات الأنس (جامی)، رباعیات ابوسعید ابوالخیر و غیرهم و نیز با کمک فرهنگ‌های فارسی و عربی رفع شده است.

گذشته از این نسخه چاندپور، موجودگی نسخه مکتوبات کامل دیگر، در هند و پاکستان یا بیرون هند، تاکنون جایی دریافت نشده است بدین سبب اگر بعضی اشتباه باقی مانده باشد، کسی از ذی‌علم با فهم و ادراک خود صحیح خواهد کرد. یا اگر گاهی دیگر نسخه خطی برآمده شد و آن درست هم شده، از کمک آن، درستگی یقینی این خطوط، خواهد بود.

در این «نسخه چاندپور»<sup>(۱)</sup> چندین مکتوبات بودند چون من از کتابخانه دانشگاه عثمانیه حیدرآباد که نسخه خطی در آنجا نگهداری می‌شد، عکس آن به توسط سازمان مطالعات علوم اسلامی<sup>(۲)</sup> دریافتیم، بعضی خطوط این مجموعه در آن نیز یافته شد و چند دیگر مکتوبات هم یافته شد که در این نسخه خطی شمولیت نداشت.

۱- به سبب اشتباهی، در فهرس مخطوطات کتابخانه دانشگاه عثمانیه (حیدرآباد) اندراجش به عنوان «مکتوبات شاه عبدالرحیم دهلوی رحمته الله» شده بود به همین سبب کسی راجع به این خطوط اتمام نکرد. این نسخه هم دومین قسمت چاندپور که توسیع مرتبه شاه محمد عاشق پهنی رحمته الله است یا قسمت همان نسخه است که گاهی علیحده شد. ما در جلد اول، هر دو قسمت نسخه چاندپور شامل کرده‌ایم و جلد دوم مشتمل بر نسخه دانشگاه عثمانیه است.

۲- اکنون کتابخانه جمعه همدرد، تعلق آباد، همدرد نگر، دهلوی نو نامیده است.

چون پیش از ۱۹۴۷ م من نخستین بار، نسخه چاندپور دیده بودم، آن در شکل خوب بود بعد از ۱۷ یا ۱۸ سال آن را دیدم، در کاغذش آثار شکستگی و کرم خوردگی پیدا شده بود. حالا این نسخه خطی با کتب دیگر، ذخیره ایشان به کتابخانه دارالعلوم دیوبند رسیده است. در فهرس نسخه‌های خطی آن چنین جمع‌بندی شده است: «مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله جلد ثانی (خطی)».

فهرس کتب حضرت چاندپوری رحمته الله جلد اول صفحه ۴۵، شماره ۴۳، فن تصوّف - این مجموعه دو قسمت را دارا می‌باشد. یکی آن که در آن مکتوبات جمع کرده شاه عبدالرحمن بن شاه محمد عاشق پهلّی است. ایشان در سال ۱۱۶۸ هجری فوت شدند و شاه محمد عاشق پهلّی مکتوبات بعدی را خود جمع‌آوری کردند و آن جلد ثانی نامیده شد. در نسخه خطی جلد ثانی در آغاز و جلد اول به بعد آمده است.

مکتوبات شاه ولی الله دهلوی جلد ثانی که به تعداد یکصد و شش اند، در این مجموعه نیستند. مکتوب ۱۰۷ نیز در حدود نصف است، از سرنامه مکتوب بعد معلوم شد که این نامه نصف که سرنامه‌اش غایب است، به نام مخدوم محمد معین نوی است. اگر همه نامه را یک شمار شود در جلد، از ۱۰۷ تا ۱۷۷، هفتاد (۷۰) مکتوب است و در جلد دوم تعداد نامه‌ها ۲۸۰ است. در این نسخه قلمی، ۱۰۵ مکتوبات مقدماتی جلد اول موجود نیست (از این جمله چند مکتوب در نسخه دانشگاه عثمانیه موجود دارند) روی یک نامه، شماره نوشته است. عبارتی راجع به رسم الخط، به نام شیخ محمد فرزند اکبر شاه ولی الله است و روی این نوشته هم شماره‌ای درج نبود. ما روی آن شماره ثبت کرده‌ایم ولی ترجمه‌اش نکردیم.

تا شماره ۲۸۱، مکتوبات را رونویس کرده، قسمت اول تمام کرده شد. مکتوب ۲۸۲، تسلیت‌نامه حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله است که ایشان خبر وفات ترتیب دهنده این مجموعه شاه عبدالرحمن پهلوی را شنیده به شاه محمد عاشق پهلوی را نوشته بودند. بعد از این همه نامه‌ها آن است که شاه محمد پهلوی جمع‌آوری کرده بودند. این دومین قسمت مکتوبات است از این هر دو قسمت ۴۲ نامه منتخبه در شاه ولی الله دهلوی رحمته الله کی سیاسی مکتوبات<sup>(۱)</sup> اندراج شده است، بقیه همه مکتوبات در مجموعه حاضر وجود دارند.

در آخر همه، نامه‌ای به نام شاهزاده والا گهر است این اصل مکتوب قسمت اول است ولی ما آن را در آخر آورده‌ایم. این همه مکتوبات به زبان اردو ترجمه شده‌اند.

در این مکتوبات، اطلاعات مهمی که یافته یا دیده می‌شود، آن را در مقدمه ترجمه مکتوبات مفصلاً نوشته خواهد شد. اینجا فقط همین عرض می‌شود که از این مکتوبات، خوانندگان عمومی را و دانشجویان تاریخ و تذکره‌را، آن بسیر مهم و مسند نکنه‌ها آگاهی خواهد شد که در زندگینامه شاه صاحب رحمته الله و یا در تذکره‌هایی دیگر در تصنیفات و تألیفات ایشان وجود ندارد.

### حضرت مولانا مرتضی حسن چاندپوری رحمته الله

در آخر، این امر به نظر موزون می‌آید که بعضی از احوال مولانا مرتضی چاندپوری رحمته الله نیز نوشته شود که از کتابخانه ایشان این کتاب خطی نادر برای مطالعه و نقل بدستم آمد. مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمته الله، پسر حکیم سید بنیاد علی چاندپوری رحمته الله از اخلاف شاه محمد عارف رحمته الله بودند.

۱- مرتبه خلیف احمد نظامی، دهلوی، ۱۹۶۹ م.

ایشان دو برادر دیگر نیز داشتند. بزرگتر سید مجتبی حسر و کهنترین سید تجمل حسین بودند. مولانا چاندپوری در دارالعلوم دیوبند تحصیلات کرده بودند. حضرت مولانا محمد یحیوب نانوتوی (۲ ربیع الاول ۱۳۰۲ هـ / ۲۱ دسامبر ۱۸۸۴ م) حضرت مولانا سید احمد دهلوی، ملا محمود و شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ هـ / ۳۰ نوامبر ۱۹۲۰ م) از استادان ایشان بودند. ایشان در سال ۱۲۹۷ هـ / ۱۸۸۰ م، وقتی رسیده بود که مولانا محمد قاسم نانوتوی (۴ جمادی الاولی ۱۲۹۷ هـ / ۱۵ آوریل ۱۸۸۰ م) چند روز قبل وفات یافته بودند. ایشان گذشته از کتب تدریسی، فن طب نیز در دیوبند فراگرفتند. درس منطق و فلسفه از مولانا احمد حسن کانپوری (۱۸/۵ ۱۳۲۲ هـ / آوریل ۱۹۰۴ م) گرفته بودند. اول ایشان از مهمتم مدرسه آن زمان شاه رفیع الدین عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۳۰۸ هـ / ۱۸۹۰ م) خلیفہ حضرت شاه عبدالغنی مجددی دهلوی رحمۃ اللہ علیہ مهاجر مدینه (م: ۷ محرم ۱۲۹۶ هـ / ۳۱ دسامبر ۱۸۷۸ م) به سلسلہ نقشبندیہ بیعت شده بودند. پس از آن از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بیعت شدند و از ایشان نیز خلافت گرفتند.

دو فرزند مولانا چاندپوری به نام مولانا محمد احسن و مولانا حکیم محمد انور بودند. حالا این هر دو فوت شده اند و هر دو صاحبزاده به سلسلہ مطالعہ و نقل این مجموعه بنده را تسهیلات زیاد بهم رسانیده بودند.

مولانا چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ به تاریخ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۱ هـ برابر با ۳۱ دسامبر ۱۹۵۱ م بروز دوشنبہ، در چاندپور فوت و همانجا مدفون شدند

نسیم احمد فریدی

امروہ

۱۷ شوال ۱۳۹۷ هـ / یکم اکتبر ۱۹۷۷ م.

### ظہارِ تشکر

در آخر لازم می‌شمارم که تشکر صمیمی آن همه آقایان بکنم که از اعانت و نصرت و توجّه و مشورت آنان، تحقیق و تدوین این کتاب و بعداً ترجمه و حواشی و مرحله‌های کتابت و چاپ کردن طی شد.

قبل از همه تشکر حضرت مولانا مَرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ واجب می‌دانم که از ذخیره کتابشان این نسخه خطی بی‌بها بدست آمد. هر دو صاحبزاده آن جناب، مرحوم مولانا محمد احسن و شادروان حکیم محمد انور، فرصت استفاده از آن داده آسایها فراهم کردند. حالا این هر سه بزرگوار فوت شده‌اند. دعا است که خداوند تعالی ایشان را پیامرزا و مراتب ایشان بلند کند و از رحمت‌هایی خود بنوازد. آمین.

در یافتن این کتاب را زمانه‌ای گذشته بود و در این عرصه بینایی من چندان ضعیف شد که من از نوشت و خواند معذور شدم. عالیجناب الحاح حکیم عبدالحمید دهلوی (رئیس سازمان مطالعات علوم اسلامی، همدرد نگر، دهلوی نو) با عالی همتی، اخلاص و خیراندیشی و جذبه معارف‌پروری خودشان دستگیری فرمودند. برای کمک کردن در تدوین و ترجمه و حواشی این مکتوبات، معاونی را فراهم کردند. اصلاً آقای عبدالحمید باعث برآوردن این مجموعه مکتوبات نادر، بوده‌اند.

شادروان دکتر یوسف حسین خان نیز استحقاق تشکر دارند که قدر و قیمت این کتاب را فهمیده تأیید و حمایت ین برنامه کرده بودند. اگر نگاه عارفانه ایشان تأیید آشکار کردن این جواهر پاره‌هایی از گنجینه معارف ولی‌اللهی نمی‌فرمودند این مجموعه برای مدّتی طولانی منتظر جوهرشناس دیگر مانده بود.

آقای اوصاف علی نیز در تکامل این کار، علاقه خاصی داشتند و از تمایل مخلصانه ایشان به تمام کردن این منصوبه شرکت کامل جستند.

به سبب معذوری بینایی من، در این کار تاخیر نیز شد، ولی از اعانت عزیزی انیس احمد فریدی، کارگردآوری مکتوب الیهام و تصحیح متن و ترجمه و تحشیه و تراجم ادامه داشت.

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلّه، اهمیت این مجموعه نادر را محسوس کردند و بعضی از موانع که در چاپ کردن این مجموعه بود، دور فرمودند - من ایشان را سپاسگزار و منت شناس می‌باشم.

در تراجم مکتوب الیهام و مقدمه فارسی از فرزند رشید مولانا اخلاق حسین قاسمی، آقای دکتر شریف حسین قاسمی و از همکار ایشان دکتر محمد اسلم خان کمک زیادی گرفته شد، تشکر ایشان هم واجب است، خداوند بزرگ آنان را جزایی خیر عطا فرماید.

در سازمان مطالعات علوم اسلامی (همدرد نگر) دهلوی نو، سرپرست بخش مخطوطات شرقی، مولانا حبیب الرحمن میواتی در کتبت و تصحیح نامه‌ها و در دیگر مرحله‌ها با اخلاص و محبت بسیار وقت بیش قیمت خود را صرف کردند و برای اینکار، بارها امرومه نیز تشریف آوردند من به ایشان هم تشکر می‌نمایم.

آقای نورالدین بهاری با توجه خصوصی متن ترجمه ربان اردو را کتابت کردند. مولانا حافظ عارف حسن امروہوی، مولانا محمد بوسف، استاد مدرسه اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ مولانا محب الحق قاسمی، مولانا حکیم عطاء الرحمن همه اینها به نوعی دست تعاون درار کردند از این همه عزیزان را شکرگزار و دعاگو هستم.

عزیزم نثار احمد فاروقی سلمه در تہیّۃ این مکتوب به شکل حاضر «مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی»، به مرحله‌های مختلف مرا کمک کرده‌اند، برای ایشان هم دعا گو هستم.

نسیم احمد فریدی غفرله

مروهه

۱۷ ذی الحجّة ۱۴۰۸ هـ / یکم آگوست ۱۹۸۸ م.

## مقدمه

دریافت کردن این مکتوبات نادر حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی علیه الرحمة و نقل کردن آن به صحت و درستگی، بعداً ترجمه کردن به زبان سلیس و شگفته و با محاوره اردو و بعد از تلاش و جستجوی آثار مختلف راجع به آن حاشیه نوشتن، این همه کارنامه چندان شاندار و تابناک علمی عموی محترم بنده حضرت مولانا مفتی نسیم حمد فریدی فاروقی قدس سره العزیز است که در دایره صاحبان نظر مقبولیت دوام خواهد یافت.

اهمیت این کار چند گونه بیشتر می شود، اگر این نیز در نظر داشته شده باشد که حضرت مولانا فریدی رحمته الله، نسخه قلمی این مکتوبات را در سال ۱۹۴۷ م در چاندپور دریافت کرده بودند و از آن ۲۵ مکتوب را همان وقت نقل هم کرده بودند که به عنوان مکتوبات سیاسی شاه ولی الله، آقای استاد خلیق احمد نظامی در سال ۱۹۵۱ م چاپ کردند. سپس در سال ۱۹۶۵ م مولانا فریدی رحمته الله این نسخه خطی را کاملاً برای نقل کردن بدست آمد، ایشان در مدرسه اسلامیة عربیة جامع مسجد امروهه، درس داده می آمدند و بعد نماز ظهر تا عصر در خانه ای، روی زمین نشسته نقل من مکتوبات فارسی و عربی و کار تصحیح آن به انتهای دیده ریزی و دقت نظری می کردند که در آنجا نه روشنائی برق بود نه گزر باد. در انتهای شدت هوای گرم نیز، ایشان با چندان انهماک کار می کردند که جایی که می نشستند آن نیز از عرق خیس می شد. کم کم بینایی ایشان ضعیف شد و آنوقت هم آمد که

ایشان از نوشت و خواند معذور شدند. ایشان آن را دیکته کرده ترجمه‌اش نویسانند و آن را کراراً قرائت کنانیده، می‌شنیدند و در آن درستگی و ترمیم می‌فرمودند. همانطور در کتابخانه‌ها تشریف برده، با کمک شخصی احوال مکتوب الیه‌م گرد آوردند. ایشان با این مکتوبات چندان علاقه‌مند بودند که باری از علی‌گه به درِیعه اُتوبوس می‌آمدند. در هاپور پایین آمدند و اُتوبوس جایی توقف کرده بود که میان درش و یک برکه کثیفی فصل فقط یک و نیم متر بود. بینایی مولانا ضعیف شده بود ایشان از اُتوبوس پایین شده، چپ و راست نرفته مستقیماً راه رفتند. در دست ایشان کیفی بود که در آن مسوده‌های آن مکتوبات بودند. مولانا یکایک در آن برکه عمیق افتادند ولی آنوقت ایشان نه درباره‌ی جامه‌های خود فکر کردند و نه خیال زخم و لکد. آن کیف را در هر دو دست خود بالا گرفته بودند مردمانی که به کمک ایشان دویده بودند، از ایشان کراراً می‌پرسیدند که خدایی ناخواسته آن کیف کثیف و غلیظ نشده، هر بار روی آن دست برده می‌دیدند و با انتهای احترام و احتیاط گرفته آمدند. ایشان با وجودی که از بینایی محروم شده بودند، اینکار را ناکرده نگذاشتند. بالخاصه برادر عزیز من انیس احمد فاروقی سلمه به حیث معاون و کمک‌کننده ایشان سالها سال این کار را کردند. متن فارسی و ترجمه‌ش را، بعد از اصلاح و ترمیم، بار بار نقل روشن کردند. مولانا فریدی رحمته الله آرویی به دیدن این مکتوبات را به شکل کتاب، با خودشان بردند. حضرت شاه ولی الله دهلوی در چند مکتوب خود، این بیت ابوالطیب المتنّبی را نوشته‌اند و آن اینجا هم صادق می‌نماید:

و ما کُلُّ ما یتمنی المرءُ یدرکه تجری الریاحُ بما لا تُشهی السُّف (۱)

در چاپ این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی این قدر تاخیر فوق العاده چرا شد؟ تکرار دادن این داستان فایده‌ای ندارد.

غالب، چون کشتی به ساحل رسید

جور و ستم ناخدارا، به خدا چه گویی؟

کار تدوین و ترتیب این مکتوبات، ترجمه و حواشی و گردآوری احوال مکتوب الیه، تقریباً در حیات مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به تکمیل رسیده بود. ایشان سخن‌های گفتنی آن نیز نویسانده بودند. کار کتابت و تصحیح هم شده بود فقط کار مقدمه نوشتن آن باقی بود که تذکر آن در سخن‌های گفشی خود اشاره کرده‌اند برای مقدمه، ایشان چند یادداشت نیز نوشتار کرده بودند ولی احوال ایشان روبه انحطاط بود و ایشان نتوانستند که مقدمه‌اش را بنویسند. در کشور هند چند ابواب ثقافت مسلمانان هستند که راجع به آن مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ مرتبه استناد آخرین داشتند. از آن همه عنوانی حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و اصحاب باکمال خانواده ایشان هم است بدین جهت اگر آن مقدمه از قلم مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ نوشته می‌شد، راجع به این عنوان، گنجینه‌ای وقیع و اطلاعات گران لازمی بود. ولی این اگر ستم ظریفی روزگار نیست، چه چیزی دیگر است که بار نوشتن مقدمه به عهده این خاکسار نویسنده افتاد. گذشته از نااهلی و بی بضاعتی بنده، من این کار را به تمام رسانیدم تا این کارنامه به انتهای شأن علمی و تحقیقی ارضایع شدن باقی ماند. ترتیب این مقدمه، این طور است:

۱- انسان هر آرزویی که دارد، همه آن نمی‌یابد، چنان‌که ماد هم می‌وزد که کشتی‌ها آن را نمی‌پسندند

- ۱- حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله و دربارهٔ مکتوبات ایشان، تحریر دیکته شده‌ای حضرت مولانا فریدی رحمته الله، در آن ترجمهٔ شادروان مولانا مurtضی حسن چاندپوری نیز آمده است.
- ۲- معرّفی مختصری خانوادهٔ حصرت شاه صاحب با کمک کتب مستند.
- ۳- معرّفی حافظ شاه محمد عاشق پهلّتی رحمته الله و فرزندشان شاه عبدالرحمن پهلّتی.
- ۴- معرّفی احوال مختصر حیات و مشاغل حضرت مولانا فریدی رحمته الله و آثار ایشان.

### نگاهی به مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی رحمته الله

بجا و لازم است که در این مقدمه، مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی نیز معرفی شود که در سال ۱۹۴۷ م، مجموعهٔ این مکتوبات نادر را پیدا کرد. بعداً سالها به انتهای دیده‌ریزی، مشقّت و به احتیاط تمام، متن این مکتوبات را درست کرده، رونویس کردند. متون مکتوبات را مکرّر دیدند و آنان را به زبان بسیار سلیس، شگفته و نثر عالمانه ترجمه کردند. احوال مکتوب الیهم فراهم آوردند و کسی که تا مدت چهل سال این گنجینهٔ علمی را با عقیدت و احترام با دل و جان نگهداری کرد و بعد از ده سال وفات ایشان برای آوردن این نوادر به منظر عام، سروسامان آماده شده است.

سلسلهٔ نسب نابغهٔ عصر، حضرت مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی قدس الله سرّه العزیز به حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اجودنی قدس سرّه (م: ۵ محرم ۸۶۷۰/۱۳ اوت ۱۲۷۱ م) می‌رسد. جدّ امجد ایشان مولوی بشیر احمد فریدی رحمته الله (م: ۱۳۳۴/۸ ۱۹۱۵ م) در ایالت پنجاب

معاون حاکم ضلع و سپس داور بودند. پدر بزرگوار مولانا فریدی، حضرت مولانا حسین احمد فریدی رحمته الله علیه (۱۳۳۳ هـ / ۱۹۱۴ م) زمینداری خود را نگهداری می فرمودند. مولانا فریدی کهنترین فرزند ایشان بودند، ایشان به تاریخ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ هـ / ۱۱ سپتامبر ۱۹۱۱ م به مقام امروهه متولد شدند. تحصیلات مقدماتی را همانجا فراگرفتند. اوّل در مدرسه ابتدایی محلّه پیرزاده ثبت نام شد و از آنجا در مدرسه ثانوی (بزد تحصیل) آمدند. در امتحان ثانوی هندی موفقیت یافتند و از سال ۱۹۲۷ م در دبیرستان نورالمدارس (دانشمندان) درس گرفتند. از هیئت اله آباد، در سال ۱۹۲۸ م در امتحانات منشی، منشی کامل (۱۹۲۹ م) و رناکیولار فائنال (مارس ۱۹۳۲ م) و مولوی (مارس ۱۹۳۳ م) و اعلی قابیت و غیره موفقیت یافتند. در سنّ ۱۲-۱۳ شعر سرودن هم آغاز کردند و «امداد» تخلص می کردند. بعداً استاد زبان فارسی ایشان منشی عبدالرّب شکیب (م: ۱۹۴۹ م) آن تخلص شعری را عوض کرده، فریدی کردند.

مولانا فریدی رحمته الله علیه درس فارسی را به تکمیل رساندند و سپس برای زمان کوتاه در مدرسه عربیه چله امروهه درس دادند و بعد از آن در دل ایشان داعیه درس گرفتن ادب و ربان عربی و علوم دینی پیدا شد. چنانچه در مدرسه اسلامیة عربیه جامع مسجد امروهه ثبت نام کردند. اینجا استادانی که ایشان را درس دادند عبارت بودند از مولانا سیّد رضا حسن (برادرزاده حضرت مولانا احمد حسن محدث امروهوی)، مولانا انوارالحق عباسی، مولانا حافظ عبدالرحمن و غیرهم.

بعد از تکمیل بیضاوی و ترمذی از اسانڈہ نامبرده، برای تکمیل دوره حدیث عازم دیوبند شدند. ایشان در یکی از یادداشتهای خود نوشته اند:

به تاریخ ۸ شوال ۱۳۵۴ هجری ساعت دوازده بروز شنبه از امر و ه حرکت کردم، ساعت ۴ بعد از ظهر به میروت آمدم و نهم شوال به ساعت ۲ بعد از صهر به وسیله قطار به دیوبند به وقت مغرب رسیدم. در مهمانخانه اقامت گرفتم. به تاریخ چهاردهم شوال بعد نماز مغرب، استاد گرامی مولانا اعزاز علی امتحان جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف، مقامات حریری و مآلا حسن گرفتند و ۴۸ نایم دادند، و من به درجه دوم موفق شدم. به تاریخ هفدهم شوال بروز دوشنبه نتیجه را منتشر کردند. بیستم شوال بروز پنجشنبه به نرد مولانا اعزاز علی صاحب شمائل ترمذی شروع کردم. به تاریخ ۲۵ شوال، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنی از آسام به وقت مغرب تشریف آوردند. به تاریخ ۲۶ ترمذی شریف شروع کردند و دعا خواندند. به تاریخ ۲۷ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب درس ابوداؤد شریف شروع کردند. من در آغاز درس حاضر نبودم و به وقت خانمه درس آمدم.

در شهر لاهور، حضرت مولانا احمد علی مفسر لاهوری (م: ۱۹۶۲ م) در تدریس قرآن، شهرت داشتند و برای استفاده درس ایشان در سال ۱۹۳۶ م سفر لاهور نمودم و آنجا سه ماه اقامت گرفته در درس تفسیر قرآن شرکت جستم. حضرت مولانا احمد علی لاهوری رحمۃ اللہ علیہ گواهینامه تکمیل درس تفسیر عطا فرمودند. روی آن تاریخ یکم ذی الحجّه درج است در آن زمان بارها فرصت ملاقات با شاعر مشرق علامه اقبال هم میسر آمد.

در سال ۱۳۵۷ هـ / ۱۹۳۸ م از مدرسه دیوبند سد فراغت بدست آوردم در همان زمان در مدرسه اشفاقیه، بریلی، جای یک استاد حابی بود. مولانا محمد منظور نعمانی (م: ۲۸ ذی الحجّه ۱۴۱۷ هـ / ۴ مه ۱۹۹۷ م)

با مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ از پیش آشنا بودند. ایشان را به بریلی طلب فرمودند. در آن وقت مجله الفرقان نیز از بریلی چاپ می شد و شماره ویژه ای درباره شاه ولی الله زیر ترتیب بود. مولانا فریدی، در این کار معاونت کامل کردند و با مولانا منظور نعمانی، روابط صمیمانه تا دم آخر برقرار داشتند. ایشان در مجله الفرقان همواره مقاله ها می نوشتند. فهرست مقالات (که تکامل نیافت) در شماره خصوصی مجله به عنوان «به یادگار حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدی رحمۃ الله علیه» (جلد ۵۷، شماره ۵ تا ۸ ماه مه تا اوت ۱۹۸۹ م) شامل است، از روی آن مقالات مولانا فریدی به تعداد دو هزار و شصت و پنج (۲۰۶۵) صفحه گسترده است.

نمهای استادانی که در دارالعلوم دیوبند درس خواندند، به قرار زیر است:

- (۱) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ.
- (۲) شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ امروهوی (م: ۱۳۷۴ هـ / ۱۹۵۴ م).
- (۳) مولانا میان اصغر حسین دیوبندی.
- (۴) مولانا محمد مفتی محمد سهول رحمۃ اللہ علیہ بهاگلپوری
- (۵) مولانا مفتی ریاض الدین رحمۃ اللہ علیہ افضل گری.
- (۶) مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی.
- (۷) مولانا محمد ابراهیم بلیاوی.
- (۸) قاضی حفظ الرحمن پرتاب گری.

در سال ۱۹۴۲ م برادر بزرگ حضرت مولانا فریدی، پدر بزرگوار این خاکسار راقم الحروف مولوی تسلیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۴ جمادی الاولی ۱۴۰۷ هـ / ۴ زانویه ۱۹۸۷ م) در حادثه ای شکار شده یکایک مریض شدیدی شدند و تا دم آخر معذور بودند. برای خدمت پدر بزرگوار و ما بچه ها،

مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ، از خدمت مدرسه اشفاقیه بریلی، استعفا دادند و در مدرسه سلامیه عربیه جامع مسجد مرویه به عوض پانزده روپیه ماهانه کار معلّمی را اختیار کردند. بعداً در سراسر حیات نحو ستند که بیرون از مرویه بروند. در حالی که در دانشگاه اسلامی علیگره، ایشان ریاست شعبه دینیات تقدیم شده بود. ایشان برای برادران و برادرزادگان خود، خودشان را قربان کردند و بدین وجه زن هم نگرفتند. مثال دیگر ایشان بعد از تلاش بسیار هم یافته نخواهد شد.

ایشان از دانشجویان مدارس اسلامی و علوم دینی عشق می ورزیدند. گذشته از زندگی ترک و مجرد و بی سروسامانی کامل خود چندین مدارس را اعانت می فرمودند و دیگران را هم وامی داشتند که کمک کنند و همین طور یتیمان و بیوه زنان و محتاجان و معذورین و دانشجویان نادار را چنین دسگیری می فرمودند که به کسی خبر نمی شد.

در آخر عمر از بینایی محروم شدند و از مدرسه اسلامیه سبکدوش شدند ولی در هر کار صلاح و فلاح مدرسه شریک و معاون بودند در مسجد خود، دانشجویان را تا وقت آخر همواره درس نیز می دادند. ایشان در دهاتها و قصبات، مدارس متعددی بنا کردند. در سراسر زندگی خود امیر جماعت تبلیغی و مفتی شهر بودند. بنابر شخصیت اختصاصی بی مثال و بی داغ، نه فقط تمام شهر بلکه هر آن کسی گرویده ایشان بود که از این حصرت فقط یکبار ملاقات کرده و از این سعادت بهره مند شده باشد.

زندگی ایشان چنان بود که ما در یادآوری ابرار و اخیار و عبادالله الصالحین قرون اولی می افتادیم که ما ذکر ایشان در کتب می خوانیم و گواهی آن همه با دیدن شخصیت و سیرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ بدست می آمد.

چنان سادگی داشتند کہ سادگی و بی نفسی بیشتر از آن ممکن نبود. در اثاثیہ ایشان بہ جز کتب چیز ی دیگر قطعاً نبود. بالعموم دو دست جامہ، یک دو دستمال، فوطہ ای و ملافہ ای ہموارہ با ایشان بود. نگارندہ این حروف مثالی ہم یاد آور نمی شود کہ ایشان گاہی سفارش غذای کردہ باشند. ہر شی بہ شکلی کہ می یافتند آن را تناول فرمودہ، خدا را شکر بہ جا می آوردند. برای میہمانی نیز تکلف و تعارف خاصی نمی کردند. آخرین بیست سال زندگانی خود را در مسجد بسر کردند. حصیر مسجد تختخواب ایشان بود. در تابستان فرش مسجد را از آبیاشی سرد کردہ می شد و در زمستان ملافہ ای گلغت می گسترانیدند دو بالش کوچکی بود کہ روی آن سر گذاشتہ استراحت می فرمودند.

مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ بہ اعتبار عقیدہ و مسلک پیرو علمای دیوبند بودند ولی ایشان بہ ظاہر عالمی بودند و بہ باطن درویش و صوفی کامل بودند. از بندگان خدا محبت عمیق می داشتند برای علمای سلف و بزرگان سلسلہ، در سینہ ایشان چندان جذبات عقیدت و احترام جا داشت کہ آن را بہ حرفہ بان کردن کار مشکل است۔ جدّ مادری نگارندہ و استاد و پیر و مرشد حضرت شاہ سلیمان احمد چشتی صابری (م ۲۳ رجب ۱۳۸۱ ھ/یکم ژانویہ ۱۹۶۲ م، پنجمین سجدہ نشین حضرت خواجہ شاہ عبدالہادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ) تقریباً ہر روز ملاقی می شدند و از درویشی ایشان بسیار متأثر بودند و ادب و احترام بی نہایت ایشان را ملحوظ خاطر داشتند.

شادروان مولانا قاضی زین العابدین سجد میروثی، باری برای دیدن مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ امروہہ آمدہ بودند. برای سوار کردن ایشان نگارندہ این حروف، تا ایستاسیون، بہ ہمراہی ایشان فاصلہ مختصری طی کرد. در میان

راه ایشان راجع به مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به من فرمودند:

”عزیزم، چه گوئیم این شخص (مولانا فریدی) ما همه مکلفان را شرمنده ساخته است.“

مطالعه مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به نهایت وسیع بود، بیشتر اوقات ایشان یا در خدمت خلق صرف می شد یا در اشاعت دین و یا در مطالعه کتب و تصنیف و تألیف. ایشان از زمان کودکی شبکور بودند یعنی در تاریکی نمی توانستند چیزی ببینند. تا هم از کمک چراغ در شب تا دیر مطالعه مشغولیت می داشتند بدین جهت بینایی کاملاً باقی نماند ولی بعد از آن هم کسی دیگر قرائت می کرد و می شنیدند و مقالات را دیکته کرده می نویسانیدند.

ثقافت اسلامی هند، بالخاصه از قرن هفدهم میلادی تا قرن بیستم میلادی که سیصد سال را احاطه می کرد، تاریخ علمی آن در نظر مولانا بسیار عمیق و انتقاده بود. هزارها کتاب در مطالعه ایشان آمده بود صدها کتب از اینجا و از آنجا خرید کرده جمع کرده بودند. موضوعات خصوصی که ایشان به نظر خود آورده بودند این طور بود:

(۱) حضرت شیخ احمد سرهندی رحمۃ اللہ علیہ مجدد الف ثانی و اسلاف و اخلاف ایشان.

(۲) حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و اسلاف و اخلاف ایشان.

(۳) حضرت سید احمد شهید رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و نهضت جهاد ایشان.

(۴) علمای کبار دیوبند.

(۵) اولیاء الله در سلسله چشتیه و نقشبندیه.

بیشتر مقالات مولانا فریدی در مجله الفرقان (لکهنو) چاپ شد ولی بعضی مقالات در محله تذکره (دیوبند) القاسم (دیوبند) دارالعلوم (دیوبند)

الحرم (میروت) البلاغ (نمشی) و غیرہم چاپ شدہ اند. حوال تصنیفات و تراجم ایشان مختصراً این طور است:

(۱) تجلیات امام ربانی (دو جلد) انتخاب مکتوبات اردو ترجمہ مکتوبات شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مع حواشی و مقدمہ، چاپ شدہ، الفرقان ۱۹۷۶ م.

(۲) مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، انتخاب مکتوبات، و ترجمہ اردو، ناشر الفرقان لکھنؤ، ۱۹۶۰ م.

(۳) تذکرہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مع صاحبزادگان و خلف، ناشر الفرقان، لکھنؤ، ۱۹۷۸ م.

(۴) تذکرہ حضرت شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، ناشر الفرقان، لکھنؤ، ۱۹۷۷ م.

(۵) وصایای حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، ناشر الفرقان، لکھنؤ، ۱۹۸۸ م.

(۶) فراید قاسمیہ جزوہای غیرچاپی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، ناشر ادارہ ادبیات دہلی، ۱۹۸۰ م.

(۷) مکتوبات اکابر دیوبند، مجموعہ مکتوبات علمای کبار دیوبند.

(۸) مکتوبات سیدالعلما مولانا احمد حسن محدث امرہوی، ناشر مدرسہ اسلامیہ عربیہ امرہ، ۱۹۹۰ م.

(۹) اولین سفرنامہ حجاز ارہند، رفیع الدین حاج فاروقی، شاگرد حضرت شاہ ولی الله دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۲۲۳/ھ ۱۸۰۸ م)، سفرنامہ حج ایشان کہ در دوران سال ۱۲۰۱/ھ ۱۷۸۷ م و ۱۲۰۳/ھ ۱۷۸۹ م تألیف شد، ترجمہ اردوی آن مع مقدمہ، ناشر الفرقان، لکھنؤ، ۱۹۶۱ م.

(۱۰) تذکرہ خلفای حضرت شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ جہجہانوی.

- (۱۱) قافله اهل دل: حضرت شاه غلام علی نقشبندی، احوال و ملفوظات، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۸۹ م.
- (۱۲) تذکره شاه عبدالرحیم و شاه ابوالرضا فاروقی، ناشر الفرقان، لکهنو، اکتبر ۱۹۸۹ م، ورق ۱۷۲.
- (۱۳) تذکره شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر الفرقان، لکهنو، فوریه ۱۹۹۲ م، ورق ۱۹۸.
- (۱۴) تذکره حضرت شاه ابوسعید حسنی رای بریلوی، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۸۹ م.
- (۱۵) کاروان اهل فضل و کمال، احوال شاه محمد اسحق محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ مهاجر مکی و شاگردان ایشان، ناشر الفرقان، لکهنو.
- (۱۶) سفرنامه حج نواب محمد مصطفی خان شیفته، تلخیص و ترجمه به اردو (تاکنون چاپ نشد).
- (۱۷) زیارت حرمین (این سفرنامه حج خود حضرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ است که در پنج قسمت در مجله الفرقان، لکهنو چاپ شده بود.
- (۱۸) مکتوبات نادر حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ که دو جلد متن آن و دو جلد ترجمه اردوی آن که حالا در اختیار خوانندگان گرام گذارده می شود. مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ بر این مکتوبات تا مدت چهل سال دیده ریری فرموده اند. درباره آن تفصیلات دیگر در همین مقدمه تذکر داده شده است.
- (۱۹) نسیم سحر. مجموعه شعری حضرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۲۰۰۲ م به چاپ شده است.
- حضرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ از حضرت مولانا حسین احمد مدنی بیعت کرده بودند. از شیخ خودشان و خانواده حتی از شاگردانشان بی نهایت

محبت می کردند، از شیخ الحدیث مولانا محمد رکریا کاندلوی علیہ الرحمہ نیز تجدید بیعت فرمودند و خلافت و اجازت ہم یافتند. گذشتہ از آن مولانا سید مقبول حسن رحمۃ اللہ علیہ و مولانا فتح محمد میواتی رحمۃ اللہ علیہ ہم بدون طلب ایشان را خلافت عطا کردہ بودند ولی مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ گاهی کسی را مرید نکردند. برای بیعت بہ خدمت دیگران می فرستادند.

ہر دو برادر بزرگ ایشان کہ برای خدمت آنان من جانب اللہ مأمور بودند، رحلت فرمودند، گویا این تکمیل کار ایشان بود. از ابتدای سال ۱۹۸۸ م سلسلہ علالت شروع شد ولی معمولات ادامہ داشت. روزہ های رمضان المبارک ہم کاملاً داشتند. در ماہ ژوئن و ژوئیہ ناراحتی غلبہ داشت، صعب بیشر شد و از ماہ اوت ۱۹۸۸ م معالجہ پزشکی شروع شد، ولی بہ گفتہ کسی از سخنوران زبان اردو: "ہمہ تدبیران بہ عکس العمل رسید و داروہا کار نکرد".

بالآخرہ بہ تاریخ ۵ ربیع الاول ۱۴۰۹ ھ / ۱۸ اکتبر ۱۹۸۸ م بروز سہ شنبہ بہ وقت صبح ساعت ہشت و چہل دقیقہ، این پیکر مجسم علم و فضل، فقر و درویشی، ایثار و اخلاص، ارشاد و ہدایت و شفقت و مرحمت، این دنیای اسباب و ظواہر را خیر باد گفتہ «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ» با رفیق اعلای خود پیوست. در آن مسجد محلّہ جہندہ شہید کہ در آن آخرین بست سالہ زندگی خود بسر بردہ بودند، در یکی از حجرہای آن برای خواب ابدی جا یافتند.

نگارندہ، تاریخ از آن آیت کریمہ «نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ» جُست - تاریخ دیگر نیز از حروب قرآن کریم برآمد:

فریدی شدہ عازم ملک باقی      عَدَّ لَهُ اللَّهُ أَجْرًا كَرِيمًا  
کلام الہی چہ تاریخ گفتہ      لَقَدْ فَازَ (وَاللَّهُ) فَوْزًا عَظِيمًا

آقایان که در این کار کمک کرده‌اند تشکرشان را مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ نویسانده بودند که در مقدمه ایشان شامل است. این فریضه بنده هم هست که آقایانی که در مرحله‌هایی بعدی تعاون فرموده‌اند، به حضور ایشان جذبات تشکر تقدیم کنم.

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلّه با وجود ناراحتی و گرفتاریهای شدید، برای این مجموعه مکتوبات، تقریظ تحریر فرمودند. ایشان از زمان درز اشتیاق داشتند که این مکتوبات به چاپ رسند. تحریر ایشان مجموعه مکتوبات را وقیع ساخته است. خداوند بزرگ ایشان را با صحت و سلامتی داراد.

آقای دکتر وقارالحسن صدیقی افسر ویژه کتابخانه رضا، رامپور و آقای فراست علی<sup>(۱)</sup> در سرپرستی خود این مجموعه را به چاپ رسانده‌اند. تشکر ایشان هم بر خود لازم می‌شمارم. بنده از آقای عبدالرحمن فریشی هم سپاسگزارم که زحمتهای زیادی برای تحریر رایانه‌ای این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی کشیده‌اند.

نثار احمد فاروقی

برادرزاده مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ

دانشگاه دهلوی، دهلوی

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۴ هـ

۱۸ اکتبر ۲۰۰۳ م

۱- یک ناشر با صلاحیت، سلیقه‌مند و مدیر بنگاه کتب اسلامی، دهلوی نو است

## مکاتیب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل - قسمت اوّل

گردآوری

شاہ عبدالرحمن پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ

## مکتوب ۱

به طرفِ معارف و حقایق آگاه

میان شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(در کتب اسرار و ترغیب احکام شرعیہ کہ اقدم اصحاب آنجناب

و اکرم احباب آن ولایت مآب اند)

باسمه سبحانه

برادر عزیزالقدر میان نورالله تَوَرَّه الله تعالی، بعد از سلام مسنون الاسلام مطالعه نمایند. مکتوب بهجت اُسُوب رسید و حقیقت مرقومه و ضح گردید. علم و حدیث و وجود به منزله ماء نیل است، ماء للمحبوبین و بلاء للمحویین اهل نفس را آن قدر حیرانی که به سبب این اعتقاد می آید، معلوم نیست که به چیزی دیگر بوده باشد. عامه را هیچ بهتر از آن نیست که بر علوم تقلیدیّه اجمالیّه که شرع بیان فرموده، قطع نظر از تحقیقات و تشویشات متکلمین، اکتفاء نمایند و زیاده از این فکر نکنند، به نفعاً و نه اثباتاً. والسلام.



## مکتوب ۲

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروفِ ادام الله و ابقاه

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

که حافظِ علوم و حاملِ اسرارِ بزرگی حضرت ایشان اند

گرامی قدر محمد عاشق جیو سلمهم الله تعالی

اما بعد، خطُّ بهجتِ نمطِ رسید و حقیقتِ مرقومه واضح گشت. سالک را از وظایفِ ظاهره با وجودِ تعلُّقِ قلب به جلال و کبریای حضرتِ حق سبحانه نیز چندی لازم گرفتن از ضروریات است. زیرا که مردِ کامل آن است که طبقهٔ نفسیه و طبقهٔ نسمیه هر یکی را حظِّ رساند. به چشم و جِدان احساس کرده آمد که مجذوبِ خالص را در دارالجزاء چندان رفعتی و عظمتی نسبتِ سالکِ خالص نیست. آری کمالی که وی ر فی نفسه هست، آن چیزی دیگر است دارالکسب و دارالجزاء هر دو به حسبِ این کمال مُستوی اند، اِذْ لَا يُكَسَّبُ بِقُوَى التَّسْمِيَةِ وَلَا يُجَازَى عَلَيْهِ - چنین ثباتِ علی افاعیلِ التَّسْمِيَةِ چنانکه عارفی در مصافِ غزاة با احادِ ناس هم رنگ است و نیز در وقتِ قسمتِ غنایمِ عرفانِ او چیزی است که برای جزای او را نخواستی بلکه مطلوبِ لذاته است.

جملگی وظایف که مخارِ ماست سه و طیفه است. کما قالَ رسولُ الله صلی الله علیه و سلم، استعينوا بالغدوة والروحة و شيءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ<sup>۱</sup>. چون به تهجد برخیزد، هفت رکعت خواند، یا نه یا زده. سورة یس یا واقعه یا یوسف بخواند. بعد از آن دعا کند از دعواتِ ماثوره، به آنچه مناسبِ وقتِ او باشد و باید که امتدادِ وقتِ دعا مثلِ وقتِ قرأةِ سورة مُلک یا قریبِ آن باشد. حصین را از فضلِ دعاء غیر معرفتِ مطالعه باید کرد. بعد از آن به تفکر و تعلُّقِ قلب مشغول گردد، تا وقتی که تواند. ثانی فجر است. بعد از آن صد بار تهلیل و صد بار سبحان الله و بحمدہ. بعد از آن به تعلُّقِ قلب به حقِّ سبحانه مشغول گردد تا بلند شدنِ آفتاب. پس آنگاه دو رکعت بخواند و نزدیکِ گرم شدنِ آفتاب چهار رکعت. ثالث ما بعدِ عشاء است، صد بار تهلیل فوق الخفیة و

۱ - «استعينوا بالغدوة والروحة و شيءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ» (حدیث بخاری)

دُونَ الْجَهْرِ. پس آنگاه سورۃ مُلک تا حدی مستجاب. بعد از آن بر سر فراش  
رود. مُعوذات خوانده و در دست دم کرده تمام وجود مس کند. و السلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۳ ﴾

به طرفِ حقایق و معارف آگاه

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

در ارشاد و طریق تسلیک طالبان

برادر گرامی قدر میان نورالله اَوْصَلَهُ اللهُ إِلَى مَعَارِجِ الْکَمَالِ، از فقیر بعد از سلام  
سنت الاسلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت اُسلوب رسید، حقیقت  
واضح گشت. اکثر اشخاص که رغبتِ راهِ خدا دارند، استعدادِ ایشان بر نیامد  
که به حضور مجرّد تکلیف دهند یا دوام محنت و بستگی خاطر به معنی  
دلبر مطمح نظر خویش دارند. صَبَاحاً و مَسَاءً - چاره ایشان آن است که  
ملاکِ امر در حق ایشان مقدارِ دگر باید ساخت. مثلاً گویند که در لیل و بهار  
چهار هزار بار نهلیل می گفته باشد. دو سه ماه به همین مقدار از ایشان اکتفاء  
باید کرد. چون دل ایشان به ذکر گفتن آرام گرفت، آنگاه ملاحظه محبوب  
ذهنیّه شوقیه بدان شرط کنند. چون این نیز مستقر شد، ذکرِ خفیّه آموزند.  
تأمل کردم که اضطرابِ اکثر سالکان از آن است که ایشان اگرچه استطاعتِ  
فهم معنی مجرّد و شوق و توحید دارند، اما به حسب حال طبیعتِ مُلَوَّنَه  
ایشان که در کشاکشِ سِفَلِیّات افتاده آن ر در نمی پذیرد. از این سبب عقده  
در حای ایشان می افتد و انواع شکوک و ظلمات از ایشان سر بر می زند.

بالجمله دانسته شد که حدّادان را با ملوک قیاس نتوان کرد. این وقت تفصیل این سرّ بیش از این ممکن نبود من بعد ان شاء الله نوشته خواهد شد. والسلام.

✽

## مکتوب ۴۴

به طرف حقایق و معارف آگاه  
شاه نورالله رحمته

برادر عزیز میان نورالله رقاء الله اِلٰی معارج الکمال، از فقیر ولی الله بعد ز سلام محبت التیام مطالعه نمایند که رقیمة ایشان رسید و حقیقت مرقومه روشن گشت. سبب نامعلوم کردن اثر صحبت در اینجا و معلوم کردن بعد فرقت آن است که طبیعت فقیر در این ایام مایل است به علوم ظاهری؛ رُو به ظاهر است و پشت به باطن. و شما علی العکس - نیز فرو نه و گذر به راه ظاهر وجود در باطن باطن دو حبابه انباء و انعکاس اسم تشریع در حقیقت این عبد ضعیف، در باطن و مخدوله در ظاهر، این همه در این مراتب علی سبیل الاجمال خاصه است به فقیر، و شما در تحقیق از آن نومید که نسمه شما مثل چه بجه نور گردد و رُوح شما به مقام حکمت متحقّق شود. مآل کار شما اگر اجتهادها به تقدیم رسانید همین است، ولیکن ان شاء الله تعالی از اجتماع این امور که خاصه است نیز بهره ای خواهند یافت. «وَاللهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ»<sup>۱</sup>. والسلام.

✽

۱- القصص (۲۸)، آیه ۲۸.

## مکتوب ۵

به طرف حقایق آگاه  
 شاه نورالله رحمه الله  
 (در آجوبه بعضی شبهات)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

برادر گرامی قدر میان نورالله عافاه الله تعالی، بعد از سلام محبت انتظام از فقیر ولی الله مطالعه نمایند که کتاب ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گشت. استدعای جواب شبهات به تفصیل کرده بودند. لهذا در آن شروع می‌زود. اما آنکه از اینجانب تفقد حال ایشان واقع نشد. راست گویم سببش انقباضی بود که در خود نسبت شما می‌یافتم، بی آنکه وجه او معلوم باشد بسا سخن که به دهان آمده باشد اما لب بدان نکشود. و الله أعلم بحقیقه الحال و اما آنکه شما را قلق و اضطراب نایافت مقصود خویش است. مرد آن است که هر چه او را پیش آید آن را به میزان عقل و ادراک سنجد و قانع قیل و قال و مقلد محض در همه چیز نگردد. شما به عقل و ادراک خویش در این مسئله خوض کنید. هم شما را منصف کردیم، آیا شما را نحوی زیقا و فنا و وجهی از دوام یادداشت طریق از تأثیر صحبت است یا نه؟ اگر نه کلی خود را در این امر در دهید این دایره وسعتی پیدا کند لامحالا. آری، وسعت دایره و شیوع آثار به سبب کثرت توحه امری دیگر است. غرض من نفس این معنی است. چه بلاست داده را ناداده انکاشتن، دیده را نادیده دانستن و استعداد اصلی شما وسعت همین دایره است. اما ترقی از آن به طریق

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغار هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، به ۳۰

انعکاس، امری است بیرون از حساب. اما آنکه ترکی موافقتِ فقهای حنفیه در بعضی مسایل که خلاف احادیث صحیحیه است، جای طعن عوام است. چه کنم شما هم می دانید که در کهنبایت بعد عصر واقعه دیده شد و همان روز بعضی مسایل مجدّدیت و آنچه حقّ است در قیاس و اجماع مذکور شد. بعد از آن چون به دهلوی رسیدیم گفته شد که در عملیات از حقّ سبحانه جمع خاطری خواهد شد. بالجمله امیدواری از کرم حضرت باری آن است که آهسته آهسته ذهان او را قبول کنند و اذّینی از این سوبه من نرسد و اگر خواهد رسید چه کنم معذورم:

گر طمع خواهد زمن سلطانِ دین  
خاک بر فرقِ قناعت بعد ازین

و اما آنکه میان محمد عاشق صلاّی نیافت می رسد، در حال ایشان تأمل کنید یادداشت و توحید و جمع همت به سوی او مراصد ایشان هست یا نه. پش از این گفته بودم که ایشان ر بعد مدّتی هیچ قلق نخواهد ماند شما هم می دانید، حالا مبدأ آن وعده است و اگر در این اثناء به مکانی دیگر برآرند، این معنی زیاده تر واضح خواهد شد. ار ایشان استفسار کنید. ایشان را در این مسئله حکم کردیم. اما آنکه با محمد عالم گفته شد که کار ما رونق خواهد یافت. تفصیل این قصّه آنکه با وی گفتم که مرا خلعتِ مجدّدیت داده اند. گفتم تقلید کدام امام، گفتم تقلید حدیث پیغمبر صلی الله علیه و سلّم. دیگر گفتم حق سبحانه در حقّ این فقیر وسعتِ معاش اراده کرده است و صورتی از صور آن تقریر کردم که اگر توانید به این طور سعی کنید و الا نه. در مدّتی مجموع امرین ظاهر خواهد شد، خواه به این صورت خواه به صورتی دیگر. حالا نیز قول من همان است و همین امید دارم از حضرت کریم مطلق،

و هرگز متخلف نخواهد شد. نگویم که آن وقت از دراهم و دنانیر در خزانه من خواهد بود، نه بلکه کفافی که دیگر غم معاش نخواهم خورد و اگر عائلی یا فقیری به من گراید، خوراک و پوشاک او را مُتکفل. نگویم همه عالم این طور را قبول خواهند کرد، بلکه سه چهار تا آنکه وقتی آید که کار روشن تر شود، نه به دست من بلکه به دست دیگری، به طریق نیابت از من. به این معنی خمول را منافی خواهد بود و نه تولی را که به منش مخصوص کرده است.<sup>۱</sup>

مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز

ورنه در محفل رندان خبری نیست که نیست

از برادر محمد عاشق پرسید که این معنی مکرر پیش ایشان گفته‌ام. آیا چیزی زیاده از این گفته‌ام، یا در کلام من عوجی و اختلافی هست؟ مرا شفقتی هست نسبت شما و آن را بدل بحواهم کرد. لهذا می‌گویم که به این هندوی شیطان سیرت که هیچ مناسبت باطن ندارد و علم او فقط بر زبان است، با او نشست و برخاست نکنید که جُبار<sup>۱</sup> خواهد بود. کار شما در مسایل جواب تقلید محض است نه تحقیق. چنان نشود:

کُلاغی تگی کبک را گوش کرد      نگی خویش را هم فراموش کرد

دیگر آن به سماع نغماتِ قانُونِ خوگر نشوید که بد چیزی است مردِ سالک

را «إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَ إِنْ آسَأْتُمْ فَلَهَا»<sup>۲</sup>. وَالسَّلَامُ وَ تَوْثِيقُ الْمَهْجَةِ وَالْفَرَام.

\*

۱- جُبار: الہدر، يقال ذهب ذمُّه جُباراً ای لم یؤخذ بشاره.

۲- بنی اسرائیل/الأسراء (۱۷)، آیه ۷.

## مکتوب ۶۶

به طرف حقایق آگاه  
 شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ  
 (در تسلی بعض تأدیبات)

برادر گرامی میان نورالله، بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت أسلوب ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گشت. جنگ ما نیز شعبه ایست از شعبات صلح. و إِنَّ اللَّهَ إِذَا نَظَرَ إِلَى عَبْدٍ نَظَرَ الرَّحْمَةَ لَا يَشْقَى أَبَدًا وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ بَعِيْنُ السُّخْطِ سَرْمَدًا وَكَذَلِكَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَكِنْ دَرِ عَالَمِ تَقَلُّبِ افْتَادِهِ بِرِ آن وَضِعِ مَعَامِلَهُ مِی گنایند که مناسب این عالم باشد، با وجود استحفاظ اصل و داد و عدم تغیر، دانسته باشید که در مجلسی از مجالس صحت ضعیف این تشکیک ها گفته باشید و یقین چون بر اصل غرض اطلاع بود همه اسنحسان یافت و اگر اطلاع بر اصل عرض نمی بود نیز ساخته، صبر اوسع از این است و لَذَّتِ أَوَامٍ بِرِ ضَعِيفِي نَزْدِيكَ قَوِي فَطَرْتَانِ خَوْشْتَرِ است از لَذَّتِ انتقام، لیکن چه توان کرد که از این مقوله، هیچ نبود و نفس را در این شورش نصیبی نبود. اصْلَحَ اللَّهُ حَالِي وَحَالِكَ وَرَقَاكَ إِلَى مَعَارِجِ الْكَمَالِ وَقَرَعِيوتَابِكَ وَجَعَلَ وَدَادَنَا دَائِمًا مُسْتَمِرًّا إِلَى الدَّارِ الْآخِرَةِ بَلْ إِلَى مَا بَعْدَهَا وَتَابَ عَلَيْكَ فِي جَمِيعِ عَثَرَاتِ أَقْدَامِكَ وَزَلَّاتِ أَقْلَامِكَ. در این شورش که از طبع اطیب نبود حالتی عجب یافته شده. شمه ای از آن بر پرچه طولانی به میان محمد عاشق نوشته شده، در آنجا مثل گردباد نگاشته آمد و مثل رنج و مثل شمشیر شاید در بعضی اوقات بر آن مطلع خواهد شد. حاجت سفر بدنی نیست، سفر قلبی مطلوب است. وَالسَّلَام.

## مکتوب ۷

به طرف حقایق آگاه  
**شاه نورالله**  
 (در تسلی مع ارشاد ادب)

برادر گرامی قدر میان نورالله توره الله تعالی، بعد از سلام مطالعه نمایند.  
 مکتوب مرغوب رسید و حقیقت مرقومه معلوم گردید. محبوب دلا! دل این  
 فقیر را کیفیتی است که از ازل تا ابد متغیر نمی گردد و آن شفقت است  
 بر خلق الله عموماً و بر آنانکه در حضرت وجود تعینات اعتباریه خود را  
 در نور دیدند به واسطه این محقر حصوصاً. لیکن آن یک کیفیت چون به آن  
 مردم می رسد هر لحظه صورت دیگر بر حسب استعدادات مختلفه می یابد.  
 «إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ» لیکن چنان معلوم می شود که  
 زبان قلم شما أفصح است از زبان دل شما. باید که زبان دل شما فصیح باشد از  
 زبان قلم و در این صفت بکوشید. إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ  
 إِلَى قُلُوبِكُمْ وقت تنگ بود والا واضح تر می نوشتم.

\*

## مکتوب ۸

به طرف برادر خرد حقایق و معارف آگاه فضائل و کمالات دستگاه مخدومی  
**شاه اهل الله**

(در جواب مکتوبی که در استدعای مراجعت از سفر حرمین شریفین  
 به خدمت حضرت ایشان نوشته بودند)

برادر ارجمند میان اهل الله سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند. صحیفه شریفه رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست فقر مأمور است من عند الله به ادای حج و زیارت قبر رسول الله صلی الله علیه و سلم و اخذ فیوض از جناب عالمیان مآب زو نهید. الباس حضرت مرحوم یکچند از خود جدا کرده ایم:

رشته ای در گردنم افکنده دوست می برد هر جا که خاطر خواه اوست نزدیک ما امر حضرت حق اولی و آنهی است از اطاعت مردمان:

از خود و خریشان جدایی کرده ایم هر که و جریار ما، اغیار ماست در سر من در داده اند که هم میادین عالیہ همه مصروف به حفظ و تأیید تو است و در ذهاب و ایاب عنایت حضرت حق شامل احوال تو است. بعد از این امر و علم یقین سخت هیچ بیچارگی است، به گفته جاهلان بی حاصلان چند که هنوز بصیر بصیرت شان وانشده درمانیم، لباس ولایت که به نیابت اولیاء طریقه عن عن پوشیده بودم یکچند همه را خلع کرده بر تو انداخته ام و خود مجرد گشته ام و امید دارم که لباس خاص که آن مظهریت نور محمدی است در بدن پوشانند از بهر این شوق کشان کشان می روم و امیدواری داریم که هر جا که رویم حضرت حق زیاده از این کرامت فرماید. خوش باشند و به دل غبار را راه ندهند «إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا» و این آیه جهره بخوانند «قُلْ إِنْ كَارَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ». والسلام.

\*

## مکتوب ۹

به خدمت مخدومی

شاه اهل الله رحمه الله

(از اثنای سفر مذکور)

برادرِ ارجمند میان اهل الله سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام ملاحظه نمایند که به سودگی کئی و عافیت تمام روز دوشنبه دوازدهم جمادی الآخر به اجمیر رسیده شد. به تاریخ چهاردهم به سمت گجرات توجّه نموده خواهد شد، إن شاء الله:

گر یار موافق است سعدی      سهل است جدای هر دو عالم  
از دهلوی سر بر نیامدیم تا به یقین معلوم نکردیم که حضرت حق در ذهاب و ایاب همه یُسرو و آسودگی شامل حال می گرداند و این با یقین دانستن به الهام مکرر و دوق، مرّة بعد آخری بوده است حاصل آنکه والده صاحبه و اهل بیت این فقیر همه را تسکین دهند و تسلی گویند یقین است که در خانه حافظ و ناصر حق دیگر نیست و همان ناصر است در سفر - و بیر الهام فرموده که این سفر ذهاباً و ایاباً آنحضرت گردد از آیات الله، نمی دانم که فواید چه قسم حاصل خواهد شد. لیکن حضرت حق سبحانه یقین داده فواید کثیره ظاهراً و باطناً حاصل خواهد شد. بعد از این محصل بامردی است توقف کردن و از طول سفر و قلت زاد ترسیدن و لسلام.

## مکتوب ۱۰

به طرف حضرت والد فقیر

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(در تعزیت جدّه وی متضمن بشارت به جانب منومات و بشارات مخاطب)

برادر گرامی قدر میان محمد عاشق جیو سلمه الله ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام ملاحظه نمایند که خبر واقعه هائله نانی جیو عفرها الله تعالی و رفع درجاتها استماع افتاد. نتوان نوشت که چها گذشت، علاوه آن اضطراب و غم و تشویش خاطر و الم آن برادر به جان برابر که تشویش خاطر خود را بر کنار نهاده و ار همه شو هجوم لشکر تردّد هوش ربروده. بالجمعه شجاع را در حرب توان دانست و مؤمن را در صبار و شکار که صفت اوست در وقب هجوم مصیبت، و الا نه هر بی سر و پا خیالی ایمان و انقیاد در سر خود می پزد. وفي الحديث: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى و مراد از صبر نه ترک محض حزع و فزع است، بلکه خوش بودن به وجهی که اگر این مصیبت را در حقّ وی نمی کردند و این غم را به دلش نمی رسانیدند و الا به جزای این بوی کی می رسید؟ دلش پژمرده می شد و فزع می کرد و اگر می رسید گویا آب سبزه خشک را رسید، یا زلال عطشان مَنادی را اسئل الله رَبَّنَا أَنْ يَرْفُقَ اللَّهُ سَبْحَانَهُ هَذِهِ الْحَالَةَ الَّتِي هِيَ أَوْحُ الصَّبْرِ وَرَأْسُهُ. از نوادر اتفاق آن است که پنج شش روز پیش از بلوغ خبر والده صاحبیه به جواب دیده بودند که گویا افواج ملائکه از آسمان نازل شده اند و در ساختن و پرداختن امری سعی بلیغ به تقدیم می رسانند. در آن وقت معلوم نیست که این چه امر است استفسار آن کرده می آید، میان محمد عاشق جیو آمدند و در گوش والده

صاحبه گفتند که نشتر زده شد و خون بسیار برآمد. بالجمله این خواب از آن جمله است که استدلال کرده شود بدان به نجاتِ میت، و من بعد ان شاء الله واضح نوشته خواهد شد.

طرفه آنکه نوشته بودند که به سببِ کلیم الله الخه.. چرا ننوشتند که به سببِ من کلیم الله را به دعای خیر یاد کرده شود. قَوْلُ الدی نَفْسِی بَیْدِهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ وَأَفْضَلُ وَأَوْقَعُ فِی الْقَلْبِ فَلَعَلَّكَ لَا تَعْلَمُ هَذِهِ الدَّقِیْقَةُ إِذَا غَمَضْتَ عَنْهَا قَرَبَ نَسَبِی رَا دافعی نیست بلکه قرب قلب را. وَلَوْلَاكَ مَا كُنَّا وَلَا كَانَتْ الدُّنْیَا. رمزی از نور سفید در مکاتیبِ سابقه نوشته شده. حَيْثُ قَلْبٌ لَوْثُهُ أَزِيدُ الرَّهْرَةَ لَوْ أَنَّ الْقَمَرَ، این درد تازه را غنیمت دانسته به وی استعانت توان کرد در دفع بعضی از حُجُبِ دَقِیْقَةِ الْمَاخِذِ وَاسْتُغْنِیَ بِهِ عَلَى الشُّهُرَةِ وَالْفَرَارِ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى الْخَلْقِ بَلِ فِی الْخَلْقِ وَطَلَّقَ الْخَلْقَ طَلَّاقًا لَا رَجْعَةَ بَعْدَهَا، إِنَّهُ یَتَعَرَّضُ الْفُرْقَاتِ وَالشَّكَايَاتِ نَكَمٌ مِنْ حَبِیْبٍ فَارَقَ حَبِیْبًا:

وقت آنکه به قبله بتان رُو آرم      حربِ غمِ شأنِ به لوحِ دل بنگارم

✱

## مکتوب ﴿ ۱۱ ﴾

به طرفِ مخدومی

حضرت شاه اهل الله ﷺ

(متضمن خبر وفاتِ صبیّه حضرت ایشان و تسلی فرمودن)

أَلَا إِنَّمَا الْإِنْسَانُ ضَيْفٌ لِأَهْلِهِ      يُقِيمُ قَلِيلًا بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ

برادرِ ارجمند بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند کہ عائشہ نعمتی بودہ  
 است موقت کہ تا یوم الخمیس حادی و العشرین ذی حجۃ بدان متمتع شدہ  
 بودیم. بعد از آن مالک الملک جلّ مجده بصفہ امانت در آن تصرّف فرمود:  
 فرضینا بقضاء الله، «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup>، و الحمد لله علی کُلّ حال، یا آخی فإرض  
 أنتَ ایضاً کما رضیتُ فان لم تستطع فاصبر وإن لم تستطع فتصبر ولا یکن منک التفتُّع  
 والاضطراب فانما ذلک عجزٌ وطیشٌ، وأعلم أن النعمۃ الموقّعة لم یکن إفاضتها مُجدّدةً  
 فلاخذ نغداً إعطاءً فسبحانہ الله الحوَاد المَحِیدُ الحَمِیدُ فی کُلّ أفعالیہ از ہر چہ قیاس  
 می کنم تشویش خاطرِ آن سوادِ دیدہ و سُویداءِ دل، شاق تر و صَغْب تر است:

چہ گویم ہمہ ہر چہ ہستی توئی

لہذا اضطراب و نفجّع آن قرۃ العین موجبِ ازدیادِ مصیبت خواهد بود.  
 فَيَاكَ وَإِذَا قُلُوبٌ بِذَلِكَ. والسلام.

✱

## مکتوب (۱۲)

بہ طرفِ حضرت والد کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

(در بشارت تسوید الخیر الکثیر، آنکہ ہمگی خاطرِ شکارِ خامۂ اوست)

بعد از سلام و ابرامِ غرام معلوم فرمایند. چہ قدر بی نشاطی ہا است کہ  
 دامن گیرِ این بی قرار شدہ، سبحان الله! غمِ دنیا چہ قدر باشد کہ پای کسی

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ» البقرة (۲)، آیہ ۱۵۶

گرفتن تواند و لیکن طلعتی است بی سر و پا که غرق صوفی و فلسفی در لُجّه  
حِکَم موجی از اموج اوست. و معهذا کشان کشان در تحریر الخیر الکثیر  
سرگرمی می نماید. مسایل آن دست در آغوش یک دیگر گرفته می آید و  
جوق جوق هجوم می نمایند. والله الموفق؛  
این سخن را چون تو مبدأ بوده ای      گر فزون گردد تواس افزوده ای  
والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۳ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه  
(در بعضی بشارات به مخاطب)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
مطالعه نمایند. رقعۀ شریفه به اجزاء حُجّة الله الیالعه رسیدید. جِرائکم الله تعالی  
خیرالجزاء و احیا قلبکم و قلوب ذرّیتکم کما اُحییتم هذا الکذب و احبکم الذی  
سمیتم به، فبارکنا به بمحبته و قرّبکم منه من تُقرّبهم الیه بکتابته فقیر در  
جذر دل توجّه به جانب سلوک ایشان دارد. ان شاء الله تعالی آن کفایت کند  
والسلام.

\*

## مکتوب ۱۴

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در تلقین بعضی از طریق سلوک)

برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که رقیمة ایشان رسید و حقیق مرثومه واضح گردید. حُزنی و قَلقی بیان نموده بردند. علاج این آن است که یک دو ماه اینجا تشریف آرند. توقع از کرم کریم مطلق آن است که علی احسن الوجوه مندفع گردد و این فقیر مشناق است، تا وجود ملاقات چند شب متواتر تجدید غسل یا وضو کرده و دو رکعت خوانده الله الله بشد و تفخیم تمام هزار بار بخوانند و مطمح نظر درین خواندن نوری باشد که فوق العرش متمکن است و «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»<sup>۱</sup> اشارت است به آن، وَهُوَ نُورٌ أَزْهَرُ اللَّوْنِ بِمَنْزِلَةِ الْقَمَرِ وَقَدْ كُنَّا بَيْنًا حَالَهُ لَكُمْ سَابِقًا و به حقیقت، حقیقت مثالیه این اسم مبارک وی است و او تدلی است از تدلیات حضرت حق که تسکین فلق و راه یافتن به سوی تدلیات در وی تعبیه نهاده اند. بالحمله به وجه تصور کنند که گویا بحاشه بصر مرئی می شود که وی ار اشیای مجرّده نیست و نه از آد قبیل که نظیر وی از عالم یافته نمی شود، یا تصور آن حریبی داشته باشد. تا وقتی که توجه به آن نور امکان داشته باشد به وی مشغول باشید و چون فتوری مشهود شود باز وضو کنند، گرچه وضو داشته باشند، به وی مشغول باشند و باز هزار بار به همان ملاحظه ادا کنند.

تا وقتی که وسعتِ وقت باشد، این عمل کنند و بدانند که وجودِ مطلق و  
توجه به وی از قبیلِ سلب و فناست نه از قبیلِ وجود و بقا. بقا منشاء آن  
تدلّیات الهیه می‌شود و فنا منشاء آن اطلاق وجود. باقی مباحث را موقوف  
بر ملاقات دشته. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۵ ﴾

به طرف حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه  
(در بیان تکفل الهی در جمیع امور حضرت ایشان)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق رَفاه الله إلی معارج الکمال، از فقیر ولی الله  
بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که صحیفه شریفه رسید و حقیقتِ  
مرقوم واضح گشت. اتفاقاً در این مقام شخصی صحاح سته و  
شرح نووی و تنقیح شرح بخاری می‌فروشد. دل خواهانِ اِبتیاع آنهاست و  
لیکن اسبابِ ظاهریه هیچ مساعدی نمی‌کنند، چه توان کرد. با سید خویش که  
متکفلِ حاجاتِ جرویه و کلیّه ما است، رفع این حاجت کرده‌ایم، به قبول  
تلقی فرموده و له الحمد و المنة - باید دید که به ظهور آید و همچنین یک  
حویلی بیع می‌شود. در دل من هیچ‌جایی از سید ذات العزّت به اِبتیاع آن  
می‌آید و با من یک فلس بی‌مبالغه نیست، سید می‌فرماید «أَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ  
شَيْءٌ»<sup>۱</sup> إِنَّمَا الْأَمْرُ إِلَيَّ وَأَنَا الْمُتَصَرِّفُ فِي جَمِيعِ مَرَافِقِكَ إِنَّمَا جَعَلْنَاكَ مُنْصَبًا بِظُهُورَاتِهِ حَالِي  
و تفهيمًا لِي لَا غَيْرَ وَ هَلِ الْمُتَصَرِّفُ فِي مَرَافِقِكَ غَيْرِي.

۱- آل عمران (۳)، آیه ۱۲۸.

زان که من مشفق ترم از صد پدر

حالتی که در این ایام در رسیده این بود، خیلی رنگین است. دل پیوسته  
خواهان مکاتبات و مفاوضات می باشد و لیکن در وقت رفتن قاصد یا سفیر  
را پیش می نهم، و گرنه:

من از کجا غم یارانِ مهربان ز کجا

✱

مکتوب ۱۶

به طرف حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه

(در یاد آنکه همتی نماند زیرا که الغارِ لا همته)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق، از این فقیر بعد از سلام مطالعه  
نمایند که حظّ بهجت نمط رسید و حقیقت واضح گردید. به خدمت مامون  
جیو التماس کنند که همتی باید بست چه کنم که مرا همت نیست، آری  
خاطری هست. خدای تعالی در این خاطر تأثیری کرامت فرماید. بالجمله  
در هر وقت دل چندان می گشاید که بستن او بر مرادی صورت ندارد الا  
به حسبِ خاطر، اما این قدر می دانیم که هر چه در دل ما می نشیند اگر چه  
به حسبِ خاطر باشد، غالباً تخلف نخواهد کرد. «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ».

✱

۱ آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛  
یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ التحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

## مکتوب ۱۷

به طرف حقایق و معارف آگاه  
شاه نورالله رحمته الله

(در اظهار تأسف بر وفات بعضی اصحاب و در اناده بعضی اسرار و  
تحقیق معنی حلت و حرمت اسماء)

برادر گرامی قدر میان تورا الله نوره الله تعالی، از این فقیر بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که صحیفه شمارسید و حقیقت مندرجه واضح گشت. محمد خان رحمته الله از این عالم سفر کرد رضا بقضاء الله تعالی چه قدر به دل آلم رسیده که نتوان نوشت، زیرا که مردی بود صادق المحبته، متحمل بر مشاق، کثیرالخدمه و از این قسم مردم بجز دو کس یا سه چهار کس یافته نمی شوند. این فقیر را در امثال این وقایع وحشتی از ناسوت و طلب رفیق اعلی عظیم دامنگیر وقت می شود. انفکاک عجب از صورت دنیا و طرفه رفتگی از این دنیا، حاصل آنکه آلم عجیب به دهن رسیده. دیگر آنکه مروج علمی یا معرفتی غیر آن باشد که مظهر آن علوم و معارف است از حضرت حق تعالی این است سنة الله تعالی «وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَخْوِيلًا»<sup>۱</sup>. باید دید که حق تعالی مروج این علوم و معارف کرا خواهد گردانید و این سعادت به که نصیب فرموده؟ شما تردد خود در سفر حرمین نوشه اید. اما این فقیر اصل این مسئله و منشاء این حال بیان می کند. شما را الحال اضمحلالی در قرب نوافل و قرب وجود که آن در اصطلاح ما عبارت از منتهای قرب نوافل است.

حاصل است و از احکام حمیت مدبره در قفاء و روی در خلق خوش دهلوی دارید و آن شعبه ایست از قرب فرایض و مفرد که محیط جمیع مقامات در اجمال است و متلذذ به بعض به حسب گردش اوقات وی را به حرمین شوق و انزعاج از این رو می خیزد. پس شما به حسب حال مشتاق بشینید اگرچه به حسب تصور امر مستحسن مشتاق می شوید و ما این معنی از تمثیلی واضح گردانیم. عین تصدیق می کند که رغبت نساء کمال انسان است و مشتاق این معنی است و لیکن رغبتی که رجال به معانقه زنان و اختلاط ایشان دارند حالا از کجا آرند. بهر کیف به عنایت الله چون در این شهر خواهند شد از این سر واقف خواهند شد. نسأل الله ربنا ذلك إنه مجیب قریب این معیر خود را در غنوی صیت و انتشار کمال و انقیاد مردم چندان بعد می یابد که نوان گفت: اگر امری از غیب که باعث ظهور این مور است حلول کند ظاهر است که ظهور احکام وی به حسب حیل و بخت بلند می باشد. چه توان کرد که حقیقت امر این است، لیکن امید قوی است که نفس غیب که مقتضی امور مذکور است مهمل و سدی نگردد و لو بالوسائط.

بالجمله این نکته بارها نوشته ایم، مکرر فهمیده باشند فلا تظنّع غیر ما قدر الرحمن فی خلقه، حرمت و حلت اشیاء بر دو گونه است: یکی آنکه در ملاء اعلی منعقد گردد و هو الاصل، دیگر آنکه از اولیاء یا فقهاء یا زهاد، بجز دو از این باب امور بسیار است و شریعت مصطفوی بدان ناطق نیست و به نسبت تعریج نگیرد آنکه در ملاء اعلی منعقد گشت و این کلام طول و عرضی دارد که تمام در حجة الله البالغة مرقوم گشته.

فقیر را آمدن و رفتن خیلی دشوار است اُمّیّه تماشای سبزه زار این بیت متکفل جواب است:

آن را که در سرای نگاریست فارغ است

از سیر بوستان و تماشای لاله زار

باقی مانده ملاقاتِ احبّاء، شما البتّه خواهند آمد و آنچه به خاطر این فقیر بود این است باقی آنچه شما ز صمیم قلبِ خویش، نه به رسم و نه به گفته مردم، و نه از جهتِ معرفتِ حقوق، عزیمت می کنید، فقیر البتّه تابع آن مشوره شما است، در سفرِ حرمین و غیر آن. چنان تبادر است که آنچه به این مشوره حالیه مُصمّم می شود بدان اختلاطِ امورِ دیگر اشارت غیبیه است. والسلام.

✱

### مکتوب ﴿ ۱۸ ﴾

به طرفِ حضرتِ والدِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه**  
 (مشمول بر اشعار متضمّن اسرار)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق رَقّه الله تعالیٰ الی معارج الکمال، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند که این جامع جمیع و حوه عافیت است و خیریت ایشان من جمیع الوجوه مطلوب

و کَم مِّن فِرَاقٍ کَانَ قُرْبًا حَقِيقَةً	و کَم مِّن فِرَاقٍ کَانَ لِلْوَصْلِ جَالِبًا
فَلَا تَنُکُ فِی تِلْكَ الْوَقَائِعِ نَظَرًا	إِلَى الشَّجَع لَکِنَّ لِلْحَقِيقَةِ طَلِبًا
فَفِی الْقُرْبِ لِلنَّاسُوتِ شَوْبٌ وَأَنَّمَا	فِرَاقٌ لِأَهْلِ السِّرِّ یَنْقِی الشَّوَابِثَا

می خواستم که چیزی بنویسم، به جز این سه ست که متضمن دقت عحسه است حاضر نشد. به همین اکتفاء باید کرد. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۹

به طرف حقایق آگاه  
شاه نورالله رحمته الله

(مشمول بر بشارت شمول حفظ الهی به شیخ نجیب الدین برادر گرامی قدر  
میان محمد عاشق، رَقَاءُ الله تعالیٰ إلى معارج الکمال)

برادر عزیز القدر شاه نورالله تَوَرَّعَ الله تعالیٰ، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنتِ اسلام مطالعه نمایند که خطِّ بهجت نَمَط رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست، بی نَسَقی دیهات و اضطرابِ خاطر شیخ نجیب الدین معلوم شد. باید که به خاطر جمع و اطمینانِ تام باشند. اگر خود تمام عالم آتش شود امدهاری از کرم حضرت باری آن است که سلامت مانند: «وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ»<sup>۱</sup> بعد از این إِنْ شَاءَ الله تعالیٰ همین دعای سلامتی جان و مال و عرض ایشان هر شب کرده خواهد شد. چنانچه در حق پادشاهِ مسلمین و عساکر اسلام کرده می شود، بنابر احتیاط هر شخص هزار بار «يَا حَفِیْظُ» و هزار بار درود بعد هر نماز و پنج بار سورة لِیْلَف می خوانده باشند و ختم خواجگان نیز بخوانند. والسلام.

\*

۱- الانبیاء (۲۱)، آیه ۷۰.

## مکتوب ﴿ ۲۰ ﴾

به طرف والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه**  
 (مشمول بر مبشره)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که صحیفه طولانی که قریب وصول این فقیر به دهلوی بود، نوشته بودند در خیر آواں خود رسید. قلمی شده بود که مرکوز ذهن آن بود، هیچ سری از اسرار نباشد که بر آن اطلاع داده نشود فی الواقع همچنین است. هیچ سری نمی دانم که عمداً در اخفاء آن از شما پوشیده باشم. اگر به سهوی یا تساهلی بوده باشد، آن چیزی دیگر است. بالجمله این قسم خطر چرخه خطور کند و چه جای آن است.

اَلْکَ یا عَلِی عَلَی عَهْدِ مَحَبَّةٍ تَبِمَّ وَلَا تُفْنِی وَلَا تُغَیِّرُ

بالجمله از عجایب این ایام آن است که این فقیر روزی به خواب دید که برکنار دریای شور ایستاده و آنجا شخصی است دیوانه طور و برهنه که در مزاح وی لعب طفلانه مرکب است و به حرکت دست یا پا لنگر هزار منی و صخره کبیر می برناید. این فقیر و جماعت از حرکات وی متعجباند. در این اثناء ناگاه مردی از عرب که به شکل صالحین متصف است از وسط بحر ندای کند که خَافُوا خَافُوا دانستم که بفرار از آنجا می فرماید. زود از آنجا گریختم و ورای قرضه آن بحر رفته دروازه آن را مسدود ساختم تا در میان ما و آن شخص دیوانه حجابی واقع شد. آن دیوانه از تفرق ما

متوحّش شده [...] کرده و در بحر غوطه خورده است. از عوطه او آبی که برخاسته آتش هست متصوّر به صورتِ فیل مُهیب. بعد از آن فرونشست و نابود شد. در آن حالت متحیر شدم، و از مبدأ قیّاض کشفِ آن طلب کردم. الهامی فایض شد که این شخص از عماریتِ جنّ است که آن را به زبانِ هند سُزگویند و قوای دو فرقه متناهی هستند یکی این فرقه که جبَلتُ نفوس ایشان مقتضیِ آن است که به هر چه متوجّه شوند امیدِ توجّه آن را می‌توانند کرد. به خلاف انسان که سنگی مثلاً می‌تواند برداشت و برداشتن ضعیفِ آن می‌تواند دیگر فرقه کُمل که همّتِ ایشان نیز حدّی ندارد که بیش از آن مقدورِ انسان نباشد و فرق عظیم است میانِ این دو فرقه، از آن جهت که فی نفس الامر در کُمل قوئی نیست، همه قوّتِ شخصِ اکبر است که نزدیک اجتماعِ اسباب و انحصارِ مصلحِ کلّیّه آن قوت در این صورت در فواره این کامل ظهور می‌فرماید و قوّت این عَفاریت و دیعت در نفوسِ ایشان نیز الهام می‌فرمودند که چون عبّدی را از عباد می‌خواهند که از دستِ تعدّی این قوم خلاص دهند نظر این قوم از آن جانب مصروف می‌سارند و همچنین خواندن قرآن و اسمای عِظم نیز از این جهت تأثیر می‌کند، نه از جهتِ مصادمه و مقابله و معلوم شد که حقیقتِ سحر توجّه این قوی است به سوی اندای شخص به وجهی از وجوه به تلاوتِ لفاظ باشد یا به طلسم یا به همّت یا به وضعی دیگر، و فقر از لفظِ سحر توجّه این قسم قوی اراده می‌کند. والسلام.

## مکتوب ﴿ ۲۱ ﴾

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن مبارکباد فرزند و ارشاد طریق معاش)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نوره الله، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انجام مطالعه نمایند که رقیمة مرسوله رسید و احوال خیریت مآل معلوم شد. از تولد فرزند ارجمند غایت مسرت حاصل شد. «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup> - خدای تعالی مبارک کناد. نام مولود عطاءالله مقرر نمایند احسن و اولی در حق هر کس آن است که آنچه خدای تعالی داده است، بر آن قدر رضا داده خاطر خود را جمع دارد و همان قدر را بر حاجات ضروریّه متوزع سازد به طریق اقتصاد قال النبی صلی الله علیه و سلم الاقتصاد فی المفیضة نصف العقل و در زیادت سعی کند، به طریق اجمال و تانی بغیر اشراف به فسق و استعجال و اضطراب، اگر میسر آید فیها و الا خیر. زیادت ثروت موقوف بر اسباب خفیّه است، سعی بنده فقط مؤثر نیست پس خود را چرا رنجه دهد؟

نصیحتی کنمت یادگیر و در عمل آر

که این حدیث ز پیر طریقتم یادست

رضا بداده بده وز جبین گره بکشای

که بر من و تو در اختیار نکش دست

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

خصوصاً در این زمانِ پُر فتنه که هیچ کس از آدانی و آقاصی نیست الا مُہتم  
است و مُشوُش المَعاش، «ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلیم»<sup>۱</sup>، و السَّلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۲۲ ﴾

به طرف حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پُہلتی عَفیَ عَنْہُ

(متضمنِ بشارتِ توجہِ خاص در حقِّ مخاطب و ارشادِ جواب از بعضی سؤالات)

برادرِ عزیزِ اقدَر میانِ محمد عاشق سلمہ الله تعالی، از فقر ولی الله عَفیَ عَنْہُ  
بعد از سلامِ محبَّتِ التیامِ مطالعہ نمایند، سببِ رقعہ نوشتن در این نزدیکی  
عدمِ اطلاع بود به رفتنِ قاصد یا عدمِ تقدّمِ اطلاع به وجهی که وقت نوشتن را  
به خوبی مُتَسع باشد. این فقیر به نسبتِ ایشان همان معنی در خود می یابد که  
شاعر گفته:

تَتَقَلُّ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَمِلِهَا      وَ صَبَابَتِي بَعْلُوْهَا لَا تَتَقَلُّ

این وقت نیز مُتَسع نیست که به خوبی سخن می توان نوشت. لیکن مجمل  
آن است که لطایفِ کامنہ ایشان مہذب اند بی شبہ و نشویش. ایشان را  
به سببِ لَحُوقِ بعضِ دُخانیہ است و از نفس و رُوح و سِرِّ - دل می خواست  
که در شادیِ مکتبِ محمد فائقِ رسیدہ شود لیکن چہ توان کرد:

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَالٍ تَشْتَهِي السُّقُنُ

\*

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶، یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ نُصَلَّتْ / حَمَّ السَّحَابَةِ (۲۱)، آیه ۱۲

## مکتوب ۲۳

به طرف والد بزرگوار کاتب حروف  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(در حقیقت تخلف از تحقیق قوی نووی و اشارت به نسبت مدلول کلمه  
«حَسْبُنَا اللَّهُ»<sup>۱</sup>)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
محبت مشام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت اُسلوب رسید و حقیقت مرقومه  
واضح گردید. آنچه از کیفیات مرض اُم عبدالرحمن و شفاء و نقاهت وی و  
وفات دختر متولده مرقوم شده بود همه به مطالعه درآمد.  
احسن الله إلیکم و ابقاکم و فی کف رحمته آواکم رحمة الله علیکم اهل الیت به  
حمید مجید.

کلمه قایله با آنکه ذات من حیث هی متعلق هیچ ادراکی نیست سواء ضیف  
إلی الحق الاول أو إلی الخلق صحیح است یا به معنی که ذات حق باشد یا  
ذات خلق تا او را به عنوای تصور نکنند و وجهی از و حوه را حجاب ذات  
نکند متعلق هیچ ادراکی نمی تواند شد، یعنی ادراک حصولی پس سواء  
اضیف الخه تفسیر ذات است نه تفسیر ادراک، هذا هو الذی أفهمه من الكلام  
الاولی أن یكون هناك قرینة مانعة عما قلنا و نسبتی که مدلول کلمه «حَسْبُنَا اللَّهُ»<sup>۲</sup>  
است ظاهر اعتماد است بر عکسی از عکوس تجلی اعظم در حظیره القدس

۱- آل عمره (۳)، آیه ۱۷۳، التوبة (۹)، آیه ۵۹، ۲- آل عمره (۳)، آیه ۱۷۳، التوبة (۹)، آیه ۵۹.

شرح این اجمال از همعات در سان نسبت شاذلبه باید جست. مکتوب مدنی  
بالمشافهه خواهند گرفت. والسلام.

✽

## مکتوب ۲۴

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(در استحسان بعض معلومات معروضه تحقیق در هر مسئله)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
شوق التیام مطالعه نمایند که آنچه از تحقیق وجود نوشته بودند و آنکه وی  
صادر است از او اوایل نه نفس اوایل امری مطابق واقع. شما را یاد  
باشد که فقیر می گفت که بادی نظر وجدان این فقیر با تحقیق صوفیه  
فی الحمله محالفتی دارد زیرا که اوایل اوایل مصدر وجود است نه نفس  
وجود، آنگاه می گفت که شاید مراد صوفیه نیز همین معنی است و آنکه بکنه  
ذات علم حصولی و علم حضوری را راه نیست، نیز مطابق واقع است و  
سبب آنکه این علم و علوم دیگر به منزله خواب فراموش می نماید که در  
وجود انسان طبقات بسیار مجتمع شده اند هر طبقه را علمی است خاص.  
اما به نوعی از امتزاج یکی در دیگری در رفته. پس از جهت وجود هر طبقی  
با حکم خویش علوم طبقات غامضه مترشح می شوند و از جهت اصمحلل  
طبقات غامضه در طبقات واضحه این علوم روشن نمی شوند. امروز در  
جهات دنیا بر همین خواب فراموش صدح باید کرد. انفکاک طبقه از طبقه

دیگر دو گونه است. انفکاکِ طبعی و آن به موتِ جَسَد است ثُمَّ بِمَوْتِ نَسَمَه ثُمَّ بِمَوْتِ صُورَتِ مَثَالِیَّة، ثُمَّ بِمَوْتِ صُورَتِ رُوحِیَّة ثُمَّ بِمَوْتِ اِنْسَانِ عَقْلِیِ الهی ثُمَّ وَثُمَّ اِلَى مَا شَاءَ وَ اِنْفِکَاکِ عِلْمِی بَا وَ جُودِ اقْتِرَانِ تَدْبِیْرِی وَ اَنْ مَخْصُوصِ بَدْوِ است و قَلِیلِ مَاهِم و اگر نیک پرسند این قول نیز از بسیاری علوم موعوده‌اند و تحقیقِ کَلِمَةُ طَیِّبَه که اشارت به ترقیّات غیر متناهیّه است نمی هر مرتبه باید کرد و رُجُوع به جانبِ ذاتِ امری است مطابق و قع. نیز اشارت به این معنی کرده بود و رمزی دیگر از علوم نبویّه نیز سر داده بود که انبیاء را صورت بقائیه به رنگ استعداد اُمّت می دهند تا کَشَافِ احکامِ الهی که در اعمال و اخلاقِ ایشان منعقد گشته است، گردد. حضرت موسی عَلَیْهِ السَّلَام به استعدادِ خاصّ خویش می رفتند و حضرت حقّ سبحانه در لباس صورت بقائیه اُمّت می آورد، تکمیلّاً به معنی نبوّت:

گر نیاید به خوشی موی کشانش آرند

پیوسته از معارفِ صادقّه آگاهی داده باشد که فقیر به غایت محظوظ می شود.  
وَالسَّلَام.

✽

### مکتوب ﴿ ۲۵ ﴾

به طرفِ حضرتِ والدِ بررگوارِ کاتبِ حروفِ اَدَامَ الله بقاءه

**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْه**

(در بیان بعضی احوالِ عجیبه و غریبه که مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَذَرِ)

رسید و مضطربم کرد و آن قدر ننشست

که آشنای دل خود کنم تسلی را

آری جزای کسی که آئین خلیلی که توجّه است بر صرف حقیقت بگذارد و به محبّت افلات گرفتار گردد، آن است که به عَفُونَتِ الْمِ خاطر مبتلا کنند. اَبُّ لَحَبٍّ الْاَفْلَاتِ ثُمَّ اَفٌّ. اگرچه در ضمن آنها اقداح باده توحید پوشیده شود و سرخوشی های قُربت بر روی کار آمده باشد:

زان یارِ دل نوازم شکری ست با شکایت

گر نکته دانِ عشقی خوش بشنو این حکایت

شخصی را به حبایی از حبایهای دریای قدیم کار افتاد. رفته رفته تعلّق خاطر و دل بستگی پدید آمد و آن دل بستگی به هُوَیّتِ حبابِ متوجّه شد نه بعض اوضاع مستحسنه او. اگرچه در ابتدای از این مقوله چیزی سلسله جنبانی کرده باشد و از هُوَیّت درگذشته به ذاتِ آب از جهت ظهور او در حباب، متّصل گشت و در اینجا باده تُنید توحید به دماغش در پیچید و یک چند سرخوشِ مستی های می بود. ناگاه دریای قدیم به خود اندر گردید و آن حباب را درهم شکست و آن دل بستگی به صورتِ الم ظهور نمود. نه المی که آن را به قرارِ یط یا مکائیل مُقَدَّر توان ساخت بل بحری بعد بحری «وَلَوْ اَنَّما فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَ الْبَحْرُ یَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ کَلِمَتُ اللهِ»<sup>۱</sup>. باز آن الم به خود اندر گردید، عین دریا شد و شست و شوی عجیب فرمود و توبه داد که من بعد دل بستگی به حبایها نورزد. «ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلیم»<sup>۲</sup>:

۱- لقمان (۳۱)، آیه ۲۷

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶، یس (۳۶)، آیه ۳۸، فُصِّلَتْ / حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیه ۱۲.

وقت آنکه به قبله بتان دُو آرم  
 حرفِ غمِ شَان به لوحِ دل بنگارم  
 آهنگِ جمالِ جاودانی دارم  
 حسنی که نه جاودانست ازو بیزارم  
 در این مدّت تفرّقی از صحبتِ مردم ظاهر شده و میلِ دل به جانب ترک  
 احتلاط است. اما و حوبِ تربیتِ اطفالِ قیدی اسب مانع از ایفای حقوق آن.  
 به هر تقدیر مَا لَا يُدْرِكُ كَلَّهَ لَا يُتْرَكُ كَلَّهَ. وَالسَّلَام.

\*

### مکتوب ۲۶

به طرفِ حقایق و معارف آگاه

شاه نورالله رحمه الله

(در بیان علامتِ لُحُوقِ به ملاءِ اعلیٰ و ارشادِ تجرید و تفرید)

برادرِ عزیزالقدر میان نورالله نوره الله تعالی، به ذوق باشند از فقیر ولی الله  
 آنکه نامهٔ مشکین شمامهٔ ایشان رسید و دل به مطالعه آن محظوظ گردید.  
 علامتِ سعادتِ اسان و لُحُوقِ وی به ملاءِ اعلیٰ آن است که همیشه در  
 قلبِ وی حرارتی و انجذابی یافته شود که از وی حمیع تعلّقات دنیویّه و  
 أُخرویّه دفع نماید آری آنانکه اصحابِ حلّ و عقداند و قایم به مناصبِ  
 جلیله اند سخن ایشان دیگر است. ما و شما را مناسب آن است که تا به نقطهٔ  
 لاهوت نرسند غریب شکل باشند حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِیقَانِ. وَالسَّلَام.

\*

## مکتوب ﴿ ۲۷ ﴾

به طرف حقایق آگاه  
**شاه نورالله**  
 (در ارشاد علاج حیرت)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نورّه الله تعالی، از این فقیر مطالعه نمایند، کتاب ایشان رسید و حقیقت معلوم گردید. نشان از حیرت داده بودند. علاج وی آن است که به افکار قلبیه به التزام مشغول باشند تا آنکه اسم مجدّد به رنگ ستاره روشن شود. شاید آنچه در سفر گجرات از این باب بسیاری در مجالس صحبت می‌گفتم به خاطر شما مانده باشد. بالجمله حالتی شگرف است، اگر آداب این حالت بها آرند به تمام روشن شود و الا باقص ماند. والسلام.

✽

## مکتوب ﴿ ۲۸ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در بشارت توبّه به حال ایشان در اعتکاف و ارشاد بعضی یاران)

احی اعزّی میان محمد عاشق، بعد از سلام محبت التیام مطاعه نمایند، خطّ بهجت نسط ایشان رسید و حقیق مرقومه واضح گردید. خوش خوش به اعتکاف بنشینند کم روزی می‌گذرد که یاد ایشان بدل نمی‌گذرد. نه آن

یاد که نصیب بیگانگان یا آشنایان یا اخوان یا امثال آن بل ذکرُ الشیء لِنَفْسِهِ  
و لَجَرِینِهِ بیش از این چه توان گفت و چه توان نوشت. اما فُلان قَتَّامَلْتُ فِی مَنْ  
یُحَالِسُ فَلَمْ یَسْتَقِرُّ قُبَّی عَلٰی اَحَدٍ یَنْفَعُهُ صُحْبَتُهُ غَیْرُكَ فَلِیَحْلِسَ مَعَكَ وَ اَنْتَ یَذْکُرُ اللهَ وَ هُوَ  
یَذْکُرُهُ فَعَسٰی اَنْ یَنْفَعَ ذَٰلِکَ لَکُمَا جَمِیْعًا خُصُوصًا فِی الْاَعْبَادِ قَبْلُغُهُ مَبِّی هَذَا کِتَابِهَا  
شما می رسند. اما پُر به نشاط نمی رسند. ندانم این چیست تفحص قسب  
خویش نمایند. محمد خلس ر از این فقیر برسانند که در اعتکاف خادم  
شود و دوگهری هر روز مقابل زانو بر زانوی شما نشیند و ذکر گوید  
و السلام.

\*

### مکتوب ۲۹ ﴿

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(در بیان رساله الطاف القدس و در جواب سؤال از سر قول سلیمان  
علیه السلام هَبْ لِّی مُلْکًا لَا یَنْبَغِی لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِی وَ جَوَابِ موسی  
علیه السلام اَشْرَکُهُ بِّی اَمْرِی وَ قول آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سلیمان علیه السلام)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از سلام مطالعه  
نمایند. در کتاب الطاف القدس طرّفه علوم نزول فرموده اند، قریب شش جزو  
همه علم تازه است نازل به تازگی مخصّص بعض مسایل شاید به هیچ کس  
نازل نشده باشد و بعض اغلاط صوفیه را حل کرده شد که شاید مخصوص  
به همین کتاب باشد. حضرت سلیمان علیه السلام در ایفای حق کمال در خواست

نمود که شرکت برنتابد و حضرت موسی علیه السلام در تبلیغ اراده کرد، نه در اصل کمالی که وی مُحدّد آن بود و دوره تجلی قدس بر آن گشته بود و آنحضرت صلی الله علیه و سلم از مشارکت سلیمان علیه السلام برای آن احتراز کرد که انانیت کبری چون دعای سلیمان علیه السلام قول فرمود این داعیه از انانیت آنحضرت برف و خود به اختیار خود از آن باب عنان کشیدند. والسلام.

✽

### مکتوب ۳۰

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در بیان رساله الطاف القدس ایشان)

برادر عزیزالفدر میان محمد عاشق سلمهم الله تعالی، بعد از سلام مطالعه نمایند که مکتوب لطایف رفته رفته از حد مکتوبات برآمد و رساله ای شد مستقل.

این سخن را چون نو مدأ بوده ای      گرزود گردد تراش افزوده ای  
 لاچار لارم است که مطبعی را فصلی نهاده شود و تسوید ثانی ضرور شد. نام این رساله فتوح القدس فی لطائف النفس یا الطاف القدس فی لطائف النفس یا الفتوح القدسیه فی اللطائف النفسیه یا الفتح الانفسی فی سیر الانفس یا غیر آن آسامی هر چه شما قرار دهند همان مقرر کرده شود، به حسب رسم قدیم که در هر مصنف این فقیر ایشان را دخلی بوده باشد نه تسبب یا تصحیح یا تسمیه یا غیر آن.

بالجمله این رساله یکی از نعم الهی است. چنانچه آنکه عجائز ادویه مجربیه می دانند و آن را به مریض می دهند و یک صیب باشد که تشریح اعضای بدن و آفات هر یک و به سبب آفات و معالجه آن به قانون کلی که حق سبحانه او را داده است می کند. همان نسبت در میان آنانکه سیر مقامات کرده اند و طالبان را سلوک تعلیم نموده اند و در میان عالم به لطائف النفس و احوال آنهاست. دیگر به خاطر می رسد که احیای آن ذمه این فقیر از پیشگاه حضور شده است. آن را بالفعل فهرستی نویسد و آن را تفهیمی از تفهیمات سازد. **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** - از احوال ظاهری و باطنی خویش به تفصیل بر نگاشته باشند که خاطر نگران است. والسلام.

\*

### مکتوب ۳۱

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در بیان رساله الطاف القدس ایشان)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که اینجا خیریت است و خیر و عاقبت ایشان مطلوب است سبب ننوشتن کتابت آن بوده که شنیده بودم که ایشان به سیر باره رفته اند: در راه عشق مرحله قرب و بعد نیست می بینمت عیان و دعا می فرستم

والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۳۲ ﴾

بہ والدِ بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**

برادرِ عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمہ اللہ، از فقیر ولی اللہ بعد از سلام  
 مطالعہ نمایند کہ صحیفہ شریفہ رسید و حقیقت مرقومہ واضح گردید.  
 الحمد للہ علی شرفِکم... و نسأل اللہ تعالیٰ از دیادِ ذلک لَکَا و لِأَحِبَّائِنَا أَجْمَعِینَ.

\*

## مکتوب ﴿ ۳۳ ﴾

بہ طرفِ حضرتِ والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**

(متضمّن اشارہ بہ معرفتِ عظیمہ و مشتمل بر بعضی بشارات)

برادرِ عزیزالقدر میان محمد عاشق، ز فقیر ولی اللہ عُفی عنہ مطالعہ  
 نمایند، نوشتہ بودند کہ المی شدید بہ خاطر رسید از جہتِ فقْدِ رقعہ کہ  
 بہ دستِ قبولِ محمد مرسل شدہ بود. گو ہر چہ هست، برود. ما خود  
 سرمدی ایم، دایم بہ دوامِ حق، ما نمیریم:

ثبت است بر جریدۂ عالمِ دوامِ ما

إن شاء اللہ تعالیٰ معارفی بس عظیم القدر کہ تحریرِ عشرۂ اخیرہ است از قسمِ  
 کلمہ کہ صدرِ کلام بہ آن مُشیر است و غیر آن خواهند رسید و دیدنِ نورِ  
 رأی العینِ مبارک است دالّ بر ظہورِ بعضی از امورِ ملکوت در شہادت. از

این تاریخ شما از عسم به شهادت آمدید. حالا به این کلمه مجمله صلح کنید،  
وقت تنگ است و قاصد بی درنگ. والسلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۳۴ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(در استحسان تأویل بعضی آیات که نوشته اطلاع حضور کرده اند)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
سنت الاسلام مطالعه نمایند، آنچه در معنی «نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ»<sup>۱</sup> و  
«إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ»<sup>۲</sup> نوشته بودید همه بر طبق صورت است.  
تعبیر او جلد تهیه است مر علم ظاهر و علم باطن را.

✽

### مکتوب ﴿ ۳۵ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
محبت التیام مطالعه نمایند:

لَكَ يَا حَبِيبُ عَلَيَّ عَهْدُ مَحَبَّةٍ أَبَدًا يَدُومُ وَلَا يَتَغَيَّرُ

دل را به سوی آن جانب انجذابی تمام است که تقریرش نیست. در بدهانه  
گفته بودم که خللی در تدبیر منزلی به نظر می آید، یاد داشته باشند حالا

۲- البقرة (۲)، آیه ۱۵۸.

۱- ق (۵۰)، آیه ۱۶.

چنان می‌نمایند که راحی فی الجملة خواهند داد. باید دید چگونه صورت بندد. والسلام.

\*

### مکتوب ۳۶

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله مطالعه نمایند، خط بهجت نمط رسید و حقیقت معلوم گردید. چون به خاطر فقیر هست که به جمع و تألیف وی آن برادر عزیزالقدر را دحلی باشد از جهت تبیض یا غیر آن رعایت، لهذا نام ترجمه نورالعیون بر ایشان موقوف داشته آمد تا از این جهت اتمام آن به دست شما باشد. هر چه خواهند نام نهند، به دست حامل رقیمه آن را فرستادیم. والسلام.

\*

### مکتوب ۳۷

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه  
(مشمّل بر بیان بعضی کشفیات)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که احوال این ناحیه به حمد الهی مقرون است. خطوط متوتره از ایشان رسیدند. در این اوقات به ترجمه

المؤطاً مشغولی کرده می شود. امیدواری از حضرت باری است که بعد اتمام آنچه مرکوزِ ذهن بود و قعۀ به ظهور رسد. نوشته بودند که فایده مناسبِ قولِ حالی مدتی است که نوشته نشده قَدْ كُوشِفَتْ مِرَاراً إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي عِبَادِهِ سِرّاً عَجِيباً يُدْخِلُ فِي تَسْلِيمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ أَوْ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ كَمَا أَمْضَى فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِ حُكماً فَسَرَى فِي ذَرِيَّتِهِ فَلَمْ يَرَلْ فِيهِمُ الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ وَالنَّبُوءَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَكَمَا أَمْضَى فِي فَرِيدُونَ حُكْمَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي ذَرِيَّتِهِ الْمَلِكُ وَالسُّلْطَنَةُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ وَكَمَا أَمْضَى فِي جَدِّ جَنْغِيَرِ خَانٍ وَتِيْمُورِ سِرّاً فَلَمْ يَرَلْ فِيهِمُ الْمَلِكُ وَالسُّلْطَنَةُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ، وَكَذَلِكَ كُوشِفَتْ أَنْ فِيَّ وَفِي كُتُبِي وَفِي ذَرِيَّتِي سِرّاً أَمْضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فَهُوَ مَاضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَالسَّلَام.

✽

### مکتوب ۳۸

#### به نام شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(مشمول بر استحسن بعضی کشف ایشان و بر بیان بعضی کشفات عالیہ)

برادرِ عزیزِ القدر میان نورالله نورہ الله تعالی، از این فقیر مطلعہ نمایند، خطِّ بهجتِ نبط رسید. آنچه نوشته بودند کشفی است دالّ بر حقیقتِ امرِ رأی علی ما هُوَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ حَالِ شِمَا مُقْتَضِي أَنْ نَيْسَتْ كِهَ اَيْنَ مَقَامِ مُسْتَمَرِّ گَرْدَدِ بَلَكِهَ اسْتِغْرَاقِ دَرِ مَثَلِ اَيْنِ مَحَبَّتِ نَوْعِی از احوال است. إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا أَفَاضَهُ أَنْوَارُ الْغُيُوبِ وَجَعَلْتُهُ قَانُونًا لِلْجَرِّ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ إِلَّا أَنْ ظَهَرَ هَذِهِ الصِّفَةُ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ حِينٍ أَلَا تَرَى أَنَّ لِلْأَنْبِيَاءِ صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا طَهَّرَ مَعَانِيَهُمْ بَعْدَ شِدَّةٍ وَمُدَّةٍ فَكَذَلِكَ وَرَأَاهُمْ مِنَ الْكَمَلِ وَكَمْ مِنْ بَيٍّ لَمْ يَظْهَرِ أَنْوَارُهُ إِلَّا بَعْدَ ذِهَابِهِ

بسیله، أَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ لَهُ مَشْرِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا ثُمَّ لَمْ  
أَعْطَ مَغَايِبَهَا، وَقِيلَ لَهُ هَلْكَ كِشْرَى فَلَا كِشْرَى بَعْدَهُ وَهَلْكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَمْ  
يُظْهَرْ هَذِهِ الْفُتُوحُ إِلَّا بَعْدَ ذِهِ بِسَبِيلِهِ، فَأَعْلَمَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلاً مَعْلُوماً. چنانچه  
مولانا روم رحمته می سرایند.

مدتی این مشنوی تأخیر شد      مهنتی بایست تا خون شیر شد

✽

### مکتوب ۳۹

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(از تصویب بعضی معلومات ایشان)

برادر گرامی قدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
محبت التیام مطالعه نمایند که صحیفه ایشان مرّة بعد آخری رسید. در  
صحیفه اول خبر از ظهور مطلق در مقیدات به وجهی که احکام متضاده  
واقعی باشد و راجع به مقیدات وی است، نمونه ذات بحت باشد، داده  
بودند کشف حقیقی است و ذهول از آن در بعضی اوقات یا ضعف آن  
معرفت به نسبت امور محبویّت و وحدانیّت مضایقه ندارد و سبب آن سابقاً  
ایماء کرده شد.

بالجمله به اطمینان خاطر مشغول باید بود. آنچه بر شما می گذرد همان  
است که عزیزان را در پیش می آمد و از آن خبر می دادند و جوش می زدند.  
تقدم و تأخر زماه نزدیک تحقیق دخل ندارد. هر چند به نسبت اذهان عرفیه  
دخل تمام دارد.

در این ولا قصیدہ در مدح حضرت پیغمبر صلی الله علیہ و سلم انشاء کرده شدہ است بعضی ابیات او نیم کارہ مانده است. **إِنْ شَاءَ اللهُ** بعالی این قصیدہ مع تفہیمات ثلثہ خواهند رسید. والسلام.

✽

#### مکتوب ۴۰

بہ طرف حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ**  
 (مشمول بر التفاتِ توجہ خاص)

برادرِ عزیزِ القدر محمد عاشق سلمہ الله، ار ففیر ولی الله عفی عنہ بعد از سلام محبت النیام مطالعہ نمایند کہ شوقی کہ بہ دیدن شما داریم بہ حقیقت ازلی است کہ تجدد در رنگ زوال بہ دامن او دست نمی رسد. ہمس یک لطیفہ است کہ بہ خودش می پیچد. از یکجا سر برمی آرد و قبہ توجہ خود دیگری را می سازد و بہ خود اندر می گردد. و لسلام.

✽

#### مکتوب ۴۱

بہ طرف حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ**  
 (مشمول بر الطاف بی اکناف)

برادرِ عزیز، گرامی قدر میان محمد عاشق، بعد از سلام سُبَّ اسلام مصالحہ نمایند کہ خط بہجت نمط رسید و حقیقت معلوم گردید.

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَيَتَاتِكُمْ، سبحانه الله! آنانکه به حان برابر باشند بلکه عین حان باشند، وظیفه ایشان نه چون وظیفه دیگران است. در باب اخلاص و جود ایشان و صلاح حال ایشان عین رضا است. از این ممر هرگز خطر به خاطر راه ندهد به الحال و به بعد از این حالا وقت تنگ بود بر همین قدر اکتفاء کنند و در این بیت تأمل کنند.

دَتَوْتُ فَلَمْ أَهْدِ التَّحِيَّةَ فِي الصَّبَاءِ      وَ هَلْ لِي إِلَى قَلْبِي يَكُونُ رَسُولٌ  
و السلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۴۲ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه  
(مشمول بر بشارت عظیمه و جواب بعض مسئله)

برادر گرامی قدر میان محمد عاشق، بعد از سلام سنت سلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت سلوب رسید. چند نوبت به خاطر می رسد که شما را وصول به نقطه دات به حسب استعداد اگر چه در ضمن علوم غریبه باشد، حاصل شده عنقریب ظهور صورت بقاء خواهد شد. مدتها است که منتظر این حرفم عجب که هنوز مسموع نشده غرض اصلی از رؤیای مذکوره ضرورت جارحه است از حوارح حق، و معلوم شدن نصر، و دواعی جهاد در قلوب مخلصین، و عرض ثنوی بشارت فتح عظیم است هر مسلمین را، سلطنت مستقره خود نیست و غیره مستقره خود مستبعد نیست. والسلام.

\*

## مکتوب ۴۳

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله

(در تحقیق بعض مکشوفات ایشان که معرفت حق داشته بودند)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت أسلوب رسید و حقیقت معلوم گردید. اصل حقیقة الحقائق از هر تقدّم منزّه است، و مع هذا در مظاهر کثیره متحلّی شده و هر جای حکمی پیدا کرده اند. از آن جمله در قسب شخصی اکبر تحلی فرموده و از آن تحلی بر ملکوت عکسی نورانی افتاده. به اعتبار این عکس اگر چیزی اثبات کنند و وی را ضوئی و شعشانی تقریر نمایند بجاست. سالک را بسیار است که به چشم معرفت به این عکس نورانی متوجّه شود و عقیده خیر در دلش متمثل گردد. اما تحقیق جمع است در تنزیه و تشبیه به وجهی که مذکور شد. و نیز باید دانست حیات برزخی وجود بل وجود هر موجود به تقدیم حضرت وجود است، آن را در این وجود نفس الامری است، به این معنی آگاه باشد یا نباشد. بسا است که بر سالک این ارتباط نفس الامری در رنگ ستعراق و استهلاک علمی ظاهر شود و حکم کند که حیات برزخی سبب معرفت حق است، و باز چون بعض غافلان را موجود بیند به اشکال در ماند، و منشاء این علم آن است که در نفس این سالک علم حضوری حضرت وجود همان ارتباط نفس الامری اوست. پس حال خود در وی غالب می آید و در همه چیر ارتباط را متلبس به همان لباس عدم می بیند، و التحقيق ما ذکرناه. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۴۴ ﴾

به نام

شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

(در آخر خطاب والد بزرگوار کاتب حروف متضمن بالکنایه)

پیش از صبح صادق برخاستن و به شغل باطنی خویش را آن وقت مقید ساختن فایده تمام دارد. کشف و کرامات و علوم مکاشفات همتای غادی و رایج اند، صبح می آیند و شام می روند، آنچه مردان از این مزرعه سرمایه می گیرند و در گور و مابعد آن به ایشان می باشد همین یادداشت است و بس. لیکن نه آن یادداشت که شعبه ایست از علم حصولی و استحضار همان ایمان بالغیب است که در ابتداء مسلمانی کسب کرده باشد، بلکه یادداشتی که بعد انکسار جوهر نفس و اضمحلال در توحید حاصل آید نه حضوری است نه حصولی - و نیز می توان گفت که هر دو است، در آن یادداشت خود را گم باید کرد:

به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سرگُری آن نگار کشی

آن یادداشت فی الحقیقت نقطه و حیرت همان نقطه وجود است و به کان ما کان، هر آنچه به جز آن نقطه خدا را شناسد و جم الغیب است لامحاله:  
وَإِنِّي وَإِنْ حَاطَبْتُ أَلْفَ مُخَاطَبٍ      فَأَنْتَ الَّذِي أَعْبِي وَ أَنْتَ الْمُخَاطَبُ  
وَالسَّلَامُ.

## مکتوب ۴۵

به یکی از اغنیاء در ابلاغ حاجت شخصی که اراده حج کرده بود

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

خداوندا! بنده عاجز به کدام زبان ستایشی درخور عنایت بی نهایت تو  
به تقدیم رساند و به کدام چنان نیایشی به ازاء آلاء نامتناهی تو آدا نماید:  
وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ شَعْرَةٍ لِسَانًا لَمَّا اسْتَرْفَيْتُ وَاجِبَ حَمْدِهِ  
کمندی در گردن انداخته به حرمین محترمین می کشی به وجهی که هیچ چیز  
منع این میل بنده نتواند شد. زحمتی که در راه تو آید رحمت است و  
عنایتی که برای تو باشد عنایت است:

چنان دمید به عاشق قُسون جمالِ حجاز  
که نیش خار مغیلان حریر می ماند

\*

وَمَا أَنَا بِالشَّافِي لَوْفَاءَ عَلَى الْهَوَىٰ وَ شَأْنِي الْوَفَاءَ أَمَّا السَّوَاءُ  
شبحی ملاک رنگ آمیزی قدم صُبح توام، حاجات مسمین را مُر تَط می گردانی  
به وِلَاةِ اُمُور، و ایشان را وصیت می کنی به مُوَاسَاةِ فقراء که الله فی عَوْنِ الْعَبْدِ  
مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، و فقراء را اجمال فی الطلب می فرمائی که گفته  
روح القدس فی... إِنَّ نَفْسًا لَا يَمُوتُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا أَلَا فَاحْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، الهی  
مُعطی و مانع جُز تو دیگر نیست اگر عطاست از تو است و ایشان ماجور و  
اگر منع است از توست و ایشان معذور:

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التعلیل (۲۷)، یه ۳۰

عکس در جلوه یکتایی معشوق نبود      بجه تقریب علی آینه سارم کردند  
والسلام.

\*

### مکتوب ۴۶

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه**  
(مشمول بر اشعار بشارت شعار)

اخى میان محمد عاشق، بعد از سلام مطالعه نمایند:  
فَانَّ يَكُ حَقًّا مَا عَلِمْتُ فَاِنَّه      سَيُلْقَى اِلَيْكَ الْاَمْرُ لَا بُدَّ سَامِعِ  
صَابِتِكَ اَمْرٌ لَا يُطَاقُ نِهَاءُهُ      اِلَى كُلِّ سِرٍّ لَا مُحَالَةَ بَالِعِ  
وَتَلْعُ وَ يَرُدُّ يَجْمَعَانِ صَبَابَتَكُمْ      يُرِيحَانَهَا فِي قُوَادِكَ لَا ذِعِ  
والسلام

\*

### مکتوب ۴۷

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه**

(در جواب سؤال از سر قول شیخ ابوالرضا محمد که عصمت از ذنوب  
شرط است در ولایت احسانی و نه در ولایت عرفانی، و در بیان کیفیت  
مکتوب که در جمع توحید و جودی و شهودی به طرف یکی از اهل مدینه  
شرف ارقام یافته و جواب و سؤال از تأویل حدیث ابی داؤد رضی الله عنه)

برادرِ عزیزِ القدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى، از فقر مطالعه نماید که رقعۀ ایشان رسید ممکن اگرچه قلیل الوقوع باشد که شخصی را لطیفه قلب و روح و سرّ و نفس مهذب نشود و لطیفه‌های کامینه مثل حَجَرِ بُهت و نورالقدس و خفی و اخفی مهذب گردد چنانکه در مجذوب محض دیده می‌شود. پس این شخص را ولایت احسانی بدست نیامده است که بنای آن بر تهذیب لطایف پنجگانه است و ولایت عرفانی بدست آمده که بای آن بر تهذیب لطایف کامینه، پس این شخص را یُخْبِنَ وَلَوْ أَقْلٌ مِنَ الْغُرَابِ الْأَحْمَرِ که نامشروع از وی صادر شود ثُمَّ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ و حکم به تقلیل به نسبت احکام برّ و اثم حقیقی است که جمیع شرایع در آن یکسان است، نه نسبت به احکامی که در بعض شرایع دوز بعض برای سدد ذرایع یا نحو آن مشروع کنند که آن خود در مجذوب محض کثیر الوقوع است. اگر این قدر کشف شبه کرد قَبْهَا وَاِلَّا به تفصیل تمام نوشته خواهد شد. موضع اشکال را معین کنند تا اهتمام به آن مصروف گردد.

سایل مسئله وحدت وجود وحدت شهود اسمعیل آفندی است. چون کتابت رسید فقیر در جواب شروع کرد. در این مسئله تقریری عجیب را فتح کردند. ادب ربوبیت را رعایت کرده به حرمت تمام قبول کرده شد و الا حوصله سایل آن را گنجایش نمی‌کند لهذا جواب مختصری برای او نوشته فرستاده شد همون بیت باید خواند:

وَإِنِّي وَإِنْ خَاطَبْتُ أَلْفَ مُخَاطَبٍ  
فَأَنْتَ الَّذِي أَغْنِي وَ أَنْتَ الْمُخَاطَبُ

یعنی به نفوس مناسبه خطاب متوجّه می‌شود هر چند سلسله جنبان دیگری باشد - «وَاللهُ أَعْلَمُ»<sup>۱</sup> - و یُحْتَمَلُ که به همان سایل جذب این جواب از حظیره قدس کرده باشد - لِأَسْبَابِ هُنَالِكَ - پس در این مرآة که حکم هیولی مطلقاً دارد به تشبیه جمیع علوم بل جمیع صُور خارجیّه و ذهنیه متمثل شد و الله تعالی اعلم باحوال عباده نوشته بودند که حدیثِ ابی داؤد رضی الله عنه که حضرت پیغمبر صلی الله علی و سلم مُسَبِّلِ ازار را به اعاده وُضُو امر فرمود، تأویل آن چیست؟ باید دانست که در این حدیث اختصاری هست مُخَلّ در معنی و از این سبب توجیه این حدیث بر شارحان دشوار آمد. بقریر کلام آنکه شخصی در آمد مُسَبِّلِ ازار، حضرت صلی الله علیه و آله او را از اِسْتِبَالِ ازار نهی فرمود، و امر کرد به اعاده وُضُو. شخصی سؤال کرد که یا رسول الله چرا امر فرمودی او را به اعاده وُضُو؟ فرمود خدای تعالی قبول نمی‌کند نماز کسی که او مُسَبِّلِ ازار باشد. پس غایت امر مکفیر ذنب است در رنگ سایر کفارات. زیرا که وضو در شرع مُکَفِّرِ ذنوبِ معهود گشته و غرض سایل ستفسار بود از سبب امر و حاصل جواب کنایت است به آنچه ما به تفصیل بیان کردیم و راویِ اوّل یا مَنْ بَعْدِ او قصّه نهی را حذف کرده. این اختصار مخّل گشت و وهم وارد شد که امر به اعاده با وجود بقاء اِسْتِبَالِ چه فایده دارد و از این وهم جواب داده‌اند به آنچه فروتر است از اصلی و هم گفتند امر فرمود تا در فکر افتد که مرا چرا فرمود. اَنگاه در یابد شناعة اِسْتِبَالِ را، بالحمله این توجیه از متأخرین است که حافظ حدیث نبودند تجارز الله عَنْهُمْ. و السلام.

✽

۱- آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ التحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

## مکتوب ۴۸

به نام  
**شاه نورالله** رحمته الله علیه

(در بیان مذهب صوفیه و حکماء در مسئله وحدت الوجود  
 بناء بر استدعای ایشان)

اما بعد، صوفیای قایلین به وحدت وجود و فلاسفه اشراقیین هر دو متفق اند در وحدت وجود و بودن ممکنات مظاهر وی و تلونات و تقلبات وی، الا آنکه اشراقیان وی را جزئی دارند و صوفیان وی را منزّه از کلیّ و جزئیّ، فی الحقیقت این نزاع نیز در لفظ است فقط، هر که جزئی می گوید غرضش اثبات تشخصی است که عین ذات است و غیر مزاحم، هر تقیدی و جهتی را که وجود اقصی آن را اقصاء فرموده است و هر که منزّه از جزئیّ داشته غرضش آن جزئیّ است که از تشخص زاید بر ذات جزو و با نقیّدات و جهات مزاحمت کند و الا نه. تشخص که عین ذات است عاقلی نفی آن چگونه جایز دارد؟ بقی ههنا شیء و آن آنست که تقلبات ذات را اشراقیان عقول نامیده اند و تنزلات ذات را در ضمن این لفظ تعبیر کردند و صوفیه در ضمن اسماء و تجلیات. اگر طایفه ای بیانی کرد و نکته ای دریافت که طایفه دیگر را بدست نیامده، تدافع توان گفت. اما منشاء به آن پس ظاهر کلام لسان پیغامبر صلی الله علیه و آله غرض است و لیکن بعد نفح و تدقیق نظر غرض ایشان نیز همان مدعا می گردد. زیرا که وجود امری انتزاعی است. لامحاله آن را مطابقتی هست در خارج و منشاء انتزاعی آن مطابق وجود حقیقی است و آن منشاء

انتزاعی استناد وی به وجود حق، حالا این استناد را بیان کنم که با وجود حقیقی نسبت دارد. اگر در جذر قلب واصل گنه این وجود استناد داخل نبود، ممکن، ممکن نبود و فی نفسه باطل شدی. پس تحقیق مُنتَبِج آنست که وجود معلول همه این استناد است و کس توهم نکند که اینجا استنادی می‌خواهم که معنی اضافی است در میان مشبّهتین نمی‌تواند بلکه استنادی که همه هویت یک جهت خواهد واصل معنی اش تکوّن آن جهتی از جهات واجب و تقیدی اصلاق حضرت وجود را در او و ولّ شان از شیون وی لا غیر فُتِيتُ «هَذَا لِكَ الْوَلَايَةِ لِلَّهِ الْحَقُّ»<sup>۱</sup>.

بعد از آن در تفصیل این جهات و تقدّم بعضی بر بعضی افتادند. برخی را بیان کردند و پاره‌ای را مهمل گذاشتند اما آنانکه می‌گویند که اثر جعل انصاف ماهیت است به وجود و وجود زاید است بر ماهیت در ممکن و مثل ضوء شمس می‌آید. این همه از آن است که این سخن در پرده معقولات ثابت می‌رند غالب بر ایشان تفحص معقولاتِ ثابته و صور ذهنیه است و انتساب صورتی به آن صورتی و تعبیر از حقایق نفس الامر، همه به عبارتی که محتد آنها این صوراند. لهذا قید نقح و تدقیق کردیم از صدر مبحث، اگر بعد از این شبهه به خاطر رسد اعلام کنند. وقت تنگ بود، وسعت جواب دیگر نکرد و این دو سؤال که سابق نوشته بودند از خاطر گم شدند. دیگر بار بنویسند شاید از معصیت عارف سؤال بود. والسلام.

✱

۱- «هَذَا لِكَ الْوَلَايَةِ لِلَّهِ الْحَقُّ»: الکهف (۱۸)، آیه ۴۴

## مکتوب ۴۹

به نام  
شاه نورالله رحمته

(مشمول بر تحقیقات غامضه در بعض مسایل مجازات)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

نصوص حاکی اند با آنکه بعضی از عُصاة را حق سبحانه عفو خواهد کرد و اما آنانکه کبایراند مسئله عوض است. حق سبحانه در علمی که برای جماهیر ناس بر رسول خود نازل فرمود و عارف و مستأنف هر دو را در آد به خطاب مخاطب ساخته، از این سرّ به جز رمزی نه بر داده حیث قال «يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ»<sup>۲</sup>، مناط العذاب و المَغْفِرَة بالمشيئة لا غير، لکن اهل خصوص را بعد از تعلیم این مسئله نیز واضح گردانید. پس دانستند که همه کاروبار در دنیا و آخرت لامحاله به مشيئت باز بسته است و مع هذا سبب اسباب بدر نساخنه. اَمَّا فِي الدُّنْيَا فَلَوْلَا لِيُبْطِلَ التَّكْلِيفُ وَ التَّوَاخُّدُ، اَمَّا فِي الْآخِرَةِ فَحَيْثُ حَكَمَ لِأَعْمَالٍ بِأَنَّهَا أَشْبَابُ دُخُولِ الْحَنَّةِ وَ لِأَعْمَالٍ بِأَنَّهَا أَسْبَابُ دُخُولِ النَّارِ. پس اگر مر این عفو را قاعده بهیم و صابطه بیان کنیم مخالف نصوص نخواهد بود، بل بطن آنها و کشف مَخَّ آنها، إذا تَمَّهَدَ هَذَا فَتَقُولُ اَعْمَالِي كَمَا بَنَدَه می کند به مداخلت جوارح و نَسَمَه از وی صادر می شود، و صورت انسانیّه مجرّده را، و همچنین آنکه به لباس مثالی مُتَلَبَّس است در آنها بالذات

۱- علاوه بر سورة التَّوْبَة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- المائدة (۵)، آیه ۴۰.

مداخلت نیست و لیکن اگر این صورتِ انسانیّه مجرّده یا مُلبّسه به لباسِ مثالی از بدن و نَسَمه منقطع نشده باشد، با وی محارِجتی دارد و مخالطتی که حالا تجربه مطلقش به یاد نیست، و هَمّتِ او در مُرافِق و مُلاذِ بدنیّه در رفته، چه در دنیا و چه در آخرت. مثلاً پیش نهاد او مجامعتِ حُور و شُرَبِ شراب طهور باشد و آنچه بدین ماند، این شخص را عَمَلِ حَسَن آن نفع دهد که به زبان گوید یا بدست کند و خُلُقِ وی هم به اعمال و استه است. غضبش محض شتم و ضرب است و سخاوت او محض عطیّه است که به دست فقیر نهد. چون از این حالت قدری بلندتر آمد، هَمّتِ او در مُرافِق و ملاذِ نسَمیّه در رفت، چه در دنیا و چه در آخرت، التذاذِ وی به ابساطِ نفس است، اگرچه بدون حضورِ شاهد و می بدست آید و غضبش ثورِ آن نفس است اگرچه از شتم و ضرب و انتفاخِ اوداج عاری باشد و سخاوتش ثورِ آن نفس است به بدن، اگرچه به فقیر تسلیم نکرد. این قوم را بعد موت در قوای ادراکیّه او حواه خیالش گویند و خواه هَمّتش نامند، این اعمال و اخلاق مُحیطِ هَمّتِ وی است، به صور هائله ممثّل گردانند و بدانها تعذیبش کنند، یا به صورِ جمیله تنعیمش دهند و چون از عالم برزخ گذشته به حشر رود همه این اعمال و اخلاق به صور مثالیّه ممثّل شوند اِمّا لَهُ و اِمّا عَلَیْهِ، امّا آنکه نشاءِ فبریه را از فوق و تحت آن احاطه کرده باشد و همچنین نشاءِ حشریّه را درگرفته او را تعذیب و تنعیم نتوان کرد. اگر به حکم عموم، این مرد را اندکی رنگ پدید آید و باز بشکند آن چیری دیگر است. «إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ»<sup>۱</sup> و آن قوم آنانند که از جسد و نسَمه مُرده باشند،

نه موت علمی فقط، بل حالی نیز و از همتا گذشته باشند و به وحدت کبری بهم برآمده آنگاه بازگردند و حکم هر نشاء را تکمیل کنند و اکثر این قوم معصوم اند لاسیما از کسایر؟، و اگر از بعضی صادر شده مقرون به استغفار و ندامت خواهد بود. لامحاله شارع قصه این طایفه را در نوردید در این لفظ عام که التائب من الذنب کمن لا ذنب له و در این لفظ و خلطوا عملاً صالحاً و آخر سناً لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال «اعملوا ما شئتم»<sup>۱</sup> فقد غفرت لکم<sup>۲</sup>

اما دو طایفه که ما مذکور کردیم مِنْهُمْ السَّائِقُونَ و مِنْهُمْ اصْحَابُ الِیَمِینِ و مِنْهُمْ اصْحَابُ الشَّمَالِ آنانکه غایت همت ایشان افعال بود، مواخذه ایشان را به افعال است و آنانکه غایت همت ایشان افعالی نسبی باشند مواخذه ایشان به اخلاق است. اما باید که مردم به معرفه معرور باشند، قرنهای گردند و عصرها بسر آیند تا فردی آید. کس چه داند که وی چیست و کیست؟ احوال و تجلیات که مردان بدان می نازند پست و ربون وی اند. وَکُمْ مِنْ هَفْوَةٍ صَدَرَتْ مِنِّي فَاقْنَمْتُ قِيَامَتِي فَخُوسِبَ بِهَا وَنُوقِشَ فِي الْحِسَابِ حَتَّى طَنَنْتُ أَنِّي هَلَكَتُ ثُمَّ غُفِرَ لِي بِأَنِّي رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي وَ عَرَفْتُ مَبْدَأَ هَذَا التَّجَلِّي الَّذِي أَحَاطَهُ لِي حُكْمُهُ فَرَغَيْتُ إِلَى الْغُفُورِ وَالرَّؤُوفِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْأَسْمَاءِ فَقِشْتُ فِيهَا فَأَعْقَبَ ذَلِكَ عِلْماً بِاللَّهِ وَرِشْرَاحاً وَانْبِسَاطاً. وَالسَّلَام.

✱

۱ - «اعملوا ما شئتم» فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۴۰

۲ - «اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم» (بخاری).

## مکتوب ﴿ ۵۰ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنہ**  
 (مشمول بر کلمات تربیت آیات و اشعار بلاغت آثار)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

خطُّ بهجتِ مطر رسید و از مطالعہ احوالِ عشرۂ اولی فرحتِ کُلّی  
 حاصل گردید. باید داشت که احوالِ بنی آدم بین اِضْبِیغِی الرَّحْمَنِ اند، یک  
 اصبعِ جلال و دیگر اصبعِ جمال. لا بُدّ مقتضای آن هر دو جلوه گر باید شد.  
 این وحشت‌های را از معدّات می باید شمرد. هر وحشتی اُنسیتی دیگر در بغل  
 دارد. باور نکنی تجربه کن:

گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر

آری شود، و لیک بخونِ جگر شود

اگر ممکن است عُزلت را امتداد دهند از خروجِ إِلَّا بِالْعَذْرِ (و) الْمُحْنَتِ  
 (کذا) و سخت و با عزم و حرّات باشند. والله الْمُؤَقَّقُ سُودِها کنی از این سفر  
 توانی کرد. قریب است که اگر تأمل را کار فرمایند دریابند که وحشت، مُفْلِقِ  
 طبعِ دیگر است و وحشتی که از انعکاسِ اسماءِ جلالیه است، دیگر است.  
 این وحشتِ اُنسیتی است و حُسنِ رنگ و وحشتِ مزاج به خلافِ اولی،  
 همین که قطع طمع گردید و خود را مرده نگاشتند، وحشتِ اولی روی در  
 عدم خواهد کرد. آنگاه اگر وحشتی خواهد بود از قبیل ثانی خواهد بود.

۱- علاوه بر سورة التّوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

چنانم در نظر می آید که هنوز شما را طمع خروج و سبکتری بشریت  
گریبان می گیرد فَايَاكَ وَاِيَاهُمَا:

لگ و گنگ و خفته شک و بی ادب      سوی او می خیزد او را بی طلب  
قلتُ شعراً:

تُحَدِّثُنِي نَفْسِي بِأَنَّكَ وَاصِلٌ      إِلَى نَقْطَةِ قُضُوءٍ وَشَطِّ الْمَرَكَزِ  
وَأَنَّكَ فِي [ . . ] الْبِلَادِ مُفْخَمٌ      وَ يَكْفِيكَ قَوْماً كُلُّ شَيْخٍ وَ نَاهِزٌ<sup>۱</sup>

ای عزیز با تمیز وقتی خواهد بود که بلسانِ حال آن گوئی در آن دیار که  
قبل از تو گفتند بلسانِ قال قدیمی هَذَا عَلَى رَقَّةٍ كُلُّ وَلِيٍّ چه توان کرد که  
گرم شده ام، اگر بیش از این قلم رانم سخن از قانونِ مخاطبات بدر می آفتد،  
حاصل آنکه:

و تَزَعَمُ أَنَّكَ جَرْمٌ ضَعِيفٌ      وَ فَيْكَ إِطْوَى عَالَمُ الْكَبِيرِ

این وحشت ها که در این مدتی قلیل کشیده می شود حکم سفوفی دارد که  
قبل از تناول اطعمه لذیذه می خورند، یا حکم میحوش دارد که برای  
تحصیل لذتِ سُکْر استعمال آن می کنند. چه بلاء سبکترین و خشک دماغی  
باشد که از آن به سُنُوهِ آیند و چنین دُهِیم کشند دنیا آنکه اگر ممکن باشد  
امتدادِ ایام عزلت آنفع تر است و اگر به بعدِ رمضان باز عزلت گیریند بد دل  
نشوند و امیدوار باشند. و السَّلام.

✱

## مکتوب ۵۱

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در ارشاد بعضی اشتغال)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

اورادی که قلمی شده بودید همه مستحسن و مرغوب‌اند. آنچه در  
 البحر الکبیر که نفوذ حقایق الهیه در صور امکاتیه ولو بنحو النسبة و ولی  
 لملا یسه می‌شگافد، پس رحمت ر آنچه از اوایل میراث رسیده در وقت  
 افاضه تفصیل احکام آنها را مهمل نگذاشته اگرچه در گرداب وحدت در  
 رفته باشند و در کلام دیگر از تجلیات معنویه برآمده بحث اصول مبادی  
 اولیة ایجاد واقع شده، فلا تناقض اگر اعتکاف میسر نیاید آن را نیز قدری  
 باید نهاد. مَا لَا يُدْرِكُ كَلَمَهُ لَا يُتْرَكُ كَلَمَهُ.

به قیام لیل و سبق باطنی خویش مشغول بودن آناء اللیل و اطراف النهار  
 نباید گذاشت. اگر وقتی این خطرات هجوم کنند ذکر باید کرد. سبحان الله و  
 بحمدہ، سبحان الله را در دل صرب کنند به وجهی که صرب بر دل گوید و  
 سبحان الله در دل بهند و الحمد لله را بر نور حق سبحانه که فوق العرش ساکن  
 است ضرب کنند سبحان تنزیه است از صفات محدثات و بحمدہ اثبات  
 حمایده که مناسب حضرت و جوب باشند. در میان این ذکر فصل ندهند،  
 متواتر گویند تا آنکه انشراح در خود بینند و اگر بعد از این ذکر نور اعظم را  
 که فوق العرش ساکن است تخیل کنند به وجهی که در آن تخیل غیبت

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

واقع شود، سخت مفید خواهد بود. در نفی یاس و دفع اندوه و اشراح خاطر حقیقت این نور سخت عجیب است. **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** تعالیٰ نوشته خواهد شد. بالجمله حقیقتی است الهیه از عالم مثال، دور نیست که شیخ از عرش تکوین همان مراد داشته باشد، زیرا که تکوین بدون مخالط مثال نتواند شد. والسلام.

\*

### مکتوب ۵۲

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**

(در ارشاد بعض فواید سلوک و متضمن بشارت عظیمه)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

این فقیر همیشه ناظر احوال نیک مآل شما است. کم باشد که چیزی نویسد که قبل از نوشتن از فوق آن احاطه نکرده باشم. **إِلَّا** این تشویشات که غالباً از بدعات طبیعت بشریه و نسمیه است یا به حواب آنها نمی پردازیم و خود سیر اوقات عزیر به تشویش که امری دنس و به غایت رکیک است صرف نکنند. مثل اینها مثل **أَصْغَاتِ أَحْلَامِ** است که از آنها اخبار باکرده به، و از انداز شیطان است **«فَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»**<sup>۲</sup> دیده خود بدوزند **إِلَّا** از تجرید توحید و توجه به ذات قصوی از راه اضمحلال... و اگر احادیث نفس و خیالات الفاظ داله بر آن که غرض من از طبقه شویه قریب همان بوده

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سوره (۱۳۱) و التعلیل (۲۷)، دة ۳۰.

۲ التعلیل (۱۶)، آية ۹۸.

است سببِ راه می شوند، از سر توبه کنند و به خدا پناهند و توحید نشاط فی الله بردست گیرند. این مسکین هم به دل و جان خواهان این معنی است خداوند کرم عمیم تو همه کس فرارسیده و همه کس را بایست و می دهی این مسکین را هم رؤیت تجلی حضرت تو بر نفس ناطقه محمد عاشق قرۃ العین و سرورالقلب گردان، آمین، یا «رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup>.

حالا اخبار کنیم شما را از بعض آنچه تفهیم فرموده است از حالات آینده شما کن انت علی هیتک من الاضیاحلال فی التوحید و تخریذ التوجہ الی الله و النشاط فی الله، ذلک تعدی، فیسهل لک طریق الی حضور الله سبحانه بحیث نَکُونُ الحَاصِرُ اُمرًا قُدُوسِیًّا وَاِنَّ ذَٰلِكَ اَنَّكَ سَتَعْلَمُ اَنَّ الْأَمْرَ الَّذِی کُنْتَ مُشْتَاقًا اِلَیْهِ حَصَلَ لَکَ بِالْفِعْلِ بَعْدَ اَنْ کُنْتَ تَعْلَمُهُ عِلْمًا غَرِیبًا وَ بَحِیْثُ یَکُونُ الْحَاصِرُ بَعِیْنِهِ الْقُدُوسِیَّةُ الَّتِی قَارَبَهَا کُلَّ مَمْکَنٍ وَ اِنَّ ذَٰلِكَ اَنَّكَ یَحْضُرُ عِنْدَکَ شَیْءٌ وَاحِدٌ یَغْشِی الْحِیْسَ وَ یَحْشُو الْمَدْرِکَةَ هُوَ الْعِلْمُ الْحَضُورِی الَّذِی اُنِیبُ اِلَیْهِ مِنْ قَبْلِ اَضِحَالِ التَّقَرُّرِ وَ هُوَ الْعِلْمُ الْحَضُورِی الَّذِی غَشِیَکَ وَ خَشِی مُدْرِکِیْکَ ثُمَّ یَقْضِی الله سُحَّانَهُ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ بِتَجَلِّی جَلِیل الشَّانِ بِاِیْرَ الْبِیَانِ سَابِغٌ یَحِیْطُ بِکَ مِنْ وَرَائِکَ ثُمَّ یَکُونُ مَا یَکُونُ مَعًا عَلَمِنِی رَبِّی جَلَّ جَلَّالَهُ وَ لَمْ یَاذَنْ لِی فِی الْاِخْبَارِ لَکَ مِنْ کَمَالَاتِکَ الْحَاصِلَةِ فِی هَذِهِ الدَّارِ وَ الدَّارِ الْاُخْرٰی یُوَخِّیْ اِجْمَالِی و این بشارت من الله را غیبت شمرد و ار آن نعم شمارید که به شما قابل آن

۱ «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار الفاتحه (۱)، آیه ۲، المائدة (۵)، آیه ۲۸، الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲، لأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴، یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷، الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲، التمل (۲۷)، آیه ۸، القصص (۲۸)، آیه ۳۰، سجدة (۳۲)، آیه ۲، الصفات (۳۷)، آیه ۱۸۲، الزمر (۳۹)، آیه ۷۵، المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۶۵، ۶۴، فصل/حکم السجدة (۴۱)، آیه ۱۹، الرخرف (۴۳)، آیه ۴۶، الجاثیة (۴۵)، آیه ۳۶، الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰، الحشر (۵۹)، آیه ۱، الحقة (۶۹)، آیه ۴۲، التکویر (۸۱)، آیه ۲۹

بودید و نه این مسکین، و نه هیچ احد بلکه به عنایت خویش، بی سابقه  
قابلیت عطا فرمود. **فَإِذَا وَصَّلَ إِلَيْكَ كِتَابِي هَذَا فَارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ لِلَّهِ شُكْرًا عَلَى مَا قَضَىٰ**  
**لَكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَ عَقَّرْ وَحْهَكَ فِي الثَّرَابِ وَارْجِ رَجَاءً وَارْتَقَاءً وَلَا تَدْعَ فِيكَ سَبِيلًا**  
**لِلتَّشْوِيشِ، اللَّهُمَّ عَظِّمْ جُودَكَ وَكَرَمَكَ وَآتِ إِلَيَّ بِشَأْنِ أَشْكُرَكَ عَلَيْهِ فَالْتَّ كَمَا اثْنَيْتَ**  
**عَلَيَّ نَفْسِكَ. وَالسَّلَام.**

✽

### مکتوب ۵۳

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه**  
(در ارشاد بعض امور و سلوک و متضمن بشارت)

رقیمه گرامی رسید و حقیقت واضح گردید الحمد لله المتعال اما بعد  
واضح آنکه به دست محمد شاهد نوشته ام که احوال شما بر ما عرص  
نموده شد احتیاط کردم، تعلقات خارجیه منقطع شده اند الا شاء الله و  
تعلقات داخلیه باقی است الا شاء الله همین قدر بعد تأمل واضح گردید  
حالا خط شما گواه این معنی آمد. در این مقام دوام یادداشت عبارت از  
عدم غفلت است به هر نوع که باشد قصدا یا استثناء. در این مقام می خواهم  
که از احوال آینده شما خبر دهم تا در امر خود با بصیرت باشد. بدانید که  
جذب شما که برخاسته بود منتهی شد و اثر او همین تعلقات خارجیه و  
یادداشت دایم به معنی مذکور بوده است. آن را بنویسید خود مضبوط بگیرند  
و نگذارند که یک ذره تفاوت کند. من بعد جذبی دیگر خواهد برخاست  
سخت تر از این و مأمول تر، در آن زمان چندان سعی کنند که گره انانیت

منحل شود و اِنِّی اَرْجُو ذَٰلِکَ «وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَکَیْلٌ»<sup>۱</sup> تا وجود این معنی به نواجذ خود یادداشت و قطع تعلقات را عَضٰی نمایند. وَالسَّلَام.

\*

### مکتوب ﴿ ۵۴ ﴾

به جانبِ حضرتِ والدِ بزرگوار  
شاه محمد عاشقِ پُہلتی عَفِی عَنْہُ  
(مُتَضَمِّن بشارتِ عظیمہ)

اخئی، اعری میان محمد عاشق سلام مطالعه نمایند، قصّہ عشرتینِ اولیش واضح شده و دل نگران اخبارِ عشرتینِ اُخریین است اگر آیندہ می آید مضمونش مُفَصَّلًا می باید نوشت گہ عشرہ اخیرہ رمضان را اعتکاف کنند. چون از اعتکاف بیرون خواهند آمد فواید و ثمرات آن به نظر مُمَثَّل خواهند شد کہ النعمۃ تُعرَفُ بِزوالِہا دلم خواهان و حویان جمعیتِ شما است و مرا در حقّ شما ظنّی هست و آن متحقّق شدنی است. قصّہ مختصر در خانقاهِ شما کہ دو صد سالہ یا قدیم تر از این است ایتلافی کہ خواهد شد، نبود «وَجَعَلَهَا کَلِمَةً<sup>۲</sup> بَاقِیَةً فِی عَقِبِہ»<sup>۲</sup> بشارتِ اُخری است:

آن تویی کہ از نام تو می بارد عشق      وز نامہ و پیغام تو می بارد عشق  
عاشق شود آن کس کہ بگوید گذرد      آری ز در و بام تو می بارد عشق  
وَالسَّلَام.

\*

۱- «وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَکَیْلٌ» لنصر (۲۸)، آية ۲۸

۲- الرخرف (۲۳)، آية ۲۸.

## مکتوب ﴿ ۵۵ ﴾

بہ جانبِ حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ**  
 (در ارشاد)

اما بعد، نامہ مشکین شمامہ ایشان رسید و احوال خیریت مآل ایشان واضح گردید. رسید خطی کہ مصحوب میان فقیر الله نوشته شدہ بود، نرسیدہ. نگران خاطریم، مسئلہ قبل از آن کہ بہ خود نگر و فانی شو را تفصیل پرسیدہ بودند. وقت درازش می باید. اما این وقت این قدر بدانند کہ حال شما پیش فقیر آوردند. نیک احتیاط کردم، دیدم کہ تعلقاتِ خارجِیہ اکثر درہم شکستہ اند، اِلَّا مَا شَاءَ اللہ و تعلقاتِ داخلِیہ کہ عمدہ آن تعلقِ انانیت است باقی است، اِلَّا مَا شَاءَ اللہ سحت بہ نشاط باشند، ولی بہ یکسو و حید الرجا و کثیر التجريد و کثیر الذکر و قليل الکلام و فانی الہمہ و عليك بتجشم محبہ ثقیلہ لو اَلْقَيْتُ عَلَى الْجِبَالِ فِدَکْتُ و اخْتَفْتُ، وَلَوْ اَلْقَيْتُ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِیاً فَاَنْ بَعْدَهَا فَرَحٌ اَبَدِیٌّ وَ فَرَجٌ سَرْمَدِیٌّ لَا فِتْنَةَ اِلَّا بِالْمَحَبَّةِ لِاِفْتَاءِ النَّشَاطِ فَاِنَّهُ مَحَبَّةُ الْعَدْنِ فَارْشِدْهَا مَحَبَّةً.

\*

## مکتوب ﴿ ۵۶ ﴾

بہ جانبِ حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ**  
 (در بشارات)

بر در عزیز القدر میان محمد عاشق جیو سلمہ الله تعالی، ار فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مصالحہ نمایند کہ مکتوبِ بہجت اُسلوب رسید.

خاطر مجموع گردید. خاطر پیوسته نگران حال خیریت مآل شما می ماند معلوم نیست که در این ایام به خلوت نشسته اند. کیفیت جمعیت باطنی به چه نوع است. در این باب چیزی به خاطر می گذرد تا تحقیق آن در خارج چه خواهد بود. بالجمله معلوم می شود که از حالی به حالی انتقال کرده اند، یا نزدیک است که انتقال کنند یا چیزی قریب آنها، «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»<sup>۱</sup>.

\*

### مکتوب ﴿ ۵۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه

میان محمد عاشق جیو، بعد از سلام مطالعه نمایند که هر چه از مامون معلوم شود آن را بنویسند. در مجالس متعدد استفسار نمایند که سخن از سخن می حیزد و اگر از کس که ضابط باشد استماع نمایند باید که مکرر استفسار کنند و بقدر مُنْقَلَل در نوشتن اکتفاء کند. بالجمله اخذ علم از افواه رجال سدیقه دیگر است. بالجمله رساله جامع می شود و بسیار از دقایق تصوف میسر می گردد. از نتایج وقت و حال است غیمت باید شمرد و خدا داند من بعد کی اُفتم و در چه وادی خوض کنم دو آن بر یک صورت نمی گذرد، چنانکه معلوم شما است. حضرت ما گاه گاهی این بیت هندی می خواندید و بسیار رقت می کردند:

۱ - آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ التحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشاق (۸۴)، آیه ۲۳

پاٹ جہرتی یون کھین سن ری بن کی رائی  
اب کی بچہری ناہہ ملین، دُور پرین گی جائی<sup>۱</sup>

و السلام.

\*

مکتوب ۵۸

بہ نام  
شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن بعضی بشارات فایضہ)

برادر گرامی قدر میان نورالله عافاهُ الله مِنْ حُظُوظِ نَفْسِہِ اِلٰی مَرْضٰیّٰتِ رَہْ  
وَ جَعَلَهٗ قَانِیاً فِی اللّٰہِ باقِیاً بِہٖ، از این فقیر بعد از سلام محبت التیام مطالعہ نماید،  
صحیفہ شریفہ رسید و حقیقت مرثومہ واضح گشت. خاطر نگران است  
خبر صحت و عافیت می نوشته باشند. دربارهٔ شیخ نجیب الدین دعا کرده  
خواهد شد. شما را باید کہ یا بَدِیعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ دوازده ہزار بار ہمیشہ  
اجتماعیہ و حلقہ با یارانِ موافق بہ عزیمتِ کلیہ و ہمتِ قوہ تلاوت  
می کردہ باشند. اِنْ شَاءَ اللّٰہِ مرد متحلف بحوہد بود همچنان کہ در حال  
صبیا آدمی بعضی اُمور را مستحسن و بعضی اُمور را مُستہجن می دانند، و

۱- وقتی کہ برگہای درختان بہ زمین می ریزند، می گویند: ای مالک مالک! بیان ما الآن جدّاً شدیم و  
پس دور می شویم.

چون معمّر تر می گردد آن استحسان و استهجان منعکس می گردد و این سُکرِ صبا است که مانع ادراکِ حقیقتِ اشیاء آمد. علی هذا القیاس در ایامِ نما به حسبِ گمان نیز بعضی اشیاء را به استحسان و بعضی را به استهجان می بیند، چون معمّر تر می گردد حقیقت واضح می گردد:

و سَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ      أَقْرَسَ تَحْتَ رِجْلِكَ أَمْ حِمَارٌ

مراد آن است که با وجود استغراق در سُکر، نظر فراتر اندازد و از حقیقت الامر علی عکسی گیرد. و السّلام.

✱

### مکتوب ۵۹

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد سلوک)

برادر گرامی میان محمد قطب، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند، انتظار تفصیل اخبار شما می کشم که چه سان نشست و برخاست می کنند و کجا می مانند و چه معامله دارند. اگر به خلوتی بپوشند و در آن زمان خاطر مشوش باشد، صورت این ضعیف در خیال آرید، بعید نیست که جمعیتی به حاصل آید. و السّلام.

✱

## مکتوب ﴿ ۶۰ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن بشارت)

برادر گرامی قدر میان محمد قطب، از فقیر بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که رقیمه رسید و حقیقت معلوم گردید. هیچ نمی نویسند که شغلی می کنند یا نه، و پرورش استعداد نفس خویش می نمایند یا نه. دل نگران این معنی بیش از پیش می ماند امید قوی است اگر مقید دوام حضور باشند ابواب فتوح همه یک بار مفتوح شوند:

عشق شوری در نهاد ما نهاد جان ما را در کف غوغا نهاد  
فرصت مغتنم است، العاقل تکفیه الإشارة. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۶۱ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن به اشعار در خطاب ایشان)

برادر گرامی میان محمد قطب، بعد از سلام سنّ اسلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت اسلوب رسید. کلی وصیت این فقیر آن است که به شغل باطن و به کتاب مشغول باشند. شعر:

وَإِنْ كَانَ جِسْمِي عَيْكُمْ فِي سِيرِهِ      فَلَا خَيْرَ قَلْبِي عِنْدَكُمْ بِي (؟)  
فَقَلْبِي مُشْرُورٌ كُلُّهُ حَيْثُ حَاضِرٌ      وَ عَيْنِي غَيُوثٌ كُلُّهَا جِثْنُ طَلَبِ

✽

## مکتوب ۶۲

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد سلوک)

برادر گرامی قدر میان محمد قطب سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند، رقعۀ گرامی رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید. آنچه از فکر آخرت و شکایت حال خویش نوشته بودند همه بجاست. لیکن این قدر یاد دارند که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است: **إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشُرُوا وَأَسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلَاحَةِ**، دین خدا و شریعت او به غایت آسان است. کمال رحمت وی تعالی مقتضی آن شد که بجای انسان را منوط نگردانید الا بر اعمالی و احوالی که مریض و ضعیف و توانا و پیرو برنا آن را بتوانند اخذ کرد، بی تکلف و تعب، و سخت نگرفت کسی دین را الا که غالب آمد بر وی، اگر کسی صوم دهر یا قیام تمام شب بر خود لازم گرداند از عهده آن بدر نیاید و کاهل شود و نشاط در طاعت نبیند. مثل وی مثل گاو زیات باشد که شب و روز او را می رانند و می زنند، ندانست که در رفتن چه نفع باشد و در رفتن چه ضرر. وی را هیچ سودی نیست به جز

آنکه مردم از ایدای او مأموندند. راه میانه روید و کار نیک کنید و راه نزدیک گیرید، و خوش باشید، و بشارت دهید، دلهای خود را به مواعید حضرت حق و رحمت او امیدوار باشید. فضل او نامتناهی است و رحمت وی عمیم. باید که سه وقت در طاعت به جد باشند یکی بعد فجر تا ظاهر شدن آفتاب بر در و دیوار، دیگر از شام تا بعد عشاء، دیگر وقت سحر تا فجر، پس باید که به ذکر لا اله الا الله و ذکر سبحان الله و بحمد مشغول باشند تا ظهور آفتاب. آنگاه دو رکعت نماز بگذارند. اما بعد عشاء، پس قرأه دو سه سوره چون سوره صفت و جمعه و سوره حشر و تغابن و حدید، بعد از آن ذکر لا اله الا الله تا غلبه نوم. اما وقت سحر، پس اکثر وظیفه از آن یازده رکعت است در آنها سوره یس خوانند یا مثلی آن. بعد از نماز ادعیه که موافق دل باشند، چنانچه در آخر حصن حصین مذکور شده. بعد از ادعیه به فکر که خدا را حاضر و ناظر داند یا در موت و آخرت و قصور عمل خویش یا در جلال خدا و عظمت وی و شمول قدرت وی و بعد از آن قدری آرام گیرد. این مقدار سالک را بسیار است.

دیگر نوشته بودند که مرض غالب است و تصدعه طاهر به درجه کمال. برادر! این همه موجب شکر است. زیرا که (اگر) صحت و قوت و ثمول می یافتند، خدا داند که در کدام معصیت گرفتار می شدند:

فما خوریم و ملامت کشیم و خوش باشیم

که در طریقت ما کافری ست رنجیدن

و السلام.

## مکتوب ۶۳

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در بیان کمالاتِ دورهٔ ایمان)

برادر گرامی میان محمد قطب سَمه رُئِه، بعد از سلام محبتِ النیام مطالعه نمایند که خط ایشان رسید. یقین دانند که تکمیلِ دورهٔ ایمان که نزدیکی ما اول مراتب است، از کمالات به حسب اشخاص متفاوت می باشد طبع بعضی مقتضی آن است که رجا غالب تر بود از خوف، و مزاج بعضی مقتضی آن است که خوف بیشتر باشد از رجا، و مزاج حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه، سخن شنودن و همچنان قبول کردن بود، کمالِ ایشان صدیقیت شد و مزاج حضرت علی کرم الله وجهه ذکاء و فطنت بود، کمالِ ایشان تبخر در علم و نجسس از حقایق الهیه شد و مزاج حضرت عمر رضی الله عنه صلابت و ثبوت بود، کمالِ ایشان امر معروف و نهی منکر و شدت فی امر الله شد و مزاج حضرت عثمان رضی الله عنه بردباری و حیا بود، کمالِ ایشان حلم و جود شد. بالجمله بعد تفحص معلوم کرده ام که شما به حسب طبع به رجا هستند، کمال و صفای طبع و نجات شما در رجا است. به فضل حق، هرگز تشویش ها را به خود راه ندهند. همیشه ذکر رجا و عموم فضل حضرت حق سبحانه و شکر بر عصمت از کبایر می کرده باشند. حق سبحانه هر کسی را راهی نهاده است، بدان راه به حق برسد. راه شما رجا و حسن ظن بر پروردگار و امید نجات و وصول است. شما طاقت عم ها و افسوس ها و ناامیدی ها ندارید. ظن این فقیر آن است که حال شما بهتر است از سابق

به سبب تحریر این فقیر بر حُسن ظنّ و السّلام.

✽

### مکتوب ۶۴

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(درآمدن خوف و رجا و متضمّن بشارت نجات)

برادر گرامی میان محمد قطب، مطالعه نمایند، این قدر ترسیدن از معاد چه فایده دارد و ترسیدن محض برای آن است که معاصی ترک نموده به وی اقبال نمایند، نه مقصود از آن، هر وقتی که خوف بر دل هجوم کند عوض آن چیزی از اعمال خیر چون ذکر خفی یا جلی یا از تلاوت قرآن مجید به طریق تدبّر یا مطالعه حدیث یا امثال آن درپیش گیرند. این اعمال برای دخول جنت کفایت می کنند. شما بسیار می ترسید و ظنّ صعب دارید و امر سهل از این است. هر که با ما در این سفر همراه بوده است، وی را چیزی خواهد رسید، عاجلاً یا آجلاً. هر کسی را آن خواهد رسید که مطلوب دل وی است. میان نورالله و میان محمد عاشق را مطلوب فنا بود، آن را خود یافتند و امیدوار عروج دیگراند، ان شاء الله تعالی - و مطلوب عبدالرشید ار صمیم دل تحصیل علم بود و آن هم قریب است - و مطلوب شما نجات اُخرویّه آن نیز خواهد بود، این را به یقین دانند. از این مشقّت ها که در سفر کشیدند خوش باشند و تنگ دل نباشند. شما چه دایید که در این سفر چه نصیب ها بود - وقت تنگ است و الاّ زبان قلم می کشادیم.

✽

## مکتوب ۶۵

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(بر تحریض ازالہ حُبّ جاه)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمہ ریہ، بعد از سلام سنت اسلام مطالعہ نمایند، نوشته بودند کہ خطرات محوم می کنند و غایتِ مطمحِ نظرِ جاه و مان افتادہ، ای برادر! حُبِّ جاهِ دنیا غشاوۂ بصر و بصیرت شما شدہ کہ امثالِ این امور در خاطر شما راہ می یابند. باید دید کہ اگر بالفرض سعی بلیغ مبذول کنند و قسمتِ نزر مُساعد شود، غایتِ جاه آن است کہ پادشاہ شوند و فرعون ہم پادشاہی کلان بود کہ الحال در چاہِ حذلان اسیر است دعا می کند کہ حقّ سبحانہ او را بمیراند، قبول نمی گردد بالجملہ این امور ممکن نیست کہ ز عاقل صادر شوند. پیوستہ صبح و شام در یادِ حقّ سبحانہ باید بود و اقامتِ صلوٰۃ و کفّ لسان از ما لایعنی می باید کرد. خود را عاقل ترین مردم تصوّر کردہ اید یا می دانید کہ از شما ہم ہوشیارتری هست؟ اگر می دانید متابعتِ او باید کرد و از این رسوائی خلاصی باید کردہ شد. بہ مجرّد آنکہ این سخن از حطّ شما خواندم دُود در دماغ من افتاد و سحتِ افسوس خوردم کہ از کجا تا بہ کجا افتادند. وقتی بود کہ محبتِ حضرت حقّ سبحانہ بیکہ محبتِ محبتِ شما را احاطہ کردہ بود. حالاً محبتِ جاه و مال در شما سرایت کردہ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا نوشته بودند کہ از طرف شغل خاطر متردّد است. این فقیر را

بسیار تعجب می آید که با وجود دانستن طریق شعل و داشتن رابطه چگونه  
تردد می کنند، و العِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ. و السَّلَام.

✱

مکتوب ﴿ ۶۶ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در علاج خطرات و علاج ازاله حُب دنیا که مشتمل بر هفت رکن است)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه رُتبه، بعد از سلام محبت انتظام  
ملاحظه نمایند:

غیر معشوق از نماشایی بود عشق نبود هرزه سودایی بود  
هر آدمی مزاج دیگر دارد، و هر مزاجی را علاجی دیگر است. مزاج شما  
خیالی است که قوت متخیله غالب دارید علاج شما نه جز این نیست که از  
محبت دنیا توبه کنید. بعد از آن هر خیالی که به خاطر شما گذرد زیان  
نخواهد داشت زیرا که این خیال که خواهد ماند تابع خسد است. چون روح  
از جسد مفارقت کرد، خیال او هم نابود گشت. چون در عالم قبر درآید  
پاکیزه باشند، اما محبت دنیا محل آن روح است و بعد زوال خسد هم  
خرابی است و چه خرابی. این علم حق است که حق سبحانه ما را بدان  
مخصوص گردانید، «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup>  
آمدیم بر آنکه توبه از محبت دنیا چگونه حاصل شود. رکن اول یاد کردن  
موت است ساعة فساعة، رکن دوم فرض کردن بر خود که من محب

۱- الانعام (۶)، آیه ۱۴۵، الصّٰفّٰت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

حق سبحانه ام. رکن سوم نگاهبان دل خود بودن که چون سلسله خطرات شروع شود آن را بشکند. رکن چهارم خود را در نشاط داشتن و تنگ نکردن که آدمی چون تنگ شود یا بی جواب شود خطرات غلو می کنند. پنجم از صحبتِ مردمانی که سخن دنیا بسیار گویند اجتناف کردن، ششم در همه وقت عزلت نگرفتن، عزلت به وقت صبح باید تا سه چهار گهری و قبل از صبح صادق دو گهری به نماز تهجد مشغول باشند و به وقت خواب چند سوره قرآن خوانده بخسبند. زیاده از این عزلت در ابتداء خصوصاً به مزاج شما سحت مصر است. هفتم بُكاء بر هر ره گردی خود و رقت قلب، این هفت رکن ما است. اگر از مشرق تا به مغرب روند و از مغرب تا مشرق، علاج دیگر نیست به جز این امور و این بار که بیایند تبت خالص کرده این هفت رکن یاد کرده بیایند. حالا من شما را بسیار دوست می دارم ظاهراً و باطناً، هیچ امری و علاجی بهتر از این نیست:

بانگ دو کردم اگر در ده کس ست

و السلام.

\*

مکتوب ۶۷

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد)

برادر گرامی میان محمد قطب، بعد از سلام مطالعه نمایند، پس از عمری نامه ای که رسید مشحون بود به انواع شکایت، لاجرم مورث وحشت گردید.

می باید دانست که اگر شداید دنیوی است آن را موجب وصول باید دانست نه مُورِثِ فصل. معامله آن تسلیم و تن دادن در حکم قضا و در انداختن محبت مال و جاه باید نمود و اگر شداید آخری است، کلمه جامعه در این باب آن است که حضرت خواجه نقشبند رضی الله عنه فرموده اند. دُور افتادن خلق از آن است که خود دُور می افتند و بار بر خود زیادت می کنند و گرنه قصور در فیض الهی نیست. حضرات عالی درجات ما قُدُّسُ اسرارُهم فرموده اند: "هوش در دم، نظر بر قدم، سمر در وطن، حلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، یادداشت، نگاه داشت" و این فقیر تفسیر هر یک جداگانه بالمشافهه بیان نموده است، آن را یاد باید کرد. والسلام.

\*

### مکتوب ۶۸

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمته الله

(در ارشاد اسمای فرزندان ایشان و متضمن دو رباعی سلوک)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه رُئ، بعد از سلام مطالعه نمایند، رقعۀ شما رسید. حقیقت مرقومه واضح گردید حق سبحانه هر دو نواوه های گسین اخلاص را مبارک و معمر گرداناد، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ، «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»<sup>۱</sup> مذهب این فقیر آن است که کسی را به جز حق سبحانه نسبت دادن چنانکه گویند عبدالرسول و غلام علی و غلام محی الدین و غیره جایز نیست.

۱. «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا» الشرح (۹۴)، آیه ۶.

پس انسب آن است که احسان الله و کرم الله نام کنند که وجود اینها محض به احسان و کرم ایزدی بوده است و اگر نظر به قافیه شهاب الدین و نصاب الدین مستحسن است - هیچ نمی نویسند که شغل می کنند و ذوق می یابند یا نه. دل نگران این معنی می باشد حق سبحانه به مراد رساناد. دو رباعی فقر را به خاطر رسیده است، یاد کنند و به عمل آرند.

رباعی

ذکری که نشد جلیه او بعثِ حضور ﷺ در مذهب عشاق بود مکر و غرور  
در حاشیه لا نفی کن از خلق بسوا وز جانب اثبات بزو سوی غفور  
ایضاً:

در عشق تو از جمله جهان بگذشتم وز هر چه به جز یاد تو زان بگذشتم  
مقصود من بده به جر یاد تو بیست اندر طلبت از دل و جان بگذشتم  
در رباعیه اولی طریق ذکر بیان کردم و در ثانیه طریق گذشتن از ماسوای.  
والسلام.

✽

مکتوب ۶۹

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی

(در ارشاد)

برادر گرمی میان محمد قطب سلمه رُئِه، بعد از سلام مطالعه نمایند، اگر  
بالکلیه توجه به سوی جناب باری سبحانه اتفاق نیافتد باری بالکلیه اسم  
ترک نباید کرد، مَا لَا يَدْرُكُ كَلَّهُ لَا يَتْرُكُ كَلَّهُ مثلی مقرر است، فکر عیال از دل

بدرکنند، البتّه البتّه جمعیتی بهم خواهد رسید. هر کجا باشند از مطالعه کتب علمی و اشغال به شغلِ قبی غافل نشوند.

✱

### مکتوب ﴿ ۷۰ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

که سرآمد علمای محققین ولایت شد

امداد الهی شامس ظاهر و باطن قدوة المحققین ربه المَدَقِّقین معین الحق والذین باد، اما بعد، فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ اسلمه وافیہ و ادعیة کافیہ به اد مقام بهجت التزام رفع می کند و خیریت و عاقبت خود و اولاد و تباع خود با بیان اشواق ملاقات مسرّب آیات عرضه می دهد، الحمد لله والمّة که شفای کلی حاصل شد. کریم مطلق چنانچه شفای ظاهر از عدل و امراض بدنیّه عنایت فرموده است از جمیع علل و امراض قلبیّه نیز شفای کرامت کاد، و افکار ناشیه از تغلب عقل در محسوسات و معقولات خود بگذرد عیون فاحصه از محل رافت تامّه به اهل عصر بلکه به نوع انسان بگرداناد و حقوق تلقین ر خرقه و وصیتی که از اکابر طُرُق مشهوره به این ضعیف رسیده است، با حسن وجوه از این فقیر، و از آنانکه به واسطه این فقیر به ایشان رسیده است یا خواهد رسید، به اتمام رساناد و بشارتی که حضرت والد بزرگوار در حق این ضعیف داده اند به مثل آنچه بزرگان ایشان طبقه بعد طبقه هر شیخی که بعد اوست داده است مسلسلاً الى الخواجه معین الدین چشتی قُدّس سرّه و

هُوَ أَوَّلُ مَا ظَهَرَ فِي قَلْبِهِ دَاعِيَةُ إِلَهِيَّةٍ بِوَاسِطَةِ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِرْشَادِ طُلَّابِ الْحَقِّ بِهَاقِلِيمِ هِنْدُوسْتَانِ مُتَحَقِّقِينَ گِرْدَانَادَ، «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۱</sup> زیرا که مقصد از بقای جسم امثال همین معانی است:

دیده را فایده آنست که دلبر بیند ورنه بیند چه بود فایده بینایی را؟  
صحیفه شریفه که در باب تفقد احوال این عاجز صادر شده بود، رسید و راحت‌های شگرف به دل وی داد. جزاکم الله تعالی خیر الجزاء - نیز ابحاثِ تَقْلُبَاتِ زمانه که مصلحت کلیه آن را بر افراد کاینه فاسده مختوم ساخته است مطالعه کرده شد و در برابر آن آیه «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»<sup>۲</sup> تلاوت نموده آید، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالی در وقتی مناسب دعای مطالب ظاهر و باطن کرده خواهد شد، وَالْإِجَابَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى. وَالسَّلَام.

\*

## مکتوب ﴿ ۷۱ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در جواب سؤال ایشان در مسئله تکوین و تحقیق معنی ازل)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ<sup>۳</sup>

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ظَهَرَ بِكُلِّ مَا ظَهَرَ وَبَطَّنَ فِي كُلِّ مَا بَطَّنَ وَاسْتَرَّ وَهُوَ فِي مَرْتَبَةِ ذَايِهِ لَا يُدْرِكُهُ عِلْمٌ وَلَا يَتَنَاولُهُ حَبِيرٌ وَلَوْ كُشِفَ إِنْسِحَابُ وَجْهِهِ لَا حَرَقَ مَا أَنْتَهَى إِلَيْهِ الْبَصَرُ، وَهُوَ فِي مَرْتَبَةِ ظُهُورِهِ كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ وَهُوَ الَّذِي عَلَى عِبَادِهِ قَهَرٌ

۱- براهیم (۱۴)، آیه ۲۰، فاطر (۳۵)، آیه ۱۷، ۲ الشرح (۹۴)، آیه ۶.

۳- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغار هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

صَارَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي يُجَادُّ بِهِ وَقَامَ وَحَضَرَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْبَشَرِ  
الْمُبْعُوثِ بِالْمَعَارِفِ الْحَقَّةِ إِلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْمَذَرِ وَالْوَبَرِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَا سَجَّعَ سَاجِعٌ  
وَهَدَرَ.

امَّا بعد، فَيَقُولُ أَفْقَرُ عِبَادِ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَحْمَدُ الْمَدْعُو بِوَلِيِّ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْعَمَرِيِّ  
الدُّهْلَوِيِّ رَزَقَهُ اللَّهُ مَا زَانَهُ وَصَانَهُ عَمَّا شَانَهُ، وَصَلَ إِلَيَّ مَكْتُوبٌ مَا أَكْرَمَهُ مِنْ مَخْدُومٍ مَا  
أَعْظَمَهُ أَغْنَى جَنَابٍ مَنْ خُصَّ بِالْمَوَاهِبِ الْإِلَهِيَّةِ وَالْعَطَايَا السَّنِيَّةِ الْحَبِيرِ السَّابِقِ فِي الْعِضْمَارِ  
لِتَحْقِيقَاتِ الْجَلِيلَةِ وَالْعَارِفِ الْكَامِلِ فِي حَلِّ الْمُعْضَلَاتِ الْعَقْلِيَّةِ مَوْلَانَا مُعِينِ السُّنَّةِ  
وَالدِّينِ أَوْصَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مَا يَسَمَّاهُ، آمِينَ.

فَلَمَّا فَوُضَّتِ الْخَتَمَ وَجَلَّتِ الْكُتْمُ إِذَا..... بَلَاءُهَا وَتَفَاضَلَتْ أَذْوَاءُهَا وَإِلَى اللَّهِ الْمُسْتَكْنَى  
وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَإِلَيْهِ التَّفْوِيزُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ وَالرَّجَاءُ مِنَ اللَّهِ نَوْعٌ مِنَ الدُّعَاءِ،  
وَالدُّعَاءُ يَرُدُّ سُوءَ الْقَضَاءِ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ إِلَّا حَقٌّ خَيْرٌ مِنَ السَّابِقِ وَيَتَذَارَكُ الْغَائِبُ مَا  
هُوَ لِأَحَقِّ، وَإِذَا أَنَا بِمَسْئَلَةٍ تَدِيبُ لَهَا وَأَمِزْتُ أَنْ أُبَحِّثَ عَنْهَا، وَهِيَ مَسْئَلَةُ التَّكْوِينِ  
وَالْفَقْرِ وَفِي مَسْئَلَةِ الصِّفَاتِ كَلَامٌ طَوِيلٌ لَا يَتَأْتِي إِلَّا فِي كَرَارٍ يَسَّ يُخْصَلُ بِهَا الْخَمْعُ بَيْنَ  
مَذَاهِبِ الْمُتَكَلِّمِينَ وَالْحُكَمَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ، وَعَسَى أَنْ يَمُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِتَخْرِيرِهِ غَيْرَ أَنَا إِنْ  
تَرَكْنَاهُ وَرَجَعْنَا إِلَى تَحْقِيقِ مَذْهَبِ الْقَوْمِ، فَلَا زِلَّ لَيْسَ عِنَارَةً عَنْ إِمْتِدَادِ كَانَ قَبْلَ الزَّمَانِ  
بَلْ هُوَ تَعَالَى أَنْشَأَ بِذَاتِهِ عَنِ التَّغْيِيرِ الَّذِي هُوَ مَنْشَأُ انْتِزَاعِ الزَّمَانِ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
الْفِعْلُ أَرْلِيًّا وَالْمَفْعُولُ زَمَانِيًّا وَنَظِيرُهُ الْوُجُودُ فَإِنَّهُ فِي الْجِسْمِ وَلَا يَصَحُّ أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ مِنْ  
جِهَةِ مَرْتَبَةِ الذَّاتِيَّةِ بِمَا هُوَ مِنْ خَصَائِصِ الْجِسْمِ فِي التَّجَرُّدِ وَالتَّغْيِيرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، وَشَرَحُ  
هَذَا الْكَلَامِ غَيْرُ خَافٍ عَلَيْكُمْ وَسَأَرَى فِي أَمْرِ الْوَلَدِ فَإِذَا تَقَرَّرَ عِنْدِي شَيْءٌ فَأُخْبِرُكُمْ بِهِ.  
وَالسَّلَامُ.

## مکتوب ۷۲

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد طریق سؤال به جناب الهی و تحقیق مسئله ادلّٰی الی الرحمة که  
مذهب اوشان بود و ارشاد ایشان، دیگر آنچه حق است در بعضی مسایل)

أَعَانَكُمْ الْمُعِينُ الْحَقُّ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ وَأَيَّدَكُمْ وَنَصَرَكُمْ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَةً  
ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، اَمَّا بَعْدُ، سَلامَ نَمُودِهِ مِی آید که صحیفه شریفه رسید. مُهِیجِ  
أَشْفَاوِی فِرَاوَانِ گَرْدید جای که ایتلاف روحانی مستحکم است نزدیک است  
که صحبت جسمانی بیکار افتد:

مصاحبت چه ضرور است آشنایی را

هنوز بادِ یمن محو نکهت عریست

بی نی، بلکه نزدیک است که مُخَلّ گردد. زیرا که در صحبت جسمانی هیئت  
غاسقه بدئیّه در نسمه مداخلت می نماید و به طرف تصرف ایتلاف روحانی  
کم می افتد. مجمل کلام آنکه مَعْشِرِ اَبْنَاءِ الْعِشْقِ یک دل دارند و یک روی،  
شکار کردن این فریق در غایت آسانی است. همین که عزیزی به محبت  
صرفه به سری شان متوجّه شود به حکم و اَنَا اَشَدُّ مِنْهُمْ شَوْقًا وَأُمْنِيَّةً هِرْذَلَتْ  
همگی وی را باشد:

در بساطِ مفلسی داریم یک مرغی کباب

می برد دل را ز ما هر کس که شد مهمان ما

اگر گاہ گاهی حضرت «رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup> را به این قسم قسم دهند که يَا رَبِّي يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقٍ وَرِيدِهِ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي حَفَفْتَ بِهَا قُلَانًا وَمَحَبَّتِكَ الَّتِي أَحَاطَتْ بِقُلَانٍ وَنَظَرِكَ الَّذِي حَدَقْتَ بِهِ إِلَى قُلَانٍ أَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ كَذَا وَكَذَا. نزدیک است که معامله او اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ تماشا کنند.

از مسئله ادلّ الی الرحمة استفسار رفته بود. مخدوما! مخار این عاجز همین است که از بحثِ نفسِ انسانیّه را نسمه هوائیّه که حاملِ هیئتِ غاسقه است اعراض کند و به ماده مثالیّه متعلق گردد. آنجا همه نفوس را یک حیوة بود، نه هر نفسی را حیاتی جدا. باز چون نزدیک آید که ایام این دوره منقضی گردد، همه ارواح در انسان الهی غایب گردد و انسان الهی در رحموت مضمحل گردد در وقت اعراض از نسمه هوائیّه ادلّ الی الرحمة منحقق گردد فَيُخْرِجُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مِنْ آخِرِ مَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا هَمًّا فَيُلْقِيهِمْ فِي بَرِّ الْحَيَوَةِ فَيَصِيرُونَ كَاللُّلُوءِ فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ معنی ابد مدّتی است طویله که او را در علم بشر نهایی ببشد و علم بشر عبارت است از علوم نسمه وَاَمَّا صَيُورَةُ الْعَذَابِ غُوبًا بَعْدَ الدُّهُورِ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذَا الْقَوْلِ إِلَى مَا صَوَّرْتَاهُ كَانَ صَحِيحاً سخن در این مسئله دراز است. این شقه قرطاس و این وقت ضیق کی متحمل آن تواند شد. بقیة الکلام آنکه دوسنی روحانی باعث اظهار یک دو کلمه می گردد، معذور دارند.

۱- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: المائدة (۱)، آیه ۲؛ الحائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۲۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ التمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الصفّت (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الظافر (۴۰)، آیه ۶۴-۶۵؛ فصلت/خم السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الرحمن (۴۳)، آیه ۴۶؛ الباقية (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹

مرضی حق آن است که متوجّه ملت مصطفویه باشند، نه به شرط شرح و تفصیل آن از شخصی معین که متصدی بیان ملت گشته، دانند که قله حقیقی ملت مصطفویه است و لتفات به شرح سُراح از جهت قصور غیر ایشان است از ادراک ملت علی وجهها، دیگر آنکه خروج از مذاهب اربعه مطلقاً مرضی نیست. والسلام.

\*

### مکتوب ۷۳

به نام

**مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ**  
(در جواب بعضی اشکالات اوشان)

تأییدات الهی شامل حال آن نقاد اقوال الرجال باد. عنایت بامه مشکین شمامه منی از اموری که عواقب آن ان شاء الله به خیر است، رسید. فقیر را مخلص صمیمی و دعاگوی خلا و ملا تصور فرمایند **حَقَّ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ فَرجاً**. آنچه نزدیک فقیر مقرر شده آن است که اول چیزی که از اول الاوایل به طریق ابداع صادر شده نفس کلیه است و در نفس کلیه دو صفت موجود است حیثیت فعلیت و نسبت آن عرش صادر شده و حیثیت قوت و نسبت آن ماء که هولای افلاک و عناصر است به ظهور رسید و به شرط عرش در ماء صور افلاک و عناصر ظهور نمود و نفس کلیه با اول الاوایل نسبتی دارد به حیث که اگر اسم گویند رو است و اگر صفت نامند نجاست، و گر مبدع خوانند دور نیست بالجمله شان متکلمین آن است که

آن را صفت علم و قدرت و امام مبین گویند. پس ذوق اهل الله از انبیاء و اولیاء قاطبۃ آن است که غیر حضرت مبدأ و صفات او قدیم نیست. حضرت مبدأ واجب بالذات است و قدیم بالذات و صفات او واجب بالغیر. حقیقت زمان نه مقدار حرکت دورته است فقط، بلکه هر حرکتی که باشد اشبه با کیفیت تقویم زمان می نماید و اگر از این نظر باز کمتر شود دریابد که مقوم زمان نه حرکت بالفعل است فقط بلکه حرکت بالقوه نیز، و نه حرکت در مقوله اعراض است فقط، بل اگر حرکتی در جواهر و غیر آن واقع شود تقدیم نوعی از زمان می توان کرد.

و از این مقدمات منقح می شود که نفس کلیه فقط در انتزاع بعد موهوم که مقوم او مطلق خروج شیء از قوت بالفعل باشد، می تواند بود. پس هر چه بعد از نفس کلیه است مسبوق است به امتداد موهوم «وَهُوَ الَّذِي»<sup>۱</sup> یعنی الْمُتَكَلِّمُونَ فِي الزَّمَانِ فَقَدْ قَامَ الْبُرْهَانُ وَالْوُجْدَانُ وَاجْتِمَاعُ أَهْلِ الْمِلَّةِ اعْنَى حَدُوثِ مَا سِوَى اللَّهِ وَصِفَاتِهِ زَمَاناً و اگرچه کمالات الهیه محصور در عدد نمی تواند شد، اما آنها محصور در چهار مرتبه اند کذا فقهینی رَبُّی تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْإِبْدَاعُ وَالْخَلْقُ وَالتَّدْبِيرُ وَالتَّدْلِي وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجِعُ إِلَى الْإِبْدَاعِ بِضِدَائِهَا كُلُّهَا فِي الْخَارِجِ هِيَ النَّفْسُ الْكُلِّيَّةُ، وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجِعُ إِلَى الْخَلْقِ بِضِدَائِهَا كُلُّهَا كَوْنُ النَّفْسِ الْكُلِّيَّةِ بِحَيْثُ يُقِيلُ مِنَ اللَّهِ قَيْضاً بَعْدَ قَيْضٍ وَكُلُّ ذَلِكَ دَاخِلٌ فِي أَصْلِ ذَاتِهَا، وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجِعُ إِلَى التَّدْبِيرِ وَالتَّدْلِي فِيهَا التَّجَدُّدُ وَالتَّرَدُّدُ لِأُمُورٍ

۱- الانعام (۶)، آیه ۶۰، ۷۲، ۷۳، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۱۴، ۱۴۱، ۱۶۵؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۷؛ هود (۱۱)، آیه ۷؛ الزمعة (۱۳)، آیه ۳؛ التحمل (۱۶)، آیه ۱۴؛ الانبیاء (۲۱)، آیه ۲۳؛ الحج (۲۲)، آیه ۶۶؛ المؤمنون (۲۳)، آیه ۷۸، ۷۹، ۸۹؛ الموقدون (۲۵)، آیه ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۵۴، ۶۲؛ لزوم (۳۰)؛ آیه ۲۷؛ الشوری (۴۲)، آیه ۲۵، ۲۸؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۸۴؛ الفتح (۴۸)، آیه ۲۴.

السُّفَلَانِيَّةَ فِيهَا تَأْتِي بِوَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ وَ ذَلِكَ الْوَجْهُ هُوَ الْحِفْظُ عَلَى الْمَصْلَحَةِ الْكُلِّيَّةِ  
وَالْجَزَيَانِ إِلَى جَمِيعِ الْحَالَاتِ عَلَى حَسَبِهَا فَإِذَا كَانَتِ الْأُمُورُ السُّفَلَانِيَّةُ مُوجُودَةً أُيُضِّتِ  
الْمَصْلَحَةُ الْكُلِّيَّةُ كَوْنُ الْعَالَمِ عَلَى نَحْوِ مَا مِنَ الْأَنْحَاءِ، فَوَجَبَ صُدُورُ ذَلِكَ النَّحْوِ لِأَجْلِ  
وُجُوبِ حِفْظِ الْمَصْلَحَةِ الْكُلِّيَّةِ، قَالَ ابْدَاعُ وَ الْخَلْقُ دَائِمًا بِدَوَامِ الْخَلْقِ وَلَكِنْ يَتَغَيَّرُ إِضَافَاتُ  
الْخَلْقِ وَ التَّدْبِيرِ، فَيَقْلُ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ رِزْقٌ وَ فِي بَعْضِهِ نَصْرٌ وَ فِي بَعْضِهِ خَذَلٌ.

و جمع ضدین دو قسم است، حقیقی و مجازی. حقیقی خود در دایره  
امکان نیست و مجازی متحقق است، و مجازی دو نوع می تواند بود، یکی  
آنکه در ارضی که از بقیة طینت آدم مخلوق شد، در این مثال و خیال زمان  
نیز ظهور نموده و از ارض به منزله و کُر خیالِ افلاک و ملاءِ اعلی شده است  
و معتبر است نزدیک حکماء جایزاً و صادقاً بقاء، پس در این ارض  
ممنوعات موجود می شوند و نفیصین به ظهور می آید و حل اشکال اینجا از  
این کلمه می تواند شد که فرضُ الْمُنْغِ لیسَ بِمُنْغٍ وَ خیلُ الْمُنْغِ لیسَ بِمُنْغٍ.

و دیگر آنکه بعضی قوی ساجده حمل می کنند همتی را که مقتضای آن  
وجود شیء است و بعضی قوای حمل می کنند همتی را که مقتضای آن  
عدم شیء است. پس در ملاءِ سافل هر یکی از طرفین را صدق ذهنیه ثابت  
می شود، به ثبوت اصل آن در ملاءِ اعلی.

در حالتِ راهی بر همین کلمات اکتفاء کرده شد. فرصتِ اطالیتِ کلام  
نیافت و این نیز بر حسبِ امر و قع شد و الا آنچه آن صاحبِ حامعه نوشته اند  
کافی است:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاجِدٌ      وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَوَالِ يُشِيرُ

و السلام.

## مکتوب ﴿ ۷۴ ﴾

به جانب

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد آنچه در حقّ شان آمد)

تأییدات الهی شامل حال زبده اهل کمال، قدوة جامعین بین الحال و القال  
المخدوم المکرم المبعجل معین السّنة و الدّین، امین خزائن حقّ البقین باد، اما  
بعد، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مسنون سلام مرفوع آنکه نامه  
گرامی مصحوب پنجاه و سه جزو از مُصَنَّفِ ابی بکر بن ابی شیبہ رسید.  
چنانچه سابق به دو دفعه نیز پنجاه و سه جزو رسید. جزاکم الله خیر الجزاء  
و اَحْسَنَ إِلَیْکُمْ وَ أَصْلَحَ حَالِکُمْ وَ نَظَرَ إِلَیْکُمْ بِعَیْنِ اللَّطْفِ إِنَّهُ قَرِیبٌ مُّجِیبٌ از فحو  
ای نامه گرامی استیلائی خوفِ حاتم و غلبه عجز و شکستگی به ملاحظه  
نیافت فوق الفوق و بوحش از تلون احوال مفهوم شد، و هذه کُلُّها شهود عدل  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَلَى صِدْقِ الْحَالِ وَ سَلَامَةِ الْمَالِ فَإِنَّ السَّلَفَ هَكَذَا کَانُوا وَ أَشَارَ إِلَى ذَلِكَ شَيْخُ  
الطَّرِيقَةِ وَ إِمَامُ الْحَقِيقَةِ خواجه نقشبند رضی الله عنه فیما رَوَى عَنْهُ خواجه محمد پارسا  
فِي الرِّسَالَةِ الْقَدْسِيَّةِ. فقیر از مدّتی می خواهد که چیزی از نیک خواهی  
بر حسب فهم خود به تقدیم رساند و باز نظر به عموم علم ایشان و رسوخ در  
آنچه پیش ایشان محقق شده است حاصل بر سکوت می شود. بالجمله در  
این ساعت خُرَمی می نویسد تا بداند که در کدام موقع واقع می شود. مرضی  
الهی در این ایام پیری که وقت نواختن کوب رحلت است آن است که  
خود را بر نسبتی که از شیخ ابوالقاسم قدس سرّه گرفته اند، بدارند و از  
تفاصيل اسرارِ توحید و التذاذ به نیرنگی های او خود را کشیده در توجه

به تحلی اعظم که به عرف شیخ اکبر به حقیقت محمدیه معبر می شود  
مستغرق باید شد.

در این ساعت خود بر همین کلمه مجمله اختصار رفت. باید دید که در  
ذهن عالی در کدام موقع واقع می شود.

✽

### مکتوب ۷۵

به نام  
شاه نورالله ﷺ

برادر عزیزالقدر میان نورالله بوره الله تعالی، در حفظ حافظ حقیقی باشند  
رسیدن ایشان به بدهانه به خبریت معلوم شد، الحمدلله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه:  
به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سر گوی آن نگار کشی  
مشق توجّه با طالبان کردن جمع هفت ثمره می دهد زیاده. والسلام.

✽

### مکتوب ۷۶

به نام  
شاه نورالله ﷺ

برادر گرامی قدر میان نورالله رقاء الله الی معارج الکمال، ار فقیر ولی الله بعد از  
سلام مطالعه نمایند، وصیت داریم که با میان محمد عاشق و شما خواهیم  
گفت در وقتی از اوقات مبارکه، خداوندا این دو کس را به مراتب عالیه

فایز گردان و در این میان مردم را از ایشان نفعی ده، مدّتی فراوان - و ایشان را  
توفیق کرامت فرما که این وصیت را کما یسبغی اتمام کنند:  
گفت غنی مُستهام مُحتَحَن می [؟] با صنم با پیراهن  
و السّلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۷۷ ﴾

به نام  
شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

برادر گرامی قدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از  
سلام محبّت التزام مطالعه نمایند که رقیمة ایشان مخیر از عاقبت رسید و  
حقیقت مرقومه واضح گردید:  
در راه عشق مرحله قُرب و بُعد نیست

می بینمت عیان و دُعا می فرستم

خطوط ایشان به تواتر و توالی رسیده. در بعضی احیان به سبب سرعت  
قاصد و اشتغال به درس یا سببی دیگر مانند آن، در نوشتن جواب فتور  
واقع می شود. اگر جواب ننویسم آن بنابر یکسان بودن غیبت و حُضور  
- نوشتن نوشتن است، به اختیار طلب خیرت ایشان دنیا و آخرت، اگر  
بنویسم آن بنابر مقضی جوشش دل و عدم موانع و اشغال:

تَنْقِلُ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا وَ صَبَاتِي بَعْلُوها لَا تَنْقِلُ

و السّلام.

\*

## مکتوب ۷۸

به نام  
**شاه نورالله** رحمۃ الله علیه

برادر گرامی قدر شاه نورالله نورۃ الله تعالی، از فقر ولی الله بعد از سلام شوق و غرام مطالعه نمایند، شوق ملاقات نوشته بودند. از این طرف به همین نوع بلکه زیاده از آن دانند:

گر شاخ صبوری پیر آید چه عجب

ور محنت دُوری بسر آید چه عجب

اگر محمد محسن مُشتاق است آنچه مناسب استعدادش دانند بگویند از مراقبه احاطه و مثل آن. چون نوبت به مرقبه رسد از گذشت جهر و خفیه هیچ چیزی مؤثرتر از مراقبه احاطه نیست.

جذب عبارت از توحید افعالی و صفاتی و ذاتی و نسبت بی‌نشانی است که آن را یادداشت می‌گوییم و سلوک عبارت از ملاحظه انواع طاعات و طهارات و انوار ارواح طیبه مشایخ است. هر که این هر دو راه طی کرد کارش آخر شد. لیکن اجتهاد در دوام ذکر لازم است الی الله حتی یأتیه الیقین آی الموت. والسلام.

## مکتوب ۷۹

به نام  
**شاه نورالله**  
 (مشمول بر مراقبه)

باسمه سبحانه

برادر گرامی قدر میان نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند، رقیمه کریمه رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست. بنابر اظهار ایشان استحاره کرده شد. ظاهر گشت گویا حضرت قبله گاهی قدّس سرّه بر شما متوجّه اند و شما چشم وا کرده اید و به ادنی تأثیر که احساس می کنید سر می جنبانید و حرکتی می کنید و این چشم وا گذاشتن و سر جنبانیدن سبب ناخوشی حضرت ایشان می شود. بالآخر بسیار نامحظوظ شدند و عتاب کردند. این فقیر در این باب سفارش بلیغ ادا کرد. آن حضرت عفو فرمودند و فاتحه خواندند. بعد از آن دیدم که بار دیگر حضرت ایشان از خانه برآمدند و مجلس توجّه شد. بر شما متوجّه شدند و شما چنانکه شرط است چشم خوابانیدند و مستغرق شدند. این واقعه طولی دارد. اما آنچه به شما منعلق بود همین قدر است. حاصل این جواب معلوم می شود که مأموراید بدان که در رنگ صوفیان باشید و به اشغال ایشان مقید باشید. لیکن مع هذا شما نیز استحاره کنید، هر چه ظاهر شود به عمل آرید. و مع هذا اگر ختم قرآد و امثال آن به ثواب حضرت ایشان بجا آرید و همچنین مشایخ طریقه ما، نیز بهتر است. والسلام.

## مکتوب ﴿ ۸۰ ﴾

به نام  
**شاه نورالله** رحمۃ اللہ علیہ  
 (مشمول بر معرفت عظیمه)

برادر گرامی عزیز القدر میان نورالله نورۃ الله تعالی، بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که شوقی به دیدن شما در باطن محسوس می شود تا وجهش چه باشد. خط بهجت بمط رسید و حقیقت مرقومه مکشف گشت. آنچه از میان محمد عاشق قلمی نموده بودند الحمد لله و المنة و أسأله العزید، إنه قریبٌ مُجیبٌ و آنچه از قُرب ملاء اعلی نوشته بودند، همچنان است به این معنی که اقامت اتفاقات مرضی و مستحسن است و آنچه از رؤیاء نوشته بودند صدقها الله تعالی «إِنَّهُ فَعَالٌ لِّمِشَاءٍ»<sup>۱</sup>. فقیر نیز به نفس وقوع مصموم این رؤیا جازم است هر چند تشخیص وقت نکرده، چنان می نماید که اینجا انواراند محیطه به عالم بشر رنگی از عالم برمی خیزد و آنجا درمی گیرد، کیفیت منعقد می گردد. چون ظل این کیفیت بر زمین می افتد باز رنگ آن در انوار محیطه می گیرد و همچنین دور می شود تا آنکه رنگ انسلاخ و قطع علاقه از نیکان و رنگ شرور از بدان در آنجا درآید و سبب اهلاک عام گردد. «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»<sup>۲</sup> - حقیقت این وجدان عظیم اقدر نیک نیک تأمل کنند. والسلام.

\*

۱- در قرآن کریم - سورة یوسف، (۱۲)، آیه ۱۰۰، چنان آمده: «إِنَّ رَبِّي لَبَیْظٌ لِّمِشَاءٍ»  
 ۲ - ال عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشاق (۸۴)، آیه ۲۳.

## مکتوب ۸۱

به نام  
**شاه نورالله** رحمته الله علیه

(در تحقیق حقیقتِ رؤیا و تأویل و تعبیر در بعضِ واقعاتِ اوشان)

برادر گرامی قدر میان نورالله، نورّه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت انجام مطالعه نمایند، خطُ بهجتِ نمط رسید و حقیقتِ مدرحه معلوم گردید. اگر این دو واقعه که نوشته بودند از قبیل سوء مزاج که لازم بیماری است نداشتند، دلالت دارند بر حصولِ بقا. زیرا که بقا درست نمی شود تا بنده حضرت حق را جلّ شانه نبیند. در بعضِ واقعات خویش در صورتِ نساء که در مباشرت کمرهای نسوان می کند. تحقیق در این مسئله آن است که مُشاهد به فتح ها در واقع همان ادراک مجرّد است که نفس این عبد به لَوّی آن منصب گشته و در وی فانی شده و به وی باقی، لیکن در آن که شرح و بیان آن ادراک مجرّد می کند به اقامتِ صور و اشباح مناسبه، پس اگر این انصبغ شایع باشد و نفس را از جمیع جهات احاطه کرده باشد که غضبیّه و شهویّه و حکمیّه و غیر آن ست لاچار در صورتِ نساء مشاهده کند که در آن که مرتب قوّتِ شهوت را بجز صورتِ نساء تصوّر نمی کند که قبله آن قوّت اوست. این فقیر در کهنبایت واقعه دید گویا حضرت مبدأ به صورتِ حوایی جمیل برآمده که با زنی خود مداعبه می کند و چیزی از قَضه می دهد و من نیز با ایشانم و در این مداعبه شریک ایشان. و در اعطاء قَضه سفیر در میان ایشان. فی الحقیقت آن جوانِ جمیل من بودم از جهتِ بقاء قوّتِ شهویّه من

به حق و آن قضیه این مال دنیا بود از جهت صیرورة آن در حق من، از قریب  
 لهیه که عارف را هر چیز قربان می شود که به حق بدان تقریبی جداگانه  
 می یابد. اما دیدن پیغمبر صلی الله علیه و سلم در صورت طفل به دست  
 خاصه خویش که کارها می فرماید پس ضربی از تصویر است مَر معنی قُرب  
 فرایض را. گویا حضرت حق در انتظام ملت امری خواسته و آن حضرت در  
 رنگ جوارح است در اتمام آن امر مُراد. ما دیدن حضرت رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم که فتح مکه کرده اند و مردم چند گریخته اند و  
 به هدایت شما آن قوم مُهتدی شده اند، و به شفاعت شما اسلام ایشان رُتبه  
 قبول یافته، این واقعه بشارت دیگر است که دلالت می کند بر رُسوخ قدم در  
 امر طریقت که ما آن را عَن عَن به اتّصالِ سند از حضرت پیغمبر علیه الصلوة  
 و السّلام یافته ایم. حق سبحانه این بنده عاجز را و حمیع دوستان و یاران  
 صمیمی او را در آداب شریعت و طریقت راسخ قدم گردانیده حاملِ لواء  
 مجدّدیت گرداناد، و إِنَّهُ لَا يُخْلَفُ الْمِيعَادَ و اما آنکه ما در اوّل سخن قید عدم  
 اختلاط به سوء مزاج کردیم بحجت آن است که کلمات اهل تحقیق متفق  
 شده بر آنکه هر واقعه که مرد بیمار آن را بیند و سوء مزاج را در آن دخلی  
 باشد آن را اعتباری نیست «وَاللهُ أَعْلَمُ»<sup>۱</sup>. و السّلام.

\*

۱- آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النّساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱، الانعام (۶)، آیه ۵۸  
 یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشاق (۸۳)، آیه ۲۳.

## مکتوب ۸۲

به نام  
شاه نورالله رحمه الله

(در ارشاد و آنکه کدام کدام لطیفه از لطایف شان غالب است  
و ارشاد اسباب نشأة آنها)

برادر عزیزالقدر شاه ثورالله بوره الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت النیام مطالعه نمایند که لطیفه غالبه در میان لطایف شما قلب و خفی است. ایفاظ قلب به ذکر جهر و به سماع غناء و توحه به سخنان محبت انگیز باشد و ایفاظ خفی به ذکر خفیه با ملاحظه لا موجود إلا الله و مراقباتی که مناسب این معنی است. این است اجمال قول و تفصیل آن به حسب هر استعدادی جدا است. در آنجا حکم قلب خود را باید ساخت. در معرفت قلب به خاطر فقیر رسید، رباعی:

تا ظن نگنی مدرک و یا بنده دل است

یا توسن بازنده و تازنده دل است

گویم به تو رمز گر بفهمی آن را<sup>۱</sup>

این گوهر تابنده به خود، زنده دل است

من بعد نیز در باب قلب و خفی چیزها نوشته خواهد شد. والسلام.

\*

۱- در اصل: «گویم به تو رمزی اگر بفهمی آن راه تصحیح قیاسی کرده شد.

## مکتوب ۸۳

به نام  
**شاه نورالله**  
 (در تحقیق معنی رباعی)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورۀ الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام  
 محبت مشام مطالعه نمایند که از معنی این رباعی استفسار کرده بودند.  
 رباعی:

تا ظن نگنی مدرک و یا بنده دل است    یا توسن بازنده و تازنده دل است  
 گویم به تو رمز گر بفهمی آن را    این گوهر تابنده به خود زنده دل است  
 غرض از این رباعی تنبیه است بر حقیقت انسان که آن را به دل تعبیر می کنند  
 و بیان طبقات آن حقیقت. پس طبقۀ ظاهره از وی قوت مدرکه متحرکه  
 بالاراده است و این معنی در جمیع انواع حیوانات یافته می شود. این طبقه آن  
 نیست که انسان به آن ممتاز باشد. طبقۀ خفی تر از این عقل است که در  
 حیوانات یافته نمی شود و اخصّ صفات عقل انتقال است از چیزی  
 به چیزی، خواه به طریق قول شارح باشد یا برهان یا دلیل خطابی یا حدس و  
 آن را به اعتبار این صفت به توسن تازنده تعبیر کرده شد. زیرا که دور دور  
 رفتن عقل در افکار مشابه است به دویدن اسب تیز رو و در لفظ توسن اشعار  
 است با آنکه اصل عقل همان قوت حیوانی است، هر چند به زیادت بعض  
 امور، نام عقل انسانی یافته باشد و نیز از اخصّ صفات او فخر و بر خود  
 گشتن و در جلب نفع و دفع ضرر و در حُب جاه همت صرف کردن است و  
 به این اعتبار بازنده گفته شد و این طبقات به منزله پوست است حقیقت آدمی

را واصلِ حقیقت او گوهری است تابنده یعنی مُضی و متشعشع و به خود  
 زنده - یعنی مجردی که جسم به او زنده می شود و او را معنی زندگی از  
 کسی حاصل نشده و آن نفس ناطقه است بلکه حجرِ بُہت که روشنی نفس از  
 وی است و او فی الحقیقت حبابی است از تجلّی اعظم که در سطح این نفس  
 ظاهر شده و در آخر ملحق خواهد شد، به تجلّی اعظم، و ابدال دهر به همان  
 وجود خود که به منزله وجود عرض است به نسبت جوهر در ضمن تحقق  
 تجلّی اعظم ابدال دهر متحقق خواهد ماند. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۸۴ ﴾

به نام

**خواجہ محمد امین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ**

(که از مخصوصان آنجناب اند، در رفع شبهات مکتوب شیخ احمد  
 سرہندی که در باب مقامهای خلّت و آنکه حصول آن مر آنحضرت  
 صلی الله علیہ و سلم را به واسطه بعض افراد اُمت نوشته اند)

برادر عزیزالقدر خواجہ محمد امین اکرمہ اللہ تعالی بشہودہ سؤاں کردہ  
 بودند کہ حضرت شیخ مجدد قدس اللہ تعالی سرّہ العزیز در مکتوب نود و  
 چہار از جلد ثالث و غیر آن نیز تصریح کردہ اند بہ آنکہ آنحضرت را  
 صلی اللہ علیہ و سلم، بعد ہزار سال بہ واسطه بعض افراد اُمت مقام خلّت  
 حاصل شد و دعاء اللّٰہم صلّ علی محمد کما صلیت علی ابراہیم مستجاب گشت و  
 بہ اشارہ مفہوم می گردد کہ مراد از آن فرد ذات حضرت مجدد است و

این مقدمه به ظاهر مورد اشکالات کثیره است. از آن جمله آنکه توسط فردی از افراد امت در حصول مقام خلّت که از اعلی مقامات است مستلزم فضل او بر ذات حضرت خاتم الانبیاء است علیه الصلوات و التسلیمات. و حضرت مجدد متصدی جواب این اشکال خود شده‌اند که خُدام و غلمان اگر برای مولای مخدوم لباسی فاخر تیار کنند هیچ مزیت ایشان را لازم نمی‌آید. و فیه ما فیه و از آن جمله آنکه در حدیث صحیح وارد شده است **إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا** و این حدیث نص صریح است در اثبات خلّت مر آنحضرت صلی الله علیه و آله را، پس قول بعدم حصول آن مرتبه الا بعد هزار سال مخالف حدیث صحیح صریح باشد. گفته نشود که مراد از این خلّت که در این حدیث وارد شد مطلق محبوبیت است نه خلّت مصطلحه. فلا اشکال زیرا که تشبیه به خلّت حضرت ابراهیم علیه السلام از این تأویل ابا می‌کند. پس در این مسئله آنچه نزدیک تو منحقّق شده باشد بنویس. به این سبب به خاطر رسید که هر چه در حالت راهنه توفیق تحریر آن یابد بنویسد. باید دانست که کشف اهل الله راست و درست است ولیکن در بعض اوقات حقیقت الامر را به طریق اجمال درمی‌یابند و در بعض اوقات به تفصیل - شبیح به شبیح و در بعض اوقات بغیر حجاب. و متبعان کلام صوفیه لاچاراند از دانستن اجمال و تفصیل و غماض نظر از مخالفتی که قایل را در میان کلام مجمل و کلام مفصل می‌باشد، پس ما شک نداریم که در هر طایفه از زمان فیضی دیگر فتح می‌کنند و در این زمان فیضی دیگر در میان مردمان مفوح شده و چون روح حضرت خاتم النبیین علیه الصلوات و التسلیمات به سبب علوی مبدأ یقین ایشان و عموم فیضی که از

دست ایشان بر مردمان إلقاء شده است و به سبب ظهور انتظام دوره به نوری که از حجر بُهت ایشان سر بر آورده و لِاسْتَبَاطِ أُخْرٰی لَا تُطِيقُ أَنْ نَحْصُوها غَايَةً هَذِهِ عُنْوَانُ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَ شَبَّحَ أَنْ وَ رُؤُوسِ أَنْ وَ مَظَنَّةُ أَنْ وَ تَمَثِيلِ صُورَتِ وَ هَر چِه از این قبیل می توان گفت، شده است. هر فیضی جدید که در عالم پیدا می شود و به تازگی بر روی کار می آید ضمیمه حَظِيرَةِ الْقُدُسِ می شود به سبب احجار بُهت، ای نفوس بنی آدم که طبقه بعد طبقه پیدا می شوند. اهل دل بسا است که این امر را اجمالاً ادراک کنند و به این لفظ تعبیر نمایند که این کمالات الحال آن جناب را حاصل شده است و تفصیل این کلام و ایعای حقّ آن است که گفته شود مَصْلَحَتِ کَلِيَّةِ الْهَيَّةِ تَقَاضَا كَرْدِه است که بعض شروح و تفاسیل و عکوس تجلّی اعظم در هر عصر پیدا شود و مشای آن حجر بُهت شخصی باشد از کَمَل و آن حجر بُهت به آن نور مُجَدّد به منزله شعاع تجلّی اعظم و به مثابه اعراض آن جوهر افخم گردد و آن به طور خود است به حسب اطوار و ادوار و به طور خود است به حسب اشخاص و ازمان و این فقیر اشارتی کرده به این قسم ظهور و به این قسم استکمال در این بیت با جمالِ ذاتیش حسنِ دگر درکار شد

چشم او را سُرْمه ام یا زُلف او را شانه ام

چون این مقدمه مُمهّد شد مقدمه ای دیگر باید دانست که حقایق اجمالیّه که بر اهل الله ظاهر می شود چون لغت و عرف ز تعبیر آن کوتاه است همین طایفه لفظی از کتاب و سنّت که به حسب فن اشاره و اعتبار بر آن حمل توان کرد، می گیرند و آن را عنوان آن حقایق اجمالیّه فایضه بر قلب ایشان می گردانند و سخن را به آن مربوط می سازند و آن معارف عامضه را در پرده

آن لفظ ادا می فرمایند. مفسران از مطالعه کنندگان را لازم است از خصوصیت آن لفظ اغماض نظر کنند و مطمع نظر خود همان حقیقت اجمالیه و معرفت غامضه سازند. پس فیما نحن فیهِ اقامتِ لفظ خلّت و استجابت دعاءِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیمَ و تصویر دایره‌ای که مرکز آن صرف ذات است و محیط آن کمالات ذات و باز صیرورت آن مرکز دایره تامّه که مرکز آن محبویت است و محیط آن امتزاج محبت همه نیرنگ فن اشاره و اعتبار است. اعتراض به مثل این مقدمات وارد نمی شود چنانکه در صورتِ رأیتُ اسداً یزایی اعتراض به فقدِ انیاب و اطفارِ اسد یا دُبر و ذنب او وجهی ندارد و همچنین سخن در حقیقِ قرآن و حقیقِ کعبه و حقیقِ محمدیه و بیانِ دوایر و اقواس.

پس خلاصه کلام آن است که بعد از الف فتح دوره‌ای دیگر شده است که به بعض اعتبارات اجمال فیوص متقدمه است. مثلاً احوالِ قلب و رُوح و سرّ غیر آن همه مجمل شده هیئت جمعیت پیدا کرده و به بعض اعتبارات تفصیل فیوص متقدمه است. مثلاً مسایل حجر بُهت و انانیت کبری در این دوره مفصل تر است از ادوارِ سابقه و تفصیل حقایق این دوره شرحی می طلبد که این ورق گنجایش آن ندارد و بالجمله شیخ محدّد ارهاص این دوره‌اند و بسا معرفت مختصّه این دوره که از زبان شیخ به طریقِ رمز و ایما سرزده و شیخ قطب ارشاد این دوره است و بر دست وی بسیاری از گمراهانِ بادیه طبعیت و بدعت خلاص شده‌اند. تعظیم شیخ تعظیم حضرت مدوّر ادوار و مکوّن کاینات است و شکر نعمت شیخ شکر نعمت مُعِیص اوسب اعظم الله تعالی له الأجور - فقیر در اکثر معارف که شیخ به زمانِ فتح

دوره آورده، مُصَدِّقِ اوست، مثل اشاره به توحیدِ شهودی. اگرچه شیخ از رمز و ایماء در آن تجاوز نکرده و سخن بی پرده ادا نفرموده و مثل قول به حَقَانِیَّتِ عُلَمَاءِ اهلِ سُنَّت در معارفِ اجمالیه که به تقلیدِ انبیاء علیهم السَّلام اخذ کرده‌اند و مخالف نبودن آنها با تحقیقاتِ صوفیه. زیرا که معارفِ عدما مقتضی است بر بیانِ حَظِیرَةِ الْقُدُس و تجلّی اعظم و آن متعین است در نفسِ کلّیه بسانِ صورتِ رأیی که در مرآة متعین شود. از این تعین بساطتِ اُولی چند مرحله برتر است و ایشان هر چه از این مرتبه خبر می دهند همه راست و درست است و در این صورت واجب است قول به حدوثِ ماسوای الله و قول به اراده که تعلّقاتِ متجدّده داشته باشد.

این است آنچه نزدیک فقیر در شرح معارف شیخ مجدّد متعین شده و گر تحقیقِ دانشمندان در حلّ این اشکال سر دهیم می توانیم گفت که غرض شیخ اثباتِ اصلِ خلّت است آنحضرت را صلی الله علیه و سلّم در اوّل امر بغیرِ تَوَسُّط و اثباتِ تَوَسُّطِ خود در فیضانِ خلّت بر بنی آدم به این معنی که به تَوَسُّط او بعد هزار سال مردمان حصّه‌ای از آن خلّت یافتند و در اینجا هیچ خدشه نمی آید. زیرا که فضایلِ اضافیه مثل مقتداء و متبوع عجم شدن به تَوَسُّطِ خلقِ متحقّق شده است و همچنین هر عالمی که به سببِ او جمعی مهتدی شوند و اتباعِ حضرت خاتم الانبیاء صلی الله علیه و سلّم درست کنند و آن عالم واسطهٔ عمومِ دعوت و مقتداء بودن آنحضرت ﷺ مر آن قوم را خواهد بود، انکار آن مُکابره است و الحمد لله تعالی اوّل و آخراً و ظاهراً و باطناً و صلی الله علی خیر خلقه محمّد و آله و اصحابه و سلّم.

## مکتوب ۸۵

به نام

خواجه محمد امین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ(در سرّ قدیم بودن قرآن و نزول وحی به واسطه ملائکه  
و بیان حقیقت قرآن شرف صدور یافت)

برادر خواجه محمد امین اکرمه الله بشهره سؤال کردند که سرّ قدیم بودن قرآن چیست و فرود آمدن وحی از کجاست و حقیقت قرآن چه معنی دارد؟ بدانند که چون در ازل پیش از زمان تجلی اعظم در سطح حقیقت مطلقه متعین شده کمال از کمالات تجلی اعظم به وی قایم شده مانند قیام ضوء به جسم آفتاب و آن کمال تدبیر نفوس انسانی است به علوم منزله از راه نفوس کامله از نفوس بنی آدم بر قانون علوم که صورت انسان آن را تقاضا می کند در افراد خود به اقتضای اولی بدون شرط به اسباب کشف با مقدمات اولیه عقلیه و مانند آن و این کمال یک تعینی و امتیازی پیدا کرده است و یک حدی جامع و مانع بهم رسانیده. بعد از آن در عکوس تجلی اعظم که در احجار پهنه ای ملای اعلی متعین شده است صورتی دیگر گرفت و هیچ علم در آنجا مُمَهَّد نشد به ذکر آلاء الله و به ایّام الله و به مجازاة المعاد و مخاصمت کفار و تعین احکام در عبادات و تألیف منزلی و تألیف مدنی و دوایر کشاده تر شد بعد از آن چون حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم مبعوث شدند آن علوم به مدد غیبی که از صلب حظیره القدس برخاسته است و هم ملای اعلی همه آن را تعین نموده و جبرئیل علیه السلام مقدم ایشان است در این تعین در عقلیت. آنحضرت صلی الله علیه و سلم لباس لغت

غریبه و أسلوب بدیع سُور و آیات پوشید و آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 آن را به مردمان رسانیدند و در تبلیغ آن جارحه شدند از جوارح الهی و  
 به قوت غیبی این کار را سرانجام دادند. هزاران هزار افواج ملائکه ملهم شد  
 به محبت آن و حفظ الفاظ آن و بنی آدم قرناً بعد قرن آن را تلاوت کردند و  
 به آن تقرّب نمودند به خدای عزّ اسمه و در صحیفه اعمال ایشان مکتوب  
 شد. پس در موطنی از عالم مثال که متوسط است در عالم علوی و سفلی و  
 برکات ارض و سماء هر دو در آنجا جمع می شود، صورت گرفت و طرفه  
 وسعتی پیدا کرد. پس قرآن قدیم است به اصل خود و مُحدث است به اعبار  
 نزول و عربی است و کلام حضرت حق است و مُنزل به واسطه ملک کریم و  
 مثلاً بر السینه عباد و مکتوب در مصاحف فخیم الشّان و در ملاء فرشتگان  
 واجب التعظیم و کثیرالبرکات و تلاوت آن مؤثر در حاجات بنی آدم که  
 القرآن لما قرئ له و متعین در ملاء اعلی و عالم مثال.

و من بحمد الله تعالى مُستیقّم از این حقیقت معینه در عالم مثال بی واسطه:

وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ شَعْرَةٍ لِسَانًا لَمَّا أَشْتُوقِيْتُ وَاجِبَ حَقِّهِ

والسلام.

\*

#### مکتوب ﴿ ۸۶ ﴾

به جانب والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه**  
 (در بشارت عظیمه الفخامة، کثیرة الجلالة)

عزیزالقدر، برادر گرامی میان محمد عاشق ظاهراً و باطناً در حفظ  
 حافظ حقیقی باشند امیدواری از فضل حضرت باری آن است که چون

عکوسِ مرایایِ تحلی اعظم با حقیقتِ تجلی اعظم پیوندند و أشعه گرداگردِ  
عکوس جمع گردد ما و شما آسوده ای ابدالآباد به هم قرین یک دیگر  
باشیم، وصالاً لا فراق بعده و انبساطاً لا انقاض بعده در این معنی بیتی هندی  
به خاطرِ فاتر ریخته اند. دوها<sup>۱</sup>:

میری مَنْ مین پیت بسی جس دیکھی مُجھ چین  
گلی گلی آب کیون پھری، کیون گُوی دن زین  
حالا به همین دو سه کلمه اکفا باید کرد. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۸۷ ﴾

به والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق جیو سلمهم الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد  
از سلام مطالعه نمایند که کتابِ مُسلسلات فرستاده شد. عشره اخیرِ شعبان و  
تمام ماه رمضان قصدِ اعتکاف داریم و دل چنان می خواهد که شما نیز  
همراه باشید تا این حدیث به صحبتِ دوستان خوش بگذرد، تا مقدور  
در آمدن مکتب نباید کرد که مدتها گذشته است که ملاقاتی که به فراغ دلها  
باشد میسر نشد. هر ساعتی خوش که با دوستانِ جانی در مراقبه شمیر  
احدیت گذرد به هزار سال برابر نمی توان کرد. والسلام.

■

۱- «دوها» به معنی «شعر» در زبان هندی. مطلبِ شعر در سینه من معشوق است که از دیدن او مرا  
عیش میسر است. پس چرا مرا اکنون در کوچه ها باید گشت و چرا شب و روز فریاد باید کرد.

## مکتوب ۸۸

به والد بزرگوار کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در بیان آنکه خدای تعالی را به نسبتِ هر بنده تربیتی محض است  
و بیانِ طرقِ علمِ این معنی)

عزیزالقدر برادرِ میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة والسُّؤْلُ مِنْ فَضْلِهِ تَعَالَى أَنْ يَجْمَعَنَا إِيَّانَا وَإِيَّاكُمْ «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ»<sup>۱</sup> خدای تعالی را به نسبتِ هر بنده تربیتی است خاص و هر بنده را در جنابِ او شریعتی است مخصوص که وی را نصیب کرده اند. خط رسید از کشاکشِ هواجش و وسوسِ خلاصی شد و شکوک و ظلماتِ زوی بازماندند و این وقت تمکین تمام حاصل کرد و قابلِ ارشادِ مُسترشدان گردید. باقی ماند این علم به چه نوع حاصل می شود. اصل آن خلقِ علمِ ضروری است از پس پرده غیب در قلب این عبد گاهی معتمد در طاهر امر بر فراست و نظر در بعضِ تقلباتِ احوال خود و گاهی بر اخبارِ مُخبری صادق از تراحمِ الحق در حقّ وی. این همه امور مشایعتِ علمِ ضروری می کنند نه اصل او موقوف این امور بوده است. پس به کتاب از ابوابِ کلیّه علمِ مذکور تشخیصِ لطیفه عالیّه بر این شخص است و فهمِ معامله باطنیه که به این لطیفه می کنند و بابِ دیگر تشخیصِ احکامِ بخت است که در صورتِ دوره و همیه منمّثل می شود و طالع نامه با فراستِ صادق اهل معرفت را به آن ره می دهد.

۱- «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

دیگر تشخیص نوع نفس است از انواع تیسعه مبینه در این باب و فهم معامله مخصوصه با وی و لنا فی هذه الأبواب کلام و تحقیق در اینجا نکته دیگر نیز باید بهمید. گاهی مرد عارف در تشخیص احکام جزئیّه می‌افند و کلیّات را کوّات و شوارع آن می‌سازد. پس در بعض اوقات کلام از نظم اعتدال می‌افتد و الوان اصول در فروع جلوه می‌نماید و علم بداهت نیز رنگ همین تخالط است هذا والحمد لله أولاً و آخراً. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۸۹ ﴾

به والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه**  
 (در جواب بعضی سؤالات)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق اعزه الله تعالی فی الدنیا و الآخرة وجعله قرّة لعیوننا و عیون سلفنا، «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۱</sup>، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند که رقیمة کریمه متضمّن دو سؤال رسیده و طلب جواب از مضمون آنها واضح گشت.

سؤال اول آنکه اگر شخصی به لسان حقیقت کلیّة خود برّوز شخصی را مسألت نماید و بعد قرون آن شخص به وجود آید. شخصی سایل را به سبب وجود آن ابتهاج و انبساط می‌شود یا نه. جواش آنکه ابتهاج و انبساط نازل از حقیقت کلیه مثل نزول سؤال از آن حقیقت متحقّق است،

۱- «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»: ابراهیم (۱۴)، آیه ۴۰، فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

قضیۀ لکونِ ذلک مُوافِقاً لِلْمَصْلَحَةِ الْکَلْبَةِ و ابتهاجی و انبساطی که مقرّر آن نفس و روح باشد مَن غیر نرول من الحقیقه الکلبیه محقق نیست، بلکه یحتمل که وجود علم آن شخص متحقق نباشد.

سؤال ثانی آنکه تشبّیح تعلّق بدنی الهی با خلق به صورت تعلّق نفس ناطقه با جسد حق است یا نه. جوابش آنکه حقّ است. زیرا که در تجلّیات معنویّه و تجلّیات صوریّه تشبّیح مُنبی می شود بر مناسبت و این مناسبت در میان امرین اَبْلَغ مناسبات است وَ اِنْ کَانَ حَقِيقَةُ الْخَلْقِ اَعْلٰی مِنْ ضَرْبِ الْاَمْثَالِ.

✽

### مکتوب ﴿ ۹۰ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در ارشاد بعضی اسرار به طریق اشارت

و تاویل کلام حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوٰة و السّلام)

عزیزالقدر برادرِ میان محمد عاشق سلّمه الله از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که رقیمة مرسله رسید احسن الله تعالی الیکم خاطر همیشه جویان اخبار فرحت آثار و خواهان دیدار مسرت بار می باشد:

ای تویی که از نام تو می بارد عشق      و ز نامه و پیغام تو می بارد عشق  
و این کلمه اشارت است به ظهور آثار لطایف خفیه در کلام و علوم و غیر آن.  
در بعض کلام حضرت موسی علی نبینا و علیه الصّلوٰة و السّلام آمده است

کہ خدای تعالیٰ قسمت کرد قابل بنی آدم را بر ملائکہ و قبیلہ بنی اسرائیل را خاص بہ خود گردانید و این کلمہ اشارت است بہ اختصاص حضرت ابراہیم و ورثہ او بہ ذات تجلی اعظم از جہت بودن حجر بُہتِ او منصہ ظهور تجلی اعظم و محلّ بدو ارادت و قضا با تجلی اعظم و جزو و ذرّہ حضرت او جارحہ از جوارح تجلی اعظم و محفوظ ماندن سرّ او در بعض ذرّیت او لاسیما در قبیلہ بنی اسرائیل کہ انبیاء در میان ایشان بی شمار پیدا شدہ اند. همچنان خدای تعالیٰ اصطفیٰ فرماید در ہر قرن از اولاد و اتباع حضرت ابراہیم طایفہای را و آن طایفہ را بہ خود منسوب می سازد. «ذلک تقدیرُ العزیزِ الغلیم»<sup>۱</sup>.

❦

### مکتوب ﴿ ۹۱ ﴾

بہ والد بزرگوارِ کاتبِ حروف

**شاه محمد عاشق پُہلّتی عفی عنہ**

(در جواب سؤال از بعضی معارف حضرت خواجہ بیرنگ قدس سرہ

و سؤال از حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ و در تعبیر واقعہای عزیزی)

عزیزالقدر، قدیم امعرفت برادرِ میانِ محمد عاشق سلّمہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد از سلام محبت مشام مطالعہ نمایند، الحمد للہ علی العافیۃ والمسئول من جنابہ جلّ مجدّہ عافیتکم و عافیۃ جمیع اصحابنا و آحابنا فی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّحِیْبٌ - سؤال کرده بودند کہ حضرت خواجہ بیرنگ لطیفہ روحیہ را از سایر لطایف چرا مفحّم تر گفته اند؟ باید دانست

۱- الانعام (۶)، آیہ ۹۶؛ یس (۳۶)، آیہ ۳۸، فُصِّلَتْ/حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیہ ۱۲.

که لطیفه روح و سرّ بر دیک عارفان حکم تن دارد و لطایف خفیه حکم جان تا وقتی که تن محکم نباشد دگر جان لطیف نمی تواند شد، بلکه می توان گفت که تن شمع و ظاهر است و جان خفی و باطن دار و گیر همه بر ظاهر است آن به منزله ای محسوس است و این به منزله ای معقول آن به منزله ای اصل شی است و این به منزله ای وجوه و اعتبارات تکلیف سلوک، قصدی و ارادی باشد منوط به روح و سرّ است و غیر آن همه ظهور استعدادات اریه است از این جهت خواجه نصیریه شان روح می فرماید

دیگر سؤال کرده بودند که در حدیث آمده است. **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ لِعَقْلِ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَذْبِرْ فَأَذْبَرَ** سرّ آن چیست باید دانست که چنانکه انواع کلیّه را در مرتبه اوایل روح تمثلی هست، گاهی آن تمثّل را عقول نوعیه می گوئیم. همچنان صفات و خواص بعض انواع را قریب آنحا تمثلی هست و عقل که مرادف دانایی است اوّل چیزی است که در این موطن از صفات شامله افراد انسان متمثّل شده، بعد از آن رحم متمثّل شد و بعد از آن عفاف و علی هذا القیاس پس حدای تعالی در این موطن تکلیف بکن و مکن را مشتمع ساخت. چنانکه در موطن سعادت و شقاوت جسم آدمیان را به بیاض و سواد مشتمع فرمود. پس **أَقْبَلَ** و **أَذْبَرَ** کنایت از اجمال معنی بکلیف است یا فعل چیزی و کف از چیزی.

دیگر سؤال کرده بودند که شخصی در خواب دیده است که شما دو ثمره از فقیر با خود برده اید و او را در آن ثمر شریک ساخته اید، تعبیرش چیست؟ تعبیرش استعداد فیض ظاهر و باطن است بار در خواب دیده که شما او را طواف کعبه کنانیده اند. تعبیرش دخول در طریقه صوفیه به واسطه شما، **والحمد لله أولاً و آخراً.**

## مکتوب ۹۲

به والد بزرگوار کاتبِ حروفِ دامِ ظلّه  
شاه محمد عاشقِ پُہلتی عفی عنہ

(در باب ارشاد سرّ آن صحت معرفت و جواب سؤال از تطبیق  
کلام خواجه بزرگ و هم بعضی اکابر)

عزیزالقدر برادرِ میان محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنہ  
بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة یکی از نعم الهی  
استقامت مکاشفات الهیّه آن عزیزالقدر است خصوصاً در آنچه تعلق  
به لطایف کامنه داشته باشد. بعد از آن که به وجهی ظاهر شود که آمده ار  
آورده بودن به این پیدا می کند و جزم و یقین به آن مقرون گردد و هذه الایقاظ  
قد اشرتُ فیہا الی مسائل مُهمّة فی ضَمَنِ قُیُودِ اَنْتَ اَثَبْتُ بِہَا وَ مَظَانِ اَحْرَرْتُ عَنْہَا  
نوشته بودند که حضرت خو جہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرموده اند که مقصود معرفت  
است گو به یک دو اسم باشد و بعضی اکابر نیز گفته اند که مقصود قُرب است  
نه معرفت و وصول است نه حُصول. توفیق در این دو کلمه چه قسم باشد.  
ظاهراً معرفت اینجا عبارت است از انطباع معرفتِ اسم در لوح نفس  
به طریق انصباعِ نفس به صبغِ آن اسم. سایر کلام حضرت خواجه دلالت بر  
این معنی کند فلا مُنافاة و بحقیق در این مسئله آن است که معرفتِ حقیقت  
به طریق وجدان خالی از وصول و قُرب نیست و ظُہور آثارِ انصباعِ نفس  
به اسمی از اسمای الله تعالی خالی از معرفتی نمی تواند بود. آری بعضی  
نفوس که قوّت عملیّه در ایشان بیشتر است قسم ثانی را فخیّم می دانند و  
جمعی که قوت عقلیّه در ایشان قوی تر است قسم اوّل را معتبر بر می دارند،

«وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّئُهَا»<sup>۱</sup>.

\*

### مکتوب ﴿ ۹۳ ﴾

به جانب خال کبیر حضرت ایشان  
شیخ عبید الله سلمه الله

به خدمت مشفق و مهربان مامون صاحب جیو سلمه الله تعالی از فقیر  
ولی الله عفی عنه بعد سلام تَضَوُّعِ مَشَامِ مَرْفُوعِ آنکه نامه گرامی در باب  
اخبار بیعت و لباس خرقه برادرم میان محمد عاشق رسید، الحمد لله علی ذلك  
خُفْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا کَافِیَةً خَدَايَ تَعَالٰی میامن و برکاتِ آن مشفق مهربان  
ایشان را شامل حال و مال گرداناد و به آنچه مأمول ایشان باشد ما فوقِ اَمَلِ  
ایشان رساناد «وَمَا ذَلِكَ عَلٰی اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۲</sup>. و السلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۹۴ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف  
شاه محمد عاشق پُهلتنی عفی عنه  
(در دعای برکت و در ترغیبِ احذِ فَوَایِدِ و ارشادِ سرُّ آن)

عزیز القدر، برادر گرامی میان محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله  
عفی عنه بعد از سلام محبتِ مَشَامِ مَطَالَعِه نمایند که صحیفه شریفه مُسَبِّی از  
خبر بیعت و لباس خرقه از خدمت مشفق مهربان مامون صاحب جیو سلمه الله

۲- ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ غاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

۱ البقرة (۲)، آیه ۱۴۸.

تعالی رسید. این فایده‌ای جلیله جدید مقرون به فایده‌های دیگر حاصله و مترقبه الحصول مبارک و میمون باد بعون الله خالق العباد.

فواید دیگر از باب علم دعوت و غیر آن هر چه میسر آید تقصیر نمی باید کرد، در احذ آنها و حفظ آنها. زیرا که عاف هر نعمتی که به دست او می رسد از حضرت مبدأ می داند که قافیه‌ای طلب ذانی او را یا گویم خلق جبلی او را تدارک می فرماید. پس ادب حضرت ربوبیت نقاضا می فرماید که به طلبی شدید و جوعی عظیم و عطشی بغیر نهایت تنقی باید فرمود و إلیه الاشارة فی قول سیدنا یوب علیه السلام ولكن لاغنی لی عن برکتک<sup>۱</sup>. والسلام.

\*

### مکتوب ۹۵

به والد بزرگوار کاتب حروف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 (در طلب حضور کرامت ظهور)

عزیر الفدر، حقایق و معارف آگاه برادرم میان محمد عاشق جیو سلمه الله، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند، بمیقۀ انیقہ رسید و حقیقت حال ظاهر شد. الحمد لله علی العافیة والمُسؤل من الله تعالی إتمامها وإدامتها.

رمضان المبارک با عشره شعبان می خواهیم که در اعتکاف گذرد. مراد دل آن است که در رنگ سابق با شما گذرنیم که دیدن احبّا که اخوان فی الله باشند

۱- ولكن لاغنی لی عن برکتک (بخاری)

قُوْت رُوح و قُوْت طبع هر دو می باشد کما وَرَدَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ افْطَارِهِ وَ فَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ<sup>۱</sup> و شاید در این میان مباحث معاد و نبوت نوشه شود تا تکمیل لمحات گردد.

ملاقات ایشان بیخ این قسم دواعی می گردد. برادرم میان نورالله نیز در این وقت خواهند آمد. وَالسَّلَام.

\*

مکتوب ۹۶

(به نام یکی از مخلصان)

که در نواحی سینده سکونت دارد نوشته اند)

برادرم میان محمد عظیم، در جمیع احوال در حفظ حافظ معال باشد. تا وقت ملاقات در هر هفته دو شب می باید که در مسجد یا جای دیگر، اما در خانه در میان اهل و عیال نماند، باید گذرانید و دو رکعت نماز با حضور و اخلاص ادا بکنند و قریب پانصد بار دکر یا نُور گویند و نُور سفید ماسد نُور آفتاب در نظر خود دارند. بعد ر آن پانصد بار درود صورت شریفه آنحضرت را صلی الله علیه و سلم حاضر دانسته بخوانند و این اقل ورد است و اگر هر دو ورد هزار هزار باز میسر آید خوب است که نسبت این عمل یک انشراح و انسی در خود بیابند و اگر در آن نواحی عزیزی صاحب طریقه باشد به شرطی که موفق شریعت و در جمیع احوال و افعال تابع سنت باشد، با وی صحبت می داشته باشند و هر چه آن عزیز می فرماید بر همان طریق عمل بکنند.

۱- للصائم فرحتان فرحة عند افطاره و فرحة يوم القيامة (نسائی و بخاری)

چه کنم مسافت بعید و آمدن شما متعسر و خود را معطل داشتن غیر مرضی  
 - خدای تعالی در مَرْضِیَّاتِ خود نگهدارد و از مَثَبِیَّاتِ محترز دارد.  
 والسلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۹۷ ﴾

به نام

**خواجه محمد فاروق کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ

(که از یاران خواجه محمد زبیر بود شرف صدور یافت)

عزیز القدر، حقایق آگاه خواجه محمد فاروق، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْه  
 بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند که رقیمه آن حقایق آگاه رسید.  
 از هجوم خطرات نوشته بودند. چند مرتبه مجرب شده است که در هر هفته  
 دو شب مقرر کردن شب جمعه و شب دوشنبه و در آن دو شب بعد از نماز  
 عشا غسل کردن یا وضو، و دو رکعت نماز نفل گذاردن. بعد از آن به ذکر  
 یا نُور مشغول شدن و به این ذکر یک نُور سفید به غایت تَرّاق که آسمان و  
 زمین همه از وی مُمْتَلِی است تصور کردن. چون نوم غالب آید در همان  
 ساعت بر مصلی به خواب رفتن و اگر باز چشم بکشد باز بی مهلت طهارت  
 کردن و باز به ذکر و تصور و طهارت مشغول شدن، دفع خطرات می کند  
 می باید که در هر هفته دو شب این عمل را لازم گیرند به شرط جمع عزیمت،  
 البته انتفای خطرات خواهد شد. والسلام.

✽

## مکتوب ۹۸

به جانب حقایق و معارف آگاه میان  
**شاه نورالله سلمه الله**  
 (شرف صدور یافت)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورالله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از  
 سلام محبت مشام مطالعه نمایند، نعم الهی که در دوستان جانی مشاهده  
 کرده می شود شکر آن به کدام زبان ادا کرده آید.

ای که نعمت های تو از صد قرون شکر نعمت های تو از حد برون  
 عجز از شکر تو باشد شکر ما گر بود فضل تو ما را رهنمون  
 از آن جمله محبت مفراط در میان یک دیگر و فدا و ترک حظ نفس و  
 طلب خیر برای یکدیگر، چه در دنیا و چه در آخرت و چه در غیب و چه در  
 حضور، گویا یک تن اند و یک جان. این خصلت پاکیره تا وقتی که هست  
 ان شاء الله تعالی نورانیت صحبت متضاعف باشد و روزافزون و از آن جمله  
 ترک رغبت به مستلذات دنیا الا به قدر ضرورت و ترک اعتراض بر حضرت  
 مالک جل جلاله در مظاهر او و این صفت تا وقتی که هست مراتب ایشان در  
 ترقی است.

در خاطر این عبد ضعیف محبتی از هر یکی به نوعی دیگر گل کرده و  
 شاخ و برگ آورده اگر به جانب برادر عزیز میان محمد عاشق دیده می شود  
 قره عینی دیگر حاصل می شود. لطایف کامنه ای ایشان به غایت آگاه و لطیفه ای  
 روح ایشان گدازی طرفه دارد و قلب نیز در این باب شاگردی روح می کند و  
 لطایف اخلاق و فدا در یکدیگر خود ایشان را موصی است و اگر به جانب شما

نظر کرده می شود سُروِری دیگر بر روی کار می آید. لطیفه خفته آگاه است و قلب به تربیت در اصلِ فطرت افتاده است و در اصل جبلت استقامتی و متانتی دارد و ترکی التفات به دنیا خود جبلت شما است. و اگر به جانب حواجه محمد امین دیده آید محبت مُفرط به نسبت خود و دوستان خود و فدای کلی مُشاهد می شود. لطیفه روح مهیا است و حسن اخلاق و لطایف شمایل خود جبلتی است و اگر به طرف حافظ عبدالرحمن ملاحظه می افتد گویا یک رویی و یک جهتی و فنا در یک دیگر به صورت ایشان متمثل شده و لطایف کامنه آگاه و مصدق و اخذ یوم القيامة و عزیزان دیگر هم به همین أسلوب نعم الهی اند. الحمد لله الذی لا تحصى نعمة و لا یتهی کرمه خدای تعالی از محض فضل و کرم خویش این نعم را رورافزون گرداناد. والسلام.

\*

مکتوب ﴿ ۹۹ ﴾

به نام

پاینده خان روهیله رحمۃ اللہ علیہ

(در هنگام فتح نواح جبال شرقیه هندوستان و کسر کدیس کفار  
و منصوری اهل اسلام)

عزیز القدر، رفعت مآب، المحاهد فی سبیل الله، الرافع لکلمة الله  
پاینده خان سلمه الله تعالی و وفقه بما یجبیه و یرضاه، ارفقیر ولی الله عفی عنه

سلام محبت انتظام مصالحه فرمایند، آنچه شنیده می شود از سعی ایشان در  
جهاد کوهستان، موجب فرح و خوشی و سبب دعا به ظهر العیب می شود،  
اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم.

\*

## مکتوب ۱۰۰

به نام

## خان زمان خان

(فوجدار سهارنپور عزرا براد یافت)

الله ببارک و تعالی مجدد قانون شجاعت و دلاوری خان عوالی مرتبت  
خان زمان جیو را مدت مدید در رد مکاید طاغیان کفار از بیضه اهل اسلام  
منصور و مظفر دارد، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام سنت اسلام،  
واضح آنکه خطوط بزرگان پهلوت در بیان دلجوئی و عاطف آن رفیع القدر  
به نسبت ایشان مقرون شرح خان فقر نشان، جامع مشرب ظاهر و باطن  
جعفر خان جیو کمال عدالت و حق شناسی آن سامی المقام رسیدند. در  
برابر آن فقرای باب الله بالحاح و تضرع دعای حسن خاتمه با کمال آبروی  
دنیا و آخرت ادا کردند خدای تعالی به کمال فضل خود به اجابت مقرون  
گرداناد و زیادت اعمال با خیر کرامت کناد. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۰۱ ﴾

رقیمہ کریمہ بہ حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروفِ دامِ ظلّہ

شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

شرف صدور یافت

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمہ اللہ، از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام محبت مشام مطالعہ نمایند، الحمد للہ علی کُلّ حال، از احکام بشریت جہ نویسد، با وجود رؤیت فعل واحد و رؤیت مشدّد و بودن عالم بہ صنایہای وُجوب چرا در کشاکش عالم غاسق حواس گم کند و عجز کشد و چرا در رنگ محبت اشیای کائنہ فاسدہ دامنگیر وقت او گردد. آری، «ذلک تقدیرُ العزیز العلیم»<sup>۱</sup>. استیعای حکم ہر لطیفہ بُودنی است:

حجابِ چہرہ جان می شود غبارِ تَنَم

خوش آن زمان کہ از این چہرہ پردہ بر فگنم

والسلام.

\*\*\*

۱- الانعام (۶)، آیہ ۹۶؛ یس (۳۶)، آیہ ۳۸، قُضِلَتْ/خَمَّ السَّحَابُ (۴۱)، آیہ ۱۲.

**مکاتیب**

**حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

**جلد اوّل - قسمت دوم**

گردآوری

**شاہ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ**

## دیباچہ

الحمد لله الذي نزل الكتاب فيه آيات بينات والسلام على رسول يتلو صُحُفاً مطهرةً فيها كتبٌ قيمةٌ و على آله و اصحابه الذين بعد الأنبياء خير البرية.

اما بعد، فقیر کثیرالتقصیر احقر عباد اللہ الحائق محمد عاشق واضح می نماید کہ ولدی مرحوم عبد الرحمن غفرہ اللہ الممان و ادخلہ دارالחסن بہ جمع و تألیف مکتوباتِ مبارک حضرت مرشد الانام قصب العصر و فردالرماد حضرت شیخ ولی اللہ مدّ اللہ ظلّہ فی الدّوران احرارِ سعادتِ دو جہانی می کرد. چون تحریر آن بہ مکتوب اثنین بعد المأتین رسید، در سنہ یکہزار و یکصد و شصت و ہشت (۱۱۶۸ھ) داعیِ جل را لبیک گمت و سفر دارِ آحرّت گزید، رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً و أعطاهُ کرامۃً سنیۃً. پس این فقیر آن جلد را بہ ہمان مکتوب تمام کردہ جلد ثانی را شروع نمود. حسی اللہ و نعم الوکیل و فی کُلّ الامور علیہ التّوکل و التّعویل.

شاہ محمد عاشق پُہلنی

## مکتوب ۱۰۲

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه

در تعزیت ولد مغفور و مرحوم شرف صدور یاست

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه فرمایند، خیر و حشت اثر رسید، ندانم که در برابر آن چه نویسم زیرا که حادثه‌ای واقع شد که در عالم بشریت حادثه شدیدتر از آن نمی باشد، حر آنکه دو نکته (که) از محزوبات علم ایشان است هم برای ایشان یاد داده شود. یکی آنکه قدری که اثبات آن از ضروریات شرع و عقل و وجداد است حقیقت آن است که واجب بذایه این سلسله تفصیلیه را واجب بالغیر ساخته تقدیم متأخر و تأخیر متقدم و تبدیل و تغییر گنجایش ندارد و حق نفوس قدسیه که در حق ایشان عنایت ازلیه حکم بدحوق حظیره القدس فرموده آن است که تشبث به این تدبیر کنی نماید و آنچه آنجا واجب شده آن را به رضا و رغبت تسلیم گیرند.

نکته دیگر تأمل است در بعض بطون حدیث صادق مصدوق علیه من الصلوة أتمّها ومن التحیات اکملها، اللهم مارزقني ممّا أحبّ فجعله قوّة لي فيما تُحبّ، اللهم ما زويت عني ممّا أحبّ فاجعله فراغاً فيما تُحبّ.

حاصل این کلمه جامعه آن است که توحید اراده که در ذات او مندمع است حظی می طلبد و زرهی می خواهد. ین حادثه را قوّت آن اراده باید ساخت

و معیار او باید نمود. و لتقصر علی هذه الكلمات، «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup>، اعظم الله تعالى لكم الأجر و ألهمكم الصبر و السلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۰۳ ﴾

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفَى عَنْهُ  
در همان مضمون شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیز لقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند که بعض درجات که تقدیر الهی برای عهده‌ای از عبادِ مقررین مهتا می‌سازد و در عالم ظاهر سببی برای آن موجود نیست لامحاله برای حکمت عدم خرم نظام به مصیبتی شدید که بالاتر از آن مصیبتی نزدیک این عبد نباشد مبتلا می‌گردادند تا حیازتِ آن درجه نماید. «ذلك تقدیرُ العزیز العظیم»<sup>۲</sup>، این مضمون در حدیث مرفوع آمده، این مصیبت را از این قبیل می‌دانم. می‌باید دانست: صبر تلخ است و لیکن بر شیرین دارد.

شیخ فقیرالله پیش فقیر ذکر کرد که چون والده حضرت ایشان (عبدالرحیم) قدس سرّه قضا کرد حضرت ایشان به کمال صبر بلکه رجا آن را تلقی کردند. در آن ایام روزی خفته بودند، شیخ فقیرالله نور عجیب بر سینه و روی حضرت ایشان به چشم طاهر احساس کرد و این ماجرا پیش

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فصلت/حم السجده (۳۱)، آیه ۱۲.

حضرت ایشان ذکر نمود، فرمودند که این معامله اجرِ صبر است که به غیر صبر هرگز به دست نمی آید. این قصّه در أنفاس العارفين نوشته نشده، لحال فقیر را یاد آمد. عمر بن عبدالعزیز رحمه الله فرمود: یا بُنّی لَأَنْ تَكُونَ فِی مِيزَانِی أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَنَا فِی مِيزَانِکَ، پسر گفت: یا ابتاه مراد تو نزدیک من از مراد من. پدر گفت: چه بر فرزندی بوده ای رحمتِ خدا بر تو باد.

در این اثنا که این خبر موخش رسید و خاطر به حسب عجزِ بشری ریز و زبر شد از ملکوت ندا در دادند که محمد فائق را می دانی که کیست؟ شیخ محمد ثانی است بالجمله غم فرزندانِ مرحوم ما را هیچ نیست خدا تعالی شما را بر سر ایشان سلامت دارد بهر ار تربیبِ مرحوم تربیب خواهند یافت. عالم اختلاط است مصایب اینجا واجب الوقوع است. فقیر عزم مصمم داشت که بعد عید به پیش آن عزیزالقدر برسد و مقدمات تعزیت را بالمشافهه گوید اما به حسب بعض موانع بالفعل به نظر نمی آید. فقیر زاده محمد با والدۀ خود با اسباب مختصر نزدیک به عرس خواهند رسید. والسلام والا کرام.

✱

مکتوب ۱۰۴

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در تسلی شرفِ صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت انتظام مطالعه

نمایند، الحمد لله تعالیٰ علی العافیة و المسؤول أن یدیمہا الله عزّ و جلّ لنا و لکم.  
 رقیمة کریمه رسید و حقیقت مندرجه معلوم گشت، تألم خاطر که  
 به سبب تألم آن حقایق آگاه گذشته است، شرح نتوان کرد لیکن الحال همه  
 مطلوب لسانی و قلبی آن است که حق عزّ و جلّ ایشان را به حقیقت صبر و  
 رضا متحقق گرداناد، عوض هر لمی که در هر وقتی از اوقات به خاطر  
 ایشان گذشته حرای آن عاجلاً و آجلاً نصیب ایشان و عقاب ایشان کند.  
 إنه قریب مجیب.

\*

## مکتوب ۱۰۵

به نام بنده مؤلف  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده شیب سلاف کرام شیخ محمد  
 عاشق سمه الله تعالیٰ از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطاعه نمایند، الحمد لله  
 تعالیٰ علی العافیة و المسؤول من جنابه أن یدیمہا لنا و لکم.  
 نامه مشکین شمامه منبی از شعای کئی برحوردار حافظ محمد فائق رسید  
 و خاطر چمن چمن بشگفت، حمد الهی بجا آورده شد، خدای عزّ و جلّ در  
 جمیع احوال ناصر و معین باد. این همه ایلام و انعام که بر سالک می رود  
 به سبب آن است که از طبیعت او او را خلاص سازند یعنی هر چه ما خواهیم

بکنیم تو در میان مباش. «لَکِیْلًا تَأْتُوا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَ لَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَکُمْ»<sup>۱</sup>.  
والسلام.

✽

### مکتوب ۱۰۶

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه  
شرفِ صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبّ مشام مطالعه  
نمایند، الحمد لله تعالی علی العافیة و المسؤول من جنبه أن یدینها ک و لکم.  
خاطر منتظر نوید صحت و عافیت برخوردار سعادت اطوار محمد فائق  
است، دعا در باب صحت کامله آن برخوردار کرده می آید اگر ثار صحت و  
خفت مرض ظاهر است فهو المراد و اگر در تخفیف مرض و روز بروز  
کم شدن آن بعویق است انسب آن است که آن برخوردار را بر هر صفتی که  
باشد اینجا باید فرستاد که اینجا مداو و تجویز و تشحیص مرض می توان  
کرد. اگرچه در دل رأی همین غالب می آید که عافیت و خیریت و صحت و  
سلامت است، هیچ وسواس نیست.

✽

## مکتوب ۱۰۷

به جانب بنده مؤلف

شاه محمد عاشق سلسله الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه

(مشمول بر معرفتی غامضه از معارف خاصه آن جناب)

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجداده نشین اسلاف کرام عزیزالقدر  
 شیخ محمد عاشق سلسله الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت  
 التزام مطالعه نمایند، مسئله ربط حادث با قدیم ادق مسایل معارف است،  
 نکته‌ای از این مسایل برنگاریم که کافلی حل اکثر اشکالات تواند شد.  
 مرتبه‌ای که قبل از ماده و مدت است و آن معتبر است به عقل به اصطلاح  
 فلاسفه، منفسخ شده بر طبق انفساخ عالم ماده و مدت. در این عالم مگسی و  
 پشه‌ای موجود نمی‌شود مگر جهتی که مبدأ صدور آن در واجب تواند بود  
 در مرتبه‌ای عقل موجود است و هر چه جهت او آنها موجود است  
 به نحوی از فعلیت در مرتبه‌ای عقل متحقق شد، هر چند هر چه در مرتبه‌ی  
 عقل است کلی است اما به ازای جزئیات کلیات منحصره فی فرد واحد  
 مرسم است. باز در میان مجردات و مادیات راهی دیگر است که اکثر عقلا  
 به آن پی نبرده‌اند و آن افنوم و ضم است، مثل مراتب اعداد که معقول است  
 باسلک گوهر که محسوس است و مثل تقدم و تأخر مکانی که حاکی از تقدم  
 و تأخر مرتبه تواند شد و مثل فوقیت مکانی که حاکی باشد از فوقیت مرتبه،  
 و تفصیل این مراتب بسیار است اما هر چه از منسوبات مرتبه‌ای الوهیت  
 عالمی است مقدس بن المتخیل والمتوهم به وجهی که احادیث جمع

هر دو می تواند شد مظهر فعل و قهر است. داخل اسمای اله است و آنچه در مرتبه محسوس است بامظهر باانفصال و تقید در شرایع الهیه بلکه در مرتبه ای کلام نفسی که منبع شرایع الهیه است از مرتبه ای معبودیت ساقط افتاده هر چند اصل انتساب و صمیمه و اقنومیه موجود باشد اینجا شبه مجوس بالکلیه برانداخته شد و کشف ناقصی که مثير فتنه ای تشکیک شده است از هم پاشید. والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

✱

### مکتوب ﴿ ۱۰۸ ﴾

## در بیان لطایف نفسیه به بعض مخلصین

شرف صدور یافت

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

الحمد لله وحده و الصلوة على نبيه الذي لا نبي بعده.

اما بعد، لطیفه ای قلب پیش ما در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به مضغه ای صنوبری است و احوال او وحد است و افراط محبت و خوف و رجاء. لطیفه ای عقل در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به دماغ است و احوال او یقین است و فراست و کشف و لطیفه ای نفس در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به کبد است و احوال او صبر و توبه و زهد است.

۱- علاوه بر سورة الثوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

لطیفه‌ای روح از بدن بیرون است و نظر او به قلب صنوبری است و احوال او  
 انس و انجذاب. لطیفه‌ای سرّ از بدن بیرون است و نظر او به دماغ است و  
 احوال او تجلّی و یادداشت. چون روح و سر در اوج باشند اتصال میسر آید،  
 چون روح تقاعد کند تفرقه‌ای پدید آید، چون سرّ تقاعد کند انبساطی باشد  
 بعیر یادداشت و خعی از بدن بیرون است و نسبتی خاص دارد با نفس ناطقه  
 که به جمیع بدن متعلّق است و احوال مختص به آن توحید صفایی و ذاتی  
 است. اما بطن خعی و نورالقدس نیز نسبتی دارد با نفس ناطقه و احوال او  
 اُسیت ملا اعلی است و حجر بُهت بطن اوست. این است آنچه از مختار  
 خود در این کاعذ ثبت افتاد. و للنّاس فیما یَعِشُقُون مَذاہب.

\*

### مکتوب ۱۰۹

#### به جانب عزیزی

که از راه کشف احوال او معلوم شده در نواحی عُمان مرقوم شده

بسم الله الرحمن الرحيم

من الفقير إلى رحمة الله الكريم ولي الله بن عبد الرحيم جعل الله تعالى مآلها النعيم  
 المقيم، إلى من أعرفه بصفته، بأنه يمني الأصل عُمني المنزل، محدث، عالم شافعي،  
 أشعري، له أسانيد عالية متصلة. اجتمع بالمشائخ وأخذ منهم وله عمر طویل، أحمر  
 اللون، مربوع جميل إلى الطول.

۱- علاوه بر سورة الثّوة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التّمل (۲۷)، آیه ۳۰.

یا مولانا السّلام علیکم ورحمة الله و بركاته. هذ الفقیر مشتاق إلیکم، بیه و بیسکم  
ایتلاف روحانی و إن کان الله تعالی أراد الاجتماع فسیکون، فتفضلوا علینا بالاعلام  
باسانیدکم و مقررؤاتکم و مشائخکم و سائر فوائدکم و تفضلوا بالاجازة لیسکن بذلك  
القلب إلی أن یجیی وقت الاجتماع و ادعوا الله بالعافیة و البركة فی النفس و الأولاد و  
الأصحاب. و التّلام علیکم و الاکرام.

✽

### مکتوب ۱۱۰

به نام بنده مؤلف  
**شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه**  
در ارشاد بعضی فوائد شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند،  
مکتوب بهجت اسلوب در اخبار از حادثه عجیبه که در قریه (پُهلّت) واقع شد  
و چشم شوم طبعان آن را بهانه ای جلب منافع عاجله ساخته، رسید. خاطر  
ایشان از این جهت جمع باشد و در پی نباشد و (بر) نصر الهی اعتماد نمایند:  
اذا جاء نهر الله بطل نهر عیسی برای تسخیر حکام عملی است مؤثر، دو روز دو  
صد بار یا رحمن کلّ شی و راجعه بعد تجدید و صد دو رکعت نفل به نیت تسخیر  
زبان خوانند، روز سوم غسل کرده دو رکعت خوانده هزار بار اسم مذکور  
بخواند و همین اسم بر دست چپ خود بنویسد، بعد از آن (همت به طرف  
ایشان کرده) او را زبانی گوید یا رقعہ بنویسد، اغلب که اطاعت کند.

این عمل دو سه دفعه بکنند. ظن فقیر است که محتاج به تدبیر دیگر نخواهند شد. والسلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۱۱ ﴾

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عَنْهُ  
شرفِ صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سَجّاده نشینِ اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤل من جنابه ان یدیم العافیة لنا و لکم.

نامه مشکین شمامه متضمن عافیت و خیریت رسید، حمد الهی بجا آورده شد. اِزّالة الخفاء به آخر مذهبِ فاروق اعظم علیه السلام رسید، و بعد رمضان این شاء الله تعالی مقاماتِ فاروق اعظم علیه السلام به آیین شایسته در قید تحریر خواهد آمد، بعد از آن مناقب ختین خواهد بود. ایام اعتکاف همه در یاد کردن آن صحبت‌های گذشته می‌رود، شعر:

وَ کانت بالعراقِ لنا لیالٍ سَرَقناهُنَّ من أیدی الزمان

فی الواقع افکارِ ظلمانبه این قدر از هر جانب احاطه می‌کند که به هزار حیل خود را جمع کرده می‌شود. والسلام.

✽

## مکتوب ۱۱۲

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

متضمن بعض بشارات عظیمه شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت التیام مطالعه نمایند، نامه ای گرامی رسید و حقیقت مندرجه معلوم شد، شکر الهی ادا نموده شد. الحمد لله الَّذِي جَعَلَكَ مَنْ يَكْشِفُ بِسَبَبِهِ الْبَلَاءَ عَنِ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لَكَ قَبُولًا كَمَا وَرَدَ فِي حَدِيثِ (مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ وَكَرَأً تَسْتَقَرُّ فِيهِ (نَسْمَةٌ) الْأَرْوَاحُ الطَّيِّبَةُ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ. هر کلمه از این کلمات را شرحی است غالباً به خاطر آن عزیزالقدر به مجرد التفات حاضر شود. از نعم الهی در این ایام آن است که صبیّه متولّد شد، چون خانه ما از اسم فاطمه خالی شده بود همیشه به خاطر این خطر می گذشت، این صبیّه را فاطمه نام کرده شد.

\*

## مکتوب ۱۱۳

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیز[القدر]، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه

نمایند، الحمد لله على العافية و المَسْؤُول من جنابه الكريم، أن يُدِيمَ العافية لنا و لكم. نامه مشكين شمامه رسيد و حقيقت مندرجه به و ضوح پيوست. احيای رساله الانتباه قصد کرده اند، احياء الله تعالى الطريقة بكم و بعقبكم و تهيككم و عقيكم على معارفه، داخل کردن قصه الباس خرقه از دست حسين عليه السلام و ذکر اويست شعائر اربع و واقعاتی که مشعر به آن است مناسب است، البته داخل بايد ساخت. و السلام.

\*

## مکتوب ۱۱۴

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پهلتي عُفَى عَنْهُ  
شرف صدور يافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عُفَى عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله عز و جل على العافية و المَسْؤُول أن يُدِيمَ العافية لنا و لكم. رقیمه ای کریمه رسيد و حقیقت مندرجه معلوم شد، اتمام تبیيض الانتباه معلوم شد. جزاکم الله خير الجزاء و احيى علوم الدين بكم و بعقبكم، آمین بسوید و تبیيض و درس إزالة الخفاء می رود. در این ایام که مطلبی بس عالی قصد کرده شد التجا از حناب الهی آن است که سرانجام دهد. در آن تدوین مذهب فاروق اعظم عليه السلام به طریق اختصار و یجاز و آن جزو إزالة الخفاء خواهد بود. غرض ترتیب مذهب به اجمال که حنفی و شافعی و مالکی تفصیل آن است تا آن را ملاحظه کرده نشود، معلوم نگردد. و السلام.

\*

## مکتوب ۱۱۵

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه

در ارشاد بعض مکاشفات خاصه و جواب بعض مسایل

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده شین اسلاف کرم شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محنت مشام مصالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤول من جنابه ان یدیم العافیة لنا و لکم. مکتوب بهجت اسلوب رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست رساله تدوین مذهب فاروق اعظم علیه السلام با نوعی از تطبیق در مختلفات مذاهب اربعه تا ابتدای کتاب الزکوة رسید. امیدوریم که به فضل الهی کاشف مشکلات بسیار گردد و این فقیر ارواح کاملان گذشته را سر کرده در هر یک خاصیتی یافته. حاصیت فاروق اعظم علیه السلام حل مشکلات ملت است. اگر مسئله ای پیش آید که معرفت آن مشکل شود تلبس به قوت روحانیت فاروق اعظم علیه السلام باید کرد. تلبس به آن همان و حل مشکل همان. چون نوبت ذکر مآثر فاروق علیه السلام رسید. در این ضمن تلبسی به قوت روحانیت از رضی الله عنه واقع شد. مشکلات ملت از هم پاشیدن گرفتند. فقیر اغتام فرصت نموده چند قدم از این وادی طی [کردن] گرفت. والله العوف و المعین. ظاهر این است که توسط شیخ محمدالدین بغدادی، میان شیخ علی لالا و شیخ نجم الدین کبری و عدم توسط او هر دو صحیح است مانند آنچه در میان ملا یعقوب الجرجانی عن الشیخ علاء الدین عطّار عن خواجه نقشبند و یعقوب الجرجانی عن خواجه نقشبند می گوید هر دو صحیح است.

شیخ مجدالدین بغدادی اعظم خلفای شیخ نجم الدین کبری بوده است و در حیات شیخ گذشته. شیخ کمیل بن زیاد از آن جماعت است که حضرت عثمان رضی الله عنه او را اخراج کرده بودند همراه اشتر، هیچ دانسته نمی شود که صوفیه چرا در میان صوفیه و حضرت مرتضی به توسط او راضی شده اند. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۱۶ ﴾

به جانب حقایق آگاه  
شاه نورالله سلمه الله تعالی  
شرف ارقام یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، شاه نورالله توره الله تعالی از فقیر ولی الله عمی عنه (بعد) سلام محنت التیام مطالعه نمایند، رقایم ایشان مکرر رسیدند و کیفیت مرض برخوردار عطاء الله و شفای او معلوم شد الحمد لله علی نعمائه التي لا تحصى ولا احصائها یُرجی. به آن عزیزالقدر حسی داریم از محبت که از ارل تا ابد مستمر است و آن جهت محتاج پرورش به علاقه های دیگر نیست. اما سنت الله چنین جاری شده که محنت ذاتی با محبت اسمایی و صفاتی دو بالا شود و حسن ذاتی با محاسن متعاقب الوجوه مجتمع گردد. این شعشه در عالم شهادت عکس خود افکند و آن [جلب کسده] با محبتها و علاقه های دیگر باشد. بالجمله این علاقه که بابت نسبت برخوردار محمد منجد شد با علاقه ای اولی بابت سبت عبدالعزیز چه قدر بهجت خاطر دارد

کہ شرح نتوان کرد. از جملہ فواید این علاقہ اصلاح امر فرزند است و آنگاہ بود و باش او در نظر ما باشد با والدہ موافقت مستحکم پیدا کند زیرا کہ اول سلسلہ حنباتی این علاقہ از والدہ اش بود کہ وی اولاً عزم آن کرد بعد اتمام از ہمہ بیشتر مبتہج گشت.

✽

### مکتوب ۱۱۷

بہ جانب

مولوی عبدالقادر جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

[در جواب مکتوب ایشان کہ متضمن سؤالی بود، شرف ارقام یافت]

بسم الله الرحمن الرحيم

أهلاً بالملفوفة اضحت معاملها      تهدي إليّ سئ من نور ثانیها (کذا)  
جرّ له همّة علویّة فقضت      کل المقاصد دانیها و قاصیها  
فلا یغادر علماً غیر مکتسب      ولا فصایل إلا و هو حاویها  
من جونفور إذا هبّ ریح رسی      منها تعطّرت الدّنیاء و ما فیها  
من الفقیر إلى رحمة الله الکریم احمد المدعو ولی الله بن عبدالرحیم، إلى جامع الفضائل، کریم الشمائل مولانا عبد لقادر لارال ملطوفاً به فی الباطن و الظاهر.  
اما بعد، فقد وصل إليّ مکتوبکم الشریف الدال علی مخرجکم المضیف یعرض علی مسئنة حارت فی بوادیها الافکار و تقاعست دونها الأنظار و کیف لی بجوابها ورقة ادخلها فی کلمة لکّنی اذکر نکة.

قولکم فی تقریر المعنی الثالث للتوحد ذوات الممكنات بحذاقیرها و ذوات  
المجعولات بنقیرها و قطمیرها هالکة فی شیع جوهرها ماطلة فی حد أنفسها، فلو لا  
فیض لواجب لم یکن هناك ذات و لم یعقل ماهیته و إنما تصدرها و وضوحها للحکم  
علیها و بہ بالنظر إلى الذات المنبث فیضها الممتد ظلها. انتهى.

هو بعینه معنی وحدة الوجود عند المحققین من أهل المعرفة و الشهود غیر أن  
النس لهم السنة شتی بعضها من قبیل التجوز و المسامحة... [کرم خورده] قبیل  
التحقق و الفاتحة. شعر:

عَبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ      وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْحَمَالِ يُشِيرُ

فهذا فیض الوجدانی بالذات المتکثر باعتبار القوابل یسمى بالفیض الأقدس من  
جهة صدور الماهیيات و بالفیض المقدس من جهة صدور الفعلیات و لوازم الوجود  
الخارجی.

أما قولهم، هو الوجود المطلق فلا یعنون بالمطلق الأمر المتزع من الأفراد كما یقرره  
المتکلم من کلیات و لا الموجود فی صم الأفراد بالاستقلال كما زعمه الحکیم و لكن  
أمرأ هو متحقق فی نفسه متعین بذاته [استندت] نسبتہ إلى الممكنات بأسرها و العقل  
مقول علی معنین أحدهما النفس الناطقة و کل معرفة فائما هي قائمة بالنفس حاصلة بها و  
ثابیها قواعد أسسها قوم اشتغلوا بالعلوم العقلیة، و رَبِّ دَقِيقَةٌ فَاقَتْ تِلْكَ الْقَوَاعِدَ، و  
بعد فَإِنَّ الْحَالَةَ الرَّاهِنَةَ لَا تَسْعَ لِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا وَ عَسَى أَنْ یَكُونَ بَعْدَ ذَلِكَ عَوْدٌ، و المرجو  
من مکارم اخلاقکم أن لا تنسونا فی صالح دعواتکم و لا من لطیف مکاتباتکم فَإِنَّ  
المکاتبه نوع من الاصطحاب و العبرة بماسبة الأرواح لا بمقارنة التراب. أحسن الله  
تعالی إلیکم و فاض نعمه علیکم. و السلام.

## مکتوب ﴿ ۱۱۸ ﴾

به نام

میر فتح الله رحمته الله

بن میر عزیزالله بن ملا مرادالله محدث

[در ارشاد بعضی آداب طریقه]

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

برادرم عزیزالقدر میر فتح الله فتح الله علیه ابواب معرفه، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت انتظام مطالعه نمایند، بیعت متوارثه صوفیه دو قسم است: بیعت تحکیم و بیعت تبرک همچنین خرقه متوارثه صوفیه دو قسم است: خرقه تحکیم و خرقه تبرک. تحکیم عبارت از آن است که طالب وصول إلى الله تبارک و تعالی با شیخی که جامع ظاهر و باطن باشد ارتباط درست کند و الترام نماید که آنچه این شیخ مرا فرماید از اشتغال و اعمال مقربه که شریعت غرا بدان وارد شده، به عمل بیارم و به راه متابعت وی بروم. این نیت دل خود را به علامتی ظاهر نشانمند سازد و پیش این شیخ بیاید و با او بیعت کند یا خرقه از دست او پوشد.

و تبرک عبارت از آن است که با سلسله‌ای از سلاسل صوفیه اعتقاد بهم رساند و محبت عظیم پیدا کند و متوقع شفاعت آن جماعه گردد به حکم حدیث صحیح المرء مع أحب<sup>۲</sup> خواهد که محیا و ممات و حشر او با این جماعه باشد محبت را به نشانی معلم کند و با شخصی از آن جماعت

۱ - علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲ - صحیح البخاری: ادب ۹۶؛ ترمذی: زهد ۵۰.

بیعت نماید یا خرقه‌ای از دست او پوشد. هر چند نیت تحرّد للوصل الی الله محکم نکرده است. و این شخص را هم ضرور است که بعض اوراد و اشغال قوم به عمل پیارد به حسب تیسر. اگر گویی که شریعت غرا برای جمیع افراد بنی آدم وارد شده و احکام شریعت در کتاب و سنت ظاهر است احتیاج تحکیم شخصی خاص چه باشد؟ جواب گویم: آری اعمال مقربۀ الی الله و افکار و اوراد و احوال و مقامات همه در شریعت وارد شده اما فرود آوردن هر چیزی در محل خود میسر نمی شود! الا شخصی را که در آن باب تجربه کرده باشد و به آن چیرها رنگین شده، نمی بینی که محدثان با وجود کمال نبخر در احادیث و آثار محتاج فقیه می شوند در استنباط احکام دینیه به مآخذ آن و محتاج مفسر می شوند در نبه به مآخذ تفسیر و استنباط آیات و مانند آن. و این علت احتیاج علمای متبحرین است به شخصی که سالکی مقامات باشد و کارها کرده واقعات دیده و احتیاج عوام الناس که آن احادیث و آثار را نشناخته اند پُر ظاهر است.

و نکته‌ای دیگر است (که) بار یک ترازین و آن است که شریعت غرا قرانادین است که دواى هر مرضی از امراض نفسانیه در آنجا مذکور است «لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا»<sup>۱</sup>، لیکن تدبیر شخص خاص مثلاً این شخص خاص را ذکر زبان أنفع است یا ذکر قلبی، تبثّل و عزلت بهتر است یا اختلاط ناس و صحبت، موقوف بر حدس صاحب بصیرتی است که مهارت تامه حاصل نموده باشد. نمی بینی که فنون علم بلکه صناعات همه محتاج تعلیم و تعلّم و ممارست اصحاب آنهاست.

۱- الکهف (۱۸)، آیه ۴۹

بالجمله طریق بیعت ترک آن است کہ شیخ با تلمید مصافحه کند و  
 هر دو تلفظ نمایند به آنچه مراد بیعت است و این مصافحه و تلفظ از مشایخ  
 طریقہ به فقیر دو نوع رسیدہ، یکی آن کہ شیخ دست رست خود را بر دست  
 راست تلمیذ بھد و بگوید ترا بہ فرریدی قبول کردم و وصیت می کنم ترا  
 بہ متابعت آنحضرت ﷺ و محبت مشایخ سلسلہ فلانیہ و تلمیذ گوید ترا  
 بہ شیخی قبول کردم و متابعت آنحضرت ﷺ و محبت مشایخ سلسلہ  
 فلانیہ موافق وصیت تو بر دل خود محکم گرفتم و این از مشایخ عرب  
 بہ فقیر رسید، و ظاہر قولہ تعالی «يَذُ اللَّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ»<sup>۱</sup> بہ آن دلالت می نماید.  
 نوعی دیگر آنکہ دو دست تلمیذ را در میان دو دست خود گرفته  
 بہ کلمات مأثورہ کہ از جناب حضرت رسالت ﷺ مأثور شدہ تلقین نماید و  
 این عمل والد فقیر بود قدس سرہ. می فرمودند کہ در مقام منام بہ حضرت  
 رسالت ﷺ بیعت من بہ این صفت بود کہ دو دوست مرا در میان دو دست  
 خود گرفتند پس محبوب نزدیک من ہمین طور است و نیز فقیر حقیر را  
 عَفَى عَنْهُ چور دولت مبايعت در رؤیا میسر آمد بہ ہمین صفت بود، و  
 کلمات مأثورہ آن است کہ شیخ خطبہ مأثورہ بخواند: الحمد لله نعمده و نستعينه  
 و نستغفره نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا<sup>۲</sup>، من يهده الله فلا مضل له  
 و من يضلل الله فلا هادي له و اشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمداً عبده و رسوله صلى  
 الله عليه و سلم. بعد از آن دو سہ آیت مناسب معنی تلاوت نماید «إِنَّ الَّذِينَ  
 يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَذُ اللَّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فِيمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ»<sup>۳</sup>.

۱- الفتح (۴۸)، آیه ۱۰

۲- نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا (بودارد)

۳- الفتح (۴۸)، آیه ۱۰

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ»<sup>۱</sup>.  
 بعد از آن گوید بگو: آمَنْتُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بما جاء من عند الله على مراد الله و  
 آمَنْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على مراد رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَبَرَّأتُ من جميع الكفر والعصيان استغفرتُ الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوبُ  
 إليه، بايعتُ رسولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بواسطة خلفائه على خمس شهادة أن  
 لا إله إلا الله وأنَّ محمداً عبد الله ورسوله وإقامة الصلوة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان  
 وحج البيت إن استطعتُ إليه سبيلاً. بايعتُ رسولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بواسطة  
 خلفائه على أن لا أشرك بالله شيئاً ولا أسرق ولا أزنّي ولا أقتل ولا آتي بيهتان افتريه  
 بين يدي ورجلي ولا أعصيه في معروف.

بعد از آن گوید، بگو. أَخَذْتُ الطَّرِيقَةَ الْفَلَانِيَةَ الْمُنْسُوبَةَ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ وَ  
 الْقُطْبِ الْأَفْخَمِ الشَّيْخِ فَلَانَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْحِيدهً وَاحْتِرْنَا فِي زُمْرَةِ أَوْلِيَائِهِ بِرَحْمَتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

بعد از آن می باید که شیخ در باب تلمیذ دعای استقامت کند و به جهد  
 همه از جناب الهی حسن خاتمه تلمیذ مسئلت نماید بعد از آن صلوة  
 مسنونه مثل اشراق و ضحی و صلوٰۃ الزوال و اوابین و تهجد امر کند و آورد  
 صبح و شام و وقت مام بر وجه اختصار تعلیم نماید، خصوصاً مسبغات  
 عشر که معمول اکثر صوفیه است رضوان الله علیهم و تأکید بلیغ در اقامت  
 شریعت و اجتناب از بدعات و اهواء و فحش و غیبت و سایر آفات لسان  
 ضرور است و لیکن هذا آخر الکلام، والحمد لله عَزَّ وَجَلَّ وَ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 سَيِّدِ الرُّسُلِ الْكَرَامِ.

✱

## مکتوب ۱۱۹

به جانب

محمد صالح خان رحمۃ اللہ علیہ

که از اقربای میر جمله است، در جواب بعض سؤالات وی مرقوم شده

سُلامه‌ای دودمانِ نجابت سر خاندان کرامت خواجه محمد صالح خان از فقیر ولی الله بعد سلام محبت لایام مطالعه نمایند، مکتوب بهجت اسلوب رسید، چون مُسبی بود از عافیت و سلامت آن عزیر القدر موجب خوشی خاطر و جمعیت دل گردید خدای تعالی در هر جا از آفات مصون و به نعم کوبین مقرون دارد به تحریر آمده بود که بعض آیات و سُور و اسما و ادعیه که از بزرگان به جزم [یا محترم] نقل کرده شد که این ایه مثلاً این حاصیئت دارد الحال موافق آن به عمل آورده شد، مآثری ظاهر نشد از این جهت شک و شبه به خاطر می‌گذرد.

مخدوما! آنچه سلف کرام در خواص ایات عظام نوشته‌اند همه واقعی است امّا در نکته به خاطر باید نشاند از سکوک و شهات مخلص به دست آید. یکی آنکه حکم این آیات حکم ادویه طاهری است، چنانکه طبیب فرماید که فلان دوا مُسهل است بار تأثیر آن در جمع ابدان یکسان یافته نمی‌شود در یک بدن که احلاط خام دارد هیچ تأثیر نمی‌کند و در بدن دیگر فی الجمله تأثیر می‌نماید و در بدن سوم تأثیر او کامل و واقف یافته می‌شود، همچنان مزاج نفوس انسانی به اعتبار تأثیر اسما و آیات مختلف افتاده است تا مزاج هر کس چه باشد.

نکته‌ای دوم آنکه آنچه سرنوشت آدمی است در بطن اُمّ که واسع الرزق است یا تنگ روزی از وی تجاوز نمی‌کند مگر مقدار یک جزو ربع به نسبت یک چیز زیاده از این توقع نباید داشت. بالجمله به تحریر درآمده بود که سورة اخلاص هزار بار برای کشایش رزق هر روز می‌خوانند و درود اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ هزار بار می‌خوانند و اثری بر آن مترتب نشده.

مخدوما! از مشایخ کبار این هر دو منقول است و سبب عدم تأثیر همان که سابق اشاره کرده شد. در خاطر فقیر می‌رسد که آن عزیز القدر بعد تهجد دو رکعت نفل خوانده ثواب آن به احداث کرام خود بحشند و به جانب ارواح ایشان چشم همت بسته استمداد کنند و یک هزار بار یا خَفِيَ الْأَلْطَافِ اِدْرِكْنِي بِطُفْكِ الْخَفِيِّ بخوانند و بعد از آن «یا مُجِيبُ» پنجاه و پنج بار بخوانند تا چهل روز. اغلب که به قدر نصیب سرنوشت به قدر یک پاؤ تخمیباً اثر زیاده خواهد داد. این اسم [را] از خواجگان دهبیدی و خواجگان جویباری به فقیر اجازت رسیده است، به ایشان اجازت داده شد. و السّلام.

✽

### مکتوب ۱۲۰

به نام

### بابا فضل الله کشمیری رحمته الله

[که یکی از بزرگزاده‌های اهل کشمیراند و از جناب حضرت ایشان مستفید]

حقایق و معارف آگاه بابا فضل الله سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله بعد سلام مطالعه نمایند، فضایل مآبان و حید الدّین خان و فرید الدّین خان برادرزاده‌ی

قاضی مرادالدین خان است جوانان شایسته مُکتسی به فنونِ علم. والد ایشان در کشمیر یکی از خوبان عصر در ناحیه‌ای [بهار] قدری جاگیر دارند که وجه گذرانشان همان است، در این ایام بر جاگیر ایشان خللی رویداده لهذا نوشته می‌شود که حقیقت ایشان مفصل وقتی از اوقات پیش نواب وزیرالممالک صائمه الله عما شانه و آینده الله و أعوانه ظاهر باید ساخت و از این فقیر [بعد] سلام باید رسانید که به قدر امکان توجه به احوال این جوانان شایسته اهل فضل مطلوب است. با فقیر خصوصیت اخلاص دارند و جوهر پاک و از جماعت خیر بالذات تصوّر باید نمود و در اظهار این معنی تغافل نباید کرد. والسلام.

\*

مکتوب ۱۲۱

به بعض عزیزان متضمن بعض نصایح

شرفِ صدور یافت

رقیمتین کریمتین در احسان و ورود نمودند و از صحت و سلامتی مَنّبی شده موجب حمد الهی گشتند چون این قدر ظاهر است که از ابتدای خلق عالم تا حال احوال و احوال یکسان نیست و اقبال زمانه و ادبار آن بر سجال ذنوب است خاطر شریف را در تشویشات گذاشتن مقتضی رأی کلی نه و چون مواعید الهی از اوقات معینه‌ای خود نه متقدّم می‌شود و نه متأخّر، ذهن صافی خود را در احادیث جزبزه سردادن موافق حکمت نی. چرا این

اوقات در اصلاح امور معاد صرف نشود؟ تا چون نوبت زمانه بازگردد برکات عبادت ماضیه مضاعفش گرداند. آنچه معتقد فقیر است آن است که آلام ظاهره بایی دیگر است از برای مشاهده‌ای محول احوال و حواه و ناخواه جذاب است به جاب التجا به جاب قادری چون، چرا نماشایی این عنایت معنوی نباشند؟ والسلام.

\*

### مکتوب ۱۲۲

به نام

**خواجه محمد حاجی رحمۃ اللہ علیہ**

که از خاندان بزرگزاده بود، در ارشاد بعض آداب طریقه

خلاصه خاندان شرف خواجه محمد حاجی را منعم حقیقی عز و علا به انواع نعم محظوظ و از اصناف نعم محفوظ دارد، آمین یا رب العباد. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نماید که نامه گرامی در احسن احوال رسید و عهد محبت سابقه که الأرواح حدود مجتده و عقد الفت لاحق که هنوز چهل روز نشده بود که تقریبی که موجب الفت باشد متحقق شد و شرح این قضیه از زبان سلاله الکرم والد شریف خویش شنیده باشند مجدّد گشت. بقاء علی هذا شجره طیبه ای مشایخ قدس الله تعالی نوشته شد و این قدر در ارتباط به این سلسله شریفه ان شاء الله تعالی کافی خواهد بود و چون ملاقات میسر آید مصافحه بیعت هم به ظهور خواهد رسید.

غرض آنکه اصل طریقه‌ای این بزرگواران تصحیح عقاید است بر منهاج سلف صالح و موافق ساختن عمل به سنت سنیّه، در همه حال اتباع شریعت کردن و از بدعتها اجتناب نمودن در اوقات خلوات به نیایش و نیاز به جانب مبدأ فیاض متوجّه شدن و کلمه طیبّه را مکرّر ساختن، باقی بر ملاقات ظاهر موقوف داشته شد. والسلام.

✽

### مکتوب ۱۲۳

به جانب

سید غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

از سادات باره است، به جناب حضرت ایشان ارادت دارد، نوشتند

سیادت و نقابت پناه سید غلام علی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العاقبة نامه‌ای مشکین شمامه رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست [رسید] همان طور که مذکور شده اسم مبارک می خوانده باشند. از این اسم کدام اسم بهتر خواهد بود؟ ان شاء الله تعالی به آهستگی آثار و برکات ظاهر خواهد شد اگرچه در این زمانه جمعیت تمام مثل عنقا است بنابر حالت اضطرار که نوشته بودند مضایقه نیست که همراه شمس الدین عای خان باشند تا وقت ملاقات از احوال خویش مطلع نموده باشند. امید دارند که خدای عز و جل به عاقبت و

جمعیت قامت ایشان در این شهر میسر کند تا دل سیر ملاقاتها می شده باشد.  
والسلام والاکرام

✽

### مکتوب ۱۲۴

به نام

سید غلام علی رحمۃ الله علیه

در ارشاد بعض اشغال طریقت ارقام یافت

سیادت و نجابت مآب سید غلام علی سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله  
عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند که رقیمة کریمه رسید و  
حقیقت مندرجه معلوم شد. پنج هزار بار کلمة لا اله الا الله تقسیم کرده در  
روز و شب می گفته باشند بعض به زبان بعض به دل. در لفظ لا اله حقارت  
ماسوی الله و از نظر اعتبار انداختن فهم کنند و در لفظ الا الله نظر همت  
به جانب مقدس انداختن و به وصف محبت به این جانب متوجه شدن لازم  
گیرند، و در سفر یک هزار بار «یا حفیظ» دو عدد کم می خوانده باشند و بعد  
عشا صد مرتبه هر درود که خواهند بخوانند و بعد فراغ از درود حلیه مبارک  
آنحضرت صلی الله علیه و آله ملاحظه نمایند و به دل و زبان اقرار نمایند که بیعت کردم  
به شما و آنچه امر شماست قبول کردم و آنچه مرضی شما نیست از وی  
بیرار شدم این عمل فایده ای دارد بر آنچه در این رقیمة نوشته شد عمل  
نمایند تا وجود ملاقات. بعد از آن آنچه دیده می شود زیاده کرده می آید.  
والسلام.

✽

## مکتوب ﴿ ۱۲۵ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

[در استحسان بعض معلومات معروضه و ارشاد معرفتی غامضه]

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و التَّسْوُل مِن جنابه إدامة العافیة لنا و لکم. نامه مشکین شمامه در شرح ندلی کل در ضمن تدبیر آیه النور فائض شد و در بیان حُجب نورانی و ظلمانی رسید، ع:

ای وقتِ تو خوش که وقت ما خوش کردی!

الحمد لله عزّ و جلّ علی هذه المعرفة العظيمة التي إِنَّمَا بُعِثَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُعْرِفِينَ لَهَا وَ كَاشِفِينَ عَنْهَا وَ نَاهِيكَ بِهَا مِنْ [شرف]. در علم معارف لقمه‌ای که در دهن ما نهاده‌اند همین معرفت است. در ایام خجوات مرّة بعد أُخری و کرّة بعد أُولی در این ندلی کُل نظر کرده شد، ظاهر گشت که بر قوّة جسمانیه نفس مدبّرة بکلیّة ما فی الِکون اعتماد دارد و این قوّة جسمانیه که مدار اعتماد شده بهترین عالم است و ترتیب ملایکه و درجات جَنّت به قرب و بُعد مشخص شده و این اعتماد شانی عجیب دارد تجلّی اعظم که مجرد محض است اصل اعتماد او مثل اعتماد منسوب الیه است بر منسوب در عالم شهادت بین الکواکب و منسوباتها. باز این اعتماد انشا کرده است بوری را که نایب

مجرد محض در مرتبه ای احدیّت الجمع جهل مطلق و وهم مطلق تواند بود.  
«ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلمِ»<sup>۱</sup>، والسلام.

✱

## مکتوب ﴿ ۱۲۶ ﴾

به نام مؤلف

شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة. از شفای والده محمد فائق سرور حاصل شد. الحمد لله الذی بتعمّة تتمّ الصالحات و آنچه به سبب باران آن عزیزالقدر را بهم رسید و تخفیف یافت و باعث تأخر اعتکاف شد، نیز معلوم گشت امید آن است که زود به کام دوستان خوش و چاق باشد. صحت شما عزیزان صحت عالمی است خدای تعالی صحت عالم سلامت دارد. حقیقت شاه ثورالله از خط ایشان مطابق آنچه از خط آن عزیزالقدر واضح شد خواندیم. الحمد لله علی نعمائه. در إزالة الخفاء، مآثر و فضایل حضرت ذی الثورین رحمته الله شروع شد. والسلام.

✱

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶، یس (۳۶)، آیه ۳۸، فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

## مکتوب ﴿ ۱۲۷ ﴾

به حقایق آگاه  
شاه نورالله سلّمه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله توره الله تعالی از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة. رویای ایشان که نوشته بودند معلوم شد. رؤیا حق [است] [ان شاء الله تعالی]. فرق در کمالات ولایت [و کمالات نبوت] علمی است به غایت شریف و تحقیق به هر دو نوع مطلبی است بس شگرف. رزقنا الله وایاکم کمال الجهتین. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۲۸ ﴾

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفِی عَنْهُ  
صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة. نوشته بودند منشأ آثار تعین است تا کسی به تعین واجب قایل نباشد دهری است... الخ، و نوشته بودند بعد تحصیل توحید لابد است از ذکر زیبایی تا در عالم مثال آن انقیاد را ثمره پیدا شود.. الخ و نوشته بودند اجل مسمی به حسب اقتضای صورت نوعیه است و اجل معین به حسب

اقتضای صورت فردیه... الخ.

هر سه مسئله موفق افتاد. [کشف] صحیح است و از معارف خاصه انبیاست  
عینهم السلام أحسن الله تعالى إلیکم و أفض علیکم سبباً عظیماً من معارفه.

✱

## مکتوب ۱۲۹

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

در ارشاد بعض معارف خاصه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التیام مطالعه  
نمایند، الحمد لله عز و حل علی العافیة و القسؤول أن یدیم العافیة لنا و لکم. آمین.  
یکی از معارف اعتکافیه آن است که به طریق وجدان دریافته شد که نفس  
ناطقه نسمة‌ای هواییه را مطیه خود گرفته است و موت حایل در میان این  
علاقه نمی شود معیناً فرق در میان حیوة و موت آن است که در حیوة  
معتمد است بر نسمة‌ای هواییه و پیش روی وی و آنچه چشم همّت  
درو بسته است بدن شهادی است و تکمیل او را در شهادت می خواهد و بعد  
موت همّت وی از بدن عنصری منفک شده به بدن مثالی که مفاض است از  
منبع قوّت منطبعه‌ای فلک اطلس بلکه به حقیقت مقتضایی است از  
مقتضیات طبیعیه‌ای کلیه و قوّت منطبعه‌ای فلک و کروی برای روپوش  
هست، بسته می گردد و همه در وی می نگرد، و تکمیل او را می خواهد از این

جهت احکام مثالیه در برزخ فوج فوج نازل می شود چون وقت حشر به بدن عنصری متوجه شود و تکمیل او می خواهد آن توجه نه چون توجه حین اولی است بلکه نفس ناطقه حاله در نسمة به قوت مثالیه متکامل شده برای خود مظهری می خواهد. مثل خواستن کاتب لوح و قلم را - ملکه خود آنجا به ظهور آرد نه چون نعلی نفس در حیات اولی به بدن عنصری [که] گویا حاجت از طرفین است هر یکی در تکمیل خود به ثانی محتاج است این معرفت فخیمه است که شعب بسیار دارد. وقتی از اوقات به تفصیل نوشته خواهد شد والسلام.

\*

### مکتوب ۱۳۰

به نام بنده مؤلف

**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**

در ارشاد بعض مطالب ازالة الخفاء

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة والمسؤول من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لكم.

إزالة الخفاء الحال در تسوید و درس فصل چهارم است. در احادیث و آثار داله [بر] خلافت خلفا و لوازم خلافت خاصه، در ضمن فصل سوم بعض وجدانیات [بنده متعلقه خلافت] مذکور شده مبرهن به کتاب و سنت به دیدن تعلق دارد. ورقی که در میان دعای سیفی نوشته بودیم نقل او پیش

خواجه محمد امین موجود است عم فقداں آر نکشند. عبدالعزیز در نماز  
تراویح قرآن خواند از گذشته خوبتر خواند و السلام.

※

### مکتوب ۱۳۱

به نام بنده مؤلف  
**شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه**  
[مشمّل بر تحقیقی غامض در معارف]

حمایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّده نشین اسلاب کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه  
نمایند، الحمد لله علی العافیة و التّزول من جنبه أن یدیم العافیة لنا و لکم.  
در ایام اعتکاف شخصی سؤاں کرد که در آثار صحابه مذکور است که  
حصرّت عثمان رضی الله عنه وتر را یک رکعت می گذاردند و در آن یک رکعت قرآن  
را ختم می نمودند غرض از تلاوت و سایر انواع ذکر است و تعلّو قلب  
به جانب مبدأ جلّ ذکره و عادت قاضیه است به آنکه چون شخص تمام  
قرآن در یک [رکعت] خوند و تمام شب در قیام گذرانید ذکر حاصل  
نمی شود غیر اتعاب جوارح و ایدای لسان حاصلش نیست پس فایده ای  
مهمّه در مثل این عمل شاق کدام است؟ که این عزیزان طالب آن بودند. گفتم  
این مسئله مبنی است بر سُرّی دقیقی که اکثر اهل الله لاسیما متأخرین از آن  
غافل اند. تصوّف چیست؟ جمعی از متأخرین گفته اند که تصوّف نصیحیح  
خیال است، قوّت مدرکه را به جانب مبدأ جلّ ذکره مایل ساختن و ظهور او

در عالم و کمون عالم دردی مشاهده نمودن حقیقت تصوّف است. لیکن قول محقق در این باب آن است که تصوّف غلبه کون الحق علی کونک علماً و عیناً، امّا علماً آن است که حقیقت جامعه من حیث التدبیر و من حیث الخلق و من حیث الوجود بر نفس این سالک من حیث العلم و الانکشاف مستولی شود تا از علم خود وجود خاص خودش منمحي گردد و خود را قوی و حولی نهد، کننده افعال و احوال او را داند، پس بعد از آن حالق هر صورت خارجیّه جوهریه کانت او عرضیه خیراً کانت او شراً نفساً کانت او خسیساً او را داند و بس. بعد از آن اصل هستی منبسط بر هیاکل موجودات [به تأویل خلق او شناسد] بعد از آن در هر سه مکاشفه غیبتی پیدا کند.

غلبه عیناً آن است که در نور شمعشانی که در وسط عالم مثال از حقیقت وحدانیه مجرّده افتاده متلاشی گردد، جوهر و بُهت در این نور شمعشانی در آرد و از خودی خود مبرا گردد، به سبب ضمه حلال در این نور یا حقیقت مجرّده جامعه رهی پیدا کند مانند نسبت جسد زید و نفس ناطقه او، یا مانند گوهر چهارم با پنجم از عقد مروارید به نسبت عدد اربعه و خمسه که در نفس شخص حاصل است. چون این مسئله دانسته شد شخصی که می خواهد که حجر بُهت خود را در عین این نور متلاشی سازد لابد است او را از آن که قوای بدنیه و لسانیّه در بعض انوار حاکیه بر آن نور شمعشانی باوصف طهارت و خشوع درآرد.

این نور حاکی از آن نور حقیقی بر جمیع قوای او مستولی گردد و هیچ قوّت جسمانی از شخص نماند الا متمذهب به مذهب او و متأدب با ادب او. این است حیه ای غلبه کون الحق بر کون الخلق عیناً. چون معش آید و عیاناً قرب و بعد احجار بُهنه از آن نور شمعشانی مشاهد شود آشکار گردد

که شخصی که فقط تصحیح خیال کرده است در میان وی و در میان نو  
شعشایی عائقی هست از جهت ثوبی که بر قوای عملیه نشسته است. شعر:

وَسَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغَبَارُ      أَفْرَسَ تَحْتَ رَجْلِكَ أُمَّ جِمَارُ

هذا والحمد لله أولاً و آخراً. در این ایام دو رباعی به خاطر افناد:

خواهی اگر از نکته توحید مثال      واکر نظری جانب فانوس خیال

یک نور بسیط است مبرا ز صور      ظاهر شده در صورت چندین اشکال

✽

هر ذره به خورشید عیان است عیان      فیاضی خورشید همان است همان

خورشید به هر ذره نهان است نهان      میل دل هر ذره از آن است از آن

و السلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۳۲ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلوی عَفَى عَنْهُ

و تحقیق عمیق از علم حقایق

حقایق و معارف آگاه عزیز لقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه  
نمایند، الحمد لله على العافية والمسؤول من الله عز وجل أن يُدِيمَ العافية لنا ولكم.  
معرفت کامله تامه آن است که حوادث یومیه به منزله صورتی است که در  
آئینه منطع شود، صورت رائی و مزاج آئینه هر دو بهم آیند و کیتیب  
خاص را تقاضا می نمایند رائی اینجا اتصالات فلکیه است و آئینه مزاج

عناصر و صور نوعیت حائله در صورت جسمیه باز بروز هر صورتی و کمون صورت آخری بافاضه الهیه است که از تجلی اعظم فایض است. به منزله فیضان شعاع از شمس. این فیض واحد ازلی و ابدی است در حد ذات خود. لیکن در هر محل مقتضی حکمت که راجع به حفظ مقتضای رأیی و مرآه است، هر جا رنگی دیگر می گیرد و لباسی دیگر می پوشد. اینجا شخص اکبر متحقق شد هنوز او را حاجتی دیگر است به مبدأ خود جل و علا که این شخص اکبر را شبیه گرداند به مبدأ و لباس اقتدا به آن حقیقت مجردة عالیّه به او پوشاند. خدا عز و جل در وسط شخص اکبر که قوت مثالیّه است نزول فرمود و هو قوله تبارک و تعالی «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»<sup>۱</sup> و به حکم او شایع شد در فواعل و قوایل و به قبض و بسط تصرف فرمود حایب مقتضی (شیء) قبض شود که ثلث و ربع آنچه مقتضی قیاس بود بر روی کار آید و جایی بسط فرمود که دو چندان و سه چندان از آنچه مقتضی قیاس بود ظاهر گشت. «ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَرِيرِ الْغَلِيمِ»<sup>۲</sup>. در قلوب ملایکه و افاضل آدمیین وحی فرستاد تا مقتضای اراده فایضه در قلوب ایشان تصرف کند. اینجا هیئت عالم برگشت و همه زیر حکم مبدأ دیگر بار درآمدند و این تدبیر ناشی از تجلی الهی مستقر در قوت مثالیّه، نمی گویم که فقط قوت مثالیّه چندین شکست و بست می کند بلکه قوت مثالیّه را بهانه ساخته اند، به جهت ظهور قوت منفردة مستقله اسم خدای تعالی که ملک است و اسم سمیع و بصیر و اسم محیط و اسم مدبر در این مقام متجلی شد. انبیاء علیهم الصلوٰة و التسلیمات از این موطن خبر ده اند و اول سر رشته در معارف نبیاء این تدلی

۱- «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»: طه (۲۵)، آیه ۵.

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ قصص (۲۸)، آیه ۴۱، یه ۱۲.

کُلّ است. چون این معرفت تامّه کامده واضح شود اشکالات همه مُنحل شوند. نسبت حوادث به طبایع ارضیه و به اتصالات فلکیه و به اراده متجدده الهیه همه درست است لیکن (مصرع):

هر سخن وقتی و هر نکته مکانی دارد

جمعی را که نظر بر فیضان شعاع آفتاب حقیقت افتاد بر همه حوادث چه خیر و چه شر گفت. (شعر):

لا تنکر الباطل فی طورِه     اِنَّه بعضُ ظهوراته

و جمعی را نظر بر تدبیر فایض از تدلی کُلّ افتاد و تمیز در حق و باطل نمود آن یک را به حق منسوب ساخت و آن دیگر را به شیطان. اِنَّ کیدَ الشیطانِ کانَ ضعیفاً. اگر گویند: کَلْکَم جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ و کَلْکَم ضالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ نفی و اثبات هر دو در جایی خود متحقق است. از نور مستقر در قوه مثالیه حقیقت سعادت می جوشد که حقیقت بهشت است و از جانب مخالف او که مفروض است در آخر بعد ناشی از وهم. (وازن) کُلّ حقیقت شقاوت می خیزد که حقیقت دوزخ است. چون اکثر افراد بشر از این حقیقت سرّه مستقره در حقیقت مثال غافل بودند و متّصف به اوصاف مُبَعده از وی، انزال کتب و ارسال رُسل در کار شد اگر از حقیقت حال استفار رود حرکت فوقانی سانک را نقطه منتهی همین حقیقت است و س. آری در همین حقیقت چون تأمل کار خود کند حقایق ازلیه و معارف ابداعیه و افاضات خلقیه و تدبیریه همه مشاهده شود معرفت را در ایام اعتکاف تاره بعد آخری مطالعه نمودیم و در همان فرورفتیم و همان را باور گرفتیم. والسّلام.

## مکتوب ﴿ ۱۳۳ ﴾

به طرف

میر محمد واضح نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

مشمول بر نصایح

سیادت منقبت، نجابت مرتبت فضایل و کمالات مآب حقایق و معارف  
اکتساب عزیزالقدر سلاله اسلاف کرام میر سید محمد واضح سلمه الله تعالى از  
فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام واضح آنکه نامه مشکین  
شمامه در احسن احیان رسید. آنچه از تشویش خاطر به سبب خصوصیت  
اخوان نوشته بودند معلوم گشت و خاطر فاتر که همیشه جویان سلامت و  
خوشی آن عزیزالقدر است خیلی متألم شد. سبحان الله. (مصرع):

من از کجا غم یاران و مردمان ز کجا

فقیر کلمه ای می نویسد و حامل بر نوشتن آن نصیحت و خیرخواهی آن  
فضایل مآب به حسب صحت نفسانی و سلامت روحانی می شود، اگرچه  
به حسب ظاهر مخالف نفس باشد، در عواقب آن تأمل باید نمود نه نظری  
سرسری. خدای عز و جل آن حقایق آگاه را به نعم عظیمه مخصوص  
گردانیده است. سنی شریف و عالم متقی و سخاده نشین ولیای کرام متصف  
به تواضع و انصاف (کرده) گویا جمع بین الاصداد واقع شده که غیر نادر  
نمی باشد و ناهیک به فضیله. پس به حکم «الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبِ»<sup>۱</sup>  
به لسان حال مأموران به شکر این نعم و به صدق در این فصایل، شکر این  
نعم آن است که آن همه را در کسب مرصیات الهیه صرف باید کرد و

صدق در این فضایل آن است که در جمیع حزئیات احوال رعایت این فضایل باید نمود. این قدر معلوم ایشان است که وصلِ ارحام از واجبات اسلام است و در حدیث شریف آمده: لیس الواصل بالمکافی إنما الواصل هو الذي إذا قطع رحمه وصلها.

شک نیست که تا وقت که نفوس و طبایع آدم باهم متوافقاند اخلاص و محبت به حکم عادت و حسب ضرورت واقع است در چیزی که به حسب عادت یا به حسب ضرورت واقع شود، فصیلتِ اخرویه چیست؟ چون طبایع باهم مختلف شدند و نفوس بر یکدیگر هیجان نمودند کسبِ فضیلت در آن وقت میسر می آید. در حدیث شریف آمده که هر که خصومت را ترک کند حال آنکه محق باشد، برای او خانه‌ای بنا می کنند در یحیوبه جنت و هر که ترک خصومت نماید حال آنکه مظل باشد برای او خانه بنا می کنند در ربض جنت. حالا اگر تخلّق باخلاق الله منظور دارند انا أغنی الشركاء عن الشرك و از موضع خصومت به کلی دست بردارند دور از همتِ عالیه که منوارث سادات است و آبای کرام ایشان بر آن گذشته‌اند، نخواهد بود. بعضی عارفان گفته‌اند که زهد آن است که دنیا را بگذاری و پروا نکنی که بر آن را می خورد یا فاجر.

آمدیم بر آنکه در این همتِ عالی ورزیدن دو چیز بر نفس دشوار است: یکی آنکه غیرتِ ترک چیزی که مدّعی آن شد و باشد گوارا نمی کند، جوابش آنکه شما صوفی اید غیرتِ صوفی بر نفس سعی خود است (لا غیر). نه بر نفس مسلمان. دیگر، باز در ترک شیء عن رأسه خلافِ غیرت نیست خصوصاً اگر به گفته خیرخواهی که بی غرض سخن می گوید (کرده) باشد.

دیگر آنکه اگر وجه معاش را ترک نماییم از کجا خوریم؟ حواش آنکه اسلاف شما ترک معاش کرده‌اند خدا تعالی بهتر از ولی معایش ایشان کرامت فرمود:

فیض روح القدس از باز مدد فرماید

دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می‌کرد

به طریق آزمایش یک چندی این معنی را به عمل آرند. حکیمی گفته است: "دنیا و طالب او مثل شخص و سایه او است. هر چند به طرف سایه دود سایه از وی بگریزد، چون از سایه گریزد سایه در عقب او دود. بالجمله به طریق رفع نشویش از خاطر خود برانداختن خصومت در میان اخوان را به غیر آنچه فقیر التماس کرده راه دیگر نیست. سخن به تطویل انجامید اما امید است که در خاطر شریف محمول بر کمال خیرخواهی خواهد بود. والسلام.

✽

مکتوب ۱۳۴

به جانب

میر محمد معین نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمته

مشمول بر بعضی نصایح

سیادت و نجابت مآب عزیزالقدر سلاله الکرام میر سید محمد معین سلمه الله تعالی از جانب خیراندیش خود فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التیام مطالعه نمایند، نامه مشکین شمامه در احسن احیاء ورود فرمود.

آنچه به تحریر درآمده بود واضح گشت. آنچه علمای آن ناحیه فتویٰ نوشته‌اند مسئله‌ایست لاجواب لیکن التماس فقیر آن است که اسلاف کرام شما به همّتِ عالیّه یافند هر چند یافند به یازدن حضرت سید علم الله قدس سرّ السامی دنیا را و از همه خصوصتها برطرف شدن اظهر من الشمس است فقیر را منعقد آن است که در نسل ایشان همّتِ عالی تا حال و دیعت است، همین توحه خاطر مطلوب است. سنی شریف که یکی از نوادر است در خاندان حضرت سید به چشم مشاهده کردیم خدا تعالی این خاندان را به مرید اکرام و توفیق خصال حمیده پسندیده مکرم دارد، و باهم متحد و متفق گردند. در حدیث شریف آمده: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَعَّ وَ إِذَا اشْتَرَى وَ إِذَا اقْتَضَى، آن فتویٰ است و این تقوی. هر چه به طریق سهولت به دست آید مبارک است و آنچه بعد خشونت مزاجها به دست آید و بعد قطع ارحام و بعد از آن که حرف در السنّه دوست و دشمن افتد و هر بی معزی جای سخن یابد کدام فایده خواهد بود؟ کارِ عوام دیگر است و کارِ عالی همّتان دیگر. إِنَّ اللهَ يَحِبُّ مُعَالِيَ الْهَمَمِ. مؤدی حیرخواهی این مخلص خیراندیش همین کلمه‌ایست:

مصلحت دید من آنست که یاران همه کار

بگذارند و خمِ طرّه یاری گیرند

و السلام.



## مکتوب ﴿ ۱۳۵ ﴾

به طرف

میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

در ارشاد بعضی احوال سلوک

حقایق و معارف آگاه سیادت و نجابت دستگاه عزیزالقدر میر ابوسعید  
 سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند الحمد لله علی  
 العافیة و عافیت آن عزیزالقدر با اطفال مسئول و مأمول، نامه مشکین شمامه  
 مشتمل بر احوال باطنه مطالعه کرده شد. آنچه نوشته اند نشان لطیفه خفیه  
 است آنکه اجمالاً اشپ را در مبدأ می بیند و مبدأ را تفصیلاً در اشیا، همان  
 کیفیت است که اکابر موحدین به دیدن حق در خلق و دیدن خلق در حق  
 تفسیر کرده اند. مبارک باشد و خدا تعالی انوار فتوح مزید گرداند. فقیر  
 به جهت جمعیت ظاهر و باطن ایشان و برای صحت مزاج و کشایش رزق  
 داعی است. خدای عز و جلّ به فضل و کرم خود قبول فرماید.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۳۶ ﴾

به جانب

میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

مشتمل بر ارشاد بعضی اسرار سلوک طریقت

حقایق و معارف آگاه سیادت و نقابت دستگاه میر ابوسعید سلمه الله تعالی  
 از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند،  
 الحمد لله ربّ العلمین علی عافیة الطرفين، نامه مشکین شمامه متضمن

بعض مشاہدات متعلقہ بہ لطیفہ خفیہ و اخفی رسید در برابر آن شکر الہی بجا آورده شد این راہ کہ می روند همان صراطِ مستقیم است کہ اکابر اہل عرفان رفتہ اند هیچ دغدغہ خاطر ایشان را مشوش نسازد. در حالتِ اولی صفتی از صفات مبداء و لارمی از لوازم ذاتِ او بہ منزله ضوئ بہ نسبتِ آفتاب دیدند کہ بہ رنگہای مختلف برآمده و ثانیاً ذاتِ مبداء را بہ غیر ملاحظہ صفات دیدند کہ در مظاہر مختلفہ طہور نمودہ. فقیر این ہر دو حالت را منسوب بہ لطیفہ خفیہ می کند مَّا حالتِ ثانیہ بلندتر است از حالتِ اولی. بعد از این دیدند کہ از میان ایشان نوری میل می کند بہ جانبِ مبداء و آنجا مثل حباب در آب متلاشی شدہ، پیش این فقیر این حالت نمایشی است از حجرِ ثہت. بالجملہ آنچه خدا تعالی عطا کردہ است نعمتی است عظیمہ بر آن از جان و دل شکر کنند و متوقع مزید باشند و آنچه از نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیمات دیدہ اند نمایش است از نسبتِ اویسیہ، سابق آرزوی این سست داشتہ اند. «الحمد للہ» کہ حاصل شد.

\*

مکتوب ﴿ ۱۳۷ ﴾

ایضاً بہ جانبِ

میر ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

در جوابِ بعضی سؤالاتِ ایشان

سیادت و نقابت مرتبت خلاصہ دودمانِ نجابت میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلامِ محبتِ التزام مطالعہ نمایند، الحمد للہ علی العافیہ، مکتوب بہجت اسلوب منضمن بہ معارفِ مختصہ

به لطیفه خفیه رسید، خاطر را مسرور و مبتهج گردانید. آنچه نوشته بودند بر قاعده است تردّد را در آنجا ندهند. نوشته بودند که رجوع کلی به نسبت مبدأ مشهود می شود پس تطبیق خلود اهل نار در نار و خلود اهل بهشت در بهشت به این مکاشفه چه قسم صورت بندد؟ صاحب من، این رجوع کل که عارف را مشهود می گردد رجوع در زمان آینده نیست بلکه بالفعل است به اعتبار ذات خود. حکیم می گوید که ماهیت ممکنه را به اعتبار ذات او این است که نیست و به اعتبار موحد این است که هست و عارف می گوید که ماهیت ممکنه را تحقق با مبدأ دو نوعی از ارتباط واقع است، یکی آنکه از مبدأ برآمد، دیگر آنکه به مبدأ بازگشت. بالفعل او را به اعتبار مبدأ هر دو حیثیت ثابت است چنانکه ده را با یک دو ربط واقع است، یکی آنکه یک را چند بار گردش دادند ده گشت، دیگر آنکه چون ده تمام شد یکی گشت از عشرات. الحال همین قدر باید فهمید. ثانیاً حال صورت مبدأ و مرجع به وجه دیگر واضح خواهد شد. والسلام.



### مکتوب ۱۳۸

به طرف

**بابا عثمان کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ

که یکی از فضلا و اکابر زادگان اهل کشمیر است، در نصایح

[قطعه]:

رمیدن از خود و با یار پیوستن یکی گشتن  
تعالی الله برای خود شرابی طرفه ای دارم

ز مدح و ذمّ عالم چشم پوشیدن، ز خود رفتن  
 برای منکرانِ خود جوابی طرفه‌ای دارم  
 کسی نشناخت در عالم جمالِ معنی او را  
 ز اوضاعِ جهان بر رخِ حجایی طرفه‌ای دارم  
 وجودِ مسنعارِ ما ز هم پاشید چون شبنم  
 به دل از صورت او آفتابی طرفه‌ای دارم  
 [قطعه]:

یارِ ما حسن دگر دارد به هر مرآةِ خویش  
 گه درون خود، گهی اندر یمن می جویمِش  
 چون مه تابان شود بر آسمان می بینمِش  
 چون دُر یکتا شود اندر عدن می جویمِش  
 گه به شکل آب در هر چشمه‌ای می یابمِش  
 گه به رنگ بوی گل در هر چمن می جویمِش  
 می شناسم یار را در هر لباسی هر نفس  
 گاه در شکل قبا گه پیرهن می جویمِش  
 بوسف ما دارد از هر گوشه دیگر جلوه‌ای  
 گه به شکل مصر گه بیت الحزن می جویمِش  
 فضایل پناها، حقایق آگاه! نامه گرامی در احسن اوقات رسید، نظم و نشر  
 او دل را راحت رسانید. از تشویش معاش شکایتها نوشته بودند. باید دانست  
 که چون شخص بر مسندِ اهل توکل می نشیند اول حال امتحانِ الهی در کار  
 او می کنند، چون راسخ القدم ظاهر شد معامده‌های یسر با او می نمایند.  
 صلاح دید فقیر آن است که از جای خود جنبش نکند. منتظر معاملة یسر

باید بود متعرض منکران نباید شد خود به خود تدبیر الهی کار خود خواهد نمود. «إِمَّا يَنْتَوِبُ عَلَيْهِمْ وَإِمَّا يُعَذِّبُهُمْ» و السلام.

✱

### مکتوب ۱۳۹

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در مظاهر خیر با بشارت تعبیر رؤیا

حقایق و معارف آگاه عزیز القدر سجّاده نشین اسلاف کرام از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤول من جنابه أنْ يُدِیمَ العافیة لنا و لکم.

نامه مشکین شمامه رسید و تهلکه که به سبب قرب افواج کفره فجره در آن نواحی واقع است معلوم گشت. از جذب رب العزت مطبوب آن است که قرية الصالحین را از جهنم آفات نگهدارد.

در اعتکاف عشره ولی از ذی الحجّة عزم آن است که در مسئله استواء علی العرش رساله ای محرّر شود. و الله هو الموفق و الموعین. رؤیای برخوردار محمد فائق معلوم شد، دلالت می کند بر قبول طاعت، یکی پریدن به جانب فوق که تمثیل خلاص ملکیه است از اسرار بهیمیّه. دیگر دیدن کلمه تسبیح با حمد مکتوب در حجر که مظنه تدکّر خدا تعالی است در پس پرده صورت خطیه و صورت لفظیه. در خواندن هدایه و مشکوة و مواظبت بر تهلیل معلوم شد.

۱- آیه در قرآن طوری آمد، «إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَنْتَوِبُ عَلَيْهِمْ» (شُوبَة، ۹)، آیه ۱۰۶

اللَّهُمَّ زِدْ، ذَكَرَ تَهْلِيلِ بَا وَقُوفِ قَلْبِي طَرِيقَهُ مُتَقَدِّمِينَ نَقْشِبَنْدِيهِ اسْتِ قَدُّسِ اللَّهِ  
اسْرَارَهُمْ. وَالسَّلَام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۴۰ ﴾

به طرفِ حقایق آگاه

شرف‌الدین محمد عرف سیدی بُدْهَنْ رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله على العافية، دل نگران صحت و عافیت ایشان است. علاقه روحانی  
انسان که بیرون از علاقه‌های رسوم است جای در دل دارد و امید که این  
علاقه تا دار قرار بماند. [شعر]:

الْقَوْمُ اخْوَانُ صَدِيقِي بَيْنَهُمْ نَسَبٌ      مِنْ الْمُؤَدَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ سَبَبٌ

✱

مکتوب ﴿ ۱۴۱ ﴾

به طرفِ

سید نور شاه رحمۃ اللہ علیہ

مرید حضرت ایشان که در ملک افغانان سکونت دارد

برادرم میر نور شاه بعد سلام مطالعه نماید اول وصیت برپا داشتن ارکان  
پنجگانه اسلام است و از بدعتها و گناهان کبیره دور بردن، کسی که در ارکان  
اسلام سستی کرده است یا مرتکب گناهان شده یا بدعتی را معتقد گشته از  
جاده نجات دور افتاده است، «إِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup>. بعد احکام این

اصل سه سخن: معمور داشتن اوقات است به طاعات قلبی و زبانی و اعمال جوارح (تا وقتی) که معمور داشتن اوقات نباشد نقش و نگار که عبارت از مقامات و احوال است بالای کدام دیوار کنند؟

کارِ عالم درازی دارد هر چه گیرید مختصر گیرید  
فرض کنیم که شخصی را زهر دادند اطبّا جازم اند به آنکه اگر یک ساعت بگذرد و قی نکند خواهد مرد. طبیب حاذق نسخه اسفراغ قی نوشت و به دست این عزیز داد این مرد ساده نسخه را خواند و بر هر دوا متعمّق شد که این لفظ عربی است یا یونانی است و حرکات و سکات آن چیست تا هجای او درست شود بعد از آن ماهیاتِ آد اشیا و خواص جامعه مابعه را فکر کردن گرفت و به نوادر متعلّقه به آن مشغول شد. طبیب حاذق فرمود: ای مرد ساده وقت آن است که دست از حیات خود بشویی، کدام فرصت که تحقیق این اشیا نکنی. اگر زندگانی می خواهی این نسخه را خرید کن. خرید کردن خود مؤثر نیست بلکه مؤثر خوردن است، خوردن او هم مؤثر نیست مؤثر قی است و برآمدن اجزای زهر. همچنین شارع به کمال رافت و رحمت نسخه ای چند که عبارت از عبادات قلبی و لسانی است برای زهر خورندگان خطرات نفسانی و شیطانی تحویز فرموده. مرد ساده در تحقیق ارکان و اختلاف علما در آن و تنقیح مواقع اختلاف و آنچه اصوب است در اختلاف، اوقات خود می گذارد.

عمر در تحصیل دانش رفت و نادانم هنوز

کاروان بگذشت و من در فکر سامانم هنوز

و السّلام علیکم و رحمة الله.

## مکتوب ۱۴۲

به طرف

حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

که از مریدان آن جناب است، در تعبیر رؤیای او

عزیرالقدر شیرازة دفر اخلاص حکیم ابوالوفا سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله بعد سلام مطالعه نمایند، احوال خود و احوال لشکر و شهر نو نوشته بودند اینکه خود را در خلوت حضرت سرور انبیا علیه الصلوات و التسلیمات یافتند جایی که حضرت علی علیه السلام به رسیدن آن موضع پایه احتصاص دارد در فراش اهل خود و لباس شما. مبارک است دلالت می کند بر قبول ورد و قبول اخلاصی که دارند. گویا نه به طریق متعارف در خلوت خانه خاص که غیر محرمان خاص آنجا نباشند راهی یافته اند. هنیئاً لکم. آنچه به خاطر فقیر ریخته اند آن است که برگشتگی شاه در مصالح ملک و منحیر افتادن چپ و راست و تدبیر کارکشاد [و] بخت تأثیر فرمانه یافتن چند گاه و بال ظلمی است که بر مسلمانان شهر کرده، من بعد به تأثیر جدید از طرف ملائکه منصوب بر تخت دهلوی و وزیر سابق ذلی عظیم بکشند و کفار نیز ذلی جدید بینند. بعد از آن شاه متلاشی شود و کار سلطنت بر شخص دیگر افتد. در تعیین آن شخص ملای اعی روزی مناظره داشتند به لفظ دیگر غیر متعارف یعنی فریدون را بار بر تخت خواهم نشانند. ز این کلمه مفهوم می شود که به قدر اصلاح منظور نظر است و شخص معهود از اولاد ملوک باشد خصوصاً کسی که پدر او را به ستم کشته اند.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۳ ﴾

ایضاً به نام

حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

عزیزالقدر حکیم ابوالوفا به جمعیت و خیریت باشند. رقیمه متضمن عجایب قصص رسید، جایی تعجب نیست، در ملکوت چون چیزی مقرر می شود بر نفوس بنی آدم به انواع شئی ترشح می نماید. به حساب نجوم و جفر و به خوابها و فالها، سنت الله چنین شده آمده است. در وقت بعثت خیرالبشر علیه افضل الصلوات و التسلیمات هیچ کاهنی و احترشناسی نماند مگر به کیفیت واقعه خبر داد.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۴ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در ارشاد بعضی اعمال

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام از فقیر بعد سلام مطالعه نمایند، اشاره به این است که برای انهزام کفار آیه کریمه «لا إله إلا أنت سبحنک، إني كنت من الظالمين»<sup>۱</sup> بخوانم و به ختم یا بدیع العجائب بالخیر بخوانیم برای امثال این اشاره امروز بعد ختم از نماز جمعه خواهم خواند. مطلوب آن است که آن عزیزالقدر حلقه جمع کرده بخوانند. عنقریب است

۱- الانبیاء (۲۱)، آیه ۸۷

که هر دو فرقه متلاشی شوند. تعیین طریق خواندن در اشاره داخل نیست  
به هر وضع که دانند بخوانند.

\*

مکتوب ﴿ ۱۴۵ ﴾

به طرف

یعقوب علی خان رحمۃ اللہ علیہ

که از جانب شاه در شاهجهان آباد چندگاه ناظم بود

حق عز و علا آن منع حسنات باعث امن و اطمینان مخلوقات را محفوظ  
و محظوظ به عین عنایت او ملحوظ دارد، آمین. از فقیر ولی الله عفی عنه  
بعد سلام محبت انتظم مطالعه نمایند، سیرت یک ایشان با اهل شهر از هر  
آینده و زونده مسموع می شود به تخصیص حقایق و معارف آگاه بابا فضل الله  
دفتر دفتر اخلاق ایشان می نویسند:

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین

خاص کند بنده ای مصلحت عام را

خاطر فائر مبتهج و مسرور می شود و به حناب رب اعزت تبارك و تعالی  
التجا نموده می آید که او تعالی تمکین در زمین داده و توفیق مزید بر و  
حسنات عطا فرموده مصدر خیرات و برکات گرداناد و در آخرت ثواب  
جمیل و اجر جزیل میسر کناد. إنه قریب مجیب. بقیه اهل خانقاه این بنده  
ضعیف که صدمه سحت دیده در گوشه خزیده اند صبح و شام به دعای خیر  
رطب اللسان اند. أحسن الله تعالی إلیکم. والسلام و الاکرام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۶ ﴾

به طرف

مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ

که از مشایخ نقشبندیه طریقه احمدیه (اند)

خدای عزّ و جلّ آن قیّم طریقه احمدیه را خصوصاً طریقه صوفیه را  
عموماً دیرگاه سلامت داشته عبادالله را منتفع گرداناد. رقیمه گرامی رسید و  
حقیقت مندرجه به وضوح پیوست بر صحت و عافیت ذات سامی شکر  
الهی به جا آورده شد. این مرد می خواهد که قبل از وقت معین مقصود خود  
را حاصل کند. (ع):

بزم برهم خورده ای بود است اینجا آمده  
توبه اظهار می کند و از اعوان سوء تبرّی می نماید اما خالق دل مالک ناصیه  
او در این اظهار تکذیب می فرماید. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۷ ﴾

به طرف

شاه اولیا مظفرنگری رحمۃ اللہ علیہ

که کتاب تصنیف خود فرستاده بودند

حقایق و معارف آگاه فضایل و کمالات دستگاه شاه اولیا سلمه الله تعالی از  
فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشم مطالعه نمایند، خویبهای دات  
با برکات بسیار شنیده شد، شوق ملاقات بهم رسید. (مصرع).

## وَالْأُذُنُ تَغِشُّ قَبْلَ الْغَيْنِ أَخِيَانًا

بالا تر از همه خویبها استقامت است (و) عمر دراز در طلب خیر صرف نمودن. الحمد لله که آن هر دو فضیلت در ذات شریف موجود است. نامه مشکین شمامه مصحوب کتابی که جامع اسرار است و حاوی نکات بسیار رسید و اشاره به آن رفته بود که این فقیر آن را مطالعه نماید و آنچه بعد مطالعه ظاهر شود برنگارد.

مخدوما! چون حامل بر تصنیف این کتاب اذواق صوفیه صافیه بوده است به قصد امتحان در آن نظر کردن خطا است، اما چون نفس صوفی را رعایت کردن ضرور است یک کلمه مختصر می نویسد. و المأمور معذور.

معارف آگاه تصانیف صوفیه صافیه دو قسم می باشد، یکی برای افاده خاص و عام و شرط این قسم آن است که روزمره معارف اختیار کنند خواه زبان عربی خواه فارسی. دیگر برای تسکین حرارت واردات غیبیه یا مشغول ساختن خاطره یاد کرد محبوب مطلق جلّ مجده و عرّه دائماً و روزمره غیر متعارف در آن قسم جایز است. غالباً این کتاب از قسم ثانی است اصلاح و اعراض در این قسم کار شخص است که احوال این طایفه را نمی شناسد. عوذ بالله من جمیع ما کره الله. الحمد لله آنچه نوشته اند معانی مقصود آن همه اسرار الهیه است و عذر روزمره غیر متعارف عارف جامی در شعر خود بیان کرده است:

شیشه‌ای صاف ارنباشد گوسفالی کهنه باش

رنید دُرد آشام را با این تکلفها چه کار

✱

## مکتوب ﴿ ۱۴۸ ﴾

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ

حقایق و معارف آگاہ عزیز القدر سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام محبت مشام مطالعہ نمایند، الحمد للہ علی العافیہ، نامہ مشکین شمامہ رسید و عافیت از جمیع جہات معلوم شد، شکر الہی ادا نمودیم. شاه نور (نور اللہ) را اولاً با کثارتہلیل امر نمایند با آنکہ اوقاب او را درگیرد بعد از آن وقوف قلبی یعنی بطرداشتن بر مضغہ صنوبریہ در رنگ آنکہ چیزی پس پردہ باشد و یقین می داند کہ در پس پردہ هست و خیال را با او متوجہ سازد، باید تعلیم نمود و در این باب اگر توجہ بہ لطیفہ قلبیہ و کند و مضغہ بہ حرکت آید مؤید این معنی در حق او خواهد بود. برخوردار سعادت اطوار محمد فائق را شغل قلبی بہ ہمین صفت کہ بہ آن اشارت در ہمین صفحہ گذشتہ بنمایند و السلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۹ ﴾

به نام بنده مؤلف  
شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ  
مشمول بر بعضی اسرار

حقایق و معارف آگاہ عزیز القدر سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ بعد از [سلام] محبت التزام مطالعہ نمایند، مکاتیب اکثر

در استفسار واردات اعتکافیه ورود نمود، عزیزالقدر من، این واردات از قبیل مکاشفات بود که شرح آن توان کرد بلکه از قبیل حالات که بجز رمز نتوان گفت و مجمل آن است که جارحه در بعض حوادث کون مستی آورد و شرح آن مستی غیر آن مستی نتوان کرد و به چند بیت در این باب اکتفا کرده شد:

که باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من  
 که ظلّ عالم قدس است انکار و قبول او  
 ندارد باطنش از خویش آینه صفت رنگی  
 طلسم حیرت آمود است تمکین و فضول او  
 شعاع آفتاب از راه این روزن همی ریزد  
 بجز این نکته نتوان بست مضمون و وصول او  
 حباب آساز خود خالی ز سطح بحر می روید  
 وجود او، نمود او، شهود او، وصول او

✽

مکتوب ۱۵۰

به جانب بنده مؤلف  
 شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه  
 شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام بعد سلام محبت  
 اتیام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة والتسؤل من جنابه أن یعفینا وایاکم،  
 چون آنحضرت ﷺ فتح مکه کردند حضرت عباس رضی الله عنه و حضرت  
 مرتضی رضی الله عنه التماس نمودند که از مدتها منتظر این روز بودم و همیشه

بنی عبدالدار و بنی عبد مناف در حجابیت بیت ماقشه داشتند، امروز کلید بیت به ما عنایت فرمایند. آنحضرت ﷺ فرمودند که من برای دعوت توحید و رفع مظالم آمده‌ام نه برای ازاله مآثر قوم. هر قومی را مآثر هست که به اقصای همت طالب آنند من برای ازاله مآثر نیامده‌ام. آنگاه مفتاح به طلحه حجبی دادند گفتند: خذها خالدة تالدة و فی رسول الله ﷺ أسوة حسنة لخلفائه فی دعوة إلى الحق لا یتعرضون بمآثر الناس إنه (إن) کانت. حکمت در آنجا آن است که این معنی مهیج فتن و مؤرث و حر صدر می شود و آن مشوش حکمت ارسال است، و آن است که صدق حال ایشان اقتضا می فرماید که غیر آنچه در دین قایم ساخته‌اند منظور نظر ایشان نباشد. هر قوم مصالح خود می اندیشند، هر نادان بکار خویش دانا و به یافتن و بیافتن آن مصالح خوش و ناخوش می شود:

از خیالی صلح شان و جنگ شان      وز خیالی فخر شان و ننگ شان

و غالباً هر یکی به حسب مقام خود مصیب است. اگر کسی را از این عزیزان حکم سازند می باید که تأمل کند اگر جمهور متنازعین به آنچه می گوید راضی خواهند بود حکم شود و الا استعفا نماید که لكل ساقطة لا قطة. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۵۱

تحریر به نام فرزند اکبر

شیخ محمد ﷺ

در باب رسم الخط

برخوردار سعادت اطوار فرزندم محمد سلمه الله تعالی بدانند که در نوشتن دو قاعده مستحضر باید ساخت. یکی آنکه هر کلمه را جدا باید نوشت

خواه اسم باشد یا فعل یا حرف، مگر حرفی که یک حرف بیش نیست مانند بای جارة و لا جارة و اسمی که ضمیر متصل است مانند هُم و کُم، قاعده دیگر آنکه حروف هجا پنج قسم اند. دو قسمی را در نوشتن حکمی علیحده است.

قسم اول: آنکه صورت خطی او همین دامنه است و یجمعه یُثبتن و حکم آن آن است که اگر (در) اول کلمه یا وسط کلمه واقع شود به صورت شوشه باید نوشت و اگر آخر کلمه واقع شود صورت او را به تمام باید نگاشت.

قسم دوم: آنکه اصلاً دامنه ندارد و یجمع صور حروفه «ذواراده» و حکم آن آن است که در آن حرف مابعد ترکیب دادن گنجایش ندارد و حرف ماقبل اگر قابل ترکیب باشد می توان ترکیب کرد و الا نه.

قسم سوم: آن است که دامنه معوّجه دارد و یجمع صور حروفه «صح غم» و حکم آن آن است که اگر اول کلمه یا وسط کلمه واقع شود تسویه دامنه باید کرد و اگر آخر کلمه واقع شود صورت دامنه معوّجه باید نگاشت.

قسم چهارم: آنکه دمنه دارد غیر معوّج خواه محدّب و آن «س» و «ش» و «ص» و «ض» و «ق» و «ل» است. خواه مسطح و آن «ک» و «ف» است و حکم آن مانند حکم قسم سوم است.

قسم پنجم آنکه کششی دارد که عندالترکیب دامنه توان ساخت و عندالانفراد دامنه پیدا نشود و آن «ط» و «ظ» و «ک» و «ه» و حکم آن مدّ کشش است عندالترکیب و ترک آن نزدیک فصل از مابعد و عندالانفراد کشش ندادن. خوب باید فهمید. فالحمد لله أولاً و آخراً.

## مکتوب ۱۵۲

به جانب شاهزاده والا گهر

شاه عالم

که استدعای طریقت و ارشاد نموده بود، شرف صدور یافت

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

الحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام الاثنان الاکملان علی سیدنا محمد وآله و

صحابه اجمعین.

اما بعد، می گوید فقیر ولی الله عفی عنه که از آن خلاصه دودمان خلافت  
اهتمام به صلاح امر دین و طلب طریقه علیه صوفیه استماع افتاد، خاطر  
فاتر به شگفت و حمد الهی بجا آورده شد.

چه طهارت طینت این بزرگان متضمن صلاح عالم است. اللهم زد، آمین  
کلمه ای چند بناء علی هذا، به طریق اختصار نوشته شد، امید که عمل بر آن  
سعادت دارین باشد.

ارتباط به طریقه صوفیه به دو قسم می باشد - خرقه و بیعت. به جهت  
ارتباط به خرقه که سنت متوارثه صوفیه است، دستاری فرستاده شد.  
ساعتی آن را استعمال نمایند و این فقیر را در خرقه قادریه اسانید متنوعه  
است. از آن جمله آنکه فقیر خرقه پوشید از دست شیخ ابوطاهر مدنی رحمه الله و  
ایشان از دست والد خود شیخ ابراهیم گردی مدنی و ایشان از دست  
شیخ احمد قشاشی و ایشان از دست شیخ احمد شنّوی و ایشان از دست

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

والد خود شیخ علی بن عبدالقدوس و ایشان از دست شیخ عبدالوہاب  
 شعراوی و ایشان از دست شیخ جلال الدین سیوطی و ایشان از دست  
 شیخ کمال الدین المعروف بہ ابن امام الکاملیہ و ایشان از شیخ القراء و  
 المحدثین شیخ ابوالخیر محمد بن محمد الجزری و ایشان از شیخ عمر  
 بن حسن المراغی و ایشان از شیخ ابراہیم فاروقی و ایشان از دست  
 قدوة العارفین شیخ محی الدین محمد ابن عربی و ایشان از دست  
 شیخ یونس ہاشمی و ایشان از دست حضرت غوث اشقلین سیدی شاہ  
 محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

از نوافل دو رکعت نماز اشراق نزد بلند شدن آفتاب قدر یک نیزہ، و چہار  
 رکعت ضحیٰ و چہار رکعت صلوٰۃ زوال وقت ظہر، و بعد مغرب شش  
 رکعت بہ سہ سلام صلوٰۃ الاوابین و تہجد ہشت رکعت، اگر وتر اول شب  
 خواندہ باشد و الا یازدہ رکعت (مع سہ رکعت وتر در صلوٰۃ تہجد) اگر  
 سورۃ یس تقسیم کردہ خواندہ شود بہتر و الا قرأۃ ہر چہ میسر شود.  
 و از روزہ نفل ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ ہر ماہ (سوا ماہ ذی الحجۃ زیرا  
 کہ روزہ در ۱۳ ذی الحجۃ حایز نیست) و از ادعیۃ ماثورہ چہار وظیفہ:  
 وظیفۃ اول

بعد نماز پنجگانہ «استغفر اللہ» سہ بار، اللہم انت السّلام و منک السّلام تبارکت  
 یا ذا الحلال و الاکرم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ «لَہُ الْمُنْکُ وَ لَہُ الْحَقْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ  
 شَیْءٍ قَدِیْرٌ»<sup>۱</sup>، لا الہ الا اللہ و لا نعبدُ اِلَّا اِیّٰہُ لہ النعمۃ و لہ الفضل و لہ الثناء الحسن<sup>۲</sup>.

۱ - «لَہُ الْمُنْکُ وَ لَہُ الْحَقْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ» لتغین (۶۴)، آیۃ ۱.

۲ - لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیّٰہُ لہ النعمۃ وَ لہ الفضل وَ لہ الثناء الحسن (ابوداؤد).

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»<sup>۱</sup> اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ<sup>۲</sup> [یک بار] و «سبحان الله» سی و سه بار؛ «الحمد لله» سی و سه بار؛ «الله اکبر»<sup>۳</sup> سی و چهار بار، «آیه الکرسی» و «معوذتین» [هر دو یک مرتبه]۔

### وظیفہ دوم و سوم:

وقت صبح خواہ قبل نماز فجر خواہ بعد از آن و وقت مغرب پیش از نماز مغرب و اگر پیش از نماز مغرب میسر شود، متصل نماز: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أُبُوهُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوهُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أُمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ، اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُكُمْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ يَكْ بَار۔

بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم<sup>۴</sup> سه بار؛ رصیتُ بالله ربّاً وبالا سلام دیناً و بمحمد ﷺ نبیاً یک بار، اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمنَكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ يَكْ بَار، أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمَلِكُ اللهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ هَذَا الْيَوْمَ وَ فَتْحَهُ وَ نوره وَ نصره وَ بركته

۱- «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»: المؤمن / العاقر (۴۰)، آیه ۱۴۔

۲- اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری)۔

۳- التَّوْبَةُ (۹)، آیه ۷۲؛ العنکبوت (۲۹)، آیه ۴۵؛ المؤمن / العاقر (۴۰)، آیه ۱۰۔

۴ بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم (ترمذی ابی داؤد)۔

و هداه و اعوذ بک من شر ما فیہ و شر ما بعدہ [یک بار]۔ این همه دعاها هم به وقت صبح و هم به وقت مغرب بخوانند۔

وظیفہ چہارم:

نزدیک خواب رفتن آیتہ الکرسی و قل هو الله أحد و قل أعوذ برب الفلق و قل أعوذ برب الناس [سه سه بار]، «سبحان الله» سی و سه بار؛ «الحمد لله» سی و سه بار؛ «الله اکبر» سی و چہار بار۔ «اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ»<sup>۱</sup> ربّ کلّ شیء و ملئکتہ۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسَلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَ الْجَاثُ ظَهَرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَ لَا مَنجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بَیِّنَکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ اعوذ بکلمت الله التامات من شر ما خلق [یک بار]۔

و از اشغال این طایفہ علیہ دو صد بار کلمہ بہلیل مابین اخما و جہر مفرط بہ کیفیت معبرہ نردیک این طایفہ علیہ و این عبار جامع آن است۔ "ذات و صفات و شدّ و مدّ و تحت و فوق"۔ معنی ذات ذکر کردن بہ اسم ذات کہ عبارت از نفی و اثبات باشد یا اثبات مجرد۔ معنی صفات ملاحظہ لا مقصود اِلَّا الله، و معنی شدّ بہ تشدید تمام گفتن اِلَّا الله و معنی مدّ مدّ طویل لا ادا کردن و معنی تحت از زیر ناف و آن را کشیده کشیده آوردن بہ طرف راست تا آن کہ بہ امّ الدماغ رسد۔ آنجا إله گفتن و قدری اشارہ سر بہ جانب خلف کردن بہ این تبت کہ آله باطلہ را پس پشت انداختم۔ بعد از آن کلمہ

۱ - النّوۃ (۹)، آیة ۷۲؛ العنکبوت (۲۹)، آیة ۴۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیة ۱۰۔

۲ - «اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ»۔ لُؤْمَر (۳۹)، آیة ۴۶۔

اثبات مجرّد یعنی الله الله دو صد بار می باید گفت. یکی در زبان و دیگر در دل. غرض از این اشاره ثبوت احاطه باشد آن ذات ظاهر و باطن را. بعد از آن ساعتی مراقبه باید کرد. یعنی نگاه دل را به جانب خالق السموات و الارض دو حتن و او را حاضر و ناظر به خود دانستن، این است آنچه در این ورقه از جمله وظایف و اشغال میسر شد چون ورزش این طریق حاصل شد می توان زیاده به عمل آورد.

یکی از اعمال مجرّبه برای صفای دل و آن به حقیقت بجم نسبت اویسی است. آنکه چون از نماز عشاء و اوراد آن فارغ شود هفتاد و دو مرتبه درود به هر صیفه که [یاد آید] باید خواند. بعد از آن صورت مبارک حضرت سرور انبیاء صلوٰة الله علیه در نظر آوردن و روی مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله را روبرو خیال کردن و دو دست برداشته در دست آنحضرت صلی الله علیه و آله دادن و این کلمات به زبان گفت:

بایعت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله و اقام الصلوة و ایتاء الزکوة و صوم رمضان و حج البيت إن استطعتُ إليه سبیلاً. بایعت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی أن لا أشرك بالله شیئاً ولا أسرق ولا ازنی ولا أقتل ولا آتی بیهتان افتریه بین یدی و رجلی ولا أعصیه فی معروف.

در ضمن این کلمات عزم مجدد برای ارکان خمسۀ اسلام به خاطر بستن و از صمیم دل آن را قبول کردن و دل را از محالقات و معاصی خصوصاً کبایر نفور ساختن، بعد از آن در سعادت دنیا و آخرت و حفظ از شرور

قبیلین پناہ به آنحضرت ﷺ جستن و امداد خواستن، مواظبت بر این عمل فائده دارد و مسبغات عشر قبل طلوع و قبل غروب متواتر صوفیه است و انوار و فواید آن بعد مواظبت به نہایت قوت ظاہر می شود.

\*\*\*

**مکاتیب**

**حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

**جلد دوم**

**(براساس نسخہ دانشگاه عثمانیہ، حیدرآباد)**

## مکتوب ﴿ ۱ ﴾

به نام

## مخدوم محمد معین الدین تٹوی (سیندھی) ﷺ

لا زالت شآئيبُ الانعام منسجمةً مُستديمةً في الظاهرِ والباطنِ على المخدوم الأعزَّ  
 الأكمل الأجل الأجل لا زال كاشميه مُعياً للحقِّ والدين ببركة سيّد البشر وآله وصحبه  
 الطيّبين الطاهرين عليه وعلیهم افضل الصلوات وایمن التحیات.

اما بعد، فقیر ولی الله عفی عنه سلام خُلت التزام و شوقِ غرام و تعطش و  
 اَوام بآن مظهرِ علومِ الهی منبعِ فیوضِ نامتناهی می رساند.

نامهٔ مشکین شمامه رسید و چون مُنبی بُود به صحت و عافیت، مسرور  
 گردانید. به طریقِ اقتضاء دلالت می کرد بر آنکه سابقه از جانبِ فقیرِ رقعہ ای  
 در بابِ تعرّضِ مسئلہ وحدتِ وجود و غیرِ آن رسیده باشد این معنی  
 موجبِ حیرت و دهشت شد. زیرا که فقیر هیچگاه چیزی از این باب نوشته  
 و نه چیزی از بابِ تعرّض به مسایل مختلفِ فیها أصله کانت أو فرعه، بلکه فقیر با  
 جمیع اشخاص از علما و فقها و صوفیه از اهلِ شهر خود یا غیر شهر  
 هیچگونه کاوش ندارد. فکیف بآن منبعِ فیوض که صفای مشرب ایشان  
 به یقین شناخته. چنانکه بعضِ اهلِ عصر به مسأله در امرِ معروف فقیر را  
 هدفِ طعن ساخته اند ولی فی ذلك عذر لم يتطّن له أهل العصر تغمدني الله تعالى  
 و آیاهم برحمتہ یا بارِ خدایا مگر آنکه تلبیسی در آن رقعہ از بعضِ اهلِ آن  
 بلده رفته باشد یا از لفظی به طریقِ ایماء این معنی استنباط کرده باشند،  
 من غیر أن یقصدہ القائلُ تفتیشِ حال باید نمود که کدام یک از این دو احتمال

روی داده است. در این نامه اشاره فرموده بودند که مختار خود در مسئله وحدت وجود بنویس، و این مسئله طویل الأذیال است. تصویر آن فرصتی می‌طبد. اگر اعانت حضرت باری مدد فرماید ممکن که در تحریر آورده شود. این قدر واجب العرض است که فقیر اشعری است در عقیده در جمیع مسایل، و آنها را به صریق کشف و برهان بر وفق قرار داد این بزرگواران تصحیح نموده. اما مکاشفات شیخ اکبر و شیخ کبیر<sup>۱</sup> را اعلی الله درجتها فی العالین معتقد است و مخالف اشاعره نمی‌داند، و در فروع بر مذهب امام ابو حنیفه رحمه الله و امام شافعی رحمه الله اعماد دارد. و نقل جزئیات ملل را از ائمه ملل دو طریق فهمیده شد نقل لفظ صاحب ملت بعینه چنانکه محدثین حمل لوی آن کرده‌اند، و نقل معانی ملت به عبارات خود و باستنباطات خود، چنانکه فقها اختیار آن نموده، و این هر دو طریق متظاهرانند و آنچه این هر دو مذهب بر آن اتفاق کرده باشند و در آنچه اختلاف کرده‌اند اوفق به احادیث صحیحیه اختیار باید نمود، «وَالْحَفِظَ اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ»<sup>۲</sup>.

فقیر به آن منبع فیوض رابطه قویّه دارد و اخلاص که گه آن جز علام الغیوب نداند و معتقد صفای مشرب ایشان است، و مُصَدِّق به خوبیهای ظاهره و باطنه ایشان چه جای این کاوش‌ها است که نصیب اعداء باد. والسلام.

\*

۱- ظاهر از شیخ اکبر محی الدین ابن عربی و از شیخ کبیر شیخ محب الله اله آبادی مراد هستند.

۲- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲

## مکتوب ﴿ ۲ ﴾

بہ جانب

مخدوم محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمہ اللہ

احسن الله إلى جَبْنَا المعظم ومخدومنا المَبْجَل جامع الكمالات سَبَّاق العايات وجعله  
 كاسمه معيناً للسُّنَّة والدين. اميناً على خزائن علم اليقين و عين المقين.  
 أما بعد، أنا الفقير ولي الله عَفَى عَنْهُ يُسَلِّمُ عليكم ويدعو الله لكم في الأوقات المرجوة  
 وقد استشرتموني في الانتقال إلى بندر سُورت ثم الانتقال منه إلى موضع آخر، وأنا  
 لا اعدل بحج بيت الله العظيم وزيارة نبيِّه الكريم عليه الصلوة والتسليم شيئاً، فان اتفق  
 الخروج من الوطن بسبب من الأسباب فلا ينبغي أن يُقصد إلا هذان. وقد اخبرتموني  
 عَنْ قِلَّة الزَّاد فعلى الله توكلوا و به يُقُوا و إليه قَوْضُوا + انفق (يا بلال) وَلَا تحش من ذي  
 العرش اقلالاً، أما عزمُ ترك الرجوع إلى الوطن فلا تستبدوا به حتى يشرح الله صدركم  
 أو صدر رجلٍ لأجلكم. الحمد لله أولاً و آخراً.

\*

## مکتوب ﴿ ۳ ﴾

بہ جانب

خواجہ نورالله کشمیری رحمہ اللہ

شرف صدور یافت

عزیز القدر برادرِ خواجہ نورالله نورہ اللہ مرضیاتہ، از این فقیر سلامِ محبت  
 التیام مطالعہ نمایند،

مکتوبِ ایشان مکرر رسید و چون مُنبی بود از صحت و عاقبتِ ایشان، حمدِ الہی بجا آورده شد. بزرگی فرموده است کہ نفس خود را بہ چیزی مشغول کن پیش از آنکہ نفس ترا بہ چیزی مشغول کند. در جمیع اوقات از ملاقاتِ علما و صوفیہ و مطالعۂ کتبِ بزرگان کہ جامع بودند در میانِ علم و حال، خود را معاف نباید داشت، و فرصتی از اوقات خود باید جُست کہ خود را بہ ذکر مشغول کنند. والسلام و الاکرام.

\*

### مکتوب ﴿ ۴ ﴾

بہ جانبِ والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف  
شاهِ محمد عاشقِ پُہلتی عُفی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

الحمد لله لمنعم المفضل الكريم المتعال على جميع نعمه و من جملتها سلامتكم ادام الله تعالى عافيتكم و رزقكم ما تمنيتم من فضله بل ما لم يخطر على قلب بشر «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۲</sup>

وصل المکتوب بعد مدّة و نحن معکم ان شاء الله تعالى حيثُ کنتم. مصرع:  
و کُنَّا حیثما کانوا و کانوا حیثما کُنَّا

۱ - علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲ - «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ» ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰، فاطر (۲۵)، آیه ۱۷.

و قد قدرنا الله تعالى في هذه الأيام أن نُحرّر قرّة العینین فی تفصیل الشیخین بیسطٍ  
لائی بِالْمَقَامِ. و قد تَمَّتْ مِنْهُ خَمْسَةُ كِرَارِيسٍ. وَالتَّقْدِيرُ أَنْ يَكُونَ قَرِيباً مِنْ عَشْرَةِ  
كِرَارِيسٍ وَ قَدْ مَنَّ اللهُ تَعَالَى بِجَمْعِ الْهَمَّةِ عَلَى تَحْرِيرِهِ وَ أَلْهَمَ عُلُوماً مَاسِبَةً، نَسْأَلُ مِنْ  
الله تَعَالَى الْإِهْتِمَامَ عَلَى هَذَا الْبَهْجِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّهِ وَ قَدْ وَصَلَ الْوَلَدُ لِعَزِيزِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعَ أَوْلَادِهِ بِالْخَيْرِ وَ الْعَافِيَةِ. وَ قَدْ تَلَقَيْنَاهُمْ تَلْعِيّاً حَسَنّاً وَ قَرَأَ عَلَيَّ مِنْ  
كِتَابِ الْفُوزِ الْكَبِيرِ شَيْئاً وَ عَسَى أَنْ يَقْرَأَ عَلَيَّ هَذَا النَّمْطَ حَتَّى يَحْتَمِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.  
وَ السَّلَامُ.

✽

### مکتوب ﴿ ۵ ﴾

بِه طَرَفِ وَالِدِ بَزْرْگَوَارِ کَاتِبِ حُرُوفِ مَدْطَلَّهِ الْعَالِي  
شَاهِ مُحَمَّدِ عَاشِقِ يُهْلَتِي عُفَى عَنْهُ

حَقَائِقُ وَ مَعَارِفُ آگَهِ عَزِيزِ الْقَدْرِ بِرَادَرَمِ مِيَانِ مُحَمَّدِ عَاشِقِ سَلَمَةِ اللهِ تَعَالَى،  
از فقیر ولی الله عُفَى عَنْهُ، بعد از سلام مؤدّت انتظام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العافية والمسئول من فضله أن يجمع بيننا وبينكم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ  
مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ»<sup>۱</sup> حَيْثُ لَا حَيْثُ مُحَدِّقِينَ بِالنُّورِ الْبَاسِطِ الْقَاهِرِ. مَهْدَفِينَ فِيهِ فَانِينَ عَنْ  
أَنْفُسِنَا بَاقِينَ بِهِ، فَيَكُونُ هَذَاكَ بَسْطُ لَاقِبِصُ بَعْدَهُ وَ وَصْلُ لَافُرْقَةُ يَخْدَشُهُ. آمِينَ، آمِينَ،  
آمِينَ.

✽

۱ - «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ». القمر (۵۲)، آية ۵۵.

## مکتوب ۶۶

به جانب والد بزرگوار کاتبِ حروفِ ادام الله ظلّه العالی  
**شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه**  
 در اجوبه از بعضی شبهاتِ مسئوله ایشان

عزیزالقدر حقائق و معارف آگاه برادرِ میان محمد عاشق سلمه الله از فقیر  
 ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. رقمه مرشوله  
 رسید. نوشته بودند که شخصی سؤال می کند در صحیح بخاری مذکور است  
 که حضرت فاطمه رضى الله عنها اولاً دعوی میراث کرد. بعد از آن دعوی  
 هبه. و در فصل الخطاب مذکور است که دعوی هبه اصلاً متحقق نشده  
 است. حق در اینجا چیست؟

باید دانست که در صحیح بخاری دعوی هبه اصلاً مذکور نیست و آنچه  
 در فصل الخطاب مذکور است، حق است لاشبهه فیه. آری امام رازی رحمه الله از  
 متأخرین معتزله در کتاب اربعین شبهات چند نقل کرده و منصدی جواب  
 آن شده. از آن حمله قصه هبه است و عادت امام رازی آنست که مبادرة  
 می کند در جواب شبهات، بغیر آنکه تصحیح آن نمایند از کتب حدیث. و  
 قضی بیضاوی و قاضی عضد همان شبهات و اجوبه بعینها در کتب خود  
 نقل می کنند از غیر تحقیق. و حق آن است که نوشته شد. و نیز نوشته بودند  
 که حدیث ابی ترکت فیکم ما ان اخذتم به ان تضلوا الخ... را توحیه چیست؟  
 باید دانست که اخذ معتر به تعظیم و توقیر و ترکی طعن در ایشان است. و لَنْ  
 يَتَفَرَّقَ حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ معنیش آن است که وجوب محبت اهل بیت  
 مقرون است به قرآن، تا وقتی که عمل به قرآن و جب است، محبت اهل بیت

نیز واجب است، و در وقت حضور حوض چنانکه از عمل قرآن منفعتها خواهند دید، از محبت اهل بیت نیز ثواب خواهند دید - و سبب ورود حدیث بر این معنی دلالت می کند و چندین حدیث بر مشاکلت همین صفة دارد. بنده این مبحث را در فرة العینین نوشته ام، از این جهت تطویل در تحقیق آن نرفت.

✽

### مکتوب ﴿ ۷ ﴾

[که در تقریظ بر شرح الاعتصام که از تألیفات والد کاتب حروف

**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**

است ارقام فرمودند]

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

الحمد لله ربّ العمین و الصلوة و السلام الأتمّان الأکملان علی سید المرسلین محمد و

آله و صحبه اجمعین.

أما بعد، التهنیه علی أخینا الصالح المفلح الذی فضله الله تعالی علی کثیر من عباده و ملاء قلبه بطارف العلم و تلاده محمد عاشق رقه الله معارج الکمال و اتاده ما لا یصفه الألسن من البهاء و الجمال، کثیرة و افرّة عظیمة متکثرة. و إنّ من اعظم ما فتح الله علیه فی هذه الرسالة من شرح مفصلها و تفصیل مجملها و بیان الرموز الخفیة و

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

کشف الأسرار المخبأة فيها وقد طالعتها من أولها إلى آخرها فوجدتها صحيحة المعاني  
قوية المباني ففيها ومثلها فليتنافس المتنافسون وإياها وما يشابها فليقصد القاصدون  
ونظمت في ذلك شعراً:

لِيَهْتِكَ مَا أَوْفَيْتَ دُرُوءَ حَقِّهِ	مِنَ الْفَخْصِ وَالتَّقْشِشِ وَالنَّهْمِ وَالفِكرِ
وَبَحْثِكَ مِنْ طَيِّ الْعُلُومِ وَتَشْرِهِ	وَنَظْمِكَ اصْنَافَ الْجَوَاهِرِ وَالدُّرَرِ
وَخُطْفِكَ الرَّمْزِ الْخَفِيِّ مَكَانِهِ	وَحَوْضِكَ بَحْرًا زَاخِرًا أَيْمًا بِحَرِّ
فَنَّهُ مَا أُوتِيَتْ مِنْ جُلَلِ الْمُنَى	وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَتْ مِنْ عَظَمِ الْفَاخِرِ

والحمد لله تعالى أولاً و آخراً و ظهراً و باطناً و نأ الفقير ولی اللہ عفی عنہ

✽

### مکتوب ۸

بہ طرفِ والدِ راقم  
شاہ محمد عاشق پُہلئی عفی عنہ  
اصدار یافت

أحسن الله تعالى في الدنيا والآخرة إلي أحيانا الصّادق الشيع محمد عاشق، أمّا بعد!  
فإنّا نحمد الله تعالى على نعمه ونسأله لكم العافية المُجَلَّة ونحس في انتظار من مكاتيبكم  
المُستملة على أخباركم. ونأل الله تعالى أن يجمع بيننا وبينكم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ  
مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»<sup>١</sup>. والسّلام عليكم ورحمة الله.

✽

١ «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (٥٢)، آية ٥٥.

## مکتوب ۹

به جانب حضرت جدّ بزرگوار کاتب حروف

حضرت عبیدالله پُهلّی رحمۃ اللہ علیہ

به گرامی خدمت مشفق مهربان اعتضادی، استظهاری، مامون جیو سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه، بعد از سلام مرفوع آنکه عنایت نامه سامی رسید و ادعیه که در باب عبدالعزیز عنایت شده بود، معلوم گردید. خدای تعالی به برکت نفیس نفیس آن عنایت فرمای گرامی قدر وی را و برخوردار محمد را در کنف صحت و سلامت داشته آنچه آنسب و احق باشد بمرضیات، آن کرامت کند. والسلام.

✱

## مکتوب ۱۰

به جانب جدّ امجد کاتب حروف

حضرت شیخ عبیدالله پُهلّی رحمۃ اللہ علیہ

در تعزیت برادر خورد ایشان شیخ حسیب الله قدّس سرّه

به گرامی خدمت مشفق مهربان اعتضادی و استظهاری مامون سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مرفوع آنکه خبر واقعه هائله (مامون) صاحب مرحوم مبرور رسید. همه المهای پیشینه رانو ساخت (با) علاوه حسرت خلوی عالم از امثال این بزرگان.

خدای تعالی ذات شریف آن مشفق مهربان را سلامت داشته و افادات  
ظاهره و باطنه روز به روز مضاعف ساخته، تسکین المها و تسلی غمها کناد  
بالنبی صلی الله علیه و آله و أصحابه الأمجاد.

✱

### مکتوب ﴿ ۱۱ ﴾

در جواب سؤالات حضرت والدِ راقم  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ  
عنایت شده

حقایق و معارف آگاه برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از  
سلام محبت مشام مطالعه نمایند، رقیمه کریمه رسید مشتمل بر چند  
مسئله، قوله شخصی باشد که او را احوال و واقعات عجیبه پیش می آیند و  
سرّ آن بروی خوب و اصح نمی باشد و شخصی دیگر باشد که از این واقعات  
و کشف وی را هیچ حاصل نیست. اما هر واقعه و حال و معرفت که کسی  
بروی عرض نماید وی سرّ آن را درمی یابد و تلجی و بردی از آن معانی  
چنان حاصل می شود که صاحب واقعات ر قبل از اطلاع آن اسرار بدان  
مثابه نیست. پس تفضیل کراست؟

سبب اختلاف این دو شخص آنست که یکی قوای علمیه تیرتر دارد و آن  
دیگری قوی عملیه بیشتر.

چون به جانب خدای تعالی موجه شد و برکات غیبیه بروی نازل گشت،  
همان قوت که در اصلِ فطرت قوی تر برد پیش دستی کرد.

در نفسِ ناطقه دو قوت و دیعت نهاده‌اند. قوه هیولانیه مستتر در جانب علم او، و صفت او تلون است به الوان معقولات برآمدن، و قوت هیولانیه مستتر در جانب عمل او، و صفت او تلون است به الوان احوال و به رنگ احوال برآمدن، و اصل این همه آن است که چون نفس کلیه نفس جزئی به گشت، هیولانیّت نفس کلیه به طریق میراث در طرفین او شائع شد به این اعتبار راست گفت آنکه گفت از قدمای حکما که نفس ناطقه به هر معقول که متوجه می‌شود عین آن معقول می‌گردد.

غرض این قایل آن است که چنانکه ماده را می‌توان گفت که آب گشت و هوا گشت، همچنان نفس ناطقه را به اعتبار هیولانیّت طرفین او می‌توان گفت که عین معقول یا عین حال گشت، اینجا مراد از عینیت همین معنی داشته است و اما آنکه تفضیل کراست، جوابی ندارد زیرا که تفضیل به اعتبار یک قوه می‌توان گفت نه به اعتبار دو قوه متبائن. مثلاً نمی‌توان گفت که این حجر افضل است در ثقل از این وزد در بوی خوش.

قوله در اثنای مذاکره ترجمه قرآن عظیم اطمینان و ثلج به اسرار بعض اخبارات شارع حاصل می‌شود و یقینی روی می‌نماید که احتمال نقیض ندارد. الحمد لله و المنة این معنی پیش فقیر معبر است به تاویل الأحادیث کما قال عزّ من قایل «وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ»<sup>۱</sup> قوله چنانچه روزی ظاهر شد که وجود ظهور قیامت از لوازم این نشأ است که مقام ظهور آثار مختلفه و احکام متبائنه است، و عدم اطلاع بر ساعت ظهور قیامت احدی را کائناً من گان سوای حق سبحانه که علم او محیط ازل و ابد است، نیز لازم است لزوماً عقلیاً، الحق وجود قیامت از لوازم این نشأ است. سرّ این مسئله آنست

۱- یوسف (۱۲)، آیه ۶.

که ماده شخصی اکبر که نفس کلیه است تا وقتی که قابل فیضان صورتی نمی شود آن صورت بر وی مفاصل نمی گردد. در ابتدای این ماده مطلقه اول چیزی که قبول کرد صورت ذات بحت است، و لزوم آن به طریق وجوب است. بعد از آن به شرط آن صورت شیئاً بعد شیء ظاهر شدن گرفت، تا آنکه مرتبه به اشخاص کائنه فاسده رسید از این اشخاص فاسده هیأتی مرتفع شد که در عالم مثال موجب افاضه عقوبات و آفات گشت، عقوبات و آفات و نمرصیات همه گرد بادی شده برخاسته اند و در عالم مثال صورتی شرّاحداث نموده اند و آن صورت باز نازل شد و از آن شرّاکد مرتفع شد، و همچنین دور می شد تا آنکه هلاکت عام فایض گشت و در این تغییرات هر هیئت سابقه بعد هیئت لاحق است.

قوله دیگر واضح شد که سرّ عدم بقای اشیای این عالم آن است که نشأ باسوت مقام بعین و تشخص هر شیء است و آنکه فوق این نشأ است. به نسبت این اطلاقی دارد. چون هر ظاهر به حسب اصل خود تقاضای اطلاق در ذات خود می دارد، و در رفض و نقض این تقید و تشخص حریص است، لاجرم سرعت زوال و انعدام صورته این نشأ لازم است. الحق حقائق این نشأ و حقایق آن نشأ همه در هیولای عالم که نفس کلیه است متعین شده اند. مع هذا معنی مؤثر در آن نشأ قوی تر است از معنی متأثر بر عکس این نشأ نفس ناطقه تا وقتی که مایل به مؤثر باشد مهذب نمی شود، زیرا که کمال او میل است به صورت ذات بحت، و هر چه به او نزدیک گرداند. به سبب قوت معنی مؤثر و فی قوله صلی الله علیه و سلم: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يَّقْرُبُنِيْ اِلَى حُبِّكَ، اِشَارَةٌ اِلَى هَذَا السَّرِّ - هَذَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

## مکتوب ۱۲

به نام

## میر رحمت الله نگلوی

که یکی از مخلصان است و به تقریبی در محبس سلطانی بود، صدور یافت

برادرم میر رحمت الله بعد از سلام مطالعه نمایند رفعه رسید. عزیز من! قید را شما مصیبت می‌دانید، اما در حقیقت نعمت است، خدای تعالی در حال شما ملاحظه فرموده است که از شما توجه به جانب خدای تعالی در حال خلاصی چنانکه باید صورت نمی‌گیرد و به سبب زمینداری معامله‌ها ظاهر می‌شود که مرضی الهی نیست. حالا نیت درست کنید که اگر خلاص شوید گرد آن کارها نگردید.

صد و پنجاه رکعت که می‌گذارید به غایت خوب است. در بعض اوقات هزار مرتبه درود با حضور دل و تصوّر آنحضرت صلی الله علیه و سلم می‌خوانده باشند، خدای تعالی لطیفه غیبیه خواهد فرساده. وصیتی مناسب حال خود طلب کرده بودند هیچ وصیتی بهتر از این نیست که خود را مرده خیال کنید که از دنیا به کلی خلاص شوید و این نعمتی بدانید. چنانکه بزرگان گفته‌اند **مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا** بعد از آن نفی و اثبات به حضور تمام بگویند و این ملاحظه نمایند که مرا مقصودی و مطلوبی نیست جز او تعالی.

والسلام.

## مکتوب ﴿ ۱۳ ﴾

به نام مشارّ الیه  
میر رحمت الله نگلوی

صلاح آثار میر رحمت الله از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند که رقبه ایشان در استفسار مسایل ضروریّه رسید. راه ترقی همین است که همیشه مستظر به جانب او تعالی باید بود به صفت عجز و انکسار و به ترک حمیع ماغدا، بر همین معنی مقید باشد. إن شاء الله تعالی ترقیات واقع خواهد شد و آنچه نوشتند که عالم حباب شکل فهمیده می شود، درست است، و این اوی توحید صفاتی است. چرا می گویند که ترقی نیست؟ این علم اگر به کمال خود باشد عین ترقی است.

ار صعام و آب سؤال کرده بودند. هر چه به شما برسد، در این حالت از آن اقسام که نوشته بودید، در حق شما خود البّه حلال است زیرا که مضطربید و طاقت ندارید در این باب خاطر را مشغول نکنند قنّ طعام مصایقه ندارد، اما به تدریج آهسته آهسته کم کنید تا به قدری که زیاده ضعف نیارد. والسلام

✽

## مکتوب ﴿ ۱۴ ﴾

به نام  
میر رحمت الله نگلوی

نوشته بودند که انتظار در وقتی متصور شود که غیب باشد. اما در صورت حضور انتظار چه قسم بود؟ باید دانست که مطلوب میل نفس است

به مبدأ حقیقی به وجه عجز و انکسار، و از انتظار مراد همین معنی است. باید که چشم دل به طرف حضرت مبدأ باشد، و غفلت را به خود راه ندهند به هر صفتی که میسر می آید، خواه در رنگ انتظار، خواه در رنگ یافت، این اختلاف احوال را در اصل نسبت بی رنگی تأثیری نیست. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۵

به جانب والد بزرگوار سلمه  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

رَقَاكُم اللهُ تَعَالَى إِلَى مَعَارِجِ الْكَمَالِ وَ أَوْصَلَكُمْ إِلَى مَا لَا يُحِيطُ بِهِ الْعُقُولُ مِنْ حَقَائِقِ الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ. وَ جَمَعَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ»<sup>۱</sup>. وَ قَرَّرَ عُيُونَنَا بِنَعِيمٍ مُقِيمٍ لَا يَنْفَدُ وَ لَا يَتَعَذَّرُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نِعَمِهِ وَ الْمَسْئُولُ مِنْهُ مَزِيدَ كَرَمِهِ. وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ.

\*

### مکتوب ۱۶

به جانب حضرت والد کاتب حروف  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حَقَائِقِ وَ مَعَارِفِ آگَاهِ بَرَادَرِ عَزِيزِ مِيَاں مُحَمَّدِ عَاشِقِ سَلَمَةِ اللهِ اَرِ فَقِيرِ وَلِيِّ اللهِ عَفَى عَنْهُ بَعْدَ اَزْ سَلَامِ مُحَبَّتِ التِّيَامِ مَطَالَعِهِ نَمَايَنْد.

۱ - «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ» المعر (۵۴)، ۵۵

الحمد لله على العافية والمسئول من الله تعالى أن يُدَيِّمَهَا لَنَا وَلَكُمْ و يجعل مآلنا و  
مآلكم قرة عَيْنٍ وَلَذَّةَ عَظِيمَةٍ فِي حَظِيرَةِ لِقْدَسٍ. أمَّا بعد، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَرَّاً عَظِيماً فِي  
حَلْفِهِ، أَشَارَ إِلَيْهِ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ، حَيْثُ قَالَ «يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِدَةً  
أُمُّ الْكِتَابِ»<sup>١</sup>، وَإِنْ مِمَّا أَتَتْهُ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكْ ثَابِتاً زِيَادَةً مَدَّةٍ فِي عَمْرِ رَجُلٍ تَعَلَّقَتْ بِبَقَائِهِ  
الْعَنَايَةُ التَّشْرِيعِيَّةُ، وَكَتَبَتْ قَدْ أَوْمَاتُ لَكُمْ إِلَى هَذَا السَّرِّ فِي بَعْضِ الْخُلُواتِ لَكِنَّ الْمَقْصُودَ  
الْآنَ أَنَّ تِلْكَ الزِّيَادَةَ لَمْ يَتَّعَيْنْ فِدْرَهَا وَ عَسَى أَنْ يَكُونَ لَهَا شَأْنٌ بِحَسَبِ تِلْكَ الْعَنَايَةِ  
و مَا حَصَلَ الْإِذْنُ فِي التَّفْصِيلِ فَلِذَلِكَ لَمْ نُخْبِرْ بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ.

✽

### مکتوب ۱۷

به نام حضرت والد

شاہ محمد عاشق پُہلٹی عُفَى عَنْهُ

الحمد لله تعالى على العافية و نسأل الله الكريم لنا و لكم عافية دائمة و نعمةً مجللةً  
و لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ، وَأَنْ يُبَارِكَ فِي أَنْفُسِنَا وَأَنْفُسِكُمْ  
و أَوْلَادِنا و أَوْلَادِكُمْ وَأَنْ يَجْعَلَ تِلْكَ الْبَرَكَةَ عَامَةً شَامِلَةً لِلْأَصْحَابِ وَالْأَحْبَابِ، آمِينَ  
يَا «رَبَّ الْعَالَمِينَ»<sup>٢</sup>.

✽

١- «يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِدَةً أُمُّ الْكِتَابِ» الرَّعْدُ (١٣)، آية ٣٩.

٢ «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ٣٤ بار لغاتحة (١)، آية ٢؛ المائدة (٥)، آية ٢٨؛ الانعام (٦)، آية ٤٥،  
١٦٢؛ الأعراف (٧)، آية ٥٤، ٦١، ٦٧، ١٠٤؛ يونس (١٠)، آية ١٠، ٣٧؛ الشعراء (٢٦)، آية ١٦،  
٢٣، ٧٧، ١٠٩، ١٢٧، ١٤٥، ١٦٤، ١٨٠، ١٩٢؛ التعليل (٢٧)، آية ٨، ٤٤؛ القصص (٢٨)، آية ٣٠؛  
السجدة (٣٢)، آية ٢؛ الضحى (٣٧)، آية ١٨٢؛ الزمر (٣٩)، آية ٧٥؛ المؤمن/ العاقر (٤٠)،  
آية ٦٥، ٦٤؛ فصلت حم لسجدة (٤١)، آية ٩، الرخوف (٤٣)، آية ٤٦، الجاثية (٤٥)، آية ٣٦،  
لرمعه (٥٦)، آية ٨٠؛ الحشر (٥٩)، آية ١؛ الحاقة (٦٩)، آية ٤٣؛ الكهين (٨١)، آية ٢٩.

## مکتوب ﴿ ۱۸ ﴾

بہ نام والد بزرگوار  
**شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**  
 در کشف معانی حدیث تہلیل و تسبیح

أحسن الله تعالى إليكم و اوصلكم إلى ما هو فوق الفوق. أمّا بعد، فقد وصلت الرقيمة و قد سألتكم فيها عن قوله صلى الله عليه و سلم، من سَح مائة بالغداة و مائة بالعشي كان كمن حجّ مائة حجة، و من حمد الله مائة بالغداة و مائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله أو قال غزى مائة غزوة، و من هلّل مائة بالغداة و مائة بالعشي كن كمن اعتق مائة رَقبةٍ مِنْ وُلْدِ إسماعيل عَلَيْهِ السَّلَام. و من كَبَّرَ الله مائة بالغداة و مائة بالعشي لم يأت ذلك اليوم احد بأفضل ممّا جاء به إلا من قال مثل ما قل أو زاد على ما قل.

سِرُّ تخصيص كُلِّ فضيلة منها بشيءٍ دُون نظيره فأقول التسبيح يُناسب النفي و السلب فُسُنة بالحجّ لأنه يجبُ ما قبله و لأنّ فيه مفارقة من الأهل و المال، و البلاد، و في المقارقة معنى من معانى النقص و النفي.

و الحمد يُناسب الثبوت فُسُبة باحراز الغنائم و حيازها لغزاء الكفار و اعلاء كلمة الله و اثباتها، و التهلِيل يناسب طرد لغير عن مستنّ الايثار فُسُبة باعتناق الرقاب لأنّ كُلُّ تعلق القلب لشيءٍ حبس و أسر و قيد، فاذا طرد لغير عن مستنّ الايثار خلص رقيقه من رقائق قلبه عن قيد، فكان كأنّه أعتق رَقبةً أو رِقَاباً بقدر تأثير الذكر في نفسه و التكبير يُناسب العلو و الارتفاع في المكانة فكان ثوابه الامتياز التام بين الأقران و ارتفاع منزلته من منارل اقرانه و نُظرائه، هذا و لحمد الله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

## مکتوب ۱۹

به نام حضرت والد مدظله

شاه محمد عاشق پهلوی غفر عنه

در بیان سر قول حضرت خواجه بیرنگ قدس سره که در اینجا بوی بد  
می آید مگر کسی دعوت می خواند

الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفی. أما بعد لسلام.

حقایق و معارف آگاه شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی مطالعه نمایند که  
مکتوب بهجت اسلوب رسید. سر آنچه در اسراریه از خواجه بیرنگ  
قدس سره منقول است که ایشان به مسجد فیروزی درآمدند و فرمودند که  
در اینجا بوی بد می آید مگر کسی دعوت می خواند، بعد تفتیش همچنان  
ظاهر شد (که) استکشاف نموده بودند. شک نیست که متوجهین الی الله  
نسبت‌های مختلف دارند نسبتی که این طایفه علیه مربی قصد خود کرده‌اند،  
نسبت بی‌نشانی است. چون نسبت علمیه که عبارت از نور طهارت و  
عبادت است در جنب او اعتباری ندارد. چنانکه در رشحات<sup>۱</sup> چندین قصه  
براین معنی دلالت می‌کند، بالاولی نسبت دعوة که کیفی است سفلیه.  
مقصود از آن تسخیر ملایکه سفلیه است بجهت مقاصد دنیویه از مال و جاه

۱- رشحات عن الحیات از صفی‌الدین علی متخلص به صفی (م: ۹۲۶/۱۵۲۰ م) بن حسین بن  
علی کشمی بهقی، در احوال و سخنان خواجه عبیدالله احرار (م: ۸۹۵/۱۴۹۰ م) و مناب  
پررگان سلسله تشبندیه در یک «مقام» و سه «مقدمه» و یک «خاتمه» در سال ۱۵۰۳/۸۹۰۹ م  
نگاشته است (بهربست نسخه‌های خطی فارسی کتابخانه جامعه همدرد، تعلق‌آباد، دهلی‌نو،  
مرکز تحقیقات فارسی رازی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران، دهلی‌نو، نشر اول زمستان  
۱۳۷۷ هـ/ش ۱۹۹۹ م، ص ۳۲۵).

به مراتب فرو بر از آن خواهد بود. اگر ار آن به بوی بد تعبیر کنند چه دور - و این در صورتی است که دعوتِ ملائکهٔ سفلیه باشد و اگر دعوتِ خبیثانِ جن بوده است و این معنی در نفس او متشَبَّح شده باشد هر چند به ظاهر در مسجد نشست و برخاست کرده. فلا سؤال ولا اشکال. والسلام والا کرام

✽

### مکتوب ﴿ ۲۰ ﴾

به نام والد کاتب حروف

**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه**

در جواب اسوله ایشان از سرّ اقوال شیخ اکبر قدس سرّه

الحمد لله والسلام علی عبادہ الذین اصطفی، امّا بعد السلام عز بز القدر برادرم محمد عاشق سلمه الله تعالی مطالعه نمایند.

سرّ قولی چند از اقوال شیخ اکبر در رساله ما یعول علیه و لا یعول علیه استکشاف نموده بودند. هر چند شرح آد اقوال بسطی می طلبد که وقت گنجایش آن ندارد، لیکن ما لا یدرک کُلّه لا یُترک کُلّه مَظور نظر است. قوله قدس سرّه، کلّ خطاب إلهی یكون معه مشاهدۃ لا یعول علیه ولا علی المشاهدۃ آنچه فقیر ز این سخن می فهمد آن است که این به نسبت برزّه ثالثه تجلّی اعظم است که صورت مثالیه است. این بیت مشهور مصداق قال و حال اوست:

تو از تمکین، من از حیرت نه ایمای نه تقریری

بدان ماند که هم بزم است تصویری به تصویری

پس حالِ عارف به نسبت این برزّه از دو کیفیت بیرون نیست. یکی اتصال که سرّ به ادراک آن فائز شود و روح اولاً نفحاتِ الفت از آن استشمام نموده،

آخرأ در آن به پیچید و با او درآمیزد - و در این صورت لامحاله عقل و قوای او بیکار شده باشد و خطاب که شعبه‌ای از قوای عقلیه است گنجایش ندارد. دیگر هبوط از اتصال پس سرّ رنگی از خود به عقل حواله کند و روح اُسی به طبیعت فرستد. در اینجا محاطبات و مُسامرات به ظهور خواهند رسید و مراد از آن احادیث نفسی است که از همین دو کیفیت متولد شدند.

مثل آنکه حدیث نفس به خاطر رسد که گویا محبوب او می‌گوید: أنت محبوبی و أنت خلاصة عالم الكون و نحو ذلك و اینجا گنجایش آن نیست که اتصال بوده باشد که اتصال حیرت صرف است و رنگین شدن است لا غیر. پس شخصی که او را خطاب و مشاهده هر دو ظاهر شده است تصرّف خیال اوست، بر مشاهده او اعتماد نتوان کرد و نه بر خطاب او، زیرا که معلوم شد که سرّ رنگی به عقل حواله نکرد و نه روح اُسی به طبیعت فرستاده پس مجرد حدیث نفس است و لا اعتداد به. قوله قدس سره، کُلّ اعتبارٍ لا یردّک من الحقّ إلیک لا یعول علیه و کُلّ اعتبارٍ یخرجک منک إلی الحقّ لا یعول علیه معنی اعتبار آن است که آیتی یا حدیثی بشنود و از معنی تحت اللفظ وی انتقال کند به معنی دیگر که مدلول آن نیست به اعتنا و وضع بلکه علاقه انتقال جزّ بعض حدیث نفس بعض را باشد. چنانکه هر کسی بر خود تحرّبه می‌کند که از یک حدیث انتقال می‌کند به حدیث دیگر بغیر علاقهای مشهور، مثلاً قصّه موسی علیه السلام و فرعون شنید و انتقال کرد به آنکه نفس را چگونه کسر باید کرد و نور حقّ که به منزله موسی علیه السلام است چگونه زجر نفس می‌کند و چگونه آیات باهرات مثل عصا و ید بیضا اظهار می‌نماید، إلی غیر ذلك و این حدیث نفس و انتقال از بعض به بعض شخصی را که فکر خود را به جانب علوم

معاملات یا مکاشفات مصروف ساخته زود میسر می گردد و آن مثل شعر و لطیفه گویی بیش نیست تا آنکه دو شرط به او مقرون نباشد، چون این دو امر با او مقرون شد از تعلیمات الهیه گشت.

شرط اول آن است که بداند که از جانب حق مفاض است مثل سایر الهامات، و قوه فکریه او را دخل نیست و الی هذا المعنی أشار الشیخ حیث قال کُلّ اعتبار لا یردک من الحقّ إلیک لا یعول علیه و کُلّ اعتبار یُخرجک منک إلی الحقّ لا یعول علیه.

شرط ثانی آن است که این انتقال ارهاص حال اتصال و عدم و مانند آن نباشد زیرا که چون حال بر آدمی فرود می آید قوای علمیه این شخص قبل از استقرار حال رنگی از آن قبول می نماید و به وفق همان حال احادیث نفس او می گردد و این اعتبار نیست بلکه ارهاص آن حال است به ضرورتی حالی در نفس حضور نموده چنانکه در عادت جایع حدیث در اطعمه لدیده می کند و عطشان اکثر حدیث نفس او در اشریه لدیده می باشد و عرب حدیث نفس او در محاسن نساء و صور مجامعه است و به مجرد آنکه جایع طعام خورد و عطشان آب نوشید و عذب متروّج سد آن حطرات فرو می نشینند. همچنان غضب و خحالت و غیر آن بعض احادیث را به حوش می آرد و همچنین احوال الهیه خواطر را می جنباند و وی مشایه فکر است در جلب حدیث نفس و در آن که سب و خود او امری است از امور عادت نه تعلیم الهی از قبیل تذلی و همین شرط شیخ شاره فرمود حیث قال کُلّ اعتبار لا یردک من الحقّ إلیک لا یعول علیه و کُلّ اعتبار یُخرجک منک إلی الحقّ لا یعول علیه این است آنچه الحال به تحریر آن میسر شد.

والسلام والاکرام.

## مکتوب ﴿ ۲۱ ﴾

بہ نام حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**  
 در کشف اسرار بعض آیات قرآنی

حقایق و معارف آگاہ عزیزاقدار برادرِ میان محمد عاشق سلمہ اللہ، از فقیر  
 ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام مطالعہ نمایند. الحمد للہ علی العافیۃ والمستول من  
 اللہ تعالیٰ اَنْ یُدِیْتَهَا لَنَا و لکم بفضلہ و کرمہ. آمین.

امّا بعد، خدای تعالیٰ در دو سورہ از قرآن عظیم، فرق بیان می فرماید در  
 ابرار و مقرّین، در سورہ هل اُتی، چشمہ کافور و چشمہ زنجبیل اصالةً برای  
 مقرّبان مقرر می فرماید و شرابی کہ مزاج او کافور و زنجبیل باشد برای ابرار  
 می دهد و در سورہ مُطَفِّفِین چشمہ نسیم برای مقرّبان مقرر می فرماید و  
 شرابی کہ مزاج او تسنیم باشد برای برار می دهد.

فهل تُدری ما السیرُ فی ذلك، اِعلَمُ أَنَّ الکافور عینُ طِیِّبۃ الرائحة لا مرارة فی طعمها،  
 و هی صورة کمالِ قوَّتہم العقلیّة المتوجّہة إلی الرحمن الواصنة إلی لا یقان بما یجب بہ  
 الا یمن علی وحہ، یصیر بہ الغیب من داب العیان، و الزنجبیل عَنْ طُعمِها حرّف فی تلك  
 الحرافة لدّة عظیمۃ و لا رائحة لها و هی صورة کمالِ قوَّتہم العملیّة المتوجّہة إلی کسر  
 النفس السہیمیّة و ماقضة هواها یجدون فی ذلك لذّة مع مرارة فالمرارة و لذع اللسان  
 لانکسار النفس و لشدة یُقاسُونها فی ذلك واللذّة لغلبة النفس المملکیّة، و أمّا  
 کون الکافور طِیِّبۃ الرائحة دون الزنجبیل، فِلَانَّ القوّة العقلیّة إذا حصل لها  
 الکمال یشدّح فی ذلك انکشاف الجیروت ولو إجمالاً و ذلك غیب قائم بوصفہ

الشهادی كما أن الرائحة الطيبة غيب قائم بالجسم وليس ذلك القوة العملية، و أما التسنيم فعين عالي المرتبة لا يوصف برائحة ولا بطعم، لأن التسنيم مشتق من السنام، والسنام أعلى ما يكون في البعير والعالي في المرتبة ما يظهر فيه الغيب ويتجلى فيه أمر يناسب اللا كيف كالملاحة الناشئة من تناسب الأعضاء دون اللون وغيره، وهي صورة الجزء الجبروتي المودع في باطن باطن النفس الناطقة ومن سعة الله تعالى في عالم الجنان أن كل كمال حصل في النفس فله تمثال في كل نوع من الإرتفاقات من الشراب والطعام وغيرهما، فلما ظهر صورة الكمال في نوع الشراب وجب أن يجعل القوة العقلية والعملية والجزء الجبروتي لكل واحد منها صورة وهذا أصل أن انكشف على العارف، عرف جزاء كل عمل ولما كان لكل نوع من الأعمال المقرّبة والأعمال المبعّدة ميل إلى عالم الملكوت والشياطين، ولعالم الملكوت ميل إلى المبدأ الفياض، الذي هو أول سلسلة الوجود، ولعالم الشياطين بُعد في الغاية من المبدأ الفياض، وكل شيء له ميل طبيعي إلى شيء فهو مندرج في ذلك الشيء، الذي مال إليه اندراجاً طبيعياً، وجب أن يكون للأبرار كتاب يكتب فيه اسمائهم أي ينطبع فيه صورهم من حيث أنهم عملوا الأعمال المقرّبة ويوضع هذا الكتاب في جانب الأعلى من الملكوت الذي يلي الحبروت، وهو قوله تعالى «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيِّنَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝»<sup>١</sup>، وذلك لأن الكتابة صورة اجمالية للشيء الذي يكتب، وجب أن يكون للفجار كتاب يكتب فيه اسمائهم أي ينطبع فيه صورهم من حيث أنهم عملوا الأعمال المبعّدة، ويوضع هذا الكتاب في الطرف الآخر من الظلمات الواقع في غاية البعد من مبدأ الفياض، وهو قوله تعالى:

١ «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيِّنَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝»  
المطققين (۸۳)، آية ۲۱-۱۸.

«كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝»<sup>۱</sup>.

و لهذا المعرفه شأن عظیم، نرجو امن الله تعالى أن يفتحہ علیکم و یکنیکم هذا القدر للتنبیہ. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۲۲ ﴾

به نام والد بزرگوار

**شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ**

در تعبیر رویای خواجه محمد امین که در حق حضرت والد و معارف آگاه  
شاه نورالله سلمہما الله تعالی دیدہ بود

حقایق و معارف آگاه عزیز القدر برادرم میان محمد عاشق سلمہ الله تعالی از  
فقیر ولی الله عفی عنہ، بعد از سلام مطالعہ نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیۃ و  
نسأله العافیۃ المحلّۃ لنا و لکم. آمین.

اما بعد، خواجه محمد امین در این ایام در باب شما و در باب میان نورالله  
مبسّرہای دیدہ، حاصلش آنکہ شما هر دو و خواجه محمد امین در فضای  
دلکشای رسیدہ اند کہ نام آن امام الحرمین است و آن بقعہ مزار جدّ شما  
است، حضرت شیخ محمد قدّس سرّہ و بعض اسلاف میان نورالله نیز  
در آنجا مدفون است. از آنجا نغم عظیمہ بی کیف برای شما آورده اند و  
نصیب شما زیادہ تر شد ز نصیب میان نورالله و صاحب رؤیا می داند کہ

۱ «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝» المطفف (۸۳)، آیت ۱۰ - ۱۲

سبب تخصیص هر دو شما به این نعم عظیمه انتساب شما است به صاحب آن بقعه از جهت بُنوّه، بخاطرش می‌گذرد که برای فرزندان این همه نعم فراوان می‌دهند. دیگران را کی این قسم میسر می‌آید. بعد از آن صاحب رؤیا از میان ثورالله پرسید که وجه تسمیه این بقعه به امام الحرمین چیست؟ گفتند بعض کبار اجداد ما به حج رفته بود و به امام الحرمین ملقب شده، چون در این بقعه مدفون شد این بقعه را همین نام خواندند. بعد از آن صاحب رؤیا بیدار شد و حلاوت آن رؤیا در مُدرکه‌اش چندان اثر کرده بود که تا دیری به غایت منبسط و منشرح ماند. انتهی کلامه.

آنچه از تعبیر این رؤیا بخواص فاطر ریختند آن است که امام الحرمین کنایه از مجمع ارواح مقربین است و شما هر دو را از آن مقام نصیب وافر رسیده، و این نصیب از جهت بُنوّه معنویه است، خواه مقرون به بُنوّه نسبیه باشد یا نباشد و بُنوّه معنویه عبارت از آن است که این شخص و کَر فیض آن ارواح گردد و آن ارواح او را به مثالی خویش در عالم شهادت دانند، و کعبه عبارت از تجلی اعظم است. و اینکه گفته شد که بعض اسلاف به کعبه رفته بود یعنی به تجلی اعظم متصل شده بود، و این که گفته شد که آنجا به امام الحرمین ملقب شده یعنی پیش تجلی اعظم خظوتی (حظّ) وافر یافت و اینکه گفته شد چون اینجا مدفون شد، نام بقعه امام الحرمین مقرر کردند. یعنی به سبب اتصال حقیقت ارواح ایشان به تجلی اعظم برکتی عظیمه به اجساد و اشباح ایشان رسید. بالجمله رؤیای صادق است دلالت می‌کند بر یافتن نصیب وافر از اویسیت ارواح به طوری که آن را به بُنوّه معنویه تسمیه کردیم. والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

## مکتوب ﴿ ۲۳ ﴾

به نام حضرت والد مدظله

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در جواب سؤال ایشان از قول شیخ اکبر رحمته کَلْ حَسِدٍ لَا يَتَجِ هَمَّةُ فَعَالَةِ الْخ

احسن الله علیکم و اوصلکم الله تعالی الی ما لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر  
علی قلب بشر بفضلہ و کمال کرمہ.

اما بعد، از کلمه شیخ اکبر رحمته کَلْ حَسِدٍ لَا يَتَجِ هَمَّةُ فَعَالَةِ الْخ  
کرده بودند، معنی این کلمه آن است که گاهی در قلب عارف غضبی و حُب  
انتقامی که صورت او صورتِ حسد می باشد، القا می فرمایند و وی مانند  
اناء مُنْتَلَم مظهر اراده الهیه می گردد، و این عارف در این مقام حارحه از  
جوارح الهیه می باشد و هیچ بوئی از قتل یا هتک آن شخص بر نمی دارد، بلکه  
غایت کمال اوست و گاهی بر بعض اذهان دواعی غیرت و حسد از مَمَرِ قوای  
بمسانیه حوش می زند و آن را در رنگ داعیه الهیه می پندارد و در غلط می افتد.  
شیخ اکبر که از متمکنان است در اینجا قاعده می نهد که به آن فرق کرده  
شود در میان قبیلین، می گوید اگر داعیه حسد و غیرت برخواست و صورت  
انتقام در خارج متحقق نشد ین علامت آن است که این شخص در این داعیه  
جارحه از حورح الهیه نبوده است و اگر در خارج متحقق شد لیکن احساس  
نکرد که این کار هَمَّتِ اوست ین صورت نیز از این قبیل بیست بلکه در ملکوت  
صورة انتقام مُمَثَّل شده بود و چون لوح نفس او صفای داشت در رنگ  
منامات و واقعات این صورت مُمَثَّل را قبول نموده، اگر عقل او پیش دستی  
کرد مجرّد خاطر یا ماسم خواهد بود و اگر قسب او پیش دستی کرد، داعیه

انتقام همت گماشتن ظاهر خواهد شد. نه جارحه از جوارح الهیه شده است و اگر احساس کرد که همین همت او در عالم خوض نمود و صورت آن فعل بروی کار آورد جارحه است از جوارح الهیه و الفرق دقیقاً فعلیک بالتأمل. و از کلمه شیخ المکان إذا لم یکن مکانه لا یعول علیه نیز استفسار کرده بودند، معنی آن آن است که اگر شخصی را مقامی رفیع به سبب توجه عارفی یا به سبب انطباع کیفیت نفسانیه او در نفس این شخص داده باشند، بر این کیفیت اعتماد نباید کرد و او را از متمکنان این مقام نباید شمرد. مثلاً شخصی به حضور عزیزی نشست و غیبت کلی به حاصلش شد او را نتوان گفت از اهل غیبت است با آنکه بغیر توجه و توسط احدی به سبب نفس ناطقه خود یا به سبب عین ثابته خود، این معنی حاصلش شود، این است آنچه در معنی این هر دو کلمه حاضر شد: و «العلم عند الله»<sup>۱</sup> تعالی بقیة الکلام آنکه تمام سال در همین خیال می گذرد که در چله رمضان با دوستان جانی گذرانیم و بیاسائیم، به هر کیف خود را معاف نباید داشت. خدا تعالی راه را سهل خواهد گردانید. امیدواری از فضل بی غایت او همین داریم. دل از مخاطبات شما هرگز سیر نیست و نبوده است و نخواهد بود، لیکن چه کنیم در این اوقات اتفاق رفتن قاصدان در عین وقت درس تعطیلین افتاده تا وقت شب خبر رفتن رسید و طاقت نوشتن نیافتیم. والله تعالی یعلم السر و الاعلان. شادی برخوردار مبارک باد. خدای تعالی نعم ظاهره و باهره ساعت بعد ساعت متزاید و متضاعف کند. قصد فقیر برای دیدن شما در همه احوال مستمر است، و اگر تقریبی این قسم روی دهد مؤکدتر می گردد. اما چه توان کرد تجری الریاح بما لا تشتهی السفن.

۱- الاحقاف (۴۶)، آیه ۲۳؛ الملک (۶۷)، آیه ۲۶.

تفصیل احوالِ ظاہرہ ما را خوب می دانند حرکت بسیار صعب می شود.  
معذور باید داشت.

✱

### مکتوب ۲۴

به جانبِ قدوة علمای راسخین شیخ الحرم المدینة المطیبة  
الشیخ ابوطاهر الکردی المدنی رحمہ اللہ  
از حرم مکہ ارقام فرموده بودند

بعد رفع تحیات لاتزال منها روائع اخلاص عابقة و فائحة، واهداء دعوات  
لا ینفک عنها نسائم قبول القبول غادية و رائحة، من عبدٍ ضعیفٍ استرقه جمیل اللطیف  
و جزیل الامتتان، و صبّ و لَفَّ ساقه عظیم الحسن و عیم الاحسان.  
اخذتموني مني في ملاطفةٍ فلستُ أعرف غير ما قد عرفتكم  
إلى حضرة من تقاصرت الألسنة والتعبيرات عن وصف كماله و تصايقت الأساليب  
و التحريرات عن نعت جماله فالمطري في مدحته اعجم قاصر و المفريط في تفريطه  
مفريط فاتر:

و على تفنٍ واصفيه بوصفه يفنى الزمن وفيه مالم يوصف

شیخنا و مخدومنا و قدوتنا و مولانا الأکرم الأفخم الأجل الأبجل ادام الله تعالى  
یادامه ایامه حیوة علوم الدین و ابقی مهجتها و خلد بتخلید عهده رونق معارف الحق و  
بهجتها، فإن هذا المستمد بتوجهاتکم العلیة و المعتمد علی دعواتکم المستجابة، و صل  
إلى مكة زادها الله شرفاً و تعظيماً مأموناً عن جميع المخوفات سالماً عن جميع  
المكروهات، اللهم إلا ألم فراقكم الذي لا صبر على صبره إلا كصبر المضبور ولا

مصانعة معه إلا كُصانعة المغلوب المقهور:

والله لو حلف العشاق أنهم قتلوا من الحب يوم البين ما حنثوا  
وإلى الله المشتكى وهو المستعان وهو العالم بالأسرار والاعلان. والمسئول منكم  
الدعاء في الأوقات المرجوة وطلب الخير في الوردات المخبوءة، والحمد لله أولاً وآخراً.

\*

### مكتوب ﴿ ۲۵ ﴾

به نام

شیخ أبوطاهر کردي مدني رحمته الله  
از مکه معظمه بقلم آمده بود

لا زالت شآبيب الرحمة والبركات منهيمةً ومنسجمةً و سحائب العناية  
والكرامات ممطرةً ومستديمةً على الصقع المخفوف بالبررة الكرام الموصوف بالمجد فوق  
ما يذكر بالكلام جناب من أجله من أن أذكره بصريح إسمه واستغنى من ذلك بتعينه  
بعلامته ووسمه:

و من العجائب أن أفوه بذكره ولقد أغار بأن يمرّ بخاطري  
و من أجده في خلدي حاضراً فلا يغرب عني محياه ولا يغيب أليفه في بصري متمثلاً فلا  
يُصيبني فقدّه ولا يُريب.

حضرة شيخنا وقدوسنا و مولانا الأكرم والأفخم الأجل والأبجل:

بقيت بقاء الدهر يا كهف أهل به و هذا دعاء للبرية شامل

أما بعد، فهذا المستمد بتوجهاتكم المعتمد على دعواتكم يحمد الله تعالى إليكم في جميع  
الأمور ظاهرها وباطنها و يشكر لديكم نعمه التي لا تحصى عددها، ولا يحصر مددها

من حملتها صَوْمُ رمضان بِمَكَّةَ المباركة و اعتكاف العشرة الأخيرة في المسجد الحرام،  
و لقد حدثني الشيخ عمر مينا حادِم بيتِ اللهِ سرَّه اللهُ كما سرَّني أَنَّهُ هَيَّأَ داراً لِنُزولِكُم في  
الحجِّ و ينتظر قُدومَكُم في أَيَّام العَجِّ و اشجُّ:

فَساغ لي الشراب و كنتُ فلا اكْدُ اغْصُ بالماء الفُراتِ  
حقَّق اللهُ تعالى هُذه الأُمْنِيَّةَ مِنَّا و مِنْهُ، إِنَّهُ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، و باجابة الدعاء جديرٌ،  
و نسألُ منكم الدعاء بالسَّلامة في السفر و الاقامة و بعافِيَّة لا بلاءَ بعدها و برحمة  
لا سخطَ بعقبِها. و السلام و الاكرام.

\*

## مکتوب ۲۶

به نام

### شیخ أبوطاهر کردي مدني رَحِمَهُ اللهُ

تَحِيَّاتٌ أصولُها ثابتَةٌ في الأرضِ المحبَّةِ الحالِصة و فُرُوغُها في السماء، و دعواتُ  
دعائِها مُستقرَّةٌ في محمَّدِ الرحمةِ الخاصَّة و سُقوفُها أَعلى العُلُيا، يَرْفَعُها احقرُ الخَلِيقَةِ و مَنْ  
ليس بشَيْءٍ في الحَقِيقَةِ إلى الصَّقعِ المَحْضِ بالعلائِكة، المَلتمِسُ للتسبيحِ و التمجيدِ الجَنابِ  
الموصُوفِ بلا يَشْفِي جَلِيسُهم و إن كان اسوجب الطرد و السَّعِيدِ، دائِرَةُ مركزِها عِروَةُ  
الوُثْقَى لا انفِصامَ لها، من تَمَسَّكَ بها هَدَى إلى صِراطٍ مُستقيمٍ، و محفلُهُ شابِهُه جِبَلٌ لا  
انقطاعَ لَهُ. من اعتَصَمَ بِهِ أَدَّاهُ إلى سَنَنِ السُّنَنِ و السَّهَجِ القَدِيمِ:

لا يدرك الواصف المطرى حصائمه و إن يَكُن سابقاً في كُلِّ ما وصفا  
شيخنا و قدوتنا و مَخدومُنا و مولانا الأكرم الأَفْخَمُ الأَجَلُ الأَجَلُ أدام اللهُ تعالى المجد  
بين بُرْدِيهِ و خَلَدِهِ كَهَفًا لِمَنْ لَأَزَمَهُ و اعتمدَ عَلَيْهِ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ المُستَمِدَّ بِتَوَجُّها تَكُم

المعتَمِدُ عَلَى دَعَوَاتِكُمْ يَشْكُرُ إِلَيْكُمْ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نِعَمِ ظَاهِرَةٍ وَبَاطِنَةٍ لَا تُحْصَى وَيُحْمَدُ  
إِلَيْكُمْ عَلَى زَوَارِفِ عَوَارِفٍ لَا تَعْدُ وَلَا عَدَّهَا يُرْحَى، وَيَسْأَلُ مِنْكُمْ الدُّعَاءَ لِمَزِيدِهَا  
وَلَا سُدَامَةَ قَدِيمِهَا وَجَدِيدِهَا، وَالسَّلَامَ وَالْإِكْرَامَ.

✽

### مکتوب ﴿ ۲۷ ﴾

به نام  
یکی از عزیزان  
اصدار یافت

أَحْيِ مِلَازِمَةَ الْعُلَمَاءِ غَنَمٌ وَمَجَالِسَةُ الرِّعَاءِ غَرَمٌ، اللَّهُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ طَاعَاتِهِ وَالْإِهْتِمَامِ  
بِعِبَادَاتِهِ، إِعْلَمْ أَنَّ الْمَلَاعَةَ لَا تَوْرَثُ إِلَّا حَسْرَةً وَأَنَّ الْمَفَاكِهِ لَا تُخْلِفُ إِلَّا قِسْوَةً، إِيَّاكَ  
وِاضَاعَةَ الْأَوْقَاتِ فِي الدَّعَةِ وَالْبَطَالَاتِ إِلَّا مَتَكَبَّرَ عَلَى عَقْبِكَ وَلَا تَتَمَّ بِعَايِنِ يَدَيْكَ،  
وَاحْسِنُ النَّاسَ مَنْ إِذَا سَمِعَ وَغَى وَحَقَّقَ مَا ادَّعَى.

✽

### مکتوب ﴿ ۲۸ ﴾

در مواعظ و نصایح برای محبان  
ارشاد فرمودند

إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ تَعَيَّرَ وَإِنَّ الْمَشْرَبَ قَدْ تَكَدَّرَ وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ تَزَيَّأَ بِزَيِّ الْمُسْلِمِينَ مُسْلِمًا،  
وَلَيْسَ كُلُّ مَا يَدَّعِيهِ الْإِنْسَانُ لِنَفْسِهِ مُسْلِمًا، فَإِيَّاكَ وَخَمْسَةَ أَصْنَافٍ مِنَ النَّاسِ فَانْهَمِ فِي  
الْحَقِيقَةِ، بِمَنْزِلَةِ النَّسْنَسِ.

صوفی شاطحٌ یَحْتالُ لرفعِ التَّکْلِیفِ ولا یَقِفُ فی محارِی أمرِهِ عندَ التَّوْقِیفِ،  
وَمَعْقُولِی مُحَادِلٌ یُشِیرُ فِتْنَةَ الشُّکُوکِ وَالْأَوْهَامِ وَلَا یَنْقَادُ بِقِیَادِ الْعَرِیزِ الْعَلَامِ، وَفِیهِ  
مُحَرَّجٌ یَسْتَطِیْبُ التَّخْرِیجَ عَلٰی أَقْوَالِ أُمَّةٍ وَلَا یَتَّبِعُ مَا أَفْصَحَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّةٍ.

وَزَاهِدٌ مُتَّقَشِّفٌ یَتَشَدَّدُ فِی دِینِهِ کَانَ التَّرْخُصُ لَیْسَ فِی جَرِینِهِ. وَغَنِیٌّ طَاغٍ یَتَکَلَّفُ  
زِیَّ الْأَعَاجِمِ وَیَتَدَاخِلُ فِی مُضَارِبَةِ الْجَمَاجِمِ.

\*

### مکتوب ۲۹

به نام سیادت پناه  
میر عبدالله قاری رحمۃ اللہ علیہ

سیادت و نقابت مرتبت فصایل منقبت میر عبدالله قاری سلمه الله، از فقیر  
ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العاقبة والمستول من جنابه عافيتكم في الدنيا والآخرة،  
مدتی برآمده که احوال حیریت مآل ایشان نخوانده ایم. دل نگران است.  
خلاصه کلام آن که سلامت لطیفه انسانی که موقوف بر اشتغال قلب  
به یادداشت و جوارح به وظایف طاعات است بر سلامت معاش و سلامت  
بدن مقدم باید داشت. قبله همت، سلامت لطیفه انسانی باید ساحت و  
سلامت معاش را به قدر ضرور باید پرداخت. والحمد لله أولاً و آخراً.

\*

## مکتوب ۳۰

به جانبِ حضرت والد بزرگوار دام مجده  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنه

حَيَّانَا اللهُ تَعَالَى بِتَحِيَّةِ اِكْرَامِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَحَيَّاكُمْ، وَجَمَعَنَا فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ  
مَعَ مُقَرَّبِي حَضْرَتِهِ اِيَّانَا وَ اِيَّاكُمْ، اَلْعِلْمُ نَقْطَةٌ كَثُرَهَا الْجَاهِلُونَ اَيَّ عِلْمِ التَّصَوُّفِ هُوَ التَّوَجُّهَ  
إِلَى الْحَقِيقَةِ الْفَرْدَانِيَّةِ صَارَتْ كَثْرَةُ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الْغَاسِقَةِ النَّاشِئَةِ مِنْ تَخَالِيطِ الصُّورِ  
وَالْمَوَادِّ وَالْحَالَاتِ الْمُتَعَاقِبَةِ الْوَارِدَةِ عَلَى النُّفُوسِ يَوْمًا فَيَوْمًا إِلَى يَوْمِ الْمَعَادِ وَالْمِيعَادِ  
مُتَكَثَرَةً مُخْتَلِفَةً لَا تُحْضِي وَإِخْتِلَافًا لَا تَسْتَقْصِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا.

\*

## مکتوب ۳۱

در جواب سؤالات حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنه  
ارقام فرمودند

حَيَّانَا اللهُ تَعَالَى بِالطَّافَةِ وَحَيَّاكُمْ وَ اَوَّانَا فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَ اَوَّاكُمْ.  
اَمَّا بَعْدُ، نَوَشْنَه بُودِدِ كِه اِگَر شَخْصِي بَعْضِ اَوْلِيَا رَا كِه بِه كِمَالِ تَشَرُّعِ  
ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا مَوْصُوفِ بَاشَنْدِ دَر لِبَاسِ غَيْرِ مَشْرُوعِ يَا دَر وَضْعِ غَيْرِ مَشْرُوعِ  
بِیْنْدِ، سِرِّ دَر اَيْنِ اَمْرِ چِه خَوَاهَدِ بُودِ، حَالَانَكِه رَأْيِي بِه حَلِيَّةِ شَرْعِ آرَاسْتَه

است باید دانست که رؤیای واحد به حسب خصوصیت احوال تعبیرهای مختلف دارد، و حکم کلی در این باب راست نمی آید. گاهی باشد که خیال از بعض اوضاع معنی اجمالی که مستصحب آن به حسب عادة زمانه و بلد باشد انتزاع کند و آن را وکر این معنی اجمالی سازد، مانند آنکه شخصی پیش من تقریر کرد که حضرت مرتضی را رضی الله عنه در صورت سپاهان این زمان قصیر اللحیه وافر الشوارب دیده است و این وضع صورة شجاعت و پهلوانی است به حکم عادت زمانه، و گاهی باشد که در این رأیی به حسب بعض جهات نقصانی باشد. هر چند به صفت صلاح در اکثر احوال متصف باشد. در منام روح بزرگی را به همان صفت بیند و این روح در این رویا به منزله آینه باشد آن صورت را. چنانکه نقل کنند که شخصی آنحضرت را صلی الله علیه و سلم مریض دید و تعبیر رؤیا ضعیف عقیده او بود به نسبت شرع، و گاهی باشد که در طریقه این عزیز فتوری راه یافته باشد. رأیی آن فتور را در شخص همان عزیز ببیند مانند آنکه شیخ صدرالدین قونوی آنحضرت را صلی الله علیه و سلم مرده دید و تعبیر او انقراض خلافت بنی عباس و ظهور فتنه چنگیزی در آفاق بوده است، و گاهی باشد شرب خمر و مسنی کنایت از جذبه ای باشد و مانند آن، و گاهی آن صفت در اقارب آن شخص پدید آید، مانند آنکه در شرح السنة مذکور است که اگر شخصی در خواب بیند که با بعض محارم خود نکاح کرده است، تعبیر او نکاح باشد با بعض نساء که با آن محارم قرابتی یا رابطه دارند. بالجمله به یکی از این محامل فرود باید آورد. والسلام.

## مکتوب ﴿ ۳۲ ﴾

در جواب سؤال حضرت والد

**شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه**از معنی حدیث: **أَلَا أَسْتَحِي [مَنْ رَجُل] مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ**  
أو كما قال رسول الله صَلَّى الله عليه و سلم

حقایق و معارف آگاه عزیز لقدر برادرم میان محمد عاشق سلمه الله  
باقضی مرادات خود فایز بوده ار فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام  
محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية.

رقیمه کریمه رسید و سؤال که در حدیث **أَلَا أَسْتَحِي مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ**  
نوشته بودند. باید دانست که این حدیث صحیح است و حیا در لغت انحجام  
نفس است از مقتضیات نفس شهویه و نفس سبیعه نزدیک اجتماع اسباب  
آنها، به سبب تمسک به حبل متین ایمان. **يُقَسِّرُ ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**مَنْ اسْتَحَى مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا عَوَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى<sup>۱</sup>** و  
این حیا در حضرت عثمان رضی الله عنه به وجه اکمل محقق بود لهذا  
نزدیک وفور مقتضیات غضب و شهوت از امضای آن بازماندند. و ار ایشان  
منقول است که به زنا و شرب خمر در جاهلیت نیز مرتکب شده اند، و در  
وقت شهادت صبری عظیم از ایشان به ظهور رسید و استحیای ملایکه  
عبارت است از ترک مؤاخذه بر زلات و مانند آن، و کسی که صفت حیا  
به کمال دارد اگر زلتی اروی به وجود می آید ملایکه از کثابت آن و مؤاخذه

۱ مَنْ اسْتَحَى مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا عَوَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى (ترمذی)

بر آن حیا می کنند. «جَزَاءٌ وَفَاقًا»<sup>۱</sup> لما ارتسَحَ نَفْسَهُ مِنَ الانْحِجَامِ عَنْ مَظَانِّ  
هَذِهِ الْأُمُورِ. وَالسَّلَام.

\*

### مکتوب ﴿ ۳۳ ﴾

به جانب جامع الفضائل  
مخدوم معین الدین تتوی (سیندهی) رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۲</sup>

خدای تبارک و تعالی ذات با برکات آن عزیزالقدر، جلیل المقام، الفائز بالقدر  
الاعلی والنصیب الأوفی من مقامات الکرام، قدوة العلماء الراسخین، أسوة الکبریاء  
المحققین را به مرادات عظیمه که مقتضای همت عالیہ و نهمت سامیه آن  
نادرۃ الآفاق است فیروز و بهرهمند داشته باعث هدایت کافّة خلیفة الله و  
حامل رُشد سایر افرادِ نوع خلیفة الله گرداناد، به حرمت النبی و آلہ و صحبه  
الامجاد صلی الله تعالی و سلم علیه و علیهم.

اما بعد، مرفوع از این فقیر بعد ألوف ادعیه و تحیات و صنوفِ أسلمه و  
تبریکات آنکه نامه گرامی بعد انتظارِ بسیار ورود فرمود و احوالی که عوقب  
آنها إن شاء الله خیر است اظهار نمود. هر چند فقیر در اکثر احوال خیر و  
عافیت جویان و دعا به ظُهر الغیب گویان می باشد، اما به حسب ظاهر  
به سبب قلت قاصدان و عدم اصلاّح بر قصد ایشان از نوشتن احلاص نامها

۱- «جَزَاءٌ وَفَاقًا» النبا (۷۸)، آیه ۲۶

۲- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۴۰.

مقصر است. محبتی که در دل نشسته است از وصمه تغیر و تبدل دور است و ارسال رسایل و ترک آن نزدیک او مساوی است. امیدوارم که تابه محض فضل بی علت در حظیرة القدس عند ملیک مقتدر به آمال و امانی خود رسیده مجموع خاطر و آسوده دل شویم. همچنان باقی باشد:

تَسْتَلُّ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا      وَ صَبَائِي بَعْلُوْهَا لَا تَنْقِلُ

بالجمله عثور بر غلبه بواسیر، و ضبط جاگیر، و مرض قره العین و فساد ذات البین طرفه تشویشها داده و اِلی الله المُشْتَكِی و هو المُسْتَعَان هر چند معلوم است که ایلام این طایفه علیه به خلاف ایلام دیگران انعمی است که برای دفع چشم زخم اغیار آن را به صورت ایلام مُصَوِّر ساخته اند. مع هذا دعا کرده شد و کرده می شود. اکرم الأکرمین به درجه اجابت رساناد. والسلام

✽

### مکتوب ﴿ ۳۴ ﴾

به نام حضرت والد صاحب کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُرهلتی عُفی عنه

تحریر یافت

اکرم الله عزّ وجلّ أخانا الفاضل العارف محمد العاشق بمزید انعامه ظاهراً و باطناً، ما زِلْنَا مِنْذُ أَيَّامِ الْعُرْسِ مُسْتَشْرِفِينَ إِلَى لِقَائِكُمْ لِأَنَّ الْمَحَبَّةَ الرُّوحَانِيَّةَ الَّتِي تَنْشَأُ مِنْ مَنَاسَةِ الْأَرْوَاحِ قَائِنًا جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ أَشَدَّ إِزْعَاجاً مِنَ الْمَحَبَّةِ الْخَارِجِيَّةِ، وَ نَرْجُو مِنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَعْقِبَ هَذَا الْإِنْتِظَارَ الشَّدِيدَ بِهَجَّةٍ بِلِقَائِكُمْ وَ سُروراً بِرُؤْيَا مَحْيَاكُمْ أَحْسَنَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكُمْ.

در حقیقت ما را راهی به خلق وی حالاً و وجداناً نکشادند. پس مقتضای امانت معرفت آن است که در آن خوض به فکر نکنیم و مقتضای ادب ربوبیت آن است که طلب آن نیز نکنیم تا حضرت قیاض از تفاسیم رحمت برای ما چه مقرر فرموده است.

\*

### مکتوب ۳۵

به جانب معارف آگاه  
**شاه نورالله بدهانوی**  
 در جواب عرضداشت ایشان

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله نورّه الله.

از فقیر ولی الله عمی عنه بعد از سلام مطالعه فرمایند الحمد لله علی العافیة مکتوب ایشان رسید. نوشته بودند که در خود نقطه‌ای یافته می شود که او را به ذات مبدأ قیاض هیچ یک از نسب متعارفه از عینیت و غیریت و مظهریت و محمولیت نمی توان گفت و معرفت آن نقطه به ذات مبدأ به تنقّظ و تنه می توان تعبیر کرد، نه به شهود و فنا، زیرا که این معرفت حادثات نیست و گاهی از ما منفک نیست و نبود و نخواهد بود.

باید دانست که این نقطه که به نظر ایشان آمده است، (همان) است حجر بُهت، در اصل لغت حجر بُهت عبارت از سنگی است که به طریق تحفه پیش ملوک و اُمرا می آرند. جسمی می باشد عجب، نه او را سنگ توان گفت و نه چوب و نه نامی از نامهای متعارف بروی توان نهاد. پس شیخ اکبر رحمته این نقطه را حجر بُهت گفتند زیرا که عاجز کند ناظر را از فهم حقیقت خود،

مثل عاجز کردن آن جسم. الحقّ او را با ذاتِ فیاضِ نسبتِ محمولِ لکیفّیّه است، و فهمِ حقیقتِ آن و طریقِ انتسابِ آن از معارفِ مختصّه به فقیر است لیکن شرح این معنی طولی دارد و در این ایام گفتن آن به ایشان فایده نمی‌کند و بعد استقرارِ قدم در آن می‌توان گفت. دیگر نوشته بودند که وجود واجب عینِ ذات واجب نیست. پس اگر عارف به ما وراء‌الوراء قایل باشد مضایقه نیست چه معرفت او غیر تیقّظ نیست و تیقّظ را یافت بتوان گفت باید دانست که اگر این وجود که مغایر ذات به نظر می‌آید این تجلّی اعظم ذات واجب است و طریقِ ظهورِ او از ذات، یکی از معارفِ خاصّه فقیر است. إن شاء الله تعالی در مجالس صحبت تقریر مستوفی در این باب به میان آورده خواهد شد. والسلام.

✽

### مکتوب ۳۶

به نام حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پهلّتی عَفی عنه**  
 متضمن عنایات خاصّه

حقایق و معارف آگاه برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام مصالحه نمایند که هر چند دو سه ماه می‌گذرد که او جاعِ ظاهره که گاهی بر بدنِ خود و گاهی بر بدنِ برخوردار محمد، مقاساة کرده می‌شود، و باطنه که عبارت از تشویش انعکاسی است که به طریق انعکاس از اهل آفاق بر دل زنگ بسته چه قلقها

که نمی داد، محیط این درمانده‌ای مسکین می بودند با این همه در معرض  
اعتذار ز نوشتن مکاتیب نمی تواند ایستاد، زیرا که علاقه حبیبه که از ازل تا  
ابد مستمر است به این قدرها کجا رخصت ترک مکاتیب می دهد بلکه به حکم  
المکاتبة نصف الملاقات تقاضای اکثاری آن می نماید تا دمی اتم و جامع به سبب  
محاصره که مکاتبه متضمن اوست فرو شنید، لیکن حرف بی تصنع آن است که:

تَجْرِي الرِّيحُ بِعَالٍ تَشْتَهِي السُّقُوفُ

دل همیشه خواهان ملاقات (می باشد) و گر آن نباشد خواهان مکاتبت،  
اتفاقات عارضیه که به برحسب اراده خاطر باشد بسیار اوقات از مقصود  
صدمی نماید. این است بیان حقیقه الامر و حقیقت عرفت رَیِّ بفسخ العزائم  
بالجمله این قصه را کوتاه کنم. قصه مهمه آن است که از وقت عرس که  
انتظار قدوم ایشان می کشیدیم و میسر نشد، تا حال قلقتی و نزوعی داریم،  
خدا کند که زود این انتظار سر آید، و خدا کند که در رمضان به سبب دیدن  
ایشان بیاساییم. والسلام.

✽

### مکتوب ۳۷

به جانب والد راقم  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه  
متضمن جواب ایشان

حقایق و معارف آگاه برادر عزیز القدر میان محمد عاشق سلمه الله.  
از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محنت مشام مطالعه نمایند.

الحمد لله على العافية والمسئول من الله عافيتكم و سلامتكم مكتوب بهجت اسلوب رسید. نوشته بودند که آنچه عارف ادراک می کند، از خود ادراک می کند. باید دانست که این معرفت حقه است لیکن تفصیلی می طلبد معرفت دو نوع است، اولی و ثانوی، پس اولاً و بالذات آنچه مشهود عارف می شود رقایق اجمالیه اوست که در نفس جزئی به ازاء حقایق تفصیلیه واجبیّه و امکاتیّه که در نفس کلیّه متحقق است واقع شده. آنچه شهود تجلی اعظم است در عارف، ظهور رقیقه ای از رقایق اوست که به حجر بیّهت مسمی می شود، و آنچه مشاهده ارواح اوست ظهور رقیقه ای از رقایق اوست که به ازاء ارواح واقع شده است. لیکن چون این رقایق اجمالیّه و رقوم مستجنّه نوعی از اتحاد دارند با حقایق خارجیّه ثانیاً و بالعرض معرفت آن حقایق نیز متحقق می شود، و آنکه عارف می داند که آن حقایق را دانسته است خطا نیست و جهل مرکب نه، مثل این ادراکات عرفانیّه نه مانند مرضی است که اطباء در امراض عین تقریر کرده اند. حاصلش آنکه روح گذر در عین متولد می شود و مبتلی ادراک می کند که پیش روی او کدوره است حال آنکه هیچ کدورتی نیست، یا نقاط حمر یا سود در قوام روح عین متولد می شود و مبتلی می داند که جو از نقاط حمر و سود ممّتی است. حال آنکه آنجا هیچ نقطه نیست:

فان قلت بالامرین کنت مسدداً      و کنت اماماً فی المعارف سیداً

والسلام.

## مکتوب ﴿ ۳۸ ﴾

بہ جانبِ حضرت والدہ دَامَ ظِلُّہ  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفَى عَنْہ

بسم الله تعالى، حقایق و معارف آگاہ عزیزالقدر میان محمد عاشق  
سَلَّمَ اللهُ تَعَالٰی. از فقیر و بی‌الله عُفَى عَنْہ بعد از سلام مطالعہ نمایند.  
الحمد لله على نعمائه والمسئول من الله تعالى سلامتکم. دل بہ کلی خواہانِ آن است  
کہ زود ملاقات ایشان باحسن وجہ میسر شود خدای تعالی این مسئل  
بہ سؤالی حال را کہ افصح است بہ کثیری از سؤالی قال، بہ اجابت مشرف کناد،  
«وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۱</sup>. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۳۹ ﴾

بہ جانبِ حضرت والدہ دَامَ ظِلُّہ  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفَى عَنْہ

أحسن الله تعالى إليكم وعافكم، وفي حريم رحمتہ اواکم.  
امّا بعد، از این فقیر بعد از سلام بہ مطالعہ سامیہ درآید. امیدواری از  
عنایتِ حضرتِ باری جلّ مجدّه آن است کہ از شرورِ زمان محفوظ مانده  
بہ انواع نعمِ الهی محفوظ باشند، بسیار چیزها است کہ در نظر بنده از

۱- براهیم (۱۳)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

مکروہات می نماید و فی الحقیقہ متضمن مصالح عظیمہ و سبب نجات از مہالک ہائلہ می باشد، و این سرّ پس از زمان ظاہر می گردد و موجب مزید شکر می شود. «وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ»<sup>۱</sup>.

\*

### مکتوب ﴿ ۴۰ ﴾

بہ نام حضرت والد سلمہ الله تعالی  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

رَقَاکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَا لَا عَیْنَ رَاَتْ وَا لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَا لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ<sup>۲</sup>، و جمع  
اللّٰهُ تَعَالٰی بَیْنَنَا و بَیْنَكُمْ «فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ»<sup>۳</sup>، الحمد للّٰہ علی العافیۃ  
والمستول من اللّٰہ تعالی عافیتکم. و السّلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۴۱ ﴾

نیز بہ طرف ایشان  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

عَافَاکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی و سَلَّمَکُمْ و اَبَاقَاکُمْ و فِی ظِلِّ رَحْمَتِہِ النَّامَةِ الْکَامِلَةِ اَسْکَنَکُمْ و اَوَاکُمْ.

۱- یونس (۱۰)، آیت ۱۰.

۲- مَا لَا عَیْنَ رَاَتْ وَا لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَا لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (دارمی).

۳- «فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیت ۵۵.

الحمد لله على السلامة، قراطیس و شنگرف و مسطر. و غیره می رسد. الحال به خاطر مصمم شده است که الانتباه في سلاسل اولياء الله و أنفاس العارفين و لمحات همه داخل در این کلیات باشد و آنچه از این رساله ها ناتمام است، آن را در همین تقریب تمام کرده شود، زیرا که مثل این جمع و تألیف هر بار میسر نمی شود، لقمه لقمه انداختن در عرصه ای سی سال محنت کشیده، کجکول گدایی پُر کردن برای اطعام جمعی که مستعدان باشند مَن حضرو مَن سیأتی کار ایشان بود. «الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ»<sup>۱</sup> خدای تعالی در برابر آن اجری جزیل جاری غیر مقطوع نصیب آن حقایق و معارف آگاه گرداند و برکات نیت صحیح که دارند عاید حال و مآل ایشان طبقه بعد طبقه کند. تفهیم مجازاة مرسل است آن را در تفهیمات داخل کرده بعض مبشرات و خطب با او جمع کرده تمام نمایند.

\*

### مکتوب ۴۲

نیز به طرف ایشان طال بقاء هم  
شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه

رَقَاكُمْ اللهُ تَعَالَى إِلَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا حَظَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ<sup>۲</sup> بِبِرْكَتِهِ  
عَدِهِ وَرَسُولِهِ خَلَاصَةَ الْعَالَمِ وَشَفِيعَ الْمُحْشَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

۱- التَّوْر (۲۴)، آیه ۲۶.

۲- مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا حَظَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ (دارمی).

اما بعد، رقیمتین کریمتین و احده بعد اُخری رسیدند و خبر عافیت ظاهره و باطنه رسانیدند، «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup> نوشته بودند که تحقیقِ صدیقیّت در کتاب حُجَّة الله البالغة انعکاس انوار نبوّة در صدور افاضل امت قرار یافته. پس بر این تقدیر معنی آیه کریمه در باب حضرت خلیل علیه السّلام «إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا»<sup>۲</sup> چه باشد.

باید دانست که آنچه در حُجَّة الله البالغة مذکور شده است تحقیقِ صدیقیّت اُمّتیان است و آن ظَل صدیقیّتِ انبیاست علیهم السّلام. بیان این سخن آن است که صدیقیّتِ مُتّیان انعکاس انوار نبوّة است در صدور ایشان بر وجهی که در حُجَّة الله البالغة شرح داده شده است، و صدیقیّتِ انبیا انعکاس انوار تجلّی اعظم است در صدور افاضل انبیا، مثلاً نسبتی که مرآة با قمر دارد ظَل نسبتی است که قمر به شمس دارد و شَتَانِ بَيْنَهُمَا، از لوازم همین معنی است اثباتِ امامت حضرت خلیل علیه السلام را - در الخیر الکثیر، کما قال عزّ من قائل «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»<sup>۳</sup> و اثباتِ مشابهت به حضرت خلیل علیه السلام، حضرت صدیق اکبر علیه السلام را - کما ورد فی بعض الأحادیث هذا ما تيسر تحريره في هذه الساعة. والسّلام.

✱

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ لُصِّفَتْ (۳۷)، آیه ۱۸۲.

۲- مریم (۱۹)، آیه ۴۱.

۳- «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»: البقرة (۲)، آیه ۱۲۴.

## مکتوب ﴿ ۴۳ ﴾

## به یکی از عزیزان

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

اَیُّهَا الْوَلَدُ الْأَعَزُّ النَّبِیلُ هَذَاكَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ، إَعْلَمُ أَنَّ أَصْلَ السَّعَادَةِ الْآخِرَوِيَّةَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ، أَحَدُهَا أَنْ يَكُونَ الْعَقْلُ مُمْتَلِئًا بِالتَّصَدِيقِ، فَإِنَّ السَّعَادَةَ تَنْحَصِرُ فِي الْعِبُودِيَّةِ النَّامِيَّةِ الْمُسْتَوْعِبَةِ لظَاهِرِ الْإِنْسَانِ وَبَاطِنِهِ وَبِمَعْرِفَةِ أَسْبَابِ حَصُولِ هَذِهِ الْعِبُودِيَّةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا وَثَانِيهَا أَنْ يَكُونَ الْقَلْبُ دَاهِقَةً نَافِذَةً وَعَزِمَ قَوِيٌّ إِذَا قَصَدَ شَيْئًا لَمْ يَضَعِفْ عَنْهُ وَلَمْ يَمْلِكْهُ دُونُهُ حَتَّى يَرْتَقِيَ ذُرُوءَ سَامِهِ، وَثَالِثُهَا أَنْ يَكُونَ النَّفْسُ مُنْقَادَةً لِلْقَلْبِ فِي جَبَلَتِهَا، فَإِذَا وَجَدَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ نَزَلَ مِنَ الْعَقْلِ خَاطِرٌ حَقٌّ وَاسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَتَلَقَّاهُ الْقَلْبُ بِمَا أَوْدَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْهَمَّةِ وَالْعَزِيمَةِ (فَيَبْدَأُ) هُنَالِكَ زَاجِرٌ قَوِيٌّ يَتَوَجَّهُ إِلَى النَّفْسِ فَيَأْخُذُ ثَلَاثِيهِ وَنَصْرَعَهَا وَيُقَلِّبُهَا، فَعِنْدَ ذَلِكَ يُحْصَلُ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَمَقَامُ الْإِرَادَةِ وَهُمْ بِمِزَلَةِ الثَّوَاةِ الْمُتَلَقَّاتِ فِي الْأَرْضِ الطَّيِّبَةِ، فَإِذَا اشْتَعَلَ الْعَدُّ بِدَوَامِ الْعِبُودِيَّةِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا خَلَصَ مِنْهَا بَوْرٌ يَكُونُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ تُورِقُ بِسَبَبِهِ الثَّوَاةُ وَتُثْمَرُ (وَهَذَا) الَّذِي قُلْنَا حَقِيقَةُ السُّلُوكِ وَأَمْرَاضِ السَّلَاكِ وَإِنْ كَانَتْ كَبِيرَةً جَدًّا تَنْحَصِرُ فِي أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ أَنْ لَا يَكُونَ الْعَقْلُ مُمْتَلِئًا بِالْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَأَنْ لَا يَكُونَ الْقَلْبُ ذَا عَزِيمَةٍ فِي أَصْلِ جَبَلَتِهِ وَأَنْ لَا يَكُونَ النَّفْسُ مُنْقَهَرَةً تَحْتَ حَكْمِ الْقَلْبِ وَأَنْ يَكُونَ اشْتِغَالُهُ بِالْعِبُودِيَّةِ قَلِيلًا «لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ»<sup>۲</sup>، فَالسَّعِيدُ مَنْ تَخَصَّصَ مِنْ مَرْضِهِ وَعَرَفَ سَبَبَهُ وَعَالَجَ نَفْسَهُ، فَإِنْ كَانَ قُصُورٌ فِي الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ عَالَجَهُ بِتَذَكُّرِ مُقَدِّمَاتِ يَضَعُ عِنْدَهُ

۱. علاوه بر سورة البقرة (۹) در آغار هر سوره (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰

۲. «لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ» - نعشة (۸۸)، آیه ۷.

الإيمان والمعرفة وإن كان ضعف في قلبه عالجَه بمقدّمات تُهَيِّجُ عَزِيمَتَه، وإن كانت صعوبةً في نفسه عالجَ بِرِياضاتٍ قَوِيَّةٍ وإن كان قَلَّةَ الاشتغال بالعبودية أكثر من الطاعات، ومن الأمراض التي يكثر وقوعها ويعظمُ بلاءُها أن يقل السالك إلى طريقة القوم اعلى الله درجاتهم ثم يدفعه الهواجس الطبيعية عنها فيغوص في بحر الفضلات ويقعدُ غارب الهواء و يصير كأن لم يكن قطّ عرفَ طريقَتهم ثم بعد بُرْهَةٍ من الرمان يزجرُه زاجرٌ إلهي فيقوده الحقّ و يرجعه حيث كان و هكذا يبقى حائراً متردداً إلى هذا نارةً وإلى ذلك أخرى، و أحسن ما يُعالج به هذا المرض أن يلتزم المحاسبة كلَّ يومٍ مرةً أو مرّتين، فينفرد بنفسه و يتوضأ و يُصلي ما قُدِّرَ له، ثم يتذكّر الموت و يحضره بينَ عنقه و ربّما ينفعه أن يستلقى كهنية الموتى و يتصوّر انفكاك الأهل و المال عنه، ويقول إِمّا بقلبه سِرّاً و إمّا بلسانه جهراً لا إله إلا الله.

ينوى بذلك أن لا نافع له في معاده إلا اشتغاله بربّه ظاهراً و باطناً حتّى يجد في قلبه انشراحاً و في نفسه انزعاجاً و هكذا يفعل كلَّ يومٍ مرّةً أو مرّتين و ينفعه ايضاً أن يتوضأ و يُصلي ما قُدِّرَ له، ثم يتوجه إلى بعض الصوفيّة المشتغلين بربّهم ظاهراً و باطناً و يستشعر في قلبه أدباً و خُضوعاً و يتوى بمشاهد، ذلك معالجة مرضه الذي اعتراه فلا بُدَّ أن الله يفتح على لسانه أو في صحبة ما ينفعه، فإذا احسّ ذلك رجع من ساعته إلى الحلوة و قبل على الذكر و ينفعه ايضاً أن يشتغل كلَّ يومٍ بمطالعة كتابٍ من كتب القوم مثل العوارف و الإحياء و يصحّ نيّته في أوّل مطالعته و يرجع إلى الله تعالى بقلبه فاداً وجد كلمة مشوّقة زاجرة أعادها مرّات و يترك المطالعة فهذه هي الأسبابُ المهيّجة للعزيمة - هذا والحمد لله تعالى أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

## مکتوب ۴۴

به طرف سید محمد واضح رای بریلوی رحمۃ الله علیه از اولاد

سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

آدمی الطريق

سیادت و نقابت پناه فضایل و کمالات دستگاه میر سید محمد واضح رحمۃ الله علیه  
در حفظ حافظ حقیقی بوده کامیاب به مطالب دینیّه و دنیویّه باشند.  
ار فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که  
مکسوب ایشان چون مُنبی بود به رسیدن ایشان به عاقبت و امان و انتقال  
کمالات مآب مرحوم به روضه جنان صورتِ حُزن و نشاط بهم درآمیخت.  
«إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ» چون این قضیه مختوم است بر جمیع افراد انسان و  
در حق نفوس زکیّه ولادتِ ثانیه است. می باید که حُند تشویشاتِ طبیعیّه  
منهزم و منکسر باشد از جُودِ نورِ ایمان. بی شبه آن فضایل مآب احقّ و  
احرّی اند به این معنی، بلکه می باید که به صحبتِ ایشان صغار و ضُعفا به این  
نور متوّر شوند. الله تعالی آن عزیزالقدر را به اقصی مراتبِ افاده متصف  
ساخته تدارکِ مافات فرماید قلمی شده بود که اجازتِ اشغال و اعمال که  
در القول الجمیل مذکور شده است می باید نوشت لهذا می نویسد که هر چه  
در القول الجمیل مذکور است از اشغال و اعمال آن عزیزالقدر به عمل بر آن  
و ارشاد به آن مُجّار و مأذوناند، بلکه سایر آنچه فقیر را از مشایخ خود  
رضی الله عنهم اجازت آن متحقق است به آن همه مُحاز و مأذوناند.

هنوز کتاب الانتباه فی سلاسل اولیاء الله مبیض نشده است. بعد تبیض و ترتیب ان شاء الله تعالی خواهد رسید و نیز قلمی شده بود که غائبانه دعا می باید کرد، بالرأس والعین - و این معنی از طرفین مطلوب است تا به بشارت استجاب دعا به ظهور الغیب ما همه مُستسعد باشند. بقیه لکلام آنکه به دست آیندگان این صوب احوال خیریت مآل خود را بر منصفه اطلاع جلوه گر می نموده باشند که خاطر نگران این معنی است. والسلام.

مخدوم زادهای دیگر صغیر و کبیر از فقیر سلام و تعزیت مطالعه نمایند.

\*

### مکتوب ۴۵

به نام حضرت والد  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه برادر عزیز القدر میان محمد عاشق جیو سلمه الله. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الله تعالی عافیتکم و سلامتکم نوشته بودند که برخوردار محمد فائق از حفظ کتاب الله فراغ یافت. اطلاع بر این امر آنقدر بهجت و سرور داد که تقریر آن نتوان کرد. خدای تعالی چنانکه صورت کتاب الله کرامت فرمود به عنایت بی علت خود معانی او را نیز تعلیم فرماید، و بعد از آن بطن بطن که کنایت از علوم و هیئه متعلقه به حقایق قرآن است نیز الهام فرماید «إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ».

و این عطیه علیّه در سلسله ایشان نگاهداشته بطناً بعد بطن و طبقه بعد طبقه موجب هدایت افراد بشر گرداند «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»<sup>۱</sup>. بعد از آنکه مدّنی تلاوت به قاعده فمی به شوق کرده استحصار آن حاصل کند و یک تراویح بخواند. شروع در علوم صرف و نحو می باید کرد. امیدوری از عنایت حضرت باری آنکه ساعه بعد ساعه کشاد کار بینید و قافله قافله فیوض الهی نزول فرماید. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۴۶ ﴾

به نام حضرت والد دایم مجده  
شاه محمد عاشق پُهلّی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الله عزّ وجلّ سلامتکم و عافیتکم واقعه ای که در آن حضرت قبله گاه قدّس سرّه را دیده اند و التفاتها کرده اند بشارت ظاهر و باطن است و علامت قبول جمع مآثر رحیمه احسن الله تعالی إلیکم و إلی من لدیکم.

\*

۱- ابراهیم (۱۳)، آیه ۳۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

## مکتوب ﴿ ۴۷ ﴾

به نام حضرت من یعنی  
**شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه**

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادر عزیز میان محمد عاشق سلّمه الله.  
 از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله  
 تعالی علی العافیّة والمسئول من الله تعالی أن یُعافیکم ظهراً و باطناً، و یجمع بیتنا و  
 بینکم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»<sup>۱</sup>، امین.

مدّتی می‌گذرد که از معارف خاصّه ایشان داستانی نخوانده‌ایم، علم و  
 حال نزدیکِ جمعی، که قوای علمیّه در ایشان غالب‌تر آفریده‌اند،  
 توأمان‌اند. هیچ حالی نیست که بر ایشان وارد شود و در ضمن آن  
 علمی به تازگی سرزنند و هیچ علمی نیست که به شعشان تمام  
 ظهور نماید عند الظهور حالی در بغل نداشته باشد از احوالِ همار  
 لطیفه که این علم از حیّز اوست. لهذا استفسار از علوم خاصّه می‌رود.  
 والسلام.

✽

۱ - «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

## مکتوب ۴۸

به نام

شیخ محمد ماه پُهلّتی رحمۃ اللہ علیہ

در باب تعزیت

شرافت مآب شیخ محمد ماه و همشیره‌ام در حفظ حافظ حقیقی از  
 جمیع مکروهات مَصُون و به نعم ظاهره و باطنه مقرون باشند، خبر واقعه  
 والدۀ ایشان رسید «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup>، اعظم الله تعالى لكم الأجر و ألهمكم  
 الصبر و عفر لميتکم و رزقنا و إياکم العفیة الدائمة مثل مشهور است که موت  
 والدین مصیبتی است که متوارث جمیع بنی آدم شده آمده است. شیمه  
 اهل عقل آنکه در امثال این آفات اجری کسب نمایند و وعده‌ای که در  
 شریعت غرّا فرموده‌اند بر خود محقق گردانند. والسلام.

\*

## مکتوب ۴۹

به نام حضرت والد جامع المکاتیب

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفِی عَنْهُ

أحسن الله تعالى إليکم و جعل معرفه الحق بقية في عقبکم بوسته بودند که  
 برخوردار سعادت اطوار عبد لرّحمن خوابی دیده است. حاصلش آنکه

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

پیش این فقیر به خلوتی رسیده که سلطان محمد میرتهی که مردی صالح بود و سلطان صوفی هر دو بر دروازه آن خانه نشسته اند و از بقیه طعامی که در اقداح می باشد زرد پلاؤ خورده است بعد از آن در باب برخورداری به این کلمه دعا کرده شد که برکات عشاء و رمة نصیب تو باد

باید دانست که رؤیا حق است. خدای تعالی به محض فضل خویش تعبیر آن متحقق گرداناد. سلطان محمد کنایت است از طریقه ابرار و صالحین و سلطان صوفی اشاره است به طریقه ولایت خاصه و خلوتی که ایشان بیرون آن درند، ولایت خاصه الخاصه - و طعامی که در اقداح می باشد فیوض خاصه به دوره ای حال. زیرا که این قسم فیوض مسلم ظهور و اعلان و سرور و اسهاج می باشد و خصوصیت زرد پلاؤ از این آیت کریمه می توان فهمید. «صَفَرَاءُ فَاقِعُ لَوْنُهَا تَسْرُّ النَّظِيرِينَ»<sup>۱</sup> و عشاء کنایت است از فیض ثانی بعد فیوض اولی - زیرا که عشاء ثانی غذا است و رمة اشارت است از بقای فیوض اولی. زیرا که استخوانهای کهنه بقیه ای حبله الاولین است. اگر کلمه مسموع در رؤیا عشاء به فتح عین باشد فتأویل ما ذکرنا و اگر عشاء به کسر عین باشد، چنین باید گفت که عشاء کنایت است از قربات الهیه که در دوره آخر فایض شده زیرا که عشاء آخر صدوات است. هدا ما ظهر لی فی تعبیرها و الله تعالی أعلم.

\*

## مکتوب ﴿ ۵۰ ﴾

به نام حضرت والد معظم  
 شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه  
 در جواب بعض معارف

اراکم الله تعالی حقائق الأشياء کما هي و زادکم کلّ لمحة من رحيق التحقيق۔  
 داستانی از مناقب انبیا صلوة الله علیهم که به آن بر معشر اولیا تفوق یافته اند، قلمی شده بود. از آن جمله شیع و صورت بودن ایشایان دو نوع را از کمالات الهیه، اعلی تدبیر و تدلی، به خلاف اولیا که بجز ظهور جزئی ندارند و از آن جمله واسطه بودن ایشایان در کمال ثالث که خلق است به حسب تعمیر نشأً آخریّه، به خلاف اولیا که از این مقام به حسب ذوق اطلاع ندارند و از آن جمله دعوت ایشایان به عبادات مرکبه از نیت و قول و فعل که ایفای حق نزاحم شیور و صفات است در مرتبه ای کثرت بعد نحوی از توجه به وحدت، به خلاف اولیا که دعوت ایشان به توجه صرف است که روی به مرتبه وحدت دارد لاغیر، مطالعة آن بهجت و مسرت داد

ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی!

الحق مراتب علیہ انبیا صلوات الله علیهم اجمعین اعلی از آن است که افهم غیر ایشان به ساحت عزّت ایشان رسد. اتساع احجار بُهت ایشان که مثل ما ساریقا منع جبروت در ناسوت گشته خاصّه ایشان است، و تثبت علوم ایشان از طریان غبط تعبیر یا به کثرت تشنه معانی به صورتی که خلاف مقتضای اصل عام ماثان است به سبب مبادرت اسنعد خاص حامل علم خاصّه ایشان است آنچه از دقایق جبروت و دقایق معاد تقریر می فرمایند

محمول بر ظاهر است تجوُّز در تعبیر به سبب غموض مسئله و قُصور افهام مستمعین در کلام ایشان، از جانب ایشان اصلاً نیست کما زعمت المتفسفة لا اربح الله تجارتهم هر چه می‌گویند لفظ به لفظ از مقام کلام نفسی حضرت لوهیت می‌گویند. آری حضرت مُدَبِّر السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اگر تعبیری را بر تعبیری به ملاحظه استعداد صورة نوعیه اختیار فرموده است آن کار اوست «وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ»<sup>۱</sup> مثل مبادی تعینات ایشان آن است که عنایت از لیه چون خواست که فلک ایجاد فرماید همان خواست بعینه خواست منطقه و محور و قطبی گشت. همچنان چون خواست که صورة (خلق) را ایجاد فرماید عموماً و صورت نوع انسان خصوصاً، لازم آمد این خواست را خواست رقایق کلیه‌ای که به مثابه قطب و محور منطقه باشد فلک را، و آن رقایق در کار اراده اصلاح آن نوع بودند، و توجه نقطه حُبَّیَّة ایشان معاصر توجه نقطه به خلق عالم است. اِلَیْ غَیْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْخَوَاصِّ لَا يُحِيطُهَا دَفَاتِرُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ اَنْبِيَائِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ.

\*

### مکتوب ﴿ ۵۱ ﴾

به نام حضرت والد ماجد  
**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْهُ**  
 در بیان بعض معارف

رَقَّ كُمْ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَا لَا عَیْنَ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ اَحَدٍ (بشر)<sup>۲</sup>.

۱- الأنعام (۶)، آیه ۱۸ و ۷۳؛ سبأ (۳۴)، آیه ۱.

۲- مَا لَا عَیْنَ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (دارمی).

سِرِّ مقالہ مشایخ سرہند کہ بعدِ انعام سیرِ لطایف، معاملہ با اصولِ لطایف می‌افتد روح را بہ باد نسبت داده‌اند و سِرِّ را بہ آب، و خفی را بہ آتش، و اخفی را بہ خاک۔ استفسار نموده بودند۔ باید دانست کہ خدای تعالیٰ در بدن آدمی چہار خلط آفریدہ است۔ اطبّا ہر خلطی را بہ عنصر نسبت داده‌اند و در بدنِ آدمی اعضا آفریدہ است۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ ہر عضوی را بہ فلکی و عنصری نسبت داده‌اند، آنہا ہمہ بہ رنگِ عالمِ لطایف کشفِ انفسی و کشفِ آفاقی است۔ چون نفسِ کلّیہ نفسِ جزئیہ گشت استعداد ہیولانیِ نفسِ کلّیہ با کمالاتِ فعلیہ‌ای او کہ از حضرت مبدأ قبول کردہ است ہمہ بہ طریق میراث در نفسِ جرئیہ ظاہر شد، ہم در جانبِ قوۃ عمیّہ او، و ہم در جانبِ قوۃ عمیّہ‌ای او، و ہم در اعضای ظاہرہ، و ہم در لطایفِ باطنہ۔ این قدر خود متحقق است و تفصیلِ ان غوری دارد تا بہ کلی۔ کدام وقت تقریر کردہ آمد سابق د سنانی از تحدیِ لطایفِ باطنہ و لطایفِ ظاہرہ و سامت دات الہیہ با احفی و خفی و با قلبِ مکرر شیدہ‌اند۔ بر همان محاذات، محاذاتِ قلب با خاک و غیر آن ملاحظہ نمایند۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

✽

### مکتوب ۵۲

نیز بہ طرفِ حضرت والد

شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

در شرح حدیث فہمکم اللہ تعالیٰ تاویل الأحادیث الإلہیۃ

در احادیث وارد شدہ است کہ حضرت عثمان را رضی اللہ عنہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم حزنی عظیم دامنگیر شد تا آنکہ از بعض

امور مطلوبه شرعاً و مروءةً مثل ردّ سلام غایب شد، و سبب این حزن بیان نمود که توفی الثبی صلی الله علیه و سلم قبل أن نُسأله عن نَجاةِ هذا الأمرِ صدیق اکبر فرمود من سؤال کرده ام. عثمان رضی الله عنه او را گفت: بایی و أمّی انت اُحقّ بها بعد از آن اشاره به کلمه تهلیل نمود. این حدیث را بر این معنی نتوان حمل کرد که حضرت ذی النورین رضی الله عنه عارتی که آدمی به آن در اسلام داخل شود، نمی دانست. سبحان الله، مجتهد بودن شرط خلافت است. خلیفه ثالث که از جهت او شورای خلافت او منعقد شده باشد این مسئله که از اجلی ضروریات اسلام است نداند، بلکه زیر این حدیث رمزی است شبیه به قواعد تصوّف. حضرت ذی النورین رضی الله عنه مألوف به صحبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بود و تخلیه باطن از احادیث نفس و هواها که عایق سالک است و تجلیه به معنی حضور به کیف، غالباً از فیض صحبت کسب می نمود، و به طریق ذکر آشنا بود، به معنی آنکه سبیل توّسل به ذکر در تخلیه و تجلیه نمی دانست. اگرچه ثواب این کلمه بودن او مبنای اسلام می دانست. پس چون صحبت نبویّه از دست رفت. به حیرت درماند و وسواس غلبه نمود و طریق دفع وسواس و احادیث نفس شناخت قوله عن نَجاةِ هذا الأمرِ اشاره است به قسوتی که از وسواس حادث شود و به معالجه آن و قول آنحضرت صلی الله علیه و سلم من قبل مَیّ الکلمة التي عرضتُ علی عَمّی فردّها فهي له نَجاةٌ از جوامع الکلم است. بطون شئی دارد بعضها فی بعض، و یکی از آن بطون این معنی است که صدیق اکبر رضی الله عنه حدیث را شاهد آن ساخت. پس چنانکه این کلمه، کفر در عبادت و استعانت را محو می کند. همچنان کفر دیگر را که قسوة قلب و فروگرفتن

خطرات است می شکند «فَيَذْمُغُهُ فَإِدَا هُوَ زَاهِقٌ»<sup>۱</sup> و اطلاق کفر بر این معنی به طریق مجاز بدن می ماند که در حدیث ابی ذر آمده است إِنَّكَ إِمْرٌ فَيْكَ جَاهِلِيَّةٌ از اسجا معلوم می شود که خلیفه می باید که به معالجات شئی ادوای نفسانیّه را آشنا باشد تا برای هر مریضی دوائی که میسر برای او باشد وصف کند به منزله آنکه متبحران اطباء در طب جسمانی به کار می برید. والسلام.

※

### مکتوب ﴿ ۵۳ ﴾

نیز به نام حضرت والد  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفَى عَنْهُ  
در شرح آیه

أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَاءَ الْحُكْمُ بِكُمْ أَنَّ تُخَالِفُوا كُلَّ شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِكُمْ مِنْهُ لَعْنَةُ اللَّهِ لَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الدُّنْيَا بِالْآلِهَةِ مَقَامًا مَغْلُومًا<sup>۲</sup> اگر تأمّی وافی به کار برید این معنی به ملایکه مخصوص نیست. هر سالک را به مزاجی آفریده اند که مقتضی مرتبه ای خاص است از مراتب قوّة عقلیّه و عملیّه لامحاله، و لطیفه ای از لطایف او به مرّیّة ظهور از میان لصایف ممتاز خواهد بود. این مرد سالک دست و پا می زند و نشیب و فراز می دوّذ و به هر تر و خشک می آویزد تا ترقّی واقع شود. از هر عمل نفعی و از هر صحبت ثمره ای بدست می آرد بعد اللّتیا و اللّتی چون سفر آخر شد

۱- لَأَنبِئُكَ، (۲۱)، آیه ۱۸

۲ «وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّغْلُومٌ» الصُّفْتُ (۳۷)، آیه ۱۶۴.

و به موطن تسلی و اصل گشت، همان لطیفه دید از لطایف خود که گل کرده است و مکنونات استعداد او از قوه به فعل رسیده است و همان مرتبه‌ای خاص را نماشا کرد که بر خود اندر گردید و مدتها به طلب خود دوید و آخرها به خود رسید. آری چون در ملایکه این دست و پا زدن و نشیب و فراز دویدن و از تر و خشک آویختن و به تازگی از هر عمل نفعی و از هر صحبت ثمره‌ای یافتن نبود، اَحَقُّ خَلْقِ آمَدند به این کلام و اَصْدَقِ بَرِّیه گشتند در این دعوی ثُمَّ قَالَ تَعَالَى عَنْهُمْ «وَإِنَّا لَنَخْرُ الصَّافُونَ»<sup>۱</sup> اگر تأمل وافی به کار برند این معنی نیز به ملایکه مخصوص نیست. هر جمعی که استعدادات متقاربه دارند در عالم معنی صف بسنه‌اند و در نمار جبلی صفوف ایشان به هیئتی عجیبه استاده است. اما چون امزحه ملایکه چندان ارادات متجدده ندارند و امکنه ایشان تابع استعدادات ایشان است معنی اصطفاف در ایشان پُر ظاهر شد. ثُمَّ قَالَ تَعَالَى عَنْهُمْ «وَإِنَّا لَنَخْرُ الْمُسَبِّحُونَ»<sup>۲</sup> این معنی نیز در جمیع افراد ساری است. هر یکی حمدی دارد غیر حمد دیگر و هر یکی تسبیحی دارد غیر تسبیح دیگر، اگر استعداد باز را برشگافی می‌گوید:

الحمد لله الذي قهرَ بجلاله فوقَ جميعِ عبادِهِ سبحانَ الذي تنزَّهَ عن الأظفار والأجنحة.  
و اگر استعداد حمامه را برشگافی (می‌گوید):

الحمد لله الذي احسنَ كلَّ شأنِهِ سبحانَ الذي تنزَّهَ عن الهدير والأجنحة - هذا  
«وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۳</sup>.

✽

۲- همان، آیه ۱۶۶.

۱- الصَّفَّت (۳۷)، آیه ۱۶۵.

۳- «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»: الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصَّفَّت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

## مکتوب ﴿ ۵۴ ﴾

نیز به نام

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

قصّه اعتکاف کردن معلوم شد. بَارکُ الله تعالی لکم و بَارکَ علیکم و بَارکَ فیکم و همچنین قصّه‌ای ختم کردن قرآن در تراویح از محمد فائق معلوم شد. أحسن الله تعالی إلیه و زفاهُ إلی معارج الکمال سِرِّ مقاله مشهوری إِنَّ الله یشحی أن ینزع سِرّاً من أهلہ اینجا واضح شد. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۵۵ ﴾

نیز برای حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در جواب سؤال

سقاکم الله تعالی من رَحیقِ التحقیق نوشته بودند که عبادات لطایفِ بارزّه قبله‌ای آن حرکتِ فراقیّه‌ای تجلّی اعظم است و توجهاتِ لطایفِ کامنه قبله‌ای آن کمالِ باطنِ وجود است، حقّ گفته‌اند و دُرِّ تحقیق سُفته‌اند، علوم انبیا صلوات الله علیهم قبله توجه‌ای آن تجلّی اعظم است. پس در شرایع هر چه فرود آمده است همه رنگی از رنگهای بوجه به تجلّی اعظم دارد و لطایفِ کامنه چند لطیفه است. نورالقدس و حجر بُهت و مِلِ آنها به کُلّی به جانبِ تحنّی اعظم است و اَنَانِیتِ صغری و کبری و لطیفه خفیه و مِلِ آنها

به نفس کلیّه است. به شرط ظهور استعدادات که به اقتضای حقیقت وصول  
برخاسته است. والسلام.

✱

### مکتوب ﴿ ۵۶ ﴾

نیز برای حضرت ایشان  
**شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه**  
در معرفت و شرح حدیث

أراکم الله تعالی الحقّ حقاً و رزقکم اتّباعه، اما بعد از سلام آنکه در معنی  
حدیث کان خُلِقَ القرآن تحریر نموده بودند که علوم و معارفی که عارف را  
ذوقِ آن از جذرِ نفس برمی‌خیزد و همیشه بروی غالب باشد متناسب‌اند  
با تعین او در مبدأ:

ای وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی!  
بر همین قیاس باید کرد حایِ مرگ عارف که وی در هر کوچه می‌رود و  
انواع نسبت‌ها می‌بیند. اما استقرار او بعد مرگ بر همان نسبت خواهد بود که  
مناسبت تامّه با مبدأ دارد و البتّه لطیفه‌ای که آن معرفتِ تقاضای و بود  
غالب‌تر باشد. همین مضمونِ شما را ملا عبدالرحمن جامی به لباسِ نظم  
پوشانیده‌اند:

جامی اوصافِ مثنی صاف نیارد گفتن  
گر نه فیضش رسد از باطنِ خُمِ پی در پی

والسلام.

✱

## مکتوب ﴿ ۵۷ ﴾

نیز برای حضرت والد من  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 در جواب عرض احوال خود

حقایق و معارف آگاه برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی.  
 بعد از سلام مطالعه نمایند. نامه مشکین رسید. دریای بود که از قبض موج  
 می‌رد و آن قبض در اشباح مختلف و صور شئی برور می‌نمود. گاهی به این  
 رنگ که چرا ارواح طیبه را در مقام منام نمی‌بینم، و گاهی به این وضع که چرا  
 تلون از حالی به حالی از احوال باطن دیده می‌شود باز گاهی این قبض  
 به نوعی از بسط در می‌آمیخت که چون علمی از علوم روی می‌نماید.  
 ساعتی از کیفیت آن ممتنی می‌گردد و یک مستی بهم می‌رساند. هیچ حالی  
 نیست که ز روی علم گنه و سر آن را احاطه نمی‌کند. سبحان الله و بخرده  
 نشیب و فراز این راه تحفه رنگها دارد. اما در حال قبض بسا است دودی از  
 نفس می‌خیزد و چشم روح را مشوش می‌سازد. این قدر خود امر جبلّی  
 است تغییر جبلّت بتون کرد. اما سرّ عدم ظهور ارواح طیبه در مقام منام آن  
 است که روح را دو وجه است. وجهی هست که به لطایف خفیه می‌رسد و  
 وجهی هست که به عقل و خیال می‌رسد در مزاج شما وجهی را که به عقل  
 و خیال می‌رسد به سبب دودِ نفس مشوش آفریده‌اند. این را سبب دیگر  
 نیست از ضعف عقیده یا معصیت یا غیر آن. لیکن در اصل استقامت نفس  
 خلل ندارد. کما جاء فی الحدیث استقیموا و لن تحصّوا و اما سرّ عدم استقرار  
 احوال الا به تنبّع علوم آن است که در آدمی دو قوّت آفریده‌اند، قوّت علمیّه

و قوّت عملیّه، جمعی که در فطرت ایشان قوّت علمیّه قوی تر آفریده اند همیشه احوال ایشان در عقول ایشان ابتدا خواهد کرد و جمعی که قوّت عملیّه در فطرت ایشان قوی تر آفریده اند، احوال ایشان در قلوب ایشان نخست خواهد افتاد. «ذلک تقدیرُ العزیزِ العلیم»<sup>۱</sup>. شیخی گفت:

صیحتی کنمت یادگیر و در عمل آر

که این حدیث ز پیر طریقتم یادست

رضا بداده بده وز جبین گره بکشای

که بر من و تو در اختیار نکشادست

معهدا هر قومی ربی و سودی یافته اند که قوم دیگر را میسر نیست. در حقّ این فریق گفته اند:

نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم.

چون غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم

فی الحقیقت اکثر اکابر نقشبندیّه به سبب پرورش دادی قلب و ملکه ساختن توجّه به بی نشانی از اتّساع در واقعات معزول اند و از تجلّیات صُوریه دور، چنان متبادر می شود که احوال آنحضرت صلی الله علیه و سلّم تابع علم ایشان بود و لهذا قرآن جامع علوم نازل شد. و قالت عائشه رضی الله عنها کان خُلِقَ القرآن - قصّه سعد بن عبده رضی الله عنه یاد باید کرد.

إن فضلَ علیکم قوماً فقد فضّلکم علی کثیرین و این آیت باید خوانند.  
«وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ»<sup>۲</sup>. والسلام.

✽

۱ - الامام (۶)، آیه ۹۶، یسر (۳۶)، آیه ۳۸، فضلت / حمّ اسحده (۴۱)، آیه ۱۲

۲ - النساء (۴)، آیه ۳۲.

## مکتوب ﴿ ۵۸ ﴾

به نام

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

که بزرگ زاده و فاضل بودند ابن محمد فاروق بن شیخ محمد

الله تبارک و تعالی آن سلاله‌ای اسلاف کرام، مطرح شعیای ارواح  
دوی الاحترام را به ثمرات استعداد جبلی اجمالی خود و به اشغال و  
اوضاعی که مناسب برکات عزیران است مشغول دارد

يُهَنِّتُكَ يَا عَثْمَانَ شَامِخَ سُوْدِيٍّ      اَتَى بَعْدَ فَارُوقٍ وَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ  
اَدْ كَانَ طَعِ الْمَرْءِ فِي الْاَصْلِ صَالِحاً      تَدَانَتْ لَهُ الْاَوْصَافُ مِنْ كُلِّ مُحْتَدٍ

مکتوب بهجت اسلوب رسید و مضامین مر قومه معلوم گردید. اصل رأی در  
حق ایشان قیام است مقام جدّ امجد خود قدس سرّه، لیکن به ملاحظه آنکه  
شاید عویق بشریه ز استقامت و ازین مقام عایق شوند در حالت راهنه از  
تحریض نمودن بر آن توقف نمود. نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ  
منتظر آنیم که حضرت رب خود به صفت اجتناء تصرف فرمایند:

گر نیاید به خوشی موی کشانش آرند

این قدر معلوم شریف باشد که صورت حقیقة الحقائق که در نفوس فقرای  
باب الله می گنجد کبریت احمر است. سعد السعود، مفتاح خزائن الجود،  
نور الانوار، سرّ الأسرار و مهبط نفحات و مهبط البرکات کمثل بطاقة فیها لا إله  
إلا الله رجحت علی جمیع السحلات و عزم بواب مکرم سنمه الله بر تحفیف اوراد  
به طوری که قرار دهد نوشته بودند عزیز القدر را دوام صلوة الحاجت  
با وجود این همه اشغال متعذر است و در ماه یک دو بار چندان فایده ندارد.

در باب ایشان دعا کرده شد و استجابت ظاهر شد. ایشان خود احتیاج این اعمال ندارند لیکن عجز بشریه از ادراک تخصیص الحوادث باوقاتها و انتطبیق للسّرّ لقدر و سرّ الأسباب و مُسبّباتها دیده می شود. به امثال این امور تعلّل کرده می آید:

هر سخن وقتی و هر نکته مکانی دارد  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالی آن همه اوراد را ملاحظه نموده انتخاب کرده خواهد شد.

هر چند عزیز القدر سجّاده نشین اسلاف کرام به استحقاق تمام برادرم میان محمّد عاشق سلّمه الله تعالی الحال نیز رخصت معاودت نمی دادند اما به ملاحظه بعض اسباب به تخصیص، اسباب نسبت بر خور دار محمّد که بر نزدیک منظور است بر قصد آن آورده که بیست و ششم ماه خال رسیده شود. اگر تدبیر موافق تقدیر است به میعاد مذکور می رسد. و السّلام.

\*

## مکتوب ۵۹

به نام

شیخ ابراهیم مدنی رحمته الله

فرزند شیخ ابوطاهر محمّد مدنی رحمته الله

در تعزیت

اعلی الله معالم العلم و شید بُنیانه، و رفع أعلام الدین و شدّد أُرکانه، و روی ریاض  
 الحدیث و عظم روائه و نضّر أهله و نور حزبه و اعلی سمانه بدروس الحبر الهمام قدوة

الأنام وارث المجد کابر أعی کابر حیز میراث أسلافه الأكابر مولانا الشیخ إبراهیم بن سیدی الشیخ أبی طاهر الكردي المدني۔

أما بعد، فاعظم الله تعالى أجرکم و ألهمکم صبرکم علی شیخنا رضی الله عنه و أرضه اعني، إني حقیق أن عَزَى به و يلح بي بدعاء الصبر علیه، فوالله ما زِلْتُ منذ قرع سمعي حديث وفاته وبلغني خبر انتقاله إلی رحمة ربّه و جنّاته فی قلبي قالی للکبد و مللي کملل ذی الرمد، و فوقي سحابٌ يمطر الهمّ و الأسى، و تحتي بحار باللظى تتدفّق، کیف لأو کن رضى الله عنه) بركة أهل الأرض و مُجَلِّي بُرهانها و إمام دار الهجرة و عمدة أركانها و كان حذره عليّ ما قد ظهرت آياته و لاحث مخائله و اماراته و صار شغفى به يُصْرَب به الأمثال و لا يعلم كُنْهه إلاّ الكبير المتعال و لا أنسى منه آتي لما جدّ بي التّرحال و فصلت العير و قاربت الفصال ذكرت له كيت و كيت ثمّ تمثّلت له بهذا البيت:

نُسِيتُ كُلَّ طَرِيقٍ كُنْتُ أَعْرِفُهُ إِلَّا طَرِيقاً يُؤَدِّينِي لِرَبِّكُمْ

فَدَغَّرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ و احمرّت و جَنَّتَاهُ حَتَّى خَنَقَتْهُ عِبْرَةُ الْبُكَاءِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ ابْتَهَل فِي الدَّعَاءِ و لا أنسى منه إني سألته عن كميّة عمره من السنين فقال معترك المايما مابين ستين و سبعين

فلو شئت أن ابكي دماً لبكيتہ علیہ ولكن ساحة الصبر اوسع

هذا و أن سلوان فوادي و عصية اعتمادي عند هجوم دواعي البكاء و ضيق الارض علیّ و السماء إله رضى الله عنه خلف مثل جنبکم دام المجد بقا مکم و إن الشبل يُشبه الأسد و إنّما يظهر سرّ الوالد من الولد:

بقيت بقاء الدهر يا كهف أهله و هذا دعاء للبريّة شامل

سلام الله و رحمته و بركاته علیکم أولاً و آخراً.

## مکتوب ﴿ ۶۰ ﴾

به نام حضرت والد احقر جامع  
شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه

جلایل نعم الهی شامل حال خیریت مآلِ آن سجداده نشین اسلافِ کرام  
بالاستحقاق الیام ظاهراً و باطناً باد.

الحمد لله علی العافیة در حقّ آن سلاله الاخبار از جناب عزّت و عده ها داریم  
که إنجازِ آن را مترقیم، اِنَّه قَرِيبٌ مُّجِيبٌ، و اِنَّه لَا یُخَلِّفُ الْمِيعَادَ، صفت صوفی  
مانند صفت آدمی است که بر سایه خود پشت داده می دود و سایه بر عقب  
آن بالضرورة می آید، همچنین صوفی روی به جانبِ قُدس کند و از سایه  
سیاه رنگِ دنیا می گریزد و دنیا سایه صفت عقب او سعی می نماید.

لیلی این بزم، استغنا است مجنون احتیاج

و السلام

\*

## مکتوب ﴿ ۶۱ ﴾

به نام

مخدوم معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

که از اجله آن دیار بودند و به آن جناب عقد بیعت بستند

لا زالت شایبُ الرحمة العاجلة والآجلة ماطرةً مستدیمةً علی الصُّقْعِ المحفوف  
بالبرّةِ الکرام، و ما دامت نسائمُ البركة الظاهرة و الباطنة غادیةً و رائحةً بالحفلِ  
الموصوف بلایشقی جلیسُهم، و إن استوجبَ الایعاد و الایلامُ علی مَنْ هو صاحبُ

الآیات و سباق العایات المتمسک بحبلِ الله المتین، مُعینُ السُّنة و نعمَ المُعین آمین  
یا «رَبِّ الْعَلَمِین»<sup>۱</sup>.

اما بعد، سلام مخمّر با شوق و غرام از فقیر ولی الله عُفی عنه مشہود رأی  
خورشید ضیا باد کہ نامہ گرامی ورود فرمود و چون متضمّن سلامت آن  
جامع الکمالات بود بہجتی و سُروری و انشراحِ روی داد، و از استماع  
خبر سعایتِ معاندان و ایدای موزیان کہ از بعض اہل بسندہ کہ اینجا ہستند  
بہ گوش رسید، و از مطالعہ احوال مرقومہ، کہ نامہای گرامی جاری آن  
است، چہ عَصَہا و قَلَفَہا کہ بہ خاطر نرسید. واللہ ثمّ واللہ کہ اگر عہدِ سلم  
صالح، کہ این فقیر خود را بر دامن ایشان بستہ و نمی خواہد کہ مخالفتش  
کند، بودی. دل پی اختیار می خواہد کہ بہ خانہائی اہل این کاروبار رفتہ  
آنچہ دست می آمد می کرد. بہ ہر تقدیر امید آن است کہ حضرت منتقم  
حقیقی این غَصَہ حورددن و قصد کردن را ضایع نسازد و آن عزیزالوجود  
مقطع النظیر را در تشویش متراکم نگذارد.

از استماع تولّد فرزند و درگذشتن ولد و والدہ ہر در، چہ المہا کہ برسید،  
حضرت معمم جُبّر این کُشر و بدارکِ این حِلّ بہ وجہ اتمّ کناد.

و از عجایب اتفاقات آنکہ قبل ورود نامہ گرامی بہ چند روز اہدیہ این  
فقیر کہ نَسْتُ العَم و ہم صاحبِ بست و یک سالہ می شد، بہ مرض اسہال ار

۱ «رَبِّ الْعَلَمِین» در قرآن ۳۴ بار: ہاتحہ (۱)، ابة ۲۲ المائدہ (۵)، یۃ ۲۸ الانعام (۶)، آیہ ۴۵،  
۱۶۲ الاعراف (۱)، آیہ ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴ یوسس (۱۰)، آیہ ۱۰، ۳۷ الشعراء (۲۶)، آیہ ۱۶،  
۲۳ ۵۹، ۷۷، ۱۲۷، ۱۳۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲ النمل (۲۷)، آیہ ۸، ۴۴ البصص (۲۸)، آیہ ۳۰،  
لِسُجْدَةِ (۳۲)، یۃ ۲، الصّٰفّٰت (۳۷)، یۃ ۱۱۲، الزّٰمر (۳۹)، آیہ ۷۵ المؤمن / انعام (۴۰)،  
آیہ ۶۵ ۶۴ نُصِب / حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیہ ۹، الرّٰحِق (۲۳)، آیہ ۲۶، الجاثیہ (۴۵)، آیہ ۳۶،  
الرّٰوۃ (۵۶)، آیہ ۸۰، الحشر (۵۹)، آیہ ۱، الحاقۃ (۶۹)، آیہ ۴۳، النّٰکِبِر (۸۱)، آیہ ۲۹.

این جهان و ازگون انتقال کرد و سه صبی یکی دختر شش ساله و دوم فرزند سه ساله و سوم دختر شش ماهه گذاشت و کسی از متکفلات اولاد نماند. به خاطر فاطر به این سبب یکباره تشویشی لاحق شد و لهذا توجه تام در کشف حال کدخدایی میسر نیامد. ان شاء الله تعالی بعد چند روز آنچه واضح شود نوشته آید. الا اجمالاً چنان به نظر می آید که خیریت است. و «العلم عند الله»<sup>۱</sup>:

وَإِذَا السَّعَادَةُ لَأَخْطَتِكَ عُيُونُهَا      نَمُ فَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَانٌ  
وَاصْطَدَّ بِهَا الْعَقَاءُ فَهِيَ حَبَالَةٌ      وَاقْتَدَ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَدْنٌ

❖

### مکتوب ۶۲

به نام

### شیخ ابراهیم مدنی فرزند شیخ خود

لا زالت ذوارف العوارف هامية على بركة الأنام خلف السادة الكرام، القائم مقام الأئمة الأعلام، مولانا الشيخ ابراهيم ايده الله تعالى ابن شيخنا الأجل والأبجل مولانا الشيخ أبي طاهر بن العارف بالله قدوة الأنام حجة الاسلام مولانا الشيخ ابراهيم الكردي المدني قدسنا الله تعالى بأسرارهما من الفقير ولي الله بن عبدالرحيم العمري الدهلوي عفى الله عنه، سلام عليكم ورحمة الله وبركاته، إن سألتكم عن محبتكم فإنه بعافية في نفسه وأهله ووالده رطب اللسان بذكر آبائكم الكرام وبشكر نعمائهم ونشر علومهم، وارجوا من الله تعالى أن يحفظني ببركاتهم ويحيي ذكركم في هذه البلاد بهذا العبد الضعيف وأولاده وأصحابه إنه قريب مجيب، وأسأل منكم أن لا تنسونا في صالح

۱- الاحقاف (۴۶)، آیه ۲۳؛ الملک (۶۷)، آیه ۲۶

دعواتکم تجده النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وقد کتبتُ لکم قبلَ هذا مکاتیبَ کثیرة و ما  
شَرَفْتُمُونَا بِالْجَوَابِ، وَلَا اَکْرَمْتُمُونَا بِسَلَامٍ وَلَا کِتَابٍ، و ما کانَ ذَٰلِکَ ظَنًّا بِکُمْ و الْمَسْئُولُ  
الْآنَ خِلَافَ مَا کَانَ أَنْ تَکْتُبُوا الْجَوَابَ مَعَ حَامِلِ رَقِیْمَتِنَا هَذِهِ و مَعَ کُلِّ جَاءٍ یَجِیئُنَا مِنْ  
تِلْکَ الْمَوَاضِعِ لِمَشْرِقَةٍ و تَحْبِرُونَا عَنْ سَلَامَتِکُمْ و سَلَامَةِ أَوْلَادِکُمْ و صُحَابِکُمْ،  
و الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا و آخِرًا و ظَاهِرًا و بَاطِنًا.

\*

### مکتوب ۶۳

بہ نام یکی از بزرگ زادگان عرب یعنی  
شیخ محمد وفد الله مالکی المکی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و سلم، من الفقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم  
العمری الدہلوی عَفِیَ عَنْہُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ و رَحْمَةُ اللّٰهِ و بَرَکَاتُہ  
اَمَّا بَعْدُ، فَلِأَمْوَلٍ مِنْ مَّکَارِمِ اخْلَاقِکُمْ أَنْ تَدْعُوا لِنَافِیِ مَوَاضِعِ الْإِجَابَةِ و أَوْقَاتِہَا  
لَدِینَا و مَعِیْشَتِنَا و أَوْلَادِنَا و أَصْحَابِنَا. و قد اخبرنی ولدکم الشیخ حسین أنکم اجتمعتم  
فی صعرکم بفَریْدِ عصرہ الشیخ محمد بن علاء الباہلی قدَسَ اللہ سرَّہ، فاجازکم بما تَضَحَّ  
لہ روایتہ فَإِنَّ کُنَ الْأَمْرُ کَذَٰلِکَ فَهُوَ أَسْنَدٌ عَالِیٌّ جَدًّا، فَالْمَرْجُوُّ مِنْ جَنَابِکُمْ أَنْ تُشَرِّفُونَا  
بِالْإِجَازَةِ مُجَمَّلَةً و مَفْضَلَةً و تُخْبِرُنَا بِأَسَانِیدِکُمُ الْعَالِیَةِ و فَوَائِدِکُمُ الْمُنْتَخَبَةِ و مَسْلَسَلَاتِکُمُ  
الْمُتَّصِلَةِ، لَعَلَّ اللّٰهُ یُحْمَدُنِی و إِيَّاکُمْ فِی مَقَامِ صَدَقِ فِی رُؤْمَرَةِ أَوْلِیَائِہِ و حَصَلَةِ سُنَّةِ رَسُولِہ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ و سَلَّمَ، «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ»<sup>۱</sup>.

\*

۱- «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ»: الانعام (۶)، آیة ۴۵؛ الصُّفَّت (۳۷)، آیة ۱۸۲.

## مکتوب ۶۴

به نام حضرت والد این جامع  
**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه**

در تعزیت والد ایشان که خال حقیقی حضرت شاه ولی الله رحمه الله بود

حقایق و معارف آگاه فضایل و فواضل دست گاه سجّاده نشین اسلاف کرم به استحقاق تمام، عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی در جمیع حرکات و سکنات و افکار و خطرات مؤید به تأیید الله تعالی و منصور به نصرة الله تعالی باشند، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد ز سلام محبت مشام مطالعه نمایند.

الحمد لله علي العافية والمسئول دائماً بلسان الحال والقل من جذب الرب المتعال  
 سلامتکم و عافیتکم ظاهراً و باطناً.

هر چند واقعه جان کاه مشفق مرحوم و مغفور مصیبتی است عظیم به اعتبار ملت و اقلیم عموم، قطع نظر از وابستگان خدمت ایشان ظاهراً و باطناً، ریرا که وجود شریف ایشان در کمال عباد و زهد و توکل و جود و سخا و شفقت بر خلق الله و استقامت قولاً و فعلاً و حالاً و تنور به انوار طاعات در این جزو زمان منقطع النظیر بود. دیدن ایشان کبریت احمر و سخن ایشان کیمیا اثر، مآثر ایشان مُذکّرِ حالِ سلفِ صالح، و بلاشک همّت ایشان دافع بلیّات و جالب عطیات و جامع برکاتِ اِلٰی اوصافِ کثیره یطولُ بها الکلام، اما چون در ایّام عزا آن عزیزالقدر را دیده شد، و فراست حکم کرد به آنکه تفرقه در ظاهر و باطن ایشان افتاده است ظاهر متألم است و باطن صابر، بل راضی و مُسلم، قلق خاطر فقیر برخاست و دانست که

تأیید الهی شامل حال بهجت اشتمال ایشان است، و همان قصه یاد آمد که در وقت وفات سرور انبیاء علیه الصلوة والسلام همه اصحاب پراگنده دل شدند و صدیق اکبر علیه السلام با کمال محبت و فنا و طول صحبت و شدت اذعان و تسلیم که خاصه‌ای ایشان بود در غایت صحو قدم راسخ زده صدای مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَقْدَمَاتٍ وَمَنْ كَانَ يَقْبُذُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ برداشتند. این کلمه است عجیب که سرّ استحقاق خلافت از آن یافته می‌شود، و آن سرّ آن است که سَئَةُ الله بر آن جاری شده است. به آنکه هیچ کاملی را از این عالم برنگیرند الا فردی را از افراد که خلیفه او خواهد بود صحو تمام دهند و حزم کامل و پراگندگی حواس را گیرد خاطر دریا مقاطر او گذر نبود، و میل خاطر او به کلی به جانب قیام در مقام آن کامل نهد و اعسا سیره صالحه‌ای او در خاطرش ریزند. يٰلَكَ سَئَةُ الله «وَلَا تَجِدُ لِسَةَ الله تَحْوِيلاً» ، فحمدتُ الله على ما رأيتُ من صنيعه لك حمداً كاملاً تاماً طاهراً و باطناً.

بار چوں معلوم است که نظر کردن در اختلاف حال اهل الله دایی است عصال به نسبت محجوبان، در مجالس متعدده به تقریرات شتی وانموده آمد که اهل الله در صورت باهم مختلف می‌باشند و در معنی متفق، شرط نیابت و خلافت اتفاق معنی است، اتفاق صورت واقع شود یا نشود. جمعی از اهل الله فقیر بودند. به قوت شینه محتاج و جمعی از ایشان اغنیا مالک ألوف ألوف ار دراهم و دنایر، جمعی از اهل الله غیور می‌باشند به ادنی سوء ادب غیرت در کار بی ادب کنند و او را از پا اندازند، و جمعی حلیم و بردبار، جمعی از اهل الله اهل طهور باشند، هر که ایشان را بیند مسحّر ایشان شود

۱- لایسراء بن سرائیل (۱۷)، آیه ۷۷: «وَلَا تَجِدُ لِسَتَيْ تَحْوِيلاً»

و ربان وی به ثنای ایشان جاری شود، و دل وی به اعتقاد ایشان مُمتلی گردد و جمعی خامل، کسی ایشان را نشناسد، و از ایشان حساب نگیرد این همه صورتهای مختلف است و صدقِ حال و بذلِ نفس خود برای خدای تعالی و ظاهر و باطنِ خود را تسلیم و تفویض کردن، معنی است که همه در آن متفق اند. شرط نیابت اتفاق در همین معنی است:

شیشه‌ای صاف از نباشد گوسفالی کهنه باش

رندِ دُرد آشام را با این تکلفها چه کار

و صفاتِ محموده‌ای ایشان جَهْرَةً پیش مردمان اظهار کرده شد، به تخصیص صفاتی که فهم ایشان به آن محیط تواند شد، مثل علم و تقوی و زهد و هر چند وصایا در این باب به آن عزیزالقدر نوشتن بحصول حاصل است، اما دایم طریقه و محبتِ ازلیّه و ابدیّه نمی‌گذارد که مذکور نگردد.

باید دانست که چون عزیزی به منصبی قیام کند، سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ الْمَنْصِبِ خِلَافَةً كُبْرَى أَوْ خِلَافَةً ارشادٍ فَقَطْ لَا بُدَّ است از آنکه سه گروه از عرضِ ناس مانع کار او شوند. این عزیز را هَمَّتِ تَامَهُ باید ست که از مکاید آن فِرَقِ بَرَهَد. گروه اوّل اهلِ حسد که طاهر و باطن این عزیز دیده بد برند و چیزها اندیشند، علاج این گروه نزدیک اهل الله التجا است بخلاصه به جانب ربّ العزّت، تا از مکاید ایشان نجات و خلاص یابد، نه آنکه در صدور انتقام بیاید یا دیگری را اشاره کند به انتقام، شخصی صدیق اکبر علیه السلام را دشنام می‌داد و ایشان صبر می‌کردند و آنحضرت صلی الله علیه و سلم تبسم می‌نمودند چون ایشان انتقام کشیدند آنحضرت صلی الله علیه و سلم از مجلس برخاستند و فرمودند: مَا يَتَّبِعِي لَصَدِّيقِي أَنْ يَكُونُوا لِعَانِينَ. گروه ثانی خیرخواهانِ احمق که او را به تسویلاتِ شیطانیه می‌خواهند که از وضع

محمود او زایل سازند، علاج این گروه آنکه به لین کلام ایشان را از خود  
 مابوس گردانند تا دیگر در مزاج او دخل نتوانند کرد.  
 گروه سوئم اهل و عیال که از این عزیز آن خواهند که مقدور او نبود و  
 لابد در سعی او یا در تفکر او، اوقات خود را ضایع سازد. علاج این گروه آن  
 است که بر ایدای ایشان صبر کند و رفته رفته چنان پیش ایشان محقق گرداند که  
 مستحسب وضع این عزیز شوند یا جبراً یا کره‌هاً از طلب خود باز مانند.  
 والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

✽

### مکتوب ۶۵

به نام والد جامع  
 شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلمه الله  
 از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ (بعد) سلام محبت التیام مطالعه نمایند.  
 الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه عافيتكم. دل مسطر اخبار مسرت  
 آثار ایشان می باشد. مصداق مثلی که از زبان حضرت سرور انبیاء علیه من  
 الصلوات اسمها و من السحیات اکملها برآمده: اللَّهُمَّ أَفْغِنِي حَبِيباً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ  
 نَفْسِي. خیریت ایشان بیش از خیریت خود سؤال کرده می آید: والله المجیب  
 و هو المستعان. والسلام.

✽

## مکتوب ۶۶

نیز به نام حضرت والد این احقر  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 در اعلام بر تولد فرزند [شاه رفیع الدین]

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلاف کرام شاه محمد عاشق سلمه الله از  
 فقیر ولی الله عفی عنه، بعد از سلام محبت مشام مطاعه نمایند.  
 الحمد لله علی نعمائه و المستول من الله الکریم آن یوالی علیکم نعمه ظاهره و باطنه.  
 از نعم جدیده یکی آن است که یوم الثلاث تسع ذی الحجه وقت  
 ضحوة الکبزی فرزندی عطا فرمود. چون پیش از حمل آن والده اش مریض  
 بود و توقع شفا به حسب عادت منقطع شده. میان ثورالله در واقعه به شفاء  
 مشارالیه و تولد فرزند مبشر شده بودند و در آن واقعه به خاطر ایشان  
 نشسته بود که نام مولود رفیع الدین باشد مانند نام أب الأم حضرت ما  
 قدس الله اسرارهما، و نیز این فقیر روزی در ضمن تلاوت اسم یا وهاب بعض  
 نعم الهی را که در حق این مسکین مقدر شده مشاهده نمود. از آنجمله این  
 ولد نیز ممثل شد. به ملاحظه ادب هر دو واقعه رفیع الدین عبدالوهاب نام  
 این مقرر کرده شد. خدای تعالی او را تربیت فرماید به وجهی که مرضی  
 جناب او تعالی شود و شایسته حمل امان گردد إله قریب مجیب.  
 مکتوب بهجت اسلوب رسید و جمعیت طاهره و باطنه و توزیع اوقات  
 به وجهی که به غایت مستحسن باشد معلوم شد. حمد الهی ادا نموده آمد.  
 در جمیع احوال نصرت الهی شامل ایشان باد. در این ایام چون کشاکش  
 تألیف المسوی در میان است، فرصت تألیف الانتباه و غیره نمی شود،

إِنْ شَاءَ اللَّهُ خواهد رسید مکتوبِ مخدوم معین که به جانبِ سید سعدالله نوشته نیز داخل کنند، خوب است و ترجمه خود در القول الجلی داخل نمایند و ابتدا به این مکتوب فقیر که نوشته فرستاده است نمایند و احوال خود مفصل تر نگارند:

و تَزَعَمُ أَنَّكَ جَرْمٌ صَغِيرٌ      وَ فَيْكَ إِنِّطَوَى عَالَمُ الْكَبِيرِ

و رسائل خود نیز نویسند الا حاشیه الخیر الکثیر که هنوز ناتمام است اگر نویسند فیها و اگر ننویسند خیر، اگر نویسند بعض فواید و در ذرایات داخل نمایند. رساله عم و رساله والد فقیر و مآثر رحیمیه البته داخل باید ساخت.

✱

### مکتوب ۶۷

نیز به نام حضرت والد من  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شاه محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التیام و دعوات ظاهره و باطنه مطالعه نمایند. در قطعه مکتوب مفصل به دست محمد فاخر فرستاده شده است، رسیده باشد. و فیهما الکفایة و باقی کلام آنکه نَرَحُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى رَجَاءً مُؤَكِّدًا مُحَقَّقًا أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ «فِي مَقْعَدِ صِدْقِي عِنْدَ هَلِيكِ مُقْتَدِرٍ»<sup>۱</sup>

۱- «فِي مَقْعَدِ صِدْقِي عِنْدَ هَلِيكِ مُقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

حَيْثُ لَا حَيْثُ وَ أَيْضاً حَيْثُ يَكُونُ أَعَالِي الْجِهَاتِ تَصَوُّرُ الشَّمْسِ وَ أَسَافِلُهَا مِثْلُ السَّرَابِ  
الْلَامِعِ فَتَغُوصُ جَمِيعاً فِي ذَلِكَ الْبَحْرِ التِّيَّارِ ثُمَّ تَرْفَعُ رُؤُسَنَا بَعْدَ الْغُوصِ وَ لَا هُنَاكَ نَحْنُ  
وَ لَا رُؤُسَنَا بَلْ يَكُونُ كُلُّ ذَلِكَ لَهٗ بِاللَّهِ فِي اللَّهِ مِنْ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، «وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا  
لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ»<sup>۱</sup>، وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

\*

### مکتوب ﴿ ۶۸ ﴾

به نام حضرت والد من  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلاف کرام میان شیخ محمد عاشق  
سَلَمَه الله، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند.  
الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم عافیتکم، به فراسب صادق مکرره  
به ثبوت پیوسته که سرّ قیام در مقام اسلاف کرام و سرّ و کَرِ عنایات ارواح  
بودن در ایشان متحقق است. آنچه نوشته بودند از خاطر مستمر که چند روز  
ماند که ایشان عین والد ماجد (عُبیدالله) خودداند، نمایشی است از این سرّ،  
و واقعه محمد عارف که پیاله سویق را ایشان استیعاب نمودند و آنچه  
متعلق به اطراف پیاله بود، رأیی خورد و آن ألوش او را به حدّ شبع رسانید.  
تعبیر آن وجود برکت متعدّیه است و واقعه ای احمد که در مواردی ایشان  
با یکی از صوفیه ای متقدمین بحث افتاده است و رأیی این بیت خوانده:

۱- «وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ»: العنکبوت (۲۹)، آیه ۴۳.

طُرَّة سنبُل کجا و طُرَّة گیسو کجا      هر دو پیچانند اما این کجا و او کجا  
نمایشی است از احتوای ایشان بر لطایف حبه مثل حجر نُهت و آبا. و السَّلام.

❦

### مکتوب ۶۹ ❦

به نام فضیلت مآب  
**بابا عثمان کشمیری** رحمۃ الله علیه  
در تلقین

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکار مولوی بابا عثمان سلمه الله تعالی و لطف  
به فی جمیع الاحوال، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند  
الحمد لله على العافیة و المطلوب من فضل الله الکریم أن یُعافیکم و یُسَلِّمکم إته  
قریب محیب، مکاتیب ایشان مرّة بعد اُخری خواندیم مشتمل بودند بر دریا  
دریا تشویش و قلق، خاطر منالَم و متفکّر شد و از خدای تعالی تسهیل  
شداید به تقریبات خارجیّه و غسیّه طلب نمودیم یک وحه به یاد ایشان  
داده می شود امید که یاد آوردن آن دافع قلق باشد آن را به گوش هوش  
استماع نمایند. سعی در تحصیل علوم حَقّه به چه سبب مطلوب باشد.  
به سبب آنکه طریق کمالِ قوّة عقبیّه است سعی در ترقّی باطن به چه سبب  
مطلوب شد، به سبب آنکه طریق اصباح نفس است، به صبغ جبروت.  
پس خلاصه ای مساعی مشکوره طلب کمالِ نفس است دانندگان صفاتِ  
نفس ناطقه به یقین می دانند که اُمّ صفاتِ محموده و اخلاق فاضله که اساس  
جمع است و رسوخ هیچ فضیلت و گل کردن آثار آن به غیر حصول آن  
صفت مَسْر نیست، درانتِ نفس است و عدمِ تأثر او از شداید و آلام

پس اگر کمالی در قوّه عقلیه یا عملیه پیدا شود مستقر و مستقر و متمکن نمی‌گردد تا نفس، رزین نباشد. مثل غیر رزین مثل آب است، نقشی که بر روی آب کشند می‌آید و می‌رود. مثل نفس رزینه حجر و خشب است. هر شکلی محمود که نقاش در آنجا ایجاد فرماید باقی و منمر می‌ماند. بر لسان حضرت رحمة للعالمین علیه من الصلوات اتمّها و من التحیات ایمنها گذشته است. ما أعطي احد عطاء أفضل و أوسع من الصبر و بر حضرت وی نازل شد. «وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ»<sup>۱</sup>، قال امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه «نعم العدلان و نعم»<sup>۲</sup> شما این شداید را که پیش می‌آید شداید می‌شمارید و از آن شکایت می‌کنید. ما می‌دانیم که آن سبقی است که خدای تعالی به ایشان تعلیم می‌دهد با تمرین باشد نفس ایشان را براساس جمیع اخلاق فاضله، مطلوب در اینجا مطالبه نفس است به ترک جرع و هلع ظاهراً و باطناً و تذکره قصص اقویای صابرين و یاد کردن فضایل صبر و رزائنه که عقلاً و نقلاً آن را دانسته‌اند. نفس زکیه در هر حالت ادب آن حالت استیفا می‌کند و امام جمعی که در مثل این واقعه... شوند می‌گردد. قال الله تعالی «وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ، قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»<sup>۳</sup>. شدت هر نفسی جدا است و مخالفت هر نفس دیگر است و علاج هر نفس علومی است که از صُلب او می‌روید این تذکره به چشم اعتبار تأمل نمایند. انشای نامه نیست که از باب «فِي كُلِّ وَادٍ يَهَيُّوْنَ»<sup>۴</sup> باشد. والسلام.

※

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۵

۲- در صحیح بخاری «نعم العدلان و نعم العالوة» آمده است.

۳- لقمة (۲)، آیه ۱۲۴.

۴- الشعراء (۲۶)، آیه ۲۲۵

## مکتوب ﴿ ۷۰ ﴾

به نام حضرت والد جامع المکاتیب  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف گاه سَجّاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام آنکه الحمد لله علی العافیة والمسئول من الله الکریم عافیتکم برحورداران به عافیت رسیدند. «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۱</sup>. علمی که از عینِ ثابته می جوشد اختلاف در آن واقع نمی شود. الا از جهت اجمال و تفصیل و جهت اختلاف تعبیرات، همان یک معنی است. او را گاهی به این مثال و به این عبارت شرح می دهد و گاهی به آن مثال و به آن عبارت. به خلاف علوم منتجه از فکر و استماع اقوالِ شتی و كذلك علوم اشارات به احوال که در آن اختلاف بسیار گنجایش دارد «وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا»<sup>۲</sup>. دقیق تر آنکه بعض علوم فکریه و علوم می که از نضج اقوال ناس مجتمع می شود در مقتضای عین شخص داخل باشد. اما طریق نضج و کیفیت درآمد فکر به حدّ مضبوط و منضبط باشد و از آن گاهی تجاوز نکند. گویا این علوم به لسانِ حال می گویند:

ثبت است بر جریده عالم دوام ما

و السلام.

\*

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّٰفّٰت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

۲- النّساء (۴)، آیه ۸۴.

## مکتوب ﴿ ۷۱ ﴾

به نام حضرت والد من

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در تعبیر رؤیا

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محنت النام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و المستول من الله الکریم عافیتکم ظاهراً و باطراً.

مکتوب بهجت اسلوب رسید. مبشره والدهای محمد فائق که حاصل آن لباس خرقه بود از جناب عالی حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم آن عزیز القدر را در محضری از علما و مشایخ و ظهور برکت در محضری که پیش آوردند معلوم گردید. رؤیا حق است. اول تعبیرش وصول خرقه‌ای محمدیه است به ایشان و برکت ظاهر و بطن و التفات ارواح سلف و این همه بحمد الله و منت متحقق شد و غالباً این امور را مراقب است که به تدریج به ظهور رسند. تکمله‌ای القول الحلی که نوشتند به غایت مستحسن افتاد. کمالات الهیه هست که شرح آن می دهند. من و تو را در آن مداخلی نیست و إنما الأعمال بالنیات. والسلام.

## مکتوب ۷۲

به جانب  
**بابا عثمان کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ  
 (در ارشاد)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

فصایل و کمالات مآب سلاله الاکابر مولوی بابا عثمان به توفیق الهی از استعداد اجمالی خود بهره‌های تفصیلی برداشته ناجح و مفلح باشند. آمین. یا «رَبِّ الْعَالَمِينَ»<sup>۲</sup>، الحمد لله علی العافیة و المستول من الله الکریم عافیتکم ظاهراً و باطناً مکاتیب یشان مرّة بعد اُخری رسیدند و جوی بر حسب فهم قاصر نوشته شد. اما شاید نرسیده است که فحوای مکتوب آخر مُشعر بر آن بود، یالجملة سخن جامع اکابر است:

همت ترا به کنگره کبریا کشد این سقفِ خانه را جز این نردبانِ مخواه  
 لایبّد است از آنکه عزمی و داعیه‌ای از باطنِ سینه باید بر آورد و همگی طلب  
 معصود در مطلوبِ حقیقی باید داشت و اصلاحِ معاش به قدر ضرور باید  
 نمود که جمعِ همت و توحیدِ اراده اساسِ سُلوک است. سة الله بر آن جاری

۱- علاوه بر سورة التوبه (۹) در آمار سور ۱۱۳۱ و النحل (۲۶)، آیه ۳۰.

۲ «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: مائدة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۵۹، ۷۷، ۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ النمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰، سحده (۳۲)، آیه ۲؛ لُحِقَتْ (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الرُّمُر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المزمل/العافر (۴۰)، آیه ۶۵، ۶۴؛ نُصِت/خَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الرخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثية (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحافه (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

شده است که هر که توحید بدست آورد خود به خود او را تربیتی در احوال شبانروزی فواره صفت از قلب او می جوشد. پس با وجود هجوم اسباب غفلت، انتهازِ فُرَص می نماید و در این فُرَص به شغی که مقرب است به ساحتِ قدس مقید می شود و عذر در این باب اصلاً پیش ما مسموع نیست. قال النبی صلی الله علیه و سلم من تَصَبَّرَ یُصْبِرْهُ الله و من استغفَ یعْهُ الله<sup>۱</sup> باقی ماند آنکه توحید اراده ای عطیه است و هییه در حقیقت اما خدای تعالی آن را به کسی باز بسته است تا فاعده تکلیف برانداخته نشود و اجمال آن کسب در این بیت مذکور است:

تداوِیتُ من لیلی بلیلی فی الهوی      کما تُداوی صاحبُ الحَمْرِ بِالْحَمْرِ

حاصل آنکه تکرار کلمه تهلیل به صفت ادعاء نفی محبت از غیر محبوب حقیقی و به صفت التجاء و تضرع که اسم اعظم است در تأثیر، در اوقات خلوت به جمع حواس و در واقعات جلوت به منزله ای حدیث نفس تا آنکه استیعاب اوقات در آن معنی متحقق شود و عند هذا یحصل الدور این ادعا و التجاء کیفیت جمع اراده می دهد و جمع اراده بر اکثار ادعاء و التجاء می آرد. بدون این کسب و این عزم چیزی بدست نمی آید و چون این صور بدست آمد مقامات آینده را بنده ای عاجری از بندگان خدای تعالی ضامن است:

دل گفت مرا علم لدنی هوس است

تعلیم کن اگر ترا دسترس است

۱- من تَصَبَّرَ یُصْبِرْهُ الله و من استغفَ یعْهُ الله (مسلم).

گفتم که الف، گفت دگر، گفتم هیچ

در خانه اگر کس است یک حرف بس است

و السلام و الاکرام.

\*

### مکتوب ﴿ ۷۳ ﴾

به جانب

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

فضایل و کمالات مآب سُلَامة الاکابر مولوی بابا عثمان کامیاب  
مطالب حقیقت بوده از فرقه السعید من سعد فی بطن أمّہ باشند. آمین آمین  
الحمد لله علی العافیة و المسؤل من فضل الله الکریم عافیتکم

انتظار ملاقات بهجت آیات و جوشش طبع از مکاتیب جوشان ایشان تا  
کجا شرح دهد. خدای تعالی همه آمانی و آمال به احسن وجوه میسر  
گرداناد. اوقات شریفه‌ای خود را به شرایف طاعات مشحون باید ساخت.  
چه طاعات بدنی و چه طاعات روحانی که عبارت از انتظار و تضرّع و تعلق  
قلب به صفت محبت است. لکاتبه عفی عنه.

دلی دارم ز خورد خالی، خبیش می توان گفتن

درو کیفیتی، جوش شرابش می توان گفتن

\*

## مکتوب ۷۴

ایضاً به نام  
**بابا عثمان کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ  
 در اجوبہ اسولہ ایشان

فضایل و کمالات پناه حقایق و معارف دستگاه سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان از فضایل و فواضل موروثه و مکتسبه بهره‌های فراوان اندوخته سهام سعادت را جمع نمایند به توفیق الله تعالی و حوله و قوته و رحمته و عصمته. علوم و معارف اهل الله متفق‌اند بر آنکه آنچه به وجود می‌آید همه خیر است و شرّیت را در آنجا مدخلی نیست و آنچه به وجود می‌آید دوبار آن را وجوب در بر گرفته. یکی از آن جهت که این وجود شأنی است از شیون وجود حق و انتشار آن شأن از وی به طریق وجوب بوده است. دیگر از آن جهت که اراده قادر مختار تقاضا کرده لاراداً لما قضیت ولا مانع لما اعطیت چون مُبرهن شد چاره‌ای حمعی که قوای عقلیه در ایشان قوی‌تر از سایر قوای آفریدند، آن است که اگر فی الجملة نامناسبی در نفس خود یا در انتظام عالم ادراک نمایند به مضمون آیه کریمه: «قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَبُّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا» تلقی فرمایند و آنچه علمای ما می‌فرمایند که اصلح بر خدای تعالی واجب نیست. به این معنی است که اصلح را به اعتبار مصالح معتبره در مدارک بنی آدم قرار داده‌اند و اصلح ایشان همچنان است که مدارک ایشان مقید در مقید و ظلمت در ظلمت.

از حدیث اِقْتَدُوا بِالْأَدِّينِ مِنْ بَعْدِي سَوَّالِ نَمُودِه بُوْدَنْدِ کِه رَاوِی او کیست.  
اخرجه الترمذی و ابن ماجة و غیرهما بروایة عبدالله بن مسعود رضی الله عنه و حذیفه رضی الله عنه  
به اسانید قویہ و طُرُقِ متعدّدہ.

و از مسئلہ تفضیل ستفسار نموده بودند که قطعی است یا ظنی. آنچه  
پیش فقیر منفع شده آن است که قطعی است به حدیث علی رضی الله عنه  
سَيِّدَا كَهْوَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ و حدیث ابن عمر رضی الله عنه كَمَا نَخِرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ  
و به قول علی رضی الله عنه خیر هذه الامة إلى دلائل كثيرة تفيد بمجموعها القطع و  
مامت مفصول پیش اهل سنت جایز است، لیکن فرق در خلافتِ نوة و  
خلافتِ عامه همین قدر است که خلافتِ افضل به معنی اشبه نبوت، خلافت  
نبوت است و تسلط مفصول خلافتِ عامه. نظم رنگین ایشان:

دلم خون شد ز مهجوری کبابش می توان گفتن

خیلی رنگین ساخت، أحسن الله تعالى إليکم

در این زمان، توقع خیر از رؤسا، ناشی از جهل و طمع می گردد غیر دلا ساه  
چه تدبیر توان کرد. والسلام.

✽

مکتوب ﴿ ۷۵ ﴾

ایضاً به نام

**بابا عثمان کشمیری رحمۃ الله علیه**

فصائل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان به جمعیت ظاهر  
و باطن باشند. بعد از سلام محبت مشام از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ مطالعه  
نماید الحمد لله على العافية و المسئول من الله الكريم عافيتکم.

مکاتیب بهجت اسالیب مرّة بعد آخری ورود نمودند و فقیر در جواب هر یکی چیزی نوشته، عجب که نرسید. الخیر فیما وَقَعَ گویا مطلوب آن است علاقه‌ای قویّه‌ای محبّت قلّین از رسائل و وسائل کافی باشد:

دَنُوتٌ فَلَمْ أَهْدِ التَّحِيَّةَ فِي الصَّبَاءِ      وَ هَلْ لِي إِلَى قَلْبِي يَكُونُ رَسُولُ

الحمد لله که مکتوب آخر مشعر بود به نوعی از اطمینان و دفع تشویش از حال - مطلوب دوام عبودیت است قلباً و قالباً و همّت رجال از سینه برآوردن - خواجه نقشبند رحمه الله فرموده‌اند سالک را روش و کوشش می‌باید. بلاشک در اصل طینت ایشان ودیعتی است از اسلاف و ارواح عزیزان ایشان را عزیز می‌دارند. به آن می‌ماند که زمین ندی به جز این احتیاج ندارد که قدر چهار انگشت کافه شود تا آب برآید. والسلام.

✱

### مکتوب ۷۶

به نواب مجدالدوله  
عبدالمجید خان  
در جواب مکتوب ایشان

أحسن الله تعالى إليكم في جميع الأحوال نامۀ مشکین شما مه رسید. حقیقت مندرجه واضح گردید. از زمان و ابنای زمان هر حکایتی منبی از شکایت که گفته شود بجا است. جوهر شناسی را طبع سلیمی می‌باید و طبع سلیم در جهان کجا است. لیکن حوادث عالم بعد تأمل ظاهر می‌شود که در ضمن آن تعبیه‌ها است. به هر حال انتظار الطاف خفیه باید داشت و هر امری را مرهون به وقتی باید انکاشت. مرقوم قلم فصاحت توأم شده بود:

## گل گشتم و مطبوع مشامی نشدم

بداهة بخاطر فقیر افتاد:

گل رانه کند بوی، مشامی مزگوم      سرخوشر نشود ز می مزاجی مشنوم  
اصلی همه الطاف بود طبع سلیم      یارب مکن از طبع سلیم محروم



تا عمر با پری نریده کردم پرواز      هرگز نشدم قبول طبع شهباز  
ناسازی بخت من نگهداشت مرا      المنة لله ز بخت ناساز



## مکتوب ۷۷

به جانب حضرت والد بزرگوار بنده کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق  
سلمه الله تعالی و انقاه، از این فقیر عفی عنه سلام محبت التیام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العافية و المسئول من الله الكريم أن يعافیکم ظاهراً و باطناً.

مکاتیب بهجت اسالیب منیبی از حسن حال و شمول کرم کریم متعال  
ظاهر و باطن ایشان را، رسیدند و می رسند. حمد الهی بها آورده می شود  
معنی که در باطن عزیزان ودیعت می نهند بهشت نقد است و علاج همه  
امراض و عاهات. آن ودیعت بحمد الله در جذر لطیفه ای قلبیه ای ایشان  
یافته می شود. باقی ماند گل کردن آثار او به مقدار آب و هوای عالم چیزی  
دیگر است، مفوض به حکمت بالغه ای حکیم متعال، منتظر ظهور آن باید بود.

بمنزلة الدعاء ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الاستعجال فيه:

صائب امروز به این تازہ غزل صلح بکن

اولین جوش بهار است گلستانِ ترا

والسلام والاكرم.

\*

### مکتوب ﴿ ۷۸ ﴾

به جانب حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروفِ مدّالله ظلّه العالی

**شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه**

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلافِ کرام برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و السلامة و المستول من فصله أن یعافیکم. دل همیشه به نوعی از میل سوی ایشان نگرانی دارد مصداق ائتلاف روحانی که در حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰة و التسلیمات به آن اشاره رفته لله الحمد و المنة، علاقه‌ای که نقطه لاهوتیه در نفیس ناطقه با حضرت وجوب دارد سعد اکبر است حیثما وقع نفع، به آن می ماند که برین علاقه‌ای نازیدن و به آن از غیر آن مستغنی بودن شکر این دولت است:

من که سر در نیاورم به دو کون گردنم زیر بارِ منت اوست

چنانکه دیگران مأمورانده به نفي عجب، این مرد مأمور است به عجب. ریرا که عجب او عجب بالله است. همین نکته است که اهل بقاء را نظر بر قدم می گرداند. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۷۹ ﴾

ایضاً به جانب والد بزرگوار مد الله ظلّه العالی  
 شاه محمد عاشق پهلّی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاہ سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
 تعالی، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام محنت التزام مطالعه نمایند.  
 الحمد لله علی العافیة و المستول من الله الکریم أن یُعافیکم مدّتی می گذرد که  
 بر گذران شبانه روزی و تقسیم اوقات مطلع نشدیم و ز معارف جدید و  
 نکات تازه فصلی نخوانده ایم. صوفیه ر در باطن ایشان سعادت است که  
 مقاطیس قلوب ایشان است. حواه با حواه به خود می کشد:

لقد صرّت مقاطیست قلوبنا

بحذیک إیّها إلیک تمیل

وجود همین سعادت جاذبه اصل عصمت است در حقّ انبیاء علیهم السّلام،  
 و اصل حفظ در حقّ اولیاء رضوان الله تعالی علیهم. تن به این سعادت جاذبه  
 باید داد، ولو فی بعض الاوقات.

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شهاب الدّین سهروردی رَزَوِی در عوارف المعارف  
 تأکید می فرماید در حقّ شیوخ اهل ارشاد به تن دادن به این سعادت، می گوید  
 جلوت ایشان در پناه خلوت، هر چند خلوت با رونق تر، جلوت مفید تر  
 والسّلام و الاکرام

## مکتوب ﴿ ۸۰ ﴾

ایضاً بہ جانبِ حضرت والدِ بزرگوار مدّاللہ ظلّہ العالی  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

حقایق و معارف آگاہ سجادہ نشین اسلافِ کرام میان شیخ محمد عاشق  
سَلَّمَہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام محبتِ مشام مطالعہ  
نمایند. الحمد للہ تعالیٰ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ اَن یُسَلِّمَکم و یُعافیَکم.  
نامہ مشکین شمامہ رسید. حقایق مندرجہ بہ تخصیصِ مبحث ناز و نیاز  
معلوم گشت. سخت با قیمتِ مبحثی بود تعاکسِ اضوای وجودِ بسیط از  
مرآتِی بہ مرآتِی دیگر بوالعجبی ہا دارد:

وہُنَّ وَہُم لَا وَہُنَّ وَہُم مَظاہِرُ      اَنَا بِتَجَلِّیْنَا بِحُبٍّ وَ نَضْرۃ  
أَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْکُمْ وَ عَافَاکُمْ. وَ السَّلَام.

✽

## مکتوب ﴿ ۸۱ ﴾

ایضاً بہ جانبِ حضرت والدِ بزرگوار مدّاللہ ظلّہم العالی  
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

حقایق و معارف آگاہ سجادہ نشین اسلافِ کرام میان شیخ محمد عاشق  
سَلَّمَہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام مطالعہ نمایند.  
الحمد للہ تعالیٰ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ اَن یُعافیَکم. مکتوب بہجتِ اسلوب  
مشمول بر بیانِ نَعَمِ الہی ظاہراً و باطناً و بر بیانِ توریعِ اوقات بہ وجہی کہ

پسندیده باشد من جهة الشریعة و الطریقة رسید. شکر این نعمت الهی  
 بحال آورده شد. هر چند رجاء اقوی از حجاب الهی آن است که متولی جمیع  
 امور ظاهره و باطنه ای ایشان شود، و بعد از این رجا که بسر حدّ یقین نزدیک  
 است حاجت سؤال مکرر نیست. اما بعد هر پاره زمانی عجز بشری دامنگیر  
 می شود و تحدّد استماع انواع توفی را متقاضی می گردد:

أَعِذْ ذِکْرَ نِعْمَانٍ لَنَا أَنْ ذِکْرَهُ هُوَ الْيُسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوّعُ

✱

### مکتوب ۸۲

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار مدّ الله ظلّهم العالی  
**شاه محمّد عاشق پهلّی عفی عنه**

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمّد عاشق  
 سَمَهِ الله تعالی و ابقاه، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند.  
 الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه الکریم أَنْ يُعَافِیکُمْ، التّجاء إلی الله ظاهراً و  
 باطناً فی أحوال العبد کلّها مِنْ الشّدّة و الرّخاء کیمیای است قوی الاثر، هم  
 به اعتبار تهذیب نفس از رذایل خود پرستی و بر خود اعتماد کردن و حول و  
 قوّت از خود دیدن، و هم به اعتبار جلب نعم خارجیّه و دخیلیّه و دفع مضار  
 آنها، لهذا شرع ترغیب کلی در آن داده. این کیمیا را مغتنم باید دانست و  
 شکر بر وجود آن همیشه ادا باید کرد. مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْکُمْ بَابٌ مِنَ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ  
 أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. وَالسَّلَام.

✱

## مکتوب ﴿ ۸۳ ﴾

ایضاً بہ جانب حضرت والدِ بزرگوار بندہ خاکسار مدّاللہ ظلّہ العالی  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**

حقایق و معارف آگاہ سجدّہ نشین اسلاف کرام میان شیخ محمد عاشق  
 سلّمہ اللہ تعالیٰ، از فقیر ولی الله عُفی عنہ بعد از سلام محبت مشام مطالعہ  
 نمایند. الحمد للہ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ أن یُعافیکم. مکتوب مسرّت  
 مصحوب مرّۃ بعدُ آخری رسید و عافیت مجللہ ظاہراً و باطناً واضح گشت.  
 فللہ الحمد و المنة و نسأله المزیّد.

تولی خاصر بہ حکم «وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ»<sup>۱</sup> در ہر شاخ و برگ درمی آید و  
 تازگی دیگر و رنگی دیگر می دهد. تماشایی این تازگی و رنگ را باید  
 کالمیت فی ید الغسلال بودہ ہمہ چشم باید شد کہ چہ می کنند و ہمہ گوش  
 باید شد کہ چہ می گویند.

\*

## مکتوب ﴿ ۸۴ ﴾

ایضاً بہ جانب حضرت والدِ بزرگوار این خاکسار مدّاللہ ظلّہم العالی  
**شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ**

حقایق و معارف آگاہ سجدّہ نشین اسلاف کرام عزیزالقدر میان محمد  
 عاشق سلّمہ اللہ تعالیٰ و ابقاء، از فقیر ولی الله عُفی عنہ بعد از سلام مطالعہ  
 نمایند. الحمد للہ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ الکریم أن یُعافیکم.

۱- الأعراف (۷)، آية ۱۹۶.

مکاتیب بهجت اسالیب ایشان رسیدند. چون مشعر بودند به آنکه در این اعتکاف نمی توانند رسید، حالتی عجیبی بهم برآمد نظر به آنسی که به سبب ملاقات ایشان حاصل می شد انقباضی روی آورد. نظر بر آنکه منصوب اند برای کاری، اقامت ایشان در آن محل از مستحسبات شمرده شد:

آن روز که مه شدی نمی دانستی      کانگشت نمای عالمی خواهی شد  
بالجمله تلافی این مفارقتِ ضوریه ضروریه آن به خاطر نشست که در این اعتکاف در اوقاتی که با ایشان سخن بالمشافهه از دقایق معرفت می رفت مخاطبه با صورتِ مثالیهای ایشان کرده، به قدرِ میسور در اوراقِ چند آنچه به خاطر افتد نوشته شود، تا نیرنگ المکاتبه نوعٌ من المخابطه پدید آید. خصوصیاتِ دیگر که آنجا حضور و غیبت یکسان است در گفت نمی آید. آد را حواله به ضمیر مُستنیر ایشان کردیم، نوشته بودند که دقیقه ای چند در این ایام تحریر نموده آمد چشم به آن جانب نگران است و دل خواهان. والسلام.

\*

### مکتوب ۸۵

ایضاً به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار این خاکسار مدّالله ظلّه العالی  
**شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه**  
در تحسین بعض معارفِ معروضه ایشان

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام برادر عزیز میان محمد عشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم أن یُعافیکم.

در وسطِ رمضان عارضهٔ حرارت به این فقیر رسید و به افطار شش روزه ملجی گردانید. بعد از آن از بیست و یکم باز روزه گرفته شد إلى آخر الشهر. اما ضعف قوی مانع بسیاری از طاعاتِ دنییه شد. و الحمد لله تعالی علی کلِّ حالِ الحال نقاهت روی به تخفیف دارد. مکتوبین به یک دوعه رسیدند. معرفتِ عظیمه در باب فرق در نسبت‌های انبیاء علیهم السَّلام به اعتبار احجارِ بُهت ایشان قلمی شده بود. سخت موافق افتاد. می‌باید که آن را در ورقِ مضبوط سازند. فإنها معرفة حق و «ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ»<sup>۱</sup> و معرفتِ عظیمه‌ای دیگر در معنی آیه «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»<sup>۲</sup> و حمل آن بر ظاهر نه بر تأویل لِيُؤْحَدُونَ أو لِيَعْرِفُونَ نیز به غایت موافق افتاد پیش از این پنج شش مکتوب به طرف بابا عثمان نوشته شد. مجملی از معنی آیه در آن مرقوم است. إن شاء الله تعالی آن همه مکاتیب خواهند رسید و معرفتِ عظیمهٔ دیگر که ظهور کتبِ اربعه به حذاء صفتِ ابداع و خلق و تدبیر و تدلی است و اشتمال قرآن عظیم بر مطالب کلّیه کتبِ اربعه، و تسمیه به امام مبین و کتابِ حکیم و أم الكتاب و کتابِ مبین نیز صحیح است هر چند تفصیل آن بر فقیر نگذشته. دیگر قدمی شده بود داستانی از ظهورِ برکاتِ الهی در نفسِ شما به اتمامِ طاعات، به وصفِ رغبت و انبساط در نفوسِ قوم شما به سببِ شما به وصفِ رغبت به صیام و قیام و تلاوت کلام الله العزیز العلام، و هذا معنی ما قلنا:

آن روز که مه شدی نمی‌دانستی      کانگشت نمای عالمی خواهی شد

✱

۱- «ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ»: المائدة (۵)، آیه ۵۴، الحدید (۵۷)، ۲۱ الجمعة (۶۲)، آیه ۴

۲- الذاریات (۵۱)، آیه ۵۶.

## مکتوب ۸۶

به جانب فضایل مآب  
بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در بیان سرّ ورد و اذکار متنوعه و مسئله فقهیه

فضایل و کمالات دستگاه مولوی بابا عثمان به ثمرات استعدادِ جلی و  
نتایج منایح کسبی متمتع باشند.

مکتوب بهجت اسلوب مرّة بعد آخری رسید. این قدر معلوم باشد که  
مناسب هر حالی توجّهی است لهذا اذکار متنوع آمدند.  
استعاده تا وقتی که دل از آفتی به درد نیاید صوره ندارد.

حمد تا وقتی که استغراق در رؤیتِ نعم حاصل نباشد امکان نپذیرد و  
تسبیح و تکبیر تا وقتی که خصایص حقایقِ امکانیه را به چشم حقارت ناندیشد  
متحقّق نشود و تهلیل تا وقتی که توحیدِ توجّه تعظیمی به دل جانکند علی  
وحه به ظهور نرسد. چون این مقدمه مُبرهن شد باید دانست که نسبتِ التحا  
از همه گسستن و بدوست پیوستن بهارِ آن وقت هجوم شداید و مخالقاتِ  
نفس است تا تُلّم از هر جهة بر شخصی حمله نکند و از هر سو مخالفتی  
به دلش نرسد. از خود سیر آمدن و بر خود نُفّت شدن و به قبله حقیقی به کلی  
روی آوردن میسر نشود. قال العارف الجامی مشیراً، لی هذه:

رحدنگهای جمای او چه بلا خوشم که هنوز ازو

زدلم یکی نکند گذر که قفایی او دگری رسد

از مسئله قطع ما قَوْوَ الْقُبْضَةِ مِنَ اللَّحْيَةِ استفسار رفته بود. در کفایه شرح  
هدایة وجوب قطع مذکور است وَهُوَ كَمَا تُرَى إِذَا ثَبَتَ عَنِ الْخَتْنَيْنِ وَغَيْرِهِمَا

ارسال اللّٰحیة إلى الصدر بل إلى السُّرّة، و مجریٰ هذه الرویة عندما مَجْرٰی غیرهما مِمّا هُوَ من بابِ تَخْرِیجِ المتأخّرین، فیما لم یُوجد فیہ قولُ المتقدّمین، ثمّ لم یحصل فیہ اتّفاقُ أهل المذهب، فمثل ذلك یعرض على الأصول فإن وافقها قِبَل و إلا رُدَّ. و السّلام

✱

### مکتوب ۸۷

بہ جانب فضایل مآب مسطور

**مولوی بابا عثمان کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ

در تحقیق آیت کریمہ «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»<sup>۱</sup>

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان از فضایل و فواضل جبلیہ و کسبیہ بہرہ مند شدہ از خیر عباد اللہ باشند. از فقیر ولی اللہ عَفَى عَنْہُ سلام محبت مشام مطالعہ نمایند الحمد للہ علی العافیة و المسئول من اللہ الکریم عافیتکم.

مدتی مدید می گذرد کہ از احوال خیریت مآل ایشان داستانی بخوانده ایم سبب این معنی چه باشد. کاری کہ برای آن مخلوق شدیم عبادت است. «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»، قیلَ اٰی لِيُوْحِدُوْنَ و عسیٰ اَنْ الْعِبَادَةُ عَلٰی ظاہرها لَانَّ الْاِنْسَانَ لَهُ قُوَّتَانِ: قُوَّةٌ عَمَلِيَّةٌ و قُوَّةٌ عِلْمِيَّةٌ، و لَا تَحْصُلُ لَهُ السَّعَادَةُ النَّاقَةُ الَّتِي خُلِقَ لَهَا إِلَّا بِاسْتِكْمَالِ كِلَيْتِهِمَا، و الْعِبَادَةُ اِسْمٌ جَامِعٌ بِتَوَجُّهِ الْاِنْسَانِ عِلْمًا و عَمَلًا، و لِذَلِكَ لَا تَكُونُ اٰیُّ عِبَادَةٍ قُرِضَتْ مَعْدُودَةً مِنْ الْعِبَادَاتِ شَرَعًا إِلَّا بِتَصْحِيحِ النِّيَّةِ.

۱- الذاریات (۵۱)، آیه ۵۶.

قال صلی اللہ علیہ وسلم إنما الأعمال بالنیات<sup>۱</sup>، ثم إن الله تعالى رتب الحوادث بعضها على بعض وجعل بعض الحوادث مُتَعَانِفَةً لبعض، بمقتضى حکمته البالغة، فاجرى سببه أن المرأة كُلَّمَا وَلَدَتْ وَلَدًا خُلِقَ فِي ثَدْيِهَا اللَّبَنُ، فلا جرم أن يبين اللبن والولد تعانفاً وكذلك كُلَّمَا افْرَخَ الطَّيْرُ أُلْهِمَ أَنْ يَعْشَ، فلا جرم أن يبين التعشش والأفراخ تعانفاً، وكذلك لا جرم أن يبين انزال المطر وانبات الزرع تعانفاً، ثم إن بين الإنبات الزرع وإحياء البهائم والأناس تعانفاً، ولسان الشرع يستعمل بهذه المُعَانِقَاتِ الحيلة ما هو موضع في اللغة لإفادة العلة الغائية، فيقال خُلِقَ اللَّبَنُ لِتَرْبِيَةِ الْوَلَدِ وَاللَّيْمُ صِنَاعُهُ الْعُشُّ لِتَرْبِيَةِ الْفَرَخِ وَأَمْرُ الْغَيْثِ لِإِنْبَاتِ الزَّرْعِ، وَأُنْبِتَ الزَّرْعَ لِإِحْيَاءِ الْخَيَوَانِ، إِذَا تَمَهَّدَ هَذَا فَتَقُولُ خُلِقَ الْإِنْسَانُ ذَا قُوَّتَيْنِ وَأُودِعَ فِي حَبْلَتِهِ أَنْ لَا تَكْمَلَ قُوَّةٌ إِلَّا بِآدَابِ الْجَوَارِحِ اللَّهُ تَعَالَى، وَالْأَمَامَةُ امْتِلَاءٌ أَوْعِيَّةٌ عِلْمُهُ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَعْرِفَتُهُ بِحَيْثُ يَتَظَاهَرُ الْوَهْمُ وَالْخِيَالُ وَالْعَقْلُ وَلَا يَعْصِي أَحَدُهُمْ عَلَى الْآخَرِ، فَمَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى فِطْرَةِ<sup>۲</sup> الْإِسْلَامِ، وَالْإِسْمُ الْحَامِعُ لِأَنْوَاعِ هَذِهِ الْكَمَالَاتِ هِيَ الْعِبَادَةُ فَالْإِنْسَانُ مَخْلُوقٌ لِعِبَادَتِهِ، مِنْهَا أَفْعَالٌ وَمِنْهَا تَرْوِكَ وَمِنْهَا اخْلَاقٌ مَكْتَسِبَةٌ وَمِنْهَا هَيْئَاتٌ وَجَدَانِيَّةٌ كَالْتَوَكُّلِ وَالشُّكْرِ وَالصَّبْرِ وَالْيَقِينِ.

بالجمله صورت نوعیه ی اسانیہ متعاقب باکمالی است و سعادت نوعیه ای او ادراکی آن کمالی است، و نجات اخرویّه ای او منوط به اکتساب آن کمال، باز خواست از جماعه که قوی عقلیه در ایشان قوی تر آفریده اند، طلب آن معنی است و صرف اوقات در مناسبات آن، هر چند به ظاهر ممنحن باشند به محن بدنیه و نفسانیّه از این باز خواست جبلی که شرع تأکید آن کرد و شهادت صحیح آن داد باید اندیشید. ثمّ السّلام والا کرام.

✽

۲- فما من مولودٍ إلا يُولد على فطرة (بخاری).

۱- إنما الأعمال بالنیات (بخاری)

## مکتوب ۸۸

ایضاً به طرف فضایل مآب

مولوی بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در تحقیق دو رباعیه خاصه و بیان نسبتها در ضمن آن

فضایل مآب، عزیرالقدر سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان در مرصیات الهی باشند. از فقیر ولی الله عَفُو عَنْهُ بعد از سلام محبت مشام معلوم نماید الحمد لله علی العافیة و السّلامة و المستول من فضله ان یُعافیکم و یُسَلِّمَکُمْ.

مولانا جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ علیہ در رباعیات خود آورده اند. رباعی:

در خانقه و مدرسه گشتیم بسی      انصاف که در هر دو دیدیم کسی  
دیدیم بلی بیّهده گویی چندی      قانع شده از دوست به بانگِ جرسی  
فقیر چون به این رباعیه رسید دل بجوشید و محلّ سکوت نماند. گفتم.  
رباعی:

در صحبت اهل دل رسیدیم بسی      تحصیل گنان زهر دلی مدمسی  
از چشمه ای آبِ زندگانی قدحی      ور آتش وادی مقدس قَبسی  
تأمل کرده شد که سبب این کلمه که جوش یاس دارد سه وجه می تواند بود.  
یا این است که این شخص را اکتساب این نوع فضیلت مقدر نشد و اسباب آن  
را بر وی سهل نساختند، و جواب این وجه اثبات از افضیّت و تسهیل طریق  
وصول آن است فرد دیگر را، تا واضح شود که عدم یافت این شخص از  
جهت امتناع حصول یا تعدّر اسباب وصول نیست بلکه هر شخص را نصیبی  
نهاده اند، و قیاس یکی بر دیگری محال است یا این است که این شخص کس  
قوم را مطالعه کرده و از احوال متکثره ای ایشان هیئت وحدانیه تراشیده.

چون آن همه هیئت اجتماعی در شخص واحد یافته نشد. صدای نایافت از باطن او سر برزده، و ظن فقر آن است که صاحب رباعیه را همین شبه پیش آمده است و جواب آن بیان تعدد طرق و اصول و تغایر کیفیات نسبت است و آنکه هر استعدادی مناسب نسبتی افتاده است. از صاحب هر استعداد همان نسبت می باید خواست که مناسب اوست، و لامحاله هر نسبتی راهی بدهی دارد، یا این است که افسانه‌ها که فلاسفه الاسلام و بعض المتکلمین به آن تفوه می کنند که ریاضات و تصفیه ای نفس سبب ادراک حقایق اشیاء علی ماهی علیه می گردد، در خاطر این شخص نشسته و در طلب عارفی که حقایق اشیاء از وجدان خود به بسط تمام تقریر کند بوجهی که آن معقولات دان منتفع شود افتاده، و عمری در این طلب تاخت و اثری از مطلوب خود ندید جواب این وجه آن است که نفوس ناطقه به غایت متفاوت اند. بعض صاحب قوه قدسیه و بعض دون آن، اگرچه همه نفوس در وجود قوت ملکیه و استعداد ظهور نسبت های عالیّه متساوی الاقدام باشند و ریاضت، نفس غیر قدسیه را قدسیه نمی گردانند بلکه نهایت ریاضت ظهور قوت ملکیه است و تمکن از نسبت های که از تهذیب سر و روح خیزد و مانند آن، و قوه قدسیه کبریت احمر است. زمانها می گذرد از آن خالی می باشد:

سالها دور آسمان گردد تا چنین گوهری عیان گردد

و به فقد این قسم کس مصحح آن نیست که مثل این کلمه موحشه توان گفت و کثر نسبت هایی که صوفیه ای صافیه به آن اعتناء دارند دو قسم است. نسبتی که از تهذیب لطیفه ای روح پیدا شود و آن انس و انجذاب و نیاز و گداز است و بهترین تعبیرات از و آب حیات است زیرا که در عالم شهادت آشامیدن آب راحت و اطمینان می دهد.

و نستبی که از تہدیب لطیفہ‌ای سرّ خیزد و آن ظهور عکوس تجلی اعظم است، در سرّ این شخص، و بہترین تعبیرات ازو آتش طور است. ریرا کہ آتش شمشان و ضیاء دارد و آتش طور یکی از عکوس تجلی اعظم است و در لفظ ہر دلی ملتہمی اشارہ است بہ آنکہ خدای تعالی بعض افراد را تأیید می نماید. پس بہ فراست در می یابند کہ استعدادِ مُفیض و مستفیض چیست و ہمہ ہیئت اجتماعیہ کدام نسبت را تقاضا می کند، در پیِ همان نسبت می افتند و همان را می طلبند و بعیر ضط همان را می یاسد، و در لفظ قدحی و قبسی اشارہ کردہ شد بہ آنکہ ماخوذ از فیض عزیزان طرفی از این دو نسبت می باشد و عکسی از عکوس آن و مناسبتی از مناسبت آن جولانِ افاضہ و استفاضہ در ہمین اطراف و عکوس است و بس. نہ آنکہ استعدادی بہم برسد و مبدأ فیاض دریا دریا فیض فرود آرد و این بندہ بہ قوت خداداد تلقی آن نماید. طلب کلّ دفعۃً واحدۃً خصوصاً از فردی خاص کہ منبع فیض خاص است و فوارہ از یک جوی، از قبیل طلبِ محالاتِ عادیہ می باشد و قوم را نسبت های دیگر است چندی را این فقیر بہ لسان استعارہ پیش از این بہ مدّتی نظم کردہ است:

دلی دارم ز خود خالی، حبّابش می توان گفتن

درو کیفیتی، جوشِ شرابش می توان گفتن

فرو پاشید از ہم کثرتِ مہوم چون شبنم

ز فیض معنی ما آفتابش می توان گفتن

وجودِ بی نمود معنی ما دقتی دارد

در این نیرنگها بوی گلابش می توان گفتن

سویدای دل ما دارد اندر پیچ و تاب خود

نقوش عالمی، اُمّ الکتابش می توان گفتن

و شرح این نسبت ها طول دارد که ساعتِ راهنه آن را بر نمی تابد بقیه الکلام  
آنکه رقیمة کریمه ایشان رسید و نظم و نثر آن مُهیّج اشواقِ فراوان گشت و  
چون مُنبی بود از ضربی که به دست ایشان رسید ابتهاج و الم هر دو  
بهم آمیخت. عافکم الله تعالی من جمیع المکروهات و السّلام و الاکرم.

✱

### مکتوب ﴿ ۸۹ ﴾

ایضاً به طرفِ قضایل مآب مذکور

**مولوی بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ**

در اجوبه ای بعضی اسوله ای ایشان

فضایل مآب، عزیر القدر سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان سلّمه الله تعالی، از  
قمیر ولی الله عُفّی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند الحمد لله تعالی  
على العافیة و السّلامة و المسئول من فضله تعالی أن یُعافیکم.

مکتوب بهجت اسلوب رسید و بر مسایل مرقومه مطلع گردانید، از  
احوال شاه بدیع الدّین مدار استفسار رفته بود. باید دانست که ایشان وارد  
شدند به هندوستان بعد عصر شیخ نصیر الدّین چراغ دهلوی و انتساب ایشان  
در صریقه این است. اَحْذَ الحَرْقَة عَنْ الشَّيْخ طیفور شامی عَنْ

الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ عبداللہ حامل رأیة النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن سیدنا أبی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم. هكذا علقناه عن رسالة لعقد الفريد في سلاسل أهل التوحيد و در نسب این است.

بدیع الدین مدار بن بهاء الدین بن ظہیر الدین بن سعید بن حمد بن امام جعفر صادق هكذا رأینا في بعض المجاميع و در هر دو نسبت خللها به اعتبار علم نسب و علم احوال سلف صالح پیدا است. بحيث لا يحل القول الجازم في ذلك و احوال ایشان دو قسم است جمعی که ثقات اند کم جیری نوشه اند، و غیر ثقات محالات را ادعا می کنند، و این فقیر ار والد خود و ایشان از خلیفه ابوالقاسم اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ بعض اشغال این طایفه اخذ کرده است مثل شغل آیینہ، و در قنوح دو سه چیز ادعا می کنند کہ اصلاً نقلی به آن وارد نشده نہ صحیح نہ ضعیف، مثل قبر حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ و دیدان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم، در کتاب اخبار الاخیار ترجمہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ چرا باشد کہ ما فوق حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ را ذکر نکردہ.

دیگر از مسئلہ ارواح استفسار رفته بود هل خُلِقَتْ قبلَ الاجساد ام لا باید دانست کہ اهل ملت همه متفق اند بر حدوث ارواح. باز اختلاف کردند در آن کہ خُلِقَتْ مَعَ البدن أو قبله.

دلیل الاول، «انْشَانَاهُ خَلْقًا آخَرَ»<sup>۱</sup> وَرَدَ فِي بعض التفسير أن المراد افاضة النفس على البدن، وَرَدَّ بجواز أن يكون المعنى جعلنا النفس متعلقةً و هذا نوع انشاء و خلق

۱ - «انْشَانَاهُ خَلْقًا آخَرَ»؛ المؤمنون (۲۳)، آية ۱۴.

و دلیل الثانی، قوله علیه السلام: خَلَقَ اللهُ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَجْسَادِ بِالْقِيَامِ. وَرَدُّ بَأَنَّهُ خَيْرٌ غَرِيبٌ، وَلِئِنْ سَلَّمْنَاهُ، فَالْمَعْنَى الْأَرْوَاحُ الْمَلَائِكَةُ الْعَالِيَةُ كَذَا أَوَّلُهُ الْغَزَالِي.  
بالجمله هیچ جانب متعین نیست و از سلف اتفاق بر احدالجائین صریحاً حاصل نشده و این هر دو جمع به مثال قایل نیستند بلکه معنی آن را تصور نمی کنند تا به اثبات و نفی چه رسد. لیکن پیش فقیر در این باب تفصیلی هست که ایفاء حق آن، در این حالت میسر نیست. حاصل اجمالی او آنکه مبدأ حیات این شخص سه چیز است.

نسمه که روح هوایی است ماسد آنش در جمره و نفس ناطقه که مجرد است به اصطلاح فلاسفه و ما آن را مجرد نمی دانیم و روح سماوی که ذریت حضرت آدم نمایشی از آن بود. پس نسمه و نفس ناطقه حادث اند، نزدیک حدوث بدن و روح سماوی پیش از آن به زمانه ای دراز. هذا «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»<sup>۱</sup>.  
دیگر استفسار از ارواح انبیاء علیهم السلام و حیات ایشان در برزخ رفته بود. این قدر باید دانست که صرایح کتاب و سنت بر موت انبیاء دال است و بر آن اجماع منعقد است و احکام موت بر ایشان جاری بلاشک و شبه، لیکن ارواح ایشان را مزیتی داده اند. تعبیر از آن مزیت به حیات می شود.  
چنانکه حدای تعالی در باب شهداء فرمود «بَلِّغُوا الْحَيَاءَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَقَّوْنَ»<sup>۲</sup> و اگر به ناگاه عالمی گفته باشد که بلا تشبیه و مجاز احیاء اند به معنی قوت این مزیت که او را حیات نام کرده ایم خواهد بود، لا غیر. و السلام.



۱- «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ» آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱.

الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشاق (۸۴)، آیه ۲۳.

۲- آل عمران (۳)، آیه ۱۶۹.

## مکتوب ﴿ ۹۰ ﴾

به طرف

## مولوی میان داد

که یکی از تلامذهای حضرت ایشان شاه ولی الله رحمته الله علیه اند

فضایل مآب، کمالات اکتساب مولوی میان داد مشمول عنایات الهیه باشند. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مسنون مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و المستول من جنابه الکریم أن یعافیکم:

وَكَمْ لَّهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ يَذُقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الزَّكِيِّ

رفتن ایشان به جانب لاهور به غایت مستحسن افتاد زیرا که شهر اسلام است و والی دارد سنی و عدل دوست، ما مردم بالضرورت در این شهر افتادیم و به زبان حال می‌گوییم «رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا» چه کنیم بار گران عیال بر سر داریم شما که خفیف الظَّهَر باشید شما را چه ضرورت بود. بالجمله در باب این والی سنی عدل دوست دعایی نیک کردن و نصرت و غلبه و حفظ جان و آبروی مشارالیه در اوقات استجابت از خدای تعالی درخوستن یکی از ضروریات است. آن فضایل مآب و کافه اهل اسلام را لازم است بر آن مواظبت نمودن. بعض یاران ما در حق والی مشارالیه واقعات خوب که دلالت بر رفعت مرتبه می‌کند دیده‌اند. لهذا به تحریر در می‌آید که در اوقات صحبت همیشه ترغیب بر اعمال خیر و

جہادِ اعدای اسلام و تمسک بہ حبسِ تقویٰ و عدل و صحبتِ علما و اشتغال بہ علم می‌کرده باشید و بہ شرطِ صحبتِ نیت، بشارتِ نصرت و غلبہ بدهید۔ مرضی الہی در حق علما آن است کہ اگر بہ ضرورتی ایشان را صحبت بہ امراء واقع شود، شیوہ ایشان نصیحت و دلالت بر خیر بود۔ نہ آن کہ محض برای حطامِ دنیا ملاقات کنند۔ ہر عملی کہ از نیت خیر عاری است در نظر تحقیق او شیء محض است۔

نوشتنہ بودند کہ در مجلسِ مشارالہ صحیح بخاری مذکور می‌گردد و شما نیز حاضر می‌شوید و والی مشارالہ کفافِ خرج شما مقرر نموده الحمد للہ علی ذلک کُلُّہ باری اگر صحبت امر اتّفاق افتاد از جهت حدیث پیغامبر صلی اللہ علیہ و سلّم افتاد۔ و نیز نوشتہ بودند کہ اجازتِ روایتِ حدیث باید نوشت و این معنی بالمشافہہ گفتہ شدہ معہذا می‌نویسد۔

”أَجَزْتُ أَخَا الصَّالِحِ الْفَاضِلِ، مَوْلَى مِيَانَ دَادِ رَوَايَةَ صَحِيحِ الْبَخَارِيِّ وَغَيْرِهِ مِنَ الْكُتُبِ السَّنَةِ وَ مُسَدِّ الدَّارِمِيِّ وَ كِتَابِ مَشْكُوتِ الْمَصَابِيحِ بِحَقِّ قِرَائَتِي لِلْبَخَارِيِّ وَ سَمَاعِي لِلدَّارِمِيِّ وَ اجَازَةُ الْبَاقِي مَعَ قِرَاءَةِ أَوَائِلِهَا عَلَى الشَّيْخِ أَبِي طَاهِرٍ مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِيِّ الْمَدَنِيِّ بِحَقِّ اجَازَتِهِ وَ قِرَائَتِهِ عَلَى وَالِدِهِ الشَّيْخِ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الْقَشَّاشِيِّ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّنَّوِيِّ عَنِ الشَّمْسِ الرَّمْلِيِّ عَنِ الْقَاضِي زَيْنِ الدِّينِ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ وَإِلَيْهِ الْمَتْنُ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ“۔

در حالتِ راہنہ بہ ہمین دو سہ کلمہ کتفا باید کرد۔ و السّلام۔

## مکتوب ﴿ ۹۱ ﴾

بہ طرف

## عزیزی از اعیانِ زمان

یرفع الفقير الحقير دعوات تَهْبُّ عليها نَسائمُ القبول و تحیات تحف بها اجحة  
 الشُّؤل إلى حضرت مولانا المؤيد المؤق المنصور المعان لازالت آيات فضله متلوة  
 بكل لسان و رأيات عدله منشورة منصوبة بكل مكان.  
 اما بعد، فان كل قوم لهم أدب و من أدب أئمة العلم أن يحبوا في الله و يبغضوا في الله،  
 و أن يدعوا لكل من تصدى لإقامة العدل و نشر السنة بالقون و النصر و التأييد و على  
 الكفار و الظلمة و المبتدعين بالخذلان و الطرد و التباعد، هذا و إن أخانا الحامل للريضة  
 لما توجه إلى الجنب المنيع تأكد عزم الإخبار بالمحبة و الدعاء عملاً بحديث سدا المرسلين  
 و سند الاصفياء عليه و على اله و أصحابه أيمن الصلوات و احسن التحيات و الحمد لله  
 أولاً و آخرأ و ظاهراً و باطناً.

\*

## مکتوب ﴿ ۹۲ ﴾

بہ جانب

عبدالمجید خان مجدالدوله کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

رحمت کاملہ شامل حال و مال باد الحمد لله تعالیٰ علی العافیة و المستول من  
 الله تعالیٰ أن یعافیکم.

بالمشافہ واقعہای ظهور غیرت الہی در صورت صاعقہ بجهت برانداختن  
 اہل بدعت و تشتت حال ایشان بیان شدہ بود، بہ خاطر عاطر ماندہ باشد

لهذا اقبال و عدم اقبال این جماعه یکسان به نظر می آید. خداوند کریم عواقب امور بخیر گرداند.

تشویش خاطری که عزیزالقدر سعادت نشان عبدالاحد خان را در تدبیر منزلی به مقتضای حکمت الهیه پیش آمد خیلی خاطر را زیر و زیر ساخت. «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup> خدای تعالی تسکین غمها و تسلی المها دهد و از طرف مزاح شریف نگرانی خاطر می ماند که در سر به چه نوع باشد. غیر از سزال عاقبت ملجایی و معاذی نیست. ثَمَّ السَّلَام و الاکرام.

\*

### مکتوب ﴿ ۹۳ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار خاکسار  
**شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفَى عَنْهُ**  
 در جواب سؤال ایشان

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام برادر عزیز شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از این فقیر سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العاقبة و المستول منه تعالی أن يُعافیکم. نامه مشکین شمامه رسید نوشته بودند آنچه بر تهلیل مثلاً در شرع ثواب موعود است آیا نزدیک ملاحظه ای معنی طریقت و حقیقت هم مرتب می شود یا ثواب آن ظهور

۱- القرة (۲)، آیه ۱۵۶.

کشفِ حقایق است و پس. آنچه پیش فقیر ظاهر شده آن است که اگر این تهلیل را به زبان گفته است به وجهی که در شرع معتدبه شود ثواب موعود آن متحقق است، گو که ملاحظه‌ای معنی مناسب به طریقت و حقیقت کرده است اعني لا مقصود إلا الله و لا موجود إلا الله زیرا که این ثواب دایر بر تلفظ این ذکر است گو تدبیر معانی نکند فکیف که این معنی هم از بطون معنی تهلیل است.

و سرّ در این مسئله آن است که این کلمه به صورتها در اذهان ملأ اعلیٰ متمثل شده و تلفظ به آن فتح می‌کند بایی از فیض آن جماعه به شرطی که نیت صحیحه داشته باشد گو تدبیر معانی نکند و اگر به وجهی واقع شود که در ظاهر شرع معتدبه نیست، مثل تخیل آن کلمه در قلب، پس آن را ثوابی نیست به جز آنکه توطیه‌ای کشف حقایق الهیه است. والسلام و الاکرام.

\*

### مکتوب ﴿ ۹۴ ﴾

به جانب

حافظ جاراالله پنجابی رحمته الله

که برای حج رفته بود متضمن بر ترغیب ملاقاتِ عزیزی صالح  
که او را به کشف معلوم نموده بودند

فضایل مآب برادرِ عزیز حافظ جاراالله اجاره، الله تعالی من الآفات والمخوفات و  
واصله إلى المقصود من المبرّات والحسنات، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام

محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنبه الکریم أن یعافیکم خطوط ایشان مرّة بعد مرّة رسیدند و احوال ایشان معلوم شد. دعاها برای ایشان کرده می شود خدای تعالی مستجاب گرداناد. این فقیر را در بعض اوقات چنان صورت هست که در مُلک عُمان که بندر مسقط ساحل اوست عزیزی صالح مُتَصِف به صفت اهل الله معمر کلان سال هست که در اصل از قبیله حمیر از ملک یمن است و بالفعل در عُمان افتاده. خدای تعالی را نظر رحمتی خاص به جانب اوست و به تبع او به جانب سایر عدهای حدیث، ادراک کرده می شود که این شافعی اشعری است و نورانی و مؤتد است لیکن خامل و عزلت گزین و سیه جرده، از این جهت به آن برادر عزیز نوشته می شود که اگر ایشان را به جانب عُمان مُرور افند خواه در حال دهاب خواه وقت ایاب، را این عزیر به حص بلیع نمایند و اگر بیابند فایده عظیمه از وی بردارند و سلام فقیر برسانند و بگویند که این فقیر با شما محبت خاص روحانیه دارد، به حکم حدیث مَا تَعَارَفَ مِنْهَا أَتْلَفَ و اگر مشیت الهی به ملاقات ظاهره هم معلق شده آن نیز به عرصه ای ظهور می رسد بالفعل از دعا به ظهر العیب منمّع سازند و اجازت حدیث و اعلام بآسانید عالیّه ای مُتَصِله ای خود به قدر وسعت وقت، تحریر فرمایند:

فلو قدرتُ علی الإِئین لَزُرُّکُم سیراً علی الوجه أو مشياً علی الرأس

و اگر آن برادر را اتفاق مُرور بر عُمان به افتد، یکی از یاران و آشنایان خود وصّت کنند، زیرا که زیر این دقیقه ایست و الله تعالی أعلم بدقائق الأمور

## مکتوب ۹۵

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام عزیزالقدر میان محمد  
عاشق سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام  
مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية و المسئول من حبابه أن يُعافیکم و یُسَلِّمکم و  
یُثَبِّتکم و إیّانا على الطریقة المُستقیمة مدّتی می گذرد که به سبب تأخیر آیدگار.  
آن صنوب خطوط بهجت شان ایشان نخوانده ایم. دل نگران است. هر چند  
در مقام محبت که داریم غیبت و حضور یکسان است. والسلام.

❦

## مکتوب ۹۶

به جانب والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه  
در بیان فواید دعا و تضرع و غیر آن

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالى، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العافية و المسئول من فضله الکریم أن يُعافیکم و یُکَرِّمکم و یَهْدی بکم

إنَّه قَرِيبٌ مَّجِيبٌ. همیشه نظرِ دل به جانبِ مُفِیضِ کریم جَلَّ جلاله دوختن و خیریتِ ظاهر و باطن در یوزه کردن به اقصای جُهدِ همت، کیمیایست عجیب الأثر در جلبِ منافع و دفعِ مضار و تهذیبِ نفس، چنان ظاهر می شود که الهاماتِ جبلیه جمیع انواع حیوان عبارت از علوم می است که مبدأ فیاض به سبب وجود بعض قوی در وی یا طرییان حاجت بر وی افاضه می فرماید، چنانکه احساسِ جوع و عطش و شَبَق و طلبِ طعام و شراب و منکوحه نزدیک آن، چون این مقدمه مُمهّد شد باید دانست که در نوع انسان قوای ملکّیه و لطائفی که بالطبع میلان به فوق طبیعت دارند و دبعت نهاده شده، پس تضرّع به مبدأ فیاض الهامِ جبلی است مر این نوع را

چون از این نظر دقیق تر کنم نکته ای دیگر به ظهور می رسد که احتیاج انسان به مبدأ خود ظاهراً و باطناً دایماً سرمداً موجود است. چون نوع انسان نفسِ زکیه داشت همین احتیاج و استفاضه ای حالی او در لوحِ نفس او منطبع گشت و به الهامِ حبّی مأمور شد به دعا و تضرّع و چون از اینجا نیز نظر بار یک تر شود، واضح گردد که ماهیّتِ نفس ممکنه در حدّ ذاتِ خود لیس است و از جانبِ مُفِیضِ اَلیس پس نیایش و الحاحِ مقتضی ذات اوست. عَلِمَهُ مِنْ عَلِمَهُ جَهْلُهُ مِنْ جَهْلِهِ از جمله اهل الله اگر کسی به ناگاه ترکِ دعا کرده باشد مغلوب الحال است. و کَلَامُ الصَّغُولِیْنِ یَطْوِی و لا یُرَوِّی آنچه مظاهرِ نامّه ای کامله که عبارت از انبیاء علیهم السّلام و ورثه ای ایشان باشند معرفتِ ایشان همان است که سبق تحریر یافت. و السّلام و الاکرام.

## مکتوب ﴿ ۹۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
**شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه**  
 در بیان حقیقتِ واقعات و تحقیق منشای آنها

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت النیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المستول من الله الکریم أن یُعافیکم. باید دانست هر حالی که بنده را حاصل می شود آن را اسبابی هست از علویات و سفلیات، و یکی از حالت بنده واقعات است و در آنجا اشتباه عظیم و التباس سخت واقع است.

دیدن خدای تعالی در مقام و همچنین دیدن پیغامبر صلی الله علیه و سلم بدون نوعی از شعثان شمس با قمر در اصل طالع شخص که در نفس ناطقه‌ای او مضمَر است صورت ندارد. پس اگر مجرد شعثان سبب آن واقع باشد بدون رسوخ یادداشت در صمیم سرّ فی المسئلة الاولى، و بدون مناسبت روحیه با روح آنحضرت صلی الله علیه و سلم که عنوان جمیع حظیره القدس است. فی المسئلة الثانیة آن را اصلاً اعتباری نیست، همان شعثانیه است که نزدیک تعطیل حواس به این امور متمثل گشته و اگر رسوخ یادداشت و مناسبت روحیه اصل است و شعثانیه را برای اتمام سنه الله در میان آورده‌اند، آن واقع علامت کمال اوست. این قاعده فروع

بسیار دارد از آن جمله آن است که بسیاری از واقعات ملوک و امرا پیش ما  
 وقع ندارند گو در خارج مصداق آن واقعات ظاهر شود. از آن جمله آن  
 است که اگر صوفی صادق الحال این قسم واقعات نمی بیند، هیچ نقصانی  
 ندارد زیرا که سبب فقد شرط شعشائیه است. ظاهر می شود که آیه  
 «رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ، يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ  
 يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ، لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، لِلَّهِ الْوَاحِدِ  
 الْقَهَّارِ ۝» مناسبت تمام دارد با حقیقت شمس. اگر به لسان عرف بگوییم که  
 این تسبیح شمس است گنجایش دارد. اگر بگوییم این آیت بر جبهه شمس  
 به خط نور مقدس نوشته شده نیز صورت دارد، و همچنین هر کوی را  
 آیتی است و این مسئله یکی از مسایل دقیقه ای فن عجائب القرآن است.  
 در بعض احادیث ضعیف الاسانید یافته می شود که اسم صدیق اکبر علیه السلام  
 و عمر فاروق رضی الله عنهما بر جبهه شمس یا بر ساق عرش مکتوب است یا بر  
 دروازه ای بهشت یا بر شاح و برگ طوبی مسطور است. جمهور اهل حدیث  
 این احادیث را مناکیر دانند و پیش ما صحیح المعنی است اگرچه سندی  
 قوی یافته نمی شود، زیرا که این بزرگواران در ملکوت پیش از ظهور  
 صورت ناسونیه شعشانی داشتند. پس این شعشان سرایت کرده است در  
 مجالی بسیار و آنچه مذکور شد بعض مجالی اوست این قصه دراز است  
 بر همین قدر اکتفا کنیم.

\*

## مکتوب ﴿ ۹۸ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
**شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه**  
 در استحسان نکته ای تفسیریّه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المستول من کرمه أن یُعافیکم و یسلّمکم فی جمیع الحالات و جمیع الأوقات. نوشته بودند که بخاطر می رسد فی قوله تعالی «مَلِكِ یَوْمِ الدِّینِ»<sup>۱</sup> یوم حصّه است از دهر به اعتبار ظهور نوعی از تدبیر. اعنی تدبیر جزاء اعمال به مقتضایی تصادم قوای ملکّیه و بهیمیّه و این یوم ممتد است از مبدأ خلق بشر الی آخر اوقات الجراء الحال نیز یوم الدّین است و یوم القيامة نیز یوم الدّین خواهد بود. این معنی به غایت شگرف در دادند و نکته ای بس عالی ادا نمودند. همه احجار بهته به مثابه جزو لایتجزی شده در ضوء تجلّی اعظم غوطه خورده نابود گردد:

فلَمَّا تجلّی الشمس ادرج ضونها بأجناحه اضواء نور الکواکب

این معنی را در جنب معنی اوّل در سویداء دل خود بنگارند که این نیز از ما صدق یوم الدّین است به نسبت کل افراد و الدّین ههنا بمعنی الانقیاد و الاضمحلال فی الحقيقة القصوی این نکته باریقی است که در ساعت راهنه به مجرد دیدن رقعهای ایشان سر بر زد و لها تنصیل بعض اذکار که در مقابله ای انفس خبیثه

ظاهر می شود نوشته بودند، همین بیت خوانند:

وَإِذَا السَّعْدَةُ لَأَخْطَتْكَ عُيُونُهَا      نَمُ قَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ

واصطد بها العنقاء فهي حباله      واقتد بها الجوزاء فهي عنان

والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۹۹ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**

مشمول بر حکایتی که میزان بسیاری از علوم استعدادات نفوس باشد

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند الحمد لله تعالی عی العافیة والمسئول من حنابه الکریم أن یعافیکم. از مواهب وقت حکایتی است که میران بسیاری از علوم استعدادات نفوس و سعادت مکتسبه ایشان می تواند شد. اعراب بوادی بر دارالسلطنت تاختند و سه شخص را از اقارب پادشاه اسیر کرده بردند.

یکی از آن سه شخصی بود تام السن، کامل العقل، چون در بادیه رفت لغت ایشان آموخت و به زئی ایشان مثنوی گشت و به رسوم ایشان مترسم، تا آنکه اهل بادیه او را یکی از ابنای جیس خود تصور کردند و کس او را شناخت و از وی تعجب نکرد. و دیگر طفلی نوآموز چون در بادیه افتاد و لغت ایشان

را با لغتِ خود خلط کرد و بعضی زئی ایشان را با زئی خود، و بعضی رسوم ایشان با رسومِ خود، در هر مجلسی که می‌رفت جمعی استهزاء می‌کردند، به سبب آنکه لغتِ ناآشنا و زئی مجهول به سمع و بصر ایشان می‌خورد، و جمعی بر حالِ وی رحم می‌نمودند به ملاحظه‌ای آنکه می‌دانستند که مردی غریب است از یار و دیارِ خود دور افتاده، و طایفه‌ای از عقلا تعظیم و تبجیل او می‌کردند به ملاحظه‌ای آنکه استدلال نمودند به این امور بر آنکه از قومِ سلطان است و نسبی عالی و حسبی سامی دارد. در همین گیر و دار افتاده بود، وی نیز به هر جا رسمی را تازه ادراک می‌کرد، گاهی به تعجب و گاهی به استهزاء و گاهی به استحسان تلقی می‌نمود.

و سوم رضیع که از لغت و رسمِ خود هیچ چیز ندانسته بود لیکن همّت متوارث داشت و نظافتِ جبلی و در مظان خود ریاست طلب می‌نمود و کر پیش می‌برد. لیکن ریاست مطلوبه او نبود مگر ریاستِ اهلِ بادیه، و فخری نداشت الا به زئی که اهل بادیه به آن ابتهاج کنند، و تمیز نداشت الا به رسمی که اهلِ بادیه از آن حساب گیرند، طایفه‌ای از اهلِ بادیه را مسخر خود ساخت و خواه ناخواه قایل به عظم محلّ خود گردانید بعد قرنِ اهل شهر به ابن اسیران واقف شدند و در پی استخلاص ایشان افتادند. چون بعزّ عزیز و ذلّ ذلیل هر سه را در محلّ سلطنت رسانیدند عقلاً جمع شدند و مشاورت کردند در آنکه کدام یک ز ایشان قابل سلطنت است تا سگه به نام او زنند و تاج بر سر او نهند. آن جوانِ سوم را دیدند که اعرابی صرف است گو از میانِ اعراب به قوّتِ عزم و طلب ریاست امتیازی داشته است.

گفتند این را مدّتی باید که به معلّم سپاریم و در مجالس شهر گذاریم تا راه و رسم پادشاهان یادگیرد، و حوان میانگی را گفتند محبّط است. هر چند احتیاط می کرد جسته جسته از زبان او کلمات بادیه سر بر می زد و در بعض ارای و رسوم مِیلی داشت به سُکّانِ بادیه، گفتند مدّتی باید که مهذب شود هر چند تهذیب او اسهل است از تهذیب ثاقل، قابل بالفعل نیافتند. الاّ مرد کامل السّنّ و تامّ الخلق را بر تخت سلطنت بشاندند و بیگانه به نام او زدند، و وی با ایشان بر رسوم پادشاهان زندگانی می کرد، و به لغت ایشان سخن می گفت، گویا هیچ وقت در بادیه نبوده است. اهل بادیه پیش او به سلام آمدند و تعجب می نمودند، ای عجب ما این را نشناخته بودیم و به حسب و نسب او بی نبرده بودیم.

بین مِیلی است که صریح کرده شد برای افتادن نفوس از صُقع تجرّد خود و به هیئات نسیمیه گرفتار شدن و در آنجا به حسبِ حبَلت مختلف افتادن، باره ای تفرقه دارند در ظاهر و باطن. باطن در کمال تجرّد و ظاهر در کمالِ مَبَسّ - و جمعی مخلط شدند و طایفه ای در هیئات نسیمیه لطافتِ جبلیّه را کارفرما گشتند چو در بر رخ رفتند با سُکّانِ صوامع قدس آشنا شدند و حتّلاف درجات دیدند و قابل ریاست مطبقه نشد الاّ آن مرد متمکّن رزین که ادّی حقّ هر لصفه می کرد و احتلاط احکام لطائف گردوی گذر نداشت «بَلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ».



## مکتوب ۱۰۰

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 متضمن معرفتی دقیقه

حقایق و معارف آگاه سخّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
 تعالی و ابقاه، والی فوق الفوق رقاء، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت  
 التیام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و سئل الله تعالی لنا و لکم العافیة. دختر  
 بر حور دار عبدالرحمن به قضای الهی گذشت «إِنَّا لِلّٰهِ وَّ إِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ»  
 - الهمکم الله الصبر و اعظم لکم الأجر و اخلف لکم منه خیراً، شاعری گفته است:  
 دریا به محیط خویش موجی دارد      خس پندارد که این کشاکش با او ست  
 این کلمه به اعتبار تجلی اعظم راست است. زیرا که ملحوظ آنجا مصلحت  
 کلیه است لیکن در پایان حظیره القدس آنجا که خلاصهای احجار بهته  
 غذای سطح نورانی شده مثل بودن زیت غذای شعله چراغ، احکام محتله  
 در حدوث و قدم پیدا شدند و مجردات و مادیات با یک دیگر گرهی  
 خوردند و در عین اختلاط رنگی از تجلی اعظم فرو ریخت و نمونه‌ای از آن  
 تجلی متلون بلور مادیات در ماهیات برآمد. اینجا توجه به جزئیات  
 حوادث پدید آمد و به هر فرد فرد تدبیری دیگر درکار شد و این پندار  
 خس و خاشاک ما صدقی پیدا کرد. فسیخن من جمع الأضداد بسطوة وجوبه  
 این معرفت ناقصه هم دوش همان اشکال است که کفار عرب گفتند که  
 «مَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ»<sup>۲</sup> و خدای تعالی در عین حکایت قول ایشان تجهیل

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

۲- یس (۳۶)، آیه ۱۵.

ایشان کرد. زیرا که رحمن آن است که رحم او به مصالح کلیّه در گذشته به مصالح جزئیّه رسد و الا این صیغه مبالغه چرا استعمال کنند. بقیه الکلام آنکه از شویش بعض انفس خسیسه خبیثه بیايد ترسید. إن شاء الله تعالی سعادتى که در شما نهاده اند کار خود خواهد کرد. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۰۱ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
**شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه**  
 در شرح معنی حدیث

حفايق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فمیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. در حدیث واقع شده که در عالم قبر یا حشر ثور و حوت باهم دیگر قتال کنند و شهدا آن ر تفرّج نمایند و این حدیث هر چند اسناد صحیح ندارد اما طرق متعدّده ای او جبرِ نقصان آن می نمایند و در صحیح اشارتی به آن آمده، و حکمت در این مسئله آن است که جمعی که قوّه بهیمیّه ای ایشان با فیض نازل از روح القدس تصادم و تعارک کرده است و در آن میان اجتهاد و کوشش به تقدیم رسانیده ندگاهی این بر آن زور کرده است و گاهی آن بر این غالب گشته، همین معنی را در خارج مُشَبَّح بینند مثل دیدن ماصوره حویش در مرآة. زیرا که از میان ملایکه جمعی هستند که ایشان را برای آن آفریده اند که متمم نشأه ایشان شوند و به منزله مرآة این نوع باشند.

پس نور تشبّیح قوّة بهیمیّه است و حوت تشبّیح فیض نازل از روح القدس، پیش علمای تعبیر خواب و اصحابِ فال و طیره و اربابِ دعوتِ اسما مقرر شده که اگر کسی در خواب بیند که ماهی به دست او افتاده است از غیب فایده به او بدهند و همانا سرّ در این امر آنست که آب مادّه‌ای حیات حیوان است و حوت متولّد است از او و مجاور است در او و نمونه است از حقیقت او. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۰۲

ایضاً به جانبِ حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمّد عاشق پُهلّتی عَفی عنه**  
 در استحسانِ دقیقه‌ای تفسیریه

حقایق و معارف آگاه عزیزالمدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمّد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت انتظام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیّة نامه مشکین شمامه رسید. مُتَنی بود به قصد اعتکاف و استدعای دعا در فتح فواید الّهی - در این خلوت اصلح الله تعالی جمیع احوالکم و فتح علیکم ما لا عینُ رأت و لا أذنُ سَمِعَتْ و لا خطرٌ علی قلبٍ أحدٍ (بشر) ۱ و انسَکُم بذاته و جعل لکم نصیباً ممّا خَصَّ به کُمل عبده المخلصین هر چند طلبِ همت در این باب فقط امتثال سنّتِ طریق است و الا ایشان به حقیقت در آن فرقه‌اند که لسانِ نبوّت فرموده اللّهُمَّ اُبْغِنِی حَبیباً هو اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی، معرفتی عجیب به گوش رسانیدند در تفسیر فاتحه الکتاب خدای تعالی

۱- ما لا عینُ رأت و لا أذنُ سَمِعَتْ و لا خطرٌ علی قلبٍ بشر (دارمی).

آن را به قراین آن از معارف حقّه مضموم ساخته در حیّز علوم مقبوله‌ای خود که قِدَمِ صدق است رساناد. گفتند که خدای تعالی حمد را مرتّب ساخت بر چهار:

«الْحَمْدُ لِلَّهِ» یعنی ألوهیة مقتضی حمد شده است از میابِ ححر بُهت سر برآورده به عبادات رسانید.

رَبِّ الْعَالَمِينَ<sup>۱</sup> ربوبیت او ایجاداً و ابقاءً بر ذمه‌ای ایشان، حمد را واجب گردانید

«الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ»<sup>۲</sup> نعم صوریه و معنویه یا گوئیم دنیویّه و آخرویّه حمد را مستوجب گشت.

«مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ»<sup>۳</sup> مجازاة که در معاد ثابت گشته حمد را تقاضا نمود و این معرف حلّیه را تفصیلی دادند به غایت صحیح و راسخ است و یکی از آثار فضل الهی و فضل الله لیس له انتهاء - اللَّهُمَّ زِدْ، فَرِدْ، ثُمَّ زِدْ بهیگی انبه رسید. اطعمکم الله تعالی مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَالسَّلَام.

✽

۱ «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار الفاتحة (۱)، ب. ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الاعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۶، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ التمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجده (۳۲)، آیه ۲۲؛ الصفات (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمنون/العاقر (۴۰)، آیه ۶۴، ۶۵؛ قصص حم السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ لرحرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثیة (۴۵)، آیه ۳۶؛ الرافعة (۵۶)، آیه ۱۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقه (۶۹)، آیه ۲۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

۲ در قرآن کریم ۱۱۸ بار آمده؛ در آغاز ۱۱۳ سوره و بقیه در الفاتحة (۱)، آیه ۳، البقرة (۲)، آیه ۱۶۳؛ التمل (۲۷)، آیه ۳۰؛ قصص حم السجدة (۴۱)، آیه ۲؛ الحشر (۵۹)، ۲۲.

۳ الفاتحة (۱)، آیه ۴

## مکتوب ۱۰۳

به جانبِ حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه**  
 متضمن معرفتی عالیّه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من الله الکریم أن یُعافینا وایاکم رقیمه مُنبی از شروع اعتکاف رسید. بَارک الله تعالی فی اعتکافکم وجعله اعتکافَ شهودٍ و حضور اکثر آنچه در لطیفه سِرّ ظاهر شود و آن را تجلّی می گویند اعتماد دارد بر حقیقتی که در تجلّی اعظم متحقّق است. عزیزان ما که وراء الوراء گفته سالک را مشوش می سازند، کاشکی این قدر غلو نمی کردند و هر تجلّی را اصلی هست که بر آن اعتماد دارد، و اگر نور متشَبّع شد هر چیز را مأخذی است چرا دور باید انداخت.

شیخ ابوالحسن اشعری در مسئله ای رؤیتِ آخرویه نکته بر داده که آن را به ادنی عایت بر قاعده تجلّی توان حمل کرد. لفظ رؤیت مشترک است در جوهر و اعراض مُبَصَّره و اعراض غیر مُبَصَّره. پس می گوئیم که رید را یا انسان یا حیوان را دیدیم یا سرخی و مربعی او را مثلاً دیدیم و حرکت او را و شتابی و آهستگی او را دیدیم. پس معلوم شد که وقوع رؤیت بر نفس مرئی شرط نیست و الا زید و انسان اصلاً مرئی نمی شد بلکه الوان و اشکال خلیفه ای جوهر اوست و مستلزم او. از این جهت هر که این الوان و اشکال را دید زید را (دید). باز لازم نیست که این قدر لوازم غیر مفارق باشند و

الا زید هرگز مرئی نمی شد. باز می توان گفت رأیتُ فلاناً فی المنام و آنچه حاضر شده است پرده است که فلان از پس آد مرئی می شود. چون این همه واضح شد اصول نجلی واضح گشت و السلام و الاکرام.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۰۴ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

در تحقیق معنی قول امام جعفر صادق رضی الله عنه من تلاوت می کنم... الخ

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت الیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من فضله الکریم أن یعافیکم به کدام زبان منت حضرت احدیت بیان کرده شود که خلوت ربّعیه به جمعیت صوری و معنوی گذشت. انکشاف حظیره القدس به الوان مختلفه و هیئات متعدده چندین نوبت محقق شد و بشاراب بعض مواعید هیّهای جمیله چندین دفعه صورت بسبب. چون این معنی سابقاً مکرر بیان کرده شده است کرة ثانیّه مقید کتابت آن نگشت.

مثنوی در شش مجلد یک نواست

به تقیید کلمه چند (که) سابقاً ننوشته مشغول می شود.

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سرّه در عوارف المعارف می فرماید که امام جعفر صادق با دیگری از اکابر می گفت:

من تلاوت می کنم آیتی را تا آنکه می شنوم آن را از قایل آن جلّ من قائله - و توجیه می کند این کلمه را به آنکه خود مثل شجره موسی علیّه السلام می شود و این کلمات متلفظ خود را به طریق فواره ادا می کند. این است آنچه شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی رحمۃ اللہ علیہ فرمود. لیکن آنچه ذوقاً و حالاً بر این بنده ضعیف گذشت، آن است که منکشف شد. محلّ کلام نفسی که نرول قرآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بوده است یافت که باران صفت همیشه این معانی در ضمن خوبترین اسلوب بیان بر اهل ارض می ریزد. زیرا که مخاطب به آن نوع انسان است، و این انکشاف از مرتبه عقلیه صرف تنزل فرمود و خیال و وهم را رنگین به رنگ خود ساخت و حالتی غریب دست داد مثل اتصال در توجه به صرف ذات.

سه ضمه به این صفت (یافت) کرده شد **اللَّهُمَّ إِلَّا** بعضی موانع خارجی که جواب سائلی و مانند آن باشد از آن حالت غایب کرده باشد. اغلب ظن آن است که این بزرگ همین حالت را اراده فرموده باشد چنانکه مشهود را گاهی صوفی رؤیت و نظر می گوید این حالت را به سمع نامیده است و الله تعالی اعلم بحقیقه الحال.

تجلی اعظم بعضی احجار بهته را غذای خود می سازد و به یک وجه اتحاد می بخشد، و به یک وجه مرآت خود می گرداند، مثل آنکه صورت ذهنیه ماهیه در ذهن ما به یک اعتبار همین ماهیت است و به اعتبار دیگر مانند صورت مرئیه در مرآة - به این اعتبار محلّ ظهور بعض کمالات تجلی اعظم که مشروط به این احجار بود، می گردد - و در تربیت عالم لا بُدّ است که نقطه حُبیه اولاً متعلّق شود به این حالت که احجار بهته را خواهد بود و ثانیاً به اشخاص انسان که شرط وجود به این احجار بوده است. پس آن نقطه حُبیه

در هر موطن این شخص را مزیتی می دهد و رفعتی می بخشد. همین است  
معنی انجذاب و سرّاتصال و مخاطبات لطیفه و غیر ذلك قال، الشیخ  
ابوالسعید بن ابی الخیر:

چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار

آن همه اقوال بود این همه افعال

آن همه گفتار بود این همه کردار

در حالتِ راهنه به جز این دو کلمه گنجایش نشد:

این زمان بگذرد تا وقتِ دگر

والسلام.

\*

مکتوب ﴿ ۱۰۵ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْه  
متضمن دقیقه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عَنْه بعد از سلام محبب التیام مطالعه نمایند.  
الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من الله تعالی ذلك لکم ولجميع من یلوذُ بکم  
استقامه امور نفسانیه و آفاقیه برای آن در هر بار که معلوم می شود به نوعی  
دیگر حمد الهی از خاطر می روید و آن همه موجب استغراق در منت  
موجد جلّ محدّه می شود در چشم شهود شکی نماند در آنکه حقیقت

فعّاله طنابهای وجوب به هر جانب افکنده و هر کسی را در گردن گره زده خواهی و نخواهی بر کیفیتی آورده، و آن همه بر موافقت مسطری است که در زل نهاده‌اند. اینجا صرایح شریعت غرّا که اسقاطِ اسباب می‌کند جلوه نمود و غیرت الهی در کار شده نسبت جزئی به فاعل آن به وجهه تحقیق برهم زد. اکثر امراضِ نفسانیّه ناشی‌اند از اهمل این معرفت مثل شرک و ترکِ توکل و مانند آن قال العارف الجامی:

لا أرى في الوجود إلا هو      محو شد نقش غیر و نام یسوی  
هستی مطلق است و وحدتِ صرف      این هو این انت این انا  
این قدر فرق است که کلام ایشان به اعتبار توحید وجود است و کلام ما  
به اعتبار توحید تدبیر، و این هر دو شعبه‌ایست در یک دوحه والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۰۶ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه

در جواب چند عریضه‌ای ایشان و تحقیق معرفتی و تعبیر خوابی  
که ایشان معروض داشته بودند و دیگر بشارات

حقایق و معارف آگاه عزیر القدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة الظاهرة و الباطنة و المستول من الله تعالی كذلك لكم و لأولادکم و لجميع من یلوذیکم اما بعد، سه مکتوب ایشان مرّة بعد

آخری رسیدند و از هر یکی بوی دیگر به مشام رسید. حمد الهی بر این عطایا اد کرده شد و طلبِ ادامت و زیادت نموده آمد. در یک مکتوب معرفتی از باب ذوق الأزل تقریر نموده بودند و باک نیست اگر پیش از حکایت معرفت نکته‌ای مهمه در کیفیت نزول ذوق الأزل بر قلب عارف بیان کنیم که سخن از سخن می‌خیزد، در مرتبه‌ا‌زل که پیش از ماده و مدت است و آنجا ماهیت عین ذات است و تعیین هم عین آن، وجوه و اعتبارات شئی همه رقوم مسجئه است. تکثر این وجوه مزاحم و حدی حقیقت شئی نمی‌تواند شد و در عالم امکان و حدوث هرگز نمودج این وحدت غیر مزاحمه باکثرت یافته نمی‌شود و آن مرتبه هیچ گونه مدرک عقول نمی‌تواند شد. مدبر السفوت و الارض برای آشا ساختن عارفین به این مرتبه به محض فضل خود تدبیری درست ساخت و آن آن است که این کثرت را ظلی پیدا کرد در قوت عقلیه‌ای عارف، با ارا امور انتزاعیه برجمانی، برای آن مرتبه‌ای مقدسه برپا کند و از این نایب باز خواست منیب کرده شود مثل معرفت ارفاع شمس از حرکت ظلال اشباح ارضیه، باز در این صور انتزاعیه و همان رقوم مسجئه، همان ارتباط واقع است که در میان حجر و شجر و صورة علمیه که در نفس به انکشاف حجر و شجر تواند بود. و ذلك ارتباط مقدس باشی من الطبیعة الکلیة لا یقال فی ذلك لم یس بیان ذوق الأزل به عبارات مالوفه از عارف مشابهب تمام دارد به رؤیا. از این جهت است که یک عارف رقمی را به اسمی از اسماء حسنی مخصوص می‌گرداند و عارفی دیگر به اسمی دیگر، و یک عارف صورة انتزاعیه برای حقیقی تحت می‌نماید و عارفی دیگر صورتی دیگر. فلاتک فی ذا ولا ذاک ناظراً إلى الشیخ لکن للحقیقة طالباً. انتهت النکته المهمه.

بالجمله رقمی مستجبی در مرتبه‌ای ذاتیه ادراک نمودید و آن شأن اجمالی قیومیّه‌ای اشیاء است به آن معنی که آنجا شأنی هست که اگر مرتبه‌ای وجود خارجی رسد قیوم جمیع شیون گردد. در برابر (آن) رقمی دیگر (است) در همان مرتبه، و آن شأن العلم است به آن معنی که آنجا شأنی هست که هر مرتبه که تمیزی و تعینی خواهد بود، آن همه بر ذات منکشف خواهد بود و آن رقم مستجن را به مقتضای حکم طبیعت کلیّه مربوط یافتند. به اسم «هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»<sup>۱</sup> و از راه همین اسم معظم به آن حقیقت پی بُردند. باز انبساط این رقم مستجن ذات در مراتب وجوبیه و امکانیه حمیعاً مشهود شد. در تجلی اعظم به نوعی از تصادم فی الكمالات الوجوبیه و به نوعی از تدبیر فی المراتب الامکانیه - و این معنی اخیر را مربوط یافتند به اسم «أَقْنَنَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ»<sup>۲</sup> و در نفس ناطقه به صورت تدبیر بدن علماً و عملاً و در انبیاء و اولیاء به صورت تبلیغ و ارشاد الی آخر ما بسطتم فی هذه المعرفة و هی معرفة عظيمة ما اعظمها من معرفة و در مکتوبات دیگر نوشته بودند که هر شب به یکی از مشایخ طرق توجه نموده می‌شد و چون به روح شیخ اکبر توجه نموده آمد، حضور نقطه ذات صرف ممزج به اشراق و شأن العلم که قبل از وجود منبسط و علم تفصیل است مشهود گشت الی آخر ما بسطتم.

اینجا نیز اگر نکته مهمّه بیان کنیم دور از کار نخواهد بود. لطیفه روحیه را اوجی هست و حسیّی، در حالت اوج با سرّ یار می‌شود و اتصال حاصل می‌نماید و شرح کمالات حجر بُهت و لطیفه خفیه می‌کند، و در حالت حصیض به ارواح طیبه‌ای مشایخ رویش باز می‌گردد مثل بازگشتن روی آینه به جانب آفتاب. از اینجا حکایت نسبت به روح می‌نماید و ارواح را

۱- البقرة (۲)، آیه ۲۵۵؛ آل عمران (۳)، ۲. ۲- الزّمد (۱۳)، آیه ۳۳

به او میلانی و او را به ارواح انجذابی صورت می‌بندد.  
این مقام خود عارف را می‌باشد کَلِّیًّا مُطَرِّدًا اَمَّا باید دید که با هر عارفی چه  
معامله کند و با کدام روح مناسبت بیشتر دهند و کدام صورت بر روی  
کار می‌آید:

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد

دل دادن و دل بُردن این هر دو خداداد است

و در مکتوب ثالث رؤیای عزیزالقدر شاه ثورالله نوشته بودند که حضرت  
والد من (شاه عبدالرحیم دهلوی) قدس سرّه به من فرمودند در باب مجلس  
شیخ ابوالفتح و شیخ ابوالفصل و شیخ هبة الله که این مجلس، مجلس اهل  
عشق است و در باب مجلس خود یا جناب جدی حضرت شیخ محمد  
پهلتنی قدس سرّه (فرمودند که) مجلس ما مجلس اهل حضور است، و در  
باب محدومی شاه عبیدالله قدس سرّه این مجلس اهل برکت است، و در باب  
شاه حسیب الله ین مجلس اهل تجرید است و دیدند که محدومی شاه  
عبیدالله سُبْحَه در دست دارند و شاه حسیب الله (در صورة) ایشان مضمحل  
شد گرفت تا آنکه غیر ثیاب ملبوسه هیچ نماند - بعد ز آن در حقّ این فقیر  
و شاه هلّ الله و شیخ محمد عاشق فرمودند مجلس شما مجلس دیگر است  
یعنی مجلس نفوس قدسیّه است و این واقعه حقّ است. فی الحقیقه ارواح  
مذکورین حامل همان نسبتها است که این کلمات شاره به آن می‌کشد، معنی  
عشق فرط محبت است. یادداشت جمعی که لطیفه قلبیه من بین لطایف  
ایشان غالب بر است ممزوج می‌باشد به محبت مفرطه، و رنگی از محبت  
مفرطه در جمیع افعال و احوال و قوال این عزیزان آمیخته خواهد بود  
معنی حضور یادداشت صرف بی‌آمیزش و صهی از محبت و خوف و

نورانیت و غیر آن که از لطیفه سر می خیرند و لطیفه ارواح اتمام می نماید و معنی برکت دخول نورانیت طاعات بدنیه و لسانته و تلاوة اسمای الهیه است. در یادداشت و رنگین شدن یادداشت به رنگ این نورانیت - و معنی تجرید نقیه است در جوهر نفس ناطقه که آن میراث است از صفات سلویه در عالم ازل و مقتضی آن نقیه قطع تعلقات است، چه به اختیار چه به غیر اختیار - و معنی نفوس قدسیه لحوق است به مبادی عالیه در اصل فطرت و از آنجا انواع نسبتها مثل قطراتی که از انای منثلم بر زمین ریزد، به وجود می آید، بالحمله چون نعم تفصیلیه را خواندم همان دو بیت یاد آمد:

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَنَكَ عِيُونَهَا      نَمُ فَأَلْمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ  
و اصطد بها العنقاء فهي حباله      و اقتد بها الجوزاء فهي عنان

دیگر استفسار کرده بودند از نعم هیبه که بشارت آن می دهند. از آن جمله است تحدید دین به حکم حدیث یبعث الله لهذه الأمة علی رأس كل مائة من یجدد لها دینها هر چند نظر به ظاهر اسباب بقا تا رأس صد دوازدهم دور از قیاس می نمایند، لیکن:

وَ كَمِ اللَّهُ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ      يَذُقُّ حَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الزَكِيِّ

و اینجا نیز نکته بیان کنیم. مجدّدیت دین و قطبیّت افراد و قطبیّت ارشاد هر منصبی که خدای تعالی بندگان خاص را به آن برمی گزیند به حقیقت مصلحت کلیه که مقتضای وجوب ذاتی است حامل د می نماید، مانند حامل گرد باد گرد و خاشاک را، نسبت آن افعال به این شخص انسانی مثل نسبت پریدن و بر هوا رفتن به گرد و خاشاک است. ظاهر بیان غلط کنند و این شخص را حامل حقیقی آن سر دانند و اخیات و خشوع نمایند به نسبت او، و از وی طلب حاجات کنند. نمی دانند که طناب و جوب در گردن او گره زده

هر جا می خواهد می کشد. آن بیچاره را به جز این فضیلت که گردن او را بستند نه غیر او را، سرافرازی نیست. و همچنین افعالی که از فرشتگان ظاهر شود به حقیقت منسوب به حقیقت فعاله که مصدحت کلیه حکم لازم اوست می باشد و این جماعت را به جز منصب ترجمانی حاصل وقت نه. ابلهی باشد که به تماثیل جرّه بازی نیایش کند و آن را به خطاب یا فعال یا منعم و مانند آن بستاید اشاره به همین معنی است «وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى»<sup>۱</sup>.

آری تعظیم این مظاهر مطلوب است از جهت آنکه تعظیم مظاهر تعظیم همان حقیقت است که آنها مظاهر وی اند از فحای مکتب معلوم می شد که اکثر فوایدی که در این اعتکاف ظاهر شد از قبیل انوار طاعات و فیوض ارواح طیّبه و مانند آن که جامع آن همه تکمیل جانب نسبه باشد، بوده است. باید دانست که از ضروریات استعداد نفوس قویّه در سلوک طریق حقّ آن است که اول صعود باشد بعد از آن هبوط. اول جذب باشد بعد از آن سلوک اول سیر الی الحقّ و فی الحقّ باشد. بعد از آن سیر الی الخلق بالحقّ. و سرّ در این مسئله آن است که نفس ناطقه جامع رفایق شئی و افضل نفوس آن است که قوای عقلیه از میان قوای نسبه زور آورتر باشد و قوای کسه از قوای ظاهره حاکم بر و قوی تر. و از این جهت اتفاق اهل الله واقع است بر آنکه مجذوب سالک بهتر است از سالک مجذوب. چون مقتضای حکمت توقیر است بر هر مسعدی آنچه مقتضای استعداد اوست سنّه الله جاری شد به تقدیم تهذیب لطایف کامنه بر ظاهره. این صعودی است که برای دفع ضرر عین او را هبوط مسّی کرده اند هذا والحمد لله اولاً و آخراً.

✱

## مکتوب ﴿ ۱۰۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه**  
 در تحقیق معنی حدیث

بصرکم الله تعالی بحقائق الامور در حدیث شریف وارد شده که مُخَوِّف ترین اشیاء بر این اُمت شهوة خفیه است. بعضی رِوَاة حدیث تمثیل کرده اند آن را به آنکه مردی صبح کند بر نیتِ روزه بعد از آن حاصر شود طعام لذیذ. از جهتِ رغبت به آن طعام روزه بشکند.

آنچه در فهم این فقیر می آید آن است که این حدیث اشاره می کند به مسئله ای عمیق از علم لطایفِ نفس. پس از امراضِ نفس یکی آن است که مزاجِ طبیعی انسان که غلبه عقل است بر قلب و غلبه قلب بر نفس برهم شود و نفس بر قلب حمله کند و آن را بیکار سازد و همچنین قلب بر عقل - و مرضی که از این صعب تر است و مداوای او از او صعب تر، آن است که نفس بهیمیه ظاهر نکند مصادمت و مخالفتِ خود را با قلب و عقل، بلکه شهوتِ خود را فرو خورد کأن لم یکن سازد. بعد از آن وسوسه فرستد به سوی عقل و آهسته آهسته او را به مذهبِ خود متهدب سازد پس مزاجِ عقل بگردد و از میان عقل، خاطری مُنبَحس گردد به موافقتِ نفس و آن را عقل صریح داند و جهتِ مرکبِ پیش آید و فطرتِ سلیمه برهم خورد و همچنین نفس وسوسه ای فرستد به قلب، و از میان جوهرِ قلب خاطری مُنبَحس گردد گویا مقتضای جبلتِ اوست و از صلبِ او برآمده. در این صورت مداوات مشکل شد و حق با باطل اشتباه یافت. این است شهوة خفیه که در حدیث به آن اشاره رفته و السَّلام.

## مکتوب ﴿ ۱۰۸ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه

عزیزالقدر حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة والسلامة و المستول من الله الکریم مثلها لکم و لجمع من یلوذّبکم نامه ایشان رسید و کیفیت مندرجه به وضوح پیوست. خطّی که به طرف میان بُدّهن نوشته بودند در خاطر ایشان تأثیری عظیم کرد. خواسته اند که وصیت کنند به آنکه در کفن همراه کنند و از فقیر طلب کردند که کلمه بنویسم که تصدیق مضمونِ خط باشد. دو سه کلمه نوشتم. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۰۹ ﴾

به جانب والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه

در تحقیق معنی حدیث و دفع شبه طاهرینان را که به خاطر می رسد

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمهم الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که در حدیث آمده که هر صبح بفرشته ندا می کند أَلَا سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوسَ ظَاهِرِیْنَان را در این حدیث شبهه به خاطر می رسد که فایده ندای مَلِکْ چه باشد اگر طلب تسبیح است ایشان ندای مَلِکْ نمی شنوند و اگر اخبار حضرت پیغامبر

صلی الله علیه و سلم کشف این ندا فرمود پس مجرد اخبار آنحضرت ﷺ که تسبیح مطلوب است کفایت می کرد و تکلیف به آن متحقق می شد. زیرا که اخبارِ مُخبرِ صادقِ حجتِ قاطع است و تکلیف به آن قایم - و حلّ این شبهه به این نوع به خاطرِ فاطرِ ریختند که حقیقتِ واجبهٔ جلّ مجدّه اسماء و صفات کثیره دارد و به حسبِ هر اسمی و صفتی طلبِ ذکرِ او به جانبِ افرادِ بشر متوجّه شد، و قلاده‌ای تکلیف به ذکرِ آن و التجا به آن در گردنِ صورتِ نوعیهِ اوّل و افرادِ آن ثانیاً افتاد. باز چون نشأهٔ ملایکه پیدا شد حکمتِ آنها را متنوع و متصنّف ساخت و هر نوعی و صنفی را استعدادی خاص نهاد. پس هر ملکی روی به جانبِ قبلهٔ غیب کرده منتظر ایستاده است که از جانبِ غیب چه الهام می فرمایند تا بر حسبِ آن رود و آن را در صمیمِ قلبِ خود قبول نماید و هر ملکی را الهام نمی کنند الا آنچه در فطرتِ او مناسبتی به آن نهاده‌اند. بالجمله فرشته‌ای از فرشتگان که در فطرتِ او میلی نهاده‌اند به طلبِ ذکرِ به این دو اسم و طلبی را که از مَکَمِنِ غیب متوجّه است به افرادِ انسان این فرشته در دلِ خود فرامی گیرد به مثلی آنکه آئینه در محادثاتِ کوکبی بگذارند و همان کوکب در آن آئینه منعکس شود تا حکمِ جبلّتِ بروی متوقّف گردد و چیزی که برای او آفریده شده است به وجود آید. آنحضرت صلی الله علیه و سلم ز این سرّ عظیم که از قبیلِ آیاتِ آفاقی است خبر داد و در ضمنِ آن بیان فرمود مَطْلُوبِیتِ ذکرِ به این دو اسم بر وجهی ابلغ و بر همین حدیث قیاس باید کرد. حدیثِ دیگر را که دو فرشته بدا می کنند که اللَّهُمَّ اَعْطِ مَنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا وَاَعْطِ مُمْسِكَ تَلْفًا.

و در ضمنِ آنکه این سرّ عظیم در خاطرِ ریختند سرّی دیگر اعظم از آن نیز ریختند لَا يَنْهَهُهُ إِلَّا مَنْ خُلِقَ لَهُ اهل الله را خدای تعالی به تجلیاتِ صوریّه و

معنویّه بر می‌گزینند و حقیقتِ تجلّی صوری نشیخ یادداشتِ مجرد است در خزانة خیال به صُور و البسه که حکمتِ الهیّه به حسبِ نشأة مثال تخصیصِ آن فرموده و حقیقتِ تجلّی معنوی تشیخ یادداشتِ مجرد است در خزانة‌ای وهم به صُور و البسه‌ای وهمیّه که حکمتِ الهیّه تخصیصِ آن کرده و در هر دو صورت نفس مجرد این عارف به حقیقتِ مجردة‌ای فعّاله آشنا شود و رنگی مجرد از آن دروی منطبع گردد، مثل انطباعِ نقوشِ حاتم در جسمِ شمع - و هوای علمیه و عملیه‌ای این مرد به این معنی مجرد مطاوعت کند و در لطیفه‌ای روح‌انسی و انجذابی پیدا شود و لطیفه‌ای سرّ به آن حقیقتِ مجردة در ضمن آن لباسها و پرده‌ها، دیده‌ور گردد و اتصالِ عجیب و حالتی شگرف بر روی کار آید. چون تفتیشِ عظیم به کار بریم سببِ تخصیصِ هر تجلّی به آن صُورِ خیابیه و وهمیّه که لباس او شده است، سه چیز خواهد بود. یکی رقومِ مستجنّه که با وجود کثرتِ آن سطوتِ وحدتِ آن را به خود در نور دیده ست. هر رقمی به حسبِ نشاء مثال صورتی دارد مختص به آن از جهتِ تحدّی عوالم - دیگر استعدادِ فطریِ این عارف که اقتضای صورتی خاص می‌نماید بلکه در آن صورتی خاص تخصیصی می‌نهد، مثل تحصیلِ فصل و جنبشِ خود را.

سوم هوایی افلاکی که در عالمِ مشیت‌اند تخصیصی دیگر به آن مُنضم می‌سازد مثل تعیینِ صنف در میان افراد نوع به حواصی که صنف به آن فیم باشد و اگر هر یکی را مثالی محسوس نصب کنیم گوئیم چون رأیی در مرآة نظر کند، سه نوع از تخصیصات با او جمع می‌شود. یکی آنکه صورتِ نسان رأیی صورتِ فرس و گاؤ نمی‌باشد بلکه ممتاز است از صورتِ عمرو و بکر نیز. گو، هر آینه را پیش روی و گذارند. دیگر آنکه مرآة محدّبه صورتِ

محدّبه می‌دهد و مرآة مُعَرَّه صورت مفقره. سوم آنکه صقالت و صدای آئینه هم در ظهورِ صورت تأثیر می‌دارد و نیز معلوم است که چون کسی عینکِ سرخ بر چشم خود گیرد، مرئی مخلوط به رنگِ سرخ برآید و اگر عینک سبز است، مرئی مخلوط به رنگِ سبز ظاهر شود و اگر در سطحِ گنبدی شیشه‌های مختلفه الالوان نصب کنند در هر وقتی که عینِ شمس محاذی شیشه باشد شعاعِ او مخلوط به همان رنگ در جوفِ خانه درآید. بالجمله هر تجلّی صوری و معنوی را مثاری است که این صورتِ خاصّ از وی برآمده، عارف محقّق را کار با همان مثار است نه به آن صورتِ کاینه فاسده که در یکی ساعت می‌جوشد و در ساعتِ دیگر فرو می‌نشیند و نزدیکی صوفی محقّق تجلّی صوری چون می‌جوشد و باز فرو می‌نشیند مثار آن منکشف می‌گردد و تجلّی معنوی آنکه هم عنانِ اوست نیز معلوم می‌شود و چون تجلّی معنوی می‌جوشد و می‌نشیند مثار آن منکشف می‌گردد و تجلّی صوری که هم عنانِ اوست نیز معین می‌شود.

بعد تمهید ین مقدّمه باید دانست که حقیقتِ فعّاله فی العالم به مثل شمس فی کبد السماء ظاهر شد و از کوه‌ای زهره شعاعِ او مخلوط با صورتِ وهمیه که تعبیر از آن کمالِ نزاهت و کمالِ صولت بر افرادِ بشر به وصفِ مؤدّه و لطف و احسان باشد، جلوه‌گر گشت و در ضمنِ آن آگاهیدند که این است اسم «الْمَلِکُ الْقُدُّوس»<sup>۱</sup> و بر هر فردی که در فطرتِ خود قوّتِ زهره‌ای مسعود دارد این تجلّی معنوی می‌ریزند و او را با این تجلّی اُنسی و انجذابی می‌دهند و او را با این تجلّی التجایی و فنایی و فدایی روزی می‌کنند او در میانِ چشمانِ این شخص و از میانِ زبانِ او نور «الْمَلِکُ الْقُدُّوس»<sup>۲</sup> بر می‌آید

۱- الحشر (۵۹)، آیه ۲۳ الجمعة (۶۲)، آیه ۱. ۲- الحشر (۵۹)، آیه ۲۳ الجمعة (۶۲)، آیه ۱

مثلِ برآمدنِ آب از معدنِ خود به راهِ فواره - و اشاره کردید به آنکه فرشته مؤکل بر این ندا از جنودِ زهره است که در ساعتِ محمودیه که تجلی اعظم بر علم تافت و زهره در آن ساعت در کمال سعادتِ خود بود، پیدا شد و این سرّ در جذرِ قلب او نهاده‌اند و وی این ندا هر صبحی می‌کند. زیرا که صبح وقت طلوع زهره است، از موافقِ عالم خواه پیش از طلوع آفتاب باشد (به قلیلی) یا بعد طلوع آن به قلیلی، با جمله صولت این ندا وقت صبح است. این است بیان سرّ اعظم و لایِتأهل لمعرفته إِلَّا القلب، و عند هذا السرّ انهی المراد کشفه فی هذه الساعة، والحمد لله تعالی أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

\*

### مکتوب ۱۱۰

ایضاً به جانبِ والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشقِ پُهلتنی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام سلّمه الله و ابقائه و اِلٰی فوق المون رقاء، ز فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام محنت الرام مطالعه نماید. الحمد لله علی العافیة و نسألُ الله الکریم أن یعافیکم فی جمیع الآفاب لا سیم فی هذه الآنة العمة المظلمة من اختلاف افواج الملوك و تغیر الدُول چون مرسوم عرس رسیده است که بعد سالی ملاقات واقع می‌شود، دل تپان است که سببی نشود که در آمدنِ ایشان تأخیر گردد. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۱۱ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من فضله أن یُعافیکم واقعة عجیبه‌ای برخوردار عبدالرحمن که نوشته بودند، تعبیرش آن است آن حقایق آگاه شاید در حالت استیلاهی هیصه قلق طبیعی کرده باشند. همین قلق شما را رأیی در صورت وجدان عزیزالقدر مرحوم دیده و استحسان صبر در مثل این موطن از غیب مترشح شد در صورت نوشتن این فقیر. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۱۲ ﴾

به جانب  
حافظ جارالله پنجابی رحمه الله  
(در وصایا)

بسم الله الرحمن الرحيم<sup>۱</sup>

برادرم حافظ جارالله معصوم نمایند که چون در مدینه منوره به زیارت روضه شریفه رسیده شود، بهترین اوقات خود را که در آن جمعیت خاطر بیشتر باشد، مانند مابعد فجر تا به طلوع و مابعد عصر تا مغرب و مابین

۱- علاوه بر سورة الثّوثة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰

العشائین منوَحَه قبر شریف باید شد، به صفتِ تضرُّع و اِتهال و محبَّت و قنق و انتظار، آنچه از آنجا بر قلبِ این شخص مترشَّح می شود بالکلّیه همّتِ خود را صرف باید نمود و در همین انتظارِ اوّل و در فهم و حفظ آنچه در دلِ خود یابد از احوالِ ثانیاً (باید بود). این انتظار و استعداد فیض را سامانی هست و آن اکتارِ طهارت و صلوات است بر حضرت سرورِ کایات علیه الصلوات و التسلیمات، و قَلَّتِ کلام و قَلَّتِ صحبت با انام و محافظت بر نسبت باطنه، چون این سامان بهم آمد انتظارِ اوّل و فهم و حفظِ کیفیتِ مفاضه ثنیاً قریب الحصول گردید و چون در مکه معظمه رسیده شود به همین انتظار و استعداد و فهم و حفظ آنچه بر خاطر ریزد مقید باید بود. در این سفر مبارک جدّ دلیغ باید از سینه بر آورد که اوقات به بطالت نگذرد و ترتیبی که در شبانروز بر خود مقرر نموده اند فرو نباید گذاشت. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۱۳ ﴾

به جانب

سید نجابت علی رحمۃ الله علیه

ساکن بارهه

سیادت و نجابت دستگاه سید نجابت علی در حفظِ الهی بوده از جمیع آفات دنیّه و دنیویّه سلامت باشد از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. در حدیث صحیح واقع شده که متقی شدن بر سنت،

در زمانِ فتورِ دینِ اجرِ مضاعف دارد. همچنین باید دانست که بر سنت مقید بودن در آن بلاد که رسوم ایشان برخلافِ سنتِ منعقد شده ناشی از قوتِ بصیرت و کمالِ صبر است و مجاهدهٔ عظیمه می خواهد. لهذا مضاعفهٔ اجر این را نیز ثابت است، اگرچه در این زمان و در این بلاد آفتی عظیم افتاده است در دین، اما نسبتِ اهلِ توزعِ بشارتِ مضاعفِ اجر است به وجوه بسیار، این نکته را همیشه ملاحظه باید نمود و شکرِ الهی هر چه میسر آید از اعمالِ خیر باید نمود امید که به حکم «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»<sup>۱</sup> ترقیّاتِ بر روی کار آید.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۱۴ ﴾

به جانب

### یکی از امرای مجاهدین

أَحْسَنَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكُمْ وَ أَفَاضَ نِعْمَهُ عَلَيْكُمْ خدای ببارک و تعالی این علو مرتبه با مراتبِ دیگر سابقه و لاحقّه مبارک و میمون کناد و باعثِ عروجِ ملتِ حقّه و کُبتِ کفار و مبتدعین گرداناد. فرد:

دیده را فایده آنست که دلبر بیند      ورنه بیند چه بود فایده بینایی را؟  
نعمتِ حقیقی آن است که سببِ سعادتِ اخرویّه باشد.

\*

۱- ابراهیم (۱۴)، آیه ۷.

## مکتوب ۱۱۵

به جانب والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاد نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محنت التیام مطالعه نمایند  
الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه أن يُعافیکم عزم مقرر است که بعد گذشتن  
ماهی چون هو قریب به اعتدال شود انتهاز فرصت کرده شود برای اتمام  
حُجّة الله البالغة و ترتیب الانتباه [الانتباه في سلاسل اولياء الله] و غیره.  
خدای تعالی این اُمّنیّه به ظهور آرد. حقایق احوال خیریت مآل ایشان ظاهراً  
و باطناً می رسد. حمد خدای تعالی بجای می آریم و سؤال استدامت عافیت  
می نماییم و توقع قوی داریم که آنچه از مواعید هئیه ای جمیله ظاهر  
ساخنه اند انحاز فرمایند مع شیء زائد. و لسلام والا کرام.

\*

## مکتوب ۱۱۶

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاد نشین اسلاف کرام محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله على  
العافية والمسئول من الله الكريم أن يُعافیکم آمدن جماعت از جانب مشو و

استفاضہ کردن ایشان طریقہ را، و ظهور اوایل احوال در ایشان نوشته بودند. حمد الہی بجا آورده شد و طب استدامت بر آن و ترقی در آن نموده آمد. نظر دل بر دل طالب دوختن و تخیل نسبتی کہ مناسب طالب باشد مثل توحید محبت بعد از آن کہ خود را بہ آن رنگین کردہ باشند خیلی نافع و مفید است. در وقت دعا و التجا این جماعت را در ضمن خود گرفتن و در آن التجا ساختن سبب انتقال معنی مناسب است. و السلام.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۱۷ ﴾

ایضاً بہ جانب والد بزرگوار این خاکسار  
شاه محمد عاشق پُہلتی عفی عنہ

حقایق و معارف آگاہ سجّادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ، از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد از سلام مطالعہ نمایند. الحمد للہ علی العافیۃ و المستول من اللہ الکریم اَن یُعافیکم در دار دنیا بعض عارفین را بہ نسبت تحلی اعظم گدازی و نیازی می دهند و حالتی می بخشند کہ آنجا تعدّد مُدرک و مُدرک از میان برخیزد. بعد از آن موضع استقرار او در طلسم الہی می نمایند و این ندا بر می دارند، و کانوا حیثما کنا وَ کنا حیثما کانوا بعد از آن کہ حجاب جسدِ ظلمانی از میان برخیزد اغلب کہ حالتی دیگر شگرف تر از این بہ ظهور رسد و بہ لسانِ حال گوید:

چیست از این خوبتر در ہمہ آفاق کار

دوست رسد نزدِ دوست یار بہ نزدیکِ یار

آن همه اقوال بود این همه افعال

آن همه گفتار بود این همه کردار

و خدای تعالی از این حالتِ شگرف در سوره‌ای که او را به کلمه عظیم الشان «سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ»<sup>۱</sup>، مَصَدَّر ساخته است خبر داد که «اللَّهُ نُورُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ»<sup>۲</sup>، «أَيُّ فِي قَلْبِ الْعَارِفِ الْكَامِلِ»<sup>۳</sup> «كَمِشْكُوتٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ»<sup>۴</sup> شکی نماند که همین را در ضمن این مثال ظاهر فرمود و الحمد لله أولاً و آخراً.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۱۸ ﴾

به جانب

شاه نورالله ﷺ

(متضمن بشارتی عظیمه)

حقایق و معارف آگاه عریرالقدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفِيَ عَنْهُ بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من الله الکریم أَنْ يُعَافِيَكُمْ أَنْجِهْ وَجَدَانِ او متحقق است آن است که اشتراک در اصل صفتی از صفات که مقتضی شاکلة انسان است کما قال عزّ من قائل «قُلْ كُلُّ يُعْمَلُ عَلَي شَاكِلَتِهِ»<sup>۴</sup> سبب میل با یک دیگر و موجب جذب و

۱- اسور (۲۴)، آیه ۱

۲- همان، آیه ۳۵.

۳- «کَمِشْكُوتٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ»: لُور (۲۴)، آیه ۳۵.

۴ «قُلْ كُلُّ يُعْمَلُ عَلَي شَاكِلَتِهِ». الاسراء/ بنی اسرائیل (۱۷)، آیه ۸۴.

انجذاب می گردد. هر چند آن صفت مشترک قوی تر و مؤثرتر، جذب و انجذاب بیشتر. از این انجذاب قال می گیریم که در حظیرة القدس ان شاء الله تعالی از تعب حرکت آسوده با یکدیگر تا ابد الآباد مجتمع باشیم.

و غنی بی متی قلبی فغنیّت کما غنی و کنا حیثما کانوا و کانوا حیثما کنا

امروز بر همین نکته اکتفاء کنیم با آنکه شرح آن روشن تر شود. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۱۹

به جانب  
شاه نورالله رحمته الله

متضمن بشارت

حقایق و معارف آگاه شاه نورالله نوره الله تعالی، از فقیر ولی الله غنی عنه بعد از سلام محبت الثیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة دل نگران اخبار ایشان می ماند و ایشان را به نوعی از علم حضوری با خود و با بعض اوصاف خود یافته می شود و این معنی مُغنی است از آن که تلفظ به دعای دیگر بکنیم. در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود در باب حضرت مرتضی علیه السلام دعوتُ لک بمثلِ ما دعوتُ لنفسی و ما دعوتُ لنفسی إلا دعوتُ لک بمثلِ ما دعوتُ لنفسی غالب که این حدیث اشاره به مثل همین حالتی که تعبیر از آن به علم حضوری رفته است، باشد. بر همین حالت اکتفا باید کرد. والسلام والا کرام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۲۰ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
 شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه  
 در بیان سرّی از اسرار

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
 تعالی، از قنبر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند.  
 الحمد لله تعالی علی العافیة و المسئول من جوابه الکریم إدامة العافیة و السّلامة لنا و  
 لکم، در تدبیرات کلیّه که منبع آنها طبیعت کلیّه است، منقح شده که حوادث  
 عظیمه هر چند به اسباب ارضیه و فلکیّه که علم طبیعیات و فلکیّات مبین  
 اوست واقع شود، تحلی اعظم در آن حوادث سرّی عظیم نفخ می فرماید تا  
 همان حوادث بعینها عقوبت جمعی از اشقیاء باشد و همان حوادث بعینها  
 فتح دوره باشد و ختم دوره، طوفان نوح در علوم منرله بر انبیا عقوبت کفار  
 بود و فتح دوره نوحیه و در علوم نجومیه مقتضی قرآن زحل با مشتری در  
 برج ماهی و من هذا الباب یومنا و هذا سرّ عظیم اکثر الناس عنه غافلون در علوم  
 منرله بر انبیا علیهم الصّلوٰات و التسلیمات تاریخ حوادث مبین نمی شود  
 بلکه ایشان ضرور حوادث در ملاء اعلی مشاهده می فرمایند و آنجا وقتی  
 معین یست. و هذا سرّ قوله صلی الله علیه و سلم لو لم یبق من الدّٰنیا الا یومٌ یطیل الله  
 ذلک لیوم حتّٰی یتخرج المهدی<sup>۱</sup>. و السّلام و الاکرام.

\*

۱ لو لم یبق من الدّٰنیا الا یومٌ یطیل الله ذلک الیوم حتّٰی یتخرج المهدی (نرمدی).

## مکتوب ۱۲۱

به جانب حضرت والد بزرگوار  
**شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه**  
 در بشارت و تحسین معرفت معروضه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی،  
 از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مصالحه نمایند.  
 الحمد لله علی العافیة والمستول من کرمه الکریم أن یفعل بنا و بکم دائماً ابداً  
 مَا هُوَ لَهُ اَهْلٌ فَانَّهُ رَوْفٌ رَحِيمٌ بعد انتظاری سه قطعه کتابت نزدیک بهم رسیدند  
 و حقیقت مرقومه روشن گشت. ظهور رحمت الهی در حفظ از افواج روئیه و  
 تسخیر قلوب ایشان تا برخلاف آنچه در نظر بود پدید آمد. مبارک باشد و  
 خدای تعالی بر همین اسلوب معامله فرماید ابداً سرمداً.

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَتَكَ عُيُونُهَا      نَمُ قَائِمًا وَفُ كُلُّهُنَّ أَمَانٌ

و اصطد بها العنقاء فهي حَالَةٌ      و اقتد بها الحوزاء فهي عَدَنٌ

معرفتی جلیله که در باب تمثّل احوال شخص به حور و جنّات، باز تعین  
 حور به هیئت صلوة و جنّت الکثیر بصوم و علی هذا القیاس نوشته بودند  
 سخت خوش وقت ساخت. در کتاب الخبر الکثیر این فصل را تأمل نمایند.  
 اما اینجا نکته ای بنویسم. طلسم الهی که شرح آن مکرّر از ربّان فقیر شنیده  
 باشند اصل جنّت است به منزله هیولی و نسمة متعلّقه به دامن هر حجر بُهت  
 مخصّص مَثُوباتِ اوست و شعبه ای از شعبات این نسمة به همان صورت که  
 او را اولاً در نسمة و ثانیاً در نامه اعمال ثابت شده است موجب ظهور مَثُوباتِ

هر عملی به صورت خاصه اوست. خواه این نمایشها در مثال صرف باشد،  
خواه در عالم متوسط بین الشهادة و المثال. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۲۲

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در بیان سِرِّ قصه گوئی حضرت شیخ ابوسعید بن ابی الخیر رحمه الله  
رباعی را به جایی تعویذ بیماری

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت النیام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العافية و نسأل من الله تعالى أن يعافیکم و يعافینا فیما یأتی من الزمان از  
فوائد وقت نکته است که خالی از تعمق نظر نباشد. در تفحات الأنس (مؤلفه  
مولانا عبدالرحمن جامی رحمه الله) مذکور است که شخصی از اصحاب شیخ  
ابوسعید بن ابی الخیر بیمار شد. شیخ دوت و قلم و پاره کاغذ طلبید. بر آن  
کاغذ املا فرمود:

حوران به نظاره نگارم صف زد    رضوان ز تعجب کف خود بر کف زد  
یک خال سیه بر آن رخان مطرب زد    ابدال ز بیم، چنگ در مصحف زد  
آن را بر بیمار بیستند. در حال صحت یافت. بر سر این حرف آمدم که  
مضمون این رباعی چیست و علاقه در این رباعی و در شفا یافتن مریض  
چه بود؟

حضرت خواجه عبیدالله احرار قدس سره در این باب رساله علیحده نوشته‌اند. حاصل این رساله آن که حال ارواح بنی آدم متفاوت واقع است. جمعی به سبب تعلق بدان از مقتضی تجرد که میل است به مبدأ محجوب مطلق شدند انبیا و اولیا هر چند سعی کردند ایشان را حال تجرد یاد نیامد و طایفه‌ای دیگر اگرچه فراموش کرده بودند لیکن چون انبیا و اولیا ایشان را یاد دادند حال پیشین به یاد ایشان آمد، گویا هرگز فراموش نکرده بودند. این طایفه آتش محبت در دل دارند این جماعه را چون در وقت بیماری و زحمت اگر کسی موت و حالت تجرد به یاد دهد در حال ایشان را سروری حاصل شود و از یافت سرور خفتی در امراض ایشان پدید آید. چون این مقدمه تبیین شد، حالا باید دانست که این رباعی وصف روح انسانی است (تیمارداران و عزیزان معبراند) و حوران جماعه‌ای از حور، ملائکه که در حال مردن بر سر بیمار حاضر می‌شوند و رضوان عقل است که دربان و پاسبان بهشت دل است، و خال سیه مذلت و خواری و انکساری است که در وقت مردن ظاهر می‌شود و یا مراد از حال فقیر حقیقی است که روح را در حال مشاهده می‌گردد و ابدال قوای نفسانی است که تبدل و تغیر از لوازم ایشان است و مصحف حقیقت انسانی است که نسخه‌ای جامع و مظهر کل است و چنگ زدن در مصحف عبارت از آویختن ایشان است در روح نزدیک اطلاع ایشان بر انحطاط رتبه خویش و علو رتبه روح، به این تقریر واضح شد که در این رباعی تذکیر حال تجرد نفس و جمال اوست و آن موجب خدا را سروری و انبساطی می‌دهد و این موجب رفع مرضی می‌تواند شد. فقیر چون این معنی را خواند قلق خاطر بر نه خاست به چند وجه، یکی آنکه اگر وجود خفت محب طالب را نزدیک فهم این رباعی به این نوع که

گفته شد مسلم داریم اینجا خواندن و فهم نمودن نیست، بر گلوی یا عضد بستن است و از کجا که این عزیز طالب محب بود و همین معنی فهم نمود. دیگر آنکه لفظ جمع در قول شیخ بر آن رخان مطرف زد دلالت می‌کند که رخ این روح مراد نیست بلکه رخان حور. بالجمله این فقیر را در معنی این رباعی و علاقه دروی و در شفا یافتن نکته به خاطر ریخته‌اند. آن نکته را نیز به گوشه‌ای خاطر باید گذاشت. اقول مستعیناً بفضل الله تعالی.

عارف را نزدیک تصرف در عالم، رجوعی می‌باشد به جانب اثری که از حقیقة الحقائق در بعضی لطایف او مستقر شده است و از آنجا در جمیع لطایف نفس شعشای او منتشر گشته، و عارفین با یکدیگر مختلف‌اند در صفت رجوع، رجوع بعضی به وجه ابتهاج و ناز است به آن نسبت که ما از آن به اثر حقیقة الحقائق تعبیر کرده‌ایم و رجوع بعضی آخر به وجه تضرع و عجز و نیایش. این عارف عزیزالقدر (شیخ ابوسعید بن ابی‌الخیر) را غالباً رجوع به جانب حقیقت خود به وصف ابتهاج بوده است. چنانچه اکثر اشعار فحریة ایشان بر این معنی دلالت می‌کنند.

و نیز عارفین مختلف‌اند در آن که اثر حقیقة الحقائق در کدام لطیفه از لطایف ایشان مستقر شده. جمعی را محل استقرار ایشان قلب است و جمعی را روح و برخی را سر و این عارف عزیزالقدر را در سویدای روح و سر رفتگی و اصم‌حلالی حاصل شده بود به نسبت تجلی اعظم، چون خواست که در عالم تصرف فرماید به وصف رفع مرض و تغیر طبیعت اولاً رجوع فرمود به آن صورة الهی که در سویدای روح و سر او حاصل بود به آن حقیقت ابتهاجی اظهار فرمود. چون آن ابتهاج پیدا شد تصرفی فرمود در امر مطلوب و صورتی که در خرج، شارح آن تصرف باشد، بستن همین

شعر ابنهاچی بود در گلوی مریض در این ابتهاج. می فرماید که حسن عالم ملکوت به نسبت این نقطه‌ای شعثانیّه که سعد السعود و مفتاح خزائن الجود است، اعتدادی ندارد و حور برای مشاهده آن حُسن، نزدیک است که صف زند مثل صف زدن عوام وقت برآمدن مُلوک در غایت اُبّهت خویش و همچنین رضوان را تعجب درگرفت و حکم به سواد و نقصان نمود بر مستحسان عالم ملکوت و از این حکم به نقصان تعبیر رفته است به خال سیه بر رخ زدن.

در عرف ابدال اطلاق کرده می شود بر صاحب دلی که از عوام به کثرت صلوة و صیام و انواع عبادات ممتاز نباشد، شغل کُلی او به اسرار قلبیه بُود. می فرماید ابدال که از تصرفات و تأثیرات خود ادعای تمام داشت عاجز شد، و در رنگِ سایر عامه‌ای مسلمین گشته به قرأة مصحف مشغول شد. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۲۳ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ  
در بیان مراتب عافیت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ مطالعه نمایند. الحمد لله علی نعمائه و نسأل الله العظیم مثلها ثانی الحال لنا و لکم اعتکاف اربعین به صحب ظاهر و

باطن تمام شد. در حدیث مستفیض است تلوا الله العاقبة، عاقبت جامع است حفظ را از جمیع آفات دنیوی و دینی و اگر عاقبت را بر عاقبت مزاج نوعی فرود آریم، کمالات شرعیّه را شامل باشد و اگر بر عاقبت مزاج خاصّ شخص که در مرتبه اعیان یا ارواح یا مثال معین گشته فرود آریم، شامل جمیع احوال خاصّه و مقامات منسابه با شخص خواهد بود و اگر بر عاقبت سلامت صورّه مکتسبه‌ای الهیه که خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلٰی صُورَتِهِ<sup>۱</sup> فرود آریم جمیع تخلّق به اخلاق الله را شامل خواهد بود. بالجمله کلمه است جامع. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۲۴

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار  
**شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه**  
 در تحسین معارف معروضه و جواب سؤال

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سَلَّمَ اللهُ تَعَالٰی، از فقیر ولی الله عَمّی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه لکم و لجمیع الاحباب أن یُعافیکم و إیّاهم باوجود شدّ باران در عمارات این جانب عاقبت گذشت الا قدری که عموم حکم نشاء را لازم است از افتادن بعض دیوارها و چکیدن بعض سقف و آن به نسبت اکثر آنچه در شهر واقع شد سلامت بارده بوده است.

۱- در صحیح بخاری آمده: «أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُورَتِهِ».

فالحمد لله على جميع نعمه آنچه نوشته بودند ز قیام اهل قریه به قرأة قرآن و سایر طاعت و تراویح خواندن سعادتمند برخوردار محمد فائق در رمضان و خواندن شرح ملا و قال اقول مسرور ساخت، شکر الهی ادا کرده شد. اللهم زد فزده ثم زد.

در دو روز تعطیل ترجمه برخوردار را می باید تعلیم کرد، اما قدری که احاطه تواند کرد و به ملال نکشد.

معارف مرقومه در شرح حدیث من عادی لی ولیاً مرة بعد آخری مطالعه افتاد و هر بار لذتی دیگر گرفته شد. خدای تعالی افاضه علوم حق دائم دارد. به حقیقت علوم شما علوم لدنی است که منشعب از وراثت انبیاست. فالحمد لله حمداً كثيراً طیباً مبارکاً فیه.

در قصه ای حضرت ابراهیم علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام (است که) فرمود حسبی من سؤالی علمه بحالی سؤال تقریر نموده بودند. یعنی مقام نبوت مقتضی سؤال و اطراح و الحاح در آن است از مثل این معنی عظیم از ایشان چرا ترک سؤال واقع شد. لهذا نوشته می شود که آنچه پیش اهل علم به قصص انبیا منقح شده است، آن اسب که انداختن در نار حضرت ابراهیم علیه السلام را پیش از بعثت بوده است. فلا سؤال و لا اشکال لیکن اینجا نکته ای باید دانست که انبیا علیهم السلام با وجود کمال و سعت علم و جمع بین علمی الوحدة و الکثرة در دو موضع ترک سؤال می کنند. یکی چون تولی الهی را می بینند که سرایت کرد. فراست صادقهای ایشان بالجزم حکم کند که آن امر البتہ واقع خواهد شد در این مقام سؤال ترک می کنند. در غزوه بدر آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سؤال فتح الحاح تمام کردند و حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه از پس پشت آمده آنحضرت را در بغل گرفتند و گفتند

حسبك يا رسول الله آنحضرت صلی الله علیه و سلم همین که این کلمه از صدیق رضی الله عنه شنیدند از خیمه جست کنان برآمدند و می خواندند «سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ»<sup>۱</sup> و تأویل این حدیث آن است که صدیق این نکته از غیب تلقی فرمود که دعا قبول شد و تولیة الهیة به ظهور رسید و قلب صدیق در این تلقی پیش قدمی کرد بر قوّة علمیه ای آنحضرت صلی الله علیه و سلم چون از استغراق دعا افاقست یافتند از ناصیه ای صدیق قصه ای قبول دعا و ظهور تولیت خواندند و سؤال را ترک نمودند.

موضع دیگر آنکه، چون مصیبتی مقرر و محنوم شد و در شهادت فرود آمده در این وقت دعا ترک می کنند و رضا و تسلیم را کار می فرمایند. در این دو موضع ترک سؤال از سنن مرسلین است چنانکه در دیگر مواضع سؤال از سنن ایشان است. والسلام.

✱

### مکتوب ۱۲۵

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. خطّ بهجت نمط ایشان (که در آن) معرفت فخیمه در حدیث من عادی لی ولیاً نوشته بودند به غایت

خوشی داد. ان شاء الله بعد رمضان جواب مفصل او خواهد رسید در ایام اعتکاف مسوده شرح حرب البحر کرده شد. بعد اعتکاف میبض شده خواهد رسید و به حقیقت آن کلام دستوری عظیم است برای آنکه اگر کلام عارفی که لسان غیب و ترجمان شده می گوید چه قسم باید فهمید و چه طور شرح باید کرد.

سعد الدین سخت هزال دارد. اطباء همه می گویند که حمی دق یا بس ساذج ندارد. هزال او به سبب کثرت استفراغات است. انواع تدبیر کرده می شود فی الجمله منفعتی ظاهر شده. چون اعضاء و عظام او را می بینم همین آیت می خوانم «أَنْتَ يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا»<sup>۱</sup> والدۀ او هم کسل می داشت. از این جهت هر چند خواستم که در ایام عرس برسم و به دیدن ایشان دمی بیاسایم، میسر نشد. امیدوارم که من بعد به خوشی و عدم تشویش خاطر دیدن ایشان میسر آید. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۲۶ ﴾

ایضاً به جانب حضرت ایشان  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیز القدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، ار فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند.

۱- البقرة (۲)، آیه ۲۵۹.

الحمد لله على العافية والعسول من فضله تعالى أن يسمعنا دائماً في العفو والعافية  
حقیقتِ اعتکاف کردن ایشان در این اربعین معلوم شد خدای تعالی برکات  
زاید از وصف کرامت کناد. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۲۷ ﴾

ایضاً به جانب ایشان  
شاه محمد عاشق پُهلّی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سخّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على نعمائه، اعتکاف اربعین این فقیر را به صحت ظاهر و باطن گذشت.  
مسودات شرح حزب البحر (هوامع) بر تختها به طریق رمز و اشاره شده بود.  
آن همه را بر کاغذ بین الاجمال و التفصیل نوشته می شود. ظاهر آن است که  
پنج گُراسه ای هشت ورقی باشد. بعد از آن که محمد امین مبیض سازند،  
فرستاده خواهد شد. ظاهراً به این نوع شرح او به خاطر کسی نرسیده باشد.  
زیرا که تجلی (که) در قبله ای همت شیخ است و نسبتی که شیخ دارد و  
مراتب دیگر دقیق مبین شده. آن حقایق و معارف آگاه را اعتکاف اربعین  
مبارک باشد و برکات آن شامل جمیع ایام گردد. بعون الله و حسن توفیقه.

\*

## مکتوب ۱۲۸

به جانب حضرت والد

شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محنت التیام مطالعه نمایند.

سبب عدم تحریر جواب رقعۀ اولی عدم فراغ از جانی و ذاهب. هر چند دل می جوشید تسویف کرده می آمد و سبب عدم تحریر جواب ثانیۀ نیافت قاصد، بالجمله در میان شما و این فقیر ربطی است ازلی و ابدی زبان از بیان آن قاصر است، مگر این مصرعه فی الجمله شرح آن کند:

جان شیرین منی بلکه ز جان شیرین تر

توقع من به ذات شما آن است که بر اولاد من اشفق باشید، از اولاد خویش و اگر کنالت فرزندان من کنید، بهتر از من کنید. «الحمد لله» به ایمان شهودی شناخته شد که فقر، فخر است و قابض و باسط محض قدرت و جوییه است، خواه در دلق فقر خواه در لباس دنیا، این حکایت خود به خاطر تشویش نمی دهد. والسلام.

## مکتوب ﴿ ۱۲۹ ﴾

به جانب  
حضرت شاه اهل الله ﷺ  
برادر خورد حضرت ایشان

حقایق و معارف آگاه برادرم شاه اهل الله سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که خبر جانکاه واقعه ای طفل رسید، خاطر به غایت زیر و زبر شد. بی شبه الم عظیم به خاطر رسیده باشد. اما وقت امتحان است إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. وقت شدت موجوده هزار بار خواندن لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کیمیائست عجیب التأثير. و السلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۳۰ ﴾

به جانب  
سید محمد غوث پیشاوری ﷺ

سیادت منقبت، عوالی مرتبت، جامع فضایل صوری و معنوی، حامل کمالات و هبی و کسبی:

هر دو عالم قیمت خود کرده ای نرخ بالا کن که ارزانی هنوز  
سیدنا و مولانا السید محمد غوث سلمه الله تعالی و ابقاه و متع المسلمین بصحبته  
و لقیاده، از فقیر ولی الله عفی عنه، بعد اهدای سلام محبت التیام ملتزم آنکه  
بر رای مهر انجلایی راصح است که معتقد جمهور اهل الله جمع توکل

با سبب است. در این پاره زمان که امواج فتن از هر جانب در تلاطم است، هر چند احاطه‌ای قدح نظر کرده شد سببی بهتر از این صورت نیست که به آن مظهر رحمت الهی کلمه‌ای چند نوشته شد. تا هر چه از آنها مقدور باشد سعی موفوره در آن مصروف گردد تا وعده من فرج عن مسلم کربة من کرب الدنيا فرج الله عنه کربة من الآخرة، راست آید.

کلمه نافع پیش سلطان عصر در احسان با حمهور خلق الله اول حاله و عمل کردن «قال اما من ظلم فسوف نعذبه ثم يرد الى ربه فيعذبه عذاباً نكراً ○ واما من امن وعمل صالحاً فله جزاء الحسنى»<sup>۱</sup>. بعد تفتیش امر احسان با مردمی عربی که مساسی ندارد با ظلمه و اعوان ایشان نیستند یا احسان با طایفه‌ای که حدام علم اند هذا - «ان الله يحب المحسنين»<sup>۲</sup>.

✽

### مکتوب ﴿ ۱۳۱ ﴾

به جانب

مولانا شیخ عمر پیشاوری رحمۃ الله

بر رأی مهر انجلائی قدوة لانام مربی السالکین مولانا الشیخ عمر متع الله المسلمین ببقائه از فقیر ولی الله عفی عنه، بعد رفع سلام محبت التیام واضح آنکه چون اوصاف حمیده و کمالات طاهر و باطن آن عظیم القدر مرّة بعد آخری این فقیر را استماع افناد، دل را انجذابی و خاطر را کششی به آن جانب حاصل شد:

۱- الکهف (۱۸)، آیه ۸-۸۷.

۲- «ان الله يحب المحسنين» البقرة (۲)، آیه ۱۹۵، المائدة (۵)، آیه ۱۳.

وَالْأُذُنُ تَغْشَى قَبْلَ الْقَيْنِ أَخِيَانًا

خواست که به حدیث شریف إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُغْلِظْهُ إِيَّاهُ امتثال نماید و طریقه‌ای مکاتبه که نِصْفُ الْمُتَلَاقَاتِ است مسلوک دارد. شک نیست که اجتماع دو روح در عرصه‌ای وجود خارجی با اشتراک در بعضی اوصاف مؤثرتر خواهد بود از اجتماع حسی با اختلاف در آن اوصاف، فی الحدیث لَشَرِيفِ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ. شاعری گفته:

مصاحبت چه ضرور است آشنایی را

هنوز بادِ یمن محو نکفت غریبست

توقع که از معارفِ خاصه که در بقاسیم رحمت نصیب ایشان گشته چیزی به قدر اتساع وقت و اقتضای حال بپویسد که قضای حق و دادِ روحانی همان تواند بود. و السلام.

\*

مکتوب ﴿ ۱۳۲ ﴾

به جانب

مولوی میان داد رحمته الله

فضایل اکساب مولوی میان داد در حفظ الهی باشند.

مدتی شد که رقیمه که مخبر از احوال ایشان باشد نخوانده‌ایم. خصوصاً در این حیص بیص خاطر به غایب متردد شد که چه نوع گذشته باشد. احوال خود مفصل برنگارد. ملاقات کرده‌اند یا نه، و اگر آن جماعه قصد این جانب داشته باشد، تدبیری باید ساخت که این غربا که با هیچ کس

معاملت ندارند زیر سطوتِ «إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَظَ أَهْلِهَا أُذَلَّةً»<sup>۱</sup>.

در نیایند و این تدبیر به وجهی باید ساخت که در اولِ دار و گیر بکار آید اگر مُهلّتی می شود تدبیرها نتوان کرد. از دوستانِ مُلا شیر محمد و مُلا امان الله کسی در این جماعت هست یا نیست، آگاهی دهند. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۳۳ ﴾

به جانبِ حضرت والد  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده بشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محنتِ مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسول من فضله العافیة المجلّة لنا و لکم ایداً سرمداً. ظهور آثار تولّیت الهیّه در دفع ضرر اعداء و و کربودن برکات احیا و اموات را به آن حقایق و معارف آگاه مبارک و میمون باشد:

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَنُكَ عُيُونُهَا      نَمَّ قَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ

تولّد فرزندِ برخوردار عبدالرحمن مبارک باشد. به خاطرِ فقیر می رسد که محمد نعمان نامش کنند. فقیرزاده ها و اهل خانه مبارکباد می رسانند. والسلام والا کرام.

\*

۱- التّمل (۲۷)، آیه ۳۴.

## مکتوب ۱۳۴

به جانب حضرت والد  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الکریم أن یُعافیکم من جمیع المکروهات. سعدان الذین هر چند بالفعل مرصی ندارد مّا نزار و ضعیف است. برای قوّت او دعای باید کرد. حقیقت گسائین مخدول معلوم شد. در باب حفظ از ضرر و وی دعاها کرده خواهد شد. مستضی شرح حزب الحر که به هوامع مستمی شده شروع گشته إن شاء الله بعد تشیص و مقابله مطالعه خواهند کرد. علمی شریف است که فیض الهی داده. والسلام.

\*

## مکتوب ۱۳۵

به جانب  
شیخ محمد قطب روهتکی رحمته الله  
در ارشاد بعضی قواعد سلوک

عزیز لقدر بر در شیخ محمد قطب سلمه الله تعالی، از ابن فقیر سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة. بعد مدّت دراز خط ایشان رسید.

حقیقت مندرجه معلوم گردید. برای دفع تشویش و تأکید عزیمت تدبیری هست و آد آن است که سالک در وقت فراغ و خلوت غسل کند و جامه‌ای سفید پوشد و دو رکعت نماز گذارد و استغفار - و بعد از آن صورت مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم پیش خود مستحضر سازد و بیعت مجدد نماید و عهد از سر نو بندد و در همان مجلس سبق باطنی که نفی اثبات است بسیار گوید خواه بجهر باشد خواه خفیه. این تدبیر در حق مردم بسیار نافع است. حضرت نظام الدین اولیا رحمه الله در هر چند روز با خرقه پیر خود حضرت فرید الدین گنج شکر رحمه الله بیعت مجدد می کردند. علاقه محبتی که با شما داریم گسستنی نیست بلکه إن شاء الله تعالی در آن دیار زیاده‌تر از دار دنیا باشد. والسلام.

\*

### مکتوب ۱۳۶

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه  
در تأویل کلام بعض مشایخ

حقایق و معارف آگاه سخاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. قال بعض المشایخ ریاء الصدیقین خیر من إخلاص الثریدین. تأویل این کلمه آن است که عزیز که در زبان و دل وی تفرقه است گاهی طعتی بجای می آرد برای آنکه مردمان آن را از وی ببینند و بدانند تا به عمل آن موفق شوند و این معنی را به مشاکله ریا گفته شد و

گاهی اصلِ وقتِ وی تقاضا می نماید که بر وفقِ لطیفه ای کامنه کار بکند و چون به حسبِ محافظتِ آدابِ شریعت بعضِ اعمالِ جوارح می کند آن قدر حلاوت نمی یابد که اصحابِ لطیفه و جوارح یابند و این نیز شبهه به ریاست.

\*

### مکتوب ۱۳۷

به جانبِ حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

در تحقیق فایده ای حقیقتِ اعمال خیر عموماً و احیای علوم خصوصاً

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلاف کرام عزیز القدر شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از این فقیر بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند الحمد لله علی العقیة والمسئول من جنابه الکریم ان یدیمها لنا ولکم.

مکتوب بهجت اسلوب مُخبر به سلامتِ حال و قیام لیالی رمضان به قرأه قرآن در مساجد ثلثه و شتغل ناس به تلاوة و سایر انواع عبادت در ماه مبارک به واسطه ای ایشان معلوم شد. جزاکم الله حیراً و جعل کلمة باقیة فی عقبکم و الحمد لله علی نعمه و الشکر علی أن وفقکم و اصحابکم لعبادته.

نکته ای دقیقه مناسب مقام بفهمند. هر یکی از اعمال خیر تأثیری درد در تهیه ای فرورفتن در نورِ عرش و این امری است جامع که همه انواع اعمالِ مقرب را شامل باشد بعد از آن هر عملی خصوصیتی دارد و هر یک اثری دارد در تهذیبِ نفس، و هر یک نزدیک فرورفتن رنگی دارد. صوفیه چون آن الون و آثار دیدند متحیر شدند در تفصیل آن اعمال خیر و نسبتها که گویا لبّ آن اعمال است که کدام یک را از اینها افضل گویند و اوقات

خود را به آن مشغول سازند:

و لِلنَّاسِ فِيمَا يَعِشُونَ مَذَاهِبٌ

و آنچه فقیر دریافته است آن است که احیای علوم دین و قیام به حفظ در روایت آن به نیابت حضرت پیغامبر علیه الصلوات و التسلیمات به شرط المعبر من خلوص النیة و غیره، کم از قطبیت ارشاد نیست. قطبیت ارشاد و احیای علوم دین یکی است. نزدیک فرورفتن به آن نور عرش و متلاشی گشتن در آن و رنگ خودی خود یافتن و از خود گم شدن و هر لفظی که این معنی را ادا نماید:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

یاران پردگی نشناخته و بی پرده به مقصد راه نیافته علم ظاهر و باطن را مفترق ساختند و در تفصیل هر یکی سخن گفته اند. و السلام.

\*

مکتوب ۱۳۸

به جانب

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة و المستول من جنابه الکریم ادامتها لنا و لکم. سیوطی و ایشان از دست شیخ کمال الدین المعروف به ابن امام الکاملیة و ایشان از شیخ القراء و المحدثین شیخ ابوالخیر محمد بن محمد الجزری و ایشان از شیخ عمر بن حسن المراغی و ایشان از دست شیخ ابراهیم فاروقی و ایشان از دست

قدوة العارفين شيخ محي الدين محمد بن عربي و ايشان از دست شيخ يونس هاشمي و ايشان از دست حضرت غوث الثقلين سيدي شاه محي الدين عبدالقادر جيلاني.

از نوافل دو رکعت نماز اشراق نردیک بلند شدن آفتاب قدر یک نیزه، و چار رکعت ضحی و چهار رکعت صلوٰۃ زوال وقتِ ظهر، و بعد مغرب شش رکعت به سه سلام صلوٰۃ الاوابین و تهجد هشت رکعت، اگر وتر اول شب خوانده باشند و الا یازده رکعت اگر سورة یس تقسیم کرده خوانده شود بهتر و الا هر چه میسر شود.

و از روزه نفل، ایام بیض سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم هر ماه و از ادعیه ماثوره چهار وظیفه. اول بعد نماز پنجگانه استغفر الله سه بار، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْخَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»<sup>۱</sup>، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ<sup>۲</sup>، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَ تَوْكِرَهُ الْكَافِرُونَ»<sup>۳</sup>، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ<sup>۴</sup>، «سبحان الله» سی و سه بار، «الحمد لله» سی و سه بار، «الله اکبر»<sup>۵</sup> سی و چهار بار «آیه الكرسي» و «معوذتین».

وظیفه دوم و سوم، وقت صبح خواه قبل نماز فجر خواه بعد از آن، و وقت مغرب پیش از نماز مغرب. اگر پیش از نماز مغرب میسر نشود متصل نماز.

- ۱ «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْخَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» النعین (۶۴)، آیه ۱
- ۲ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ (برداود)
- ۳ «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَ تَوْكِرَهُ الْكَافِرُونَ» المؤمن العافر (۴۰)، آیه ۱۴
- ۴ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بحاری)
- ۵ لیسة (۹)، آیه ۶۲، لعکروت (۲۹)، آیه ۳۵؛ المؤمن العافر (۴۰)، آیه ۱۰.

در این ایام قصد مطلق شده که بعض معارف متعلقه بتدلی کل و فنا در آن و بعض هیاکل کلیّه آن لاسیما آنچه از آن باب در ایام اعتکاف ظاهر شد به منصّه بیان درآید و دو سه ورقی مسود شد. اگر عنایت الهی شامل حال می شود به انجام رسد. ولی اگر تکلف را کار نفرماییم کسی است که تولی الهی شامل حال او شود. از این نکته دانسته شد که حقیقت ولایت کارساز بودن حقیقت تدلی اعظم است این شخص را در جمیع احوال، دیگر احوالی که بر ولی می گذرد از مکاشفات و تصرفات همه لوازم حقیقت ولایت است نه داخل در آن، بالفعل بر این معنی نکته کتفاء کنیم.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۳۹ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه  
در بیان معرفتی

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیّة والمسئول من الله الکریم أن یدیمها لنا و لکم. رقیمه کریمه رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست. حدیثی که از آن لذیذتر حدیثی نیست آن است که پروانه مثال انائیت عارف در سطح نور اعظم متلاشی شود، چون تأمل وافی به کار بردیم نخست بقیه ای از بقایای نسمة که مطیّه ای آن نقطه ای شعشانیّه که از آن حجر بیّه تعبیر می کنم

می تواند شد. بر جا می ماند، بعد تلاطم امواج نور و تزام افواج رحمت این بقیّه نسعه نیز متلاشی شود و هیولی جوّ مثال رنگ آن حجر بُهت می پوشد. در این حالت جوهری گشت شبیه به جوهر عرش و تکوین و متلاشی گردد در سطح نور اعظم محوّاً لا صخو منه و عَدْماً لا وجود بعده.

چيست از این خوبتر در همه آفاق کار

دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار

آن همه اقوال بود این همه افعال

آن همه گفتار بود این همه کردار

اشارتی که به هجوم دُیون کرده بودند، خواندیم و آیه «إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ، وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ»<sup>۱</sup> در برابر آن تلاوت نمودیم:

که خواجه خود روش بنده پروری داند

والسلام.

✱

### مکتوب ﴿ ۱۴۰ ﴾

به جانب

شاه نورالله رحمته الله علیه

حقایق و معارف آگاه عزیرالقدر شاه نورالله تَوَرَّاهُ اللهُ تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت مشام مطالعه نماید. الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه الكريم أن يُدَيِّقَهَا لَنَا و لَكُمْ نرسيدين طبيعت به قوّة اصلي خود خیلی خاطر را مشوّش می سازد. إن شاء الله تعالی در این باب توجّهی خواهد

۱- الأعراف (۷)، آیه ۱۹۶.

بعمل آمد. لیکن این قدر بر خود لازم سازید که بعدِ عشاء اسم یا سلام یکصد و سی و یک بار تلاوت کنند، بعد از آن بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم<sup>۱</sup>. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۴۱ ﴾

به جانب والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه  
در ارشاد فایده‌ای طریقت

حقایق و معارف آگاه سجاده‌نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة و المستول من جنابه الکریم أن یدیمہ لنا و لکم اشارة غیبی چنین رفته است که از انفع اشیاء سابق را آن است که بعد عشاء متوجه به قبله شود و هر دو دست را جمع کند و تصور نماید این هر دو در دست آنحضرت صلی الله علیه و سلم و کلمه بایعت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی خمس... و بایعت أن لا أشرك... بر زبان جاری کند و بیعت را مجدد سازد و به دل و جان مضمون بیعت را قبول نماید. بعد از آن صدبار درود خواند. هر که این عمل هر شبی بکند اثر صحبت مرشد کامل در آن عمل (فیض) یابد و لهذا فواید اکثر می‌دهد. والسلام.

■

## مکتوب ﴿ ۱۴۲ ﴾

به جانب  
**سید نجابت علی رحمه الله**  
 ساکن باره

سیادت و نقابت مآب سید نجابت علی سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المستول من جنابه أن یُعافیکم خطّ ایشان رسید و حقیقت مندرجه واضح گشت. النجا به رحمت الهی و خود را مانند کسی ساختن که در دریا غرق شده باشد و رسنی بدست گرفته که تمام ظاهر و باطن وی به آن رسن متعلق است و غیر آن رسن ملجایی و پناهی ندارد، فایده ها دارد و در خواندن آوژاد همین خیال را در خاطر می باید گذاشت. دعا به این صحت برای هر مطلب که باشد، مطلب دنیاوی یا اخروی راه دل به جانب منکوت می کشاید و آن مطلب را نزدیک می گرداند.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۳ ﴾

به جانب  
**یکی از فضایل عصر**  
 در جواب و تحقیق حدیث

فضایل و کمالات مآبا! این حدیث در جامع الاصول<sup>۱</sup> است و در خاطر فقیر محفوظ. و معنی این حدیث آن است که محافظ در لفظ

---

۱- تألیف ابن اثیر

حافظ علی الصلوٰۃ الخمس که حافظ علی العصرین متناول آن است غیر ادای ارکان است که اصلِ صحبت بر آن دایر شود بلکه مراد از صحبتِ محافظت در وقت مستحب خواندن و آداب و اذکار که در شرع به آن اشاره رفته است بجای آوردن. پس آنحضرت صلی الله علیه و سلم برای محافظت که زاید است بر اصلِ صحبت در جمیع صلوات تحریر فرمودند. چون این شخص عذرِ اشغال پیش آورد به آن اقتصار در دو وقت فرمودند و نکته‌ای در تخصیص این دو وقت همان است که به تصریح در حدیث دیگر آمده که این دو وقت ملایکه لیل و نهار جمع می‌شوند و هر یکی از این دو در دفتر لیل و نهار مکتوب می‌شود و ثواب مضاعف می‌یابد و موجب و مُعَدُّ رؤیت باری تعالی در دارِ معاد می‌گردد.

در این صورت هیچ مخالفت به آنچه معلوم است نصّاً از فرضیّۃ صلوات خمس ندارد. اگرچه ملاقاتِ احبّاً ظاهراً مطلوب است، سرّ صلی در ضمن آن توّدّد است. آن معنی چون حاصل باشد نزدیک است که صورت بیکار افتد: مصاحبت چه ضرور است آشنایی را هنوز بادِ یمن محورِ نکبتِ عربیست

## مکتوب ۱۴۴

به جانب

مولوی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ

(که از یارانِ مخدوم معین‌اند در تعزیتِ مخدوم مذکور)

فضایل و کمالات دستگاه مولوی عنایت احمد خفیّظ الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مسنون الاسلام، الحمد لله علی العافیۃ انتقال

مخدوم معظم از این جهان گذران بی شک مصیبتی عام است در افراد انسان به اعتبار خواص نوع زیرا که خارج از قوّه به فعل از میان افراد واحدی بعد واحدی می باشد و این فرد که انسان بالفعل است، واسطه ای افراد دیگر می شود در بلوغ ایشان به کمال انسان.

جایی آن است که گریبانها چاک کنند و جامها کبود و شیون را به نهایت رسانند. غایه الامر نظر به قدر واجب التحقيق و جریان سنت الله با انتقال اهل کمال حتی الانبیا والمرسلین آن آتش را آب می زند و عمری حق آن است که آدمی بر خود گیرد، نه بر عزیزی کاملی که از این خراب آباد به عالم اعلی خرامیده باشد، ثم لعمری حق آن است که کاری کند مردانه نه گریه ای زنانه. ثم لعمری حق آن است که هایم شود در شهود محوّل احوال و ذاهل گردد از احوال و اعمال و اقوال و این مضمون را یکی از بطون کلمات ماثوره **إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مَصِيبَةٍ وَ خَلْفًا مِنْ كُلِّ فَايَةٍ قِبَالَهُ فَاتَّقُوا و إِيَّاهُ فَارْجُوا** باید شناخت. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۴۵ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلوی غنی عنه  
در ترجیح معارف تدلی کل بر سایر معارف

حقایق و معارف آگاه عزیز لقدر سجده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله غنی عنه بعد از سلام محبت مشام

مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ علی العافیۃ و المستول من جنابہ الکریم أن یدیمہا لنا و لکم معارف خاصہ بہ تدلی کل بہ منزله حقایق خارجیہ است و معارف ذوق الازل بہ منزله تفتیشات از اسباب ذہنیہ شتآن بین المرتبتین بعد فنا و بقا آنچہ مستقر عارفین است آرام گرفتن نزدیکی تدلی کل است و داخل شدن در زمرة «خائفین [من] حول العرش»<sup>۱</sup>۔

لہذا دعای افضل العارفین علیہ افضل الصوات و التسلیمات نزدیکی انتقال از دار فنا بہ دار البقا ہمین بود کہ اللہم الرفیق الاعلیٰ۔

چنانکہ در اوایل شباب اشتغال بہ شعر و محاسنات لذیذ می نماید و چون عمر بہ کھولت رسید اشتغال بہ امور موجودہ فی الخارج لذیذتر می نماید۔ همچنین در ایام کھولت اشتغال بہ معرفت احادیث تدلی کل لذیذتر می نماید:

و وراء ذاك فلا اقول لانه      سرّ لسان النطق عنه احرس

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۶ ﴾

بہ جانب

مولوی احمد عطایی پوری رحمۃ اللہ علیہ

أحسن الله تعالى إلى أخينا الفاضل مولوی احمد و ذكره في من عنده، أما بعد، فإني أحمدُ إليكم الله تعالى و أسأله لي و لکم العافیۃ فی الدین و الدنیا و الآخرة

۱- الزمر (۳۹)، آية ۷۵.

وصلَ مکتوبکم الشریف المشتتم علی بیانِ الأشواقِ إلى الصعبة و التلاق، نرجوا  
من فضلِ الله عزّ وجلّ أن يجعلنا من المتحابين في جلاله المشتاقين بوصاله، ولقد أوما  
ثم في مکتوبکم لی مواخاتکم فی الله عزّ وجلّ مع فريد عصره حجة الله في دهره الشيخ  
محمد عاشق کار الله تعالى لنا وله، ففرحتُ بذلك و تلا لسان الحال قولَ العليّ المتعال،  
«الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ»<sup>۱</sup> و روى تحديق النظر قولِ سيدالبشر، من  
علامات الايمان أن يُحبَّ عبداً لا يُحبه إلا الله.

قال بعض العارفين بالفارسية:

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد

دل دادن و دل بُردن این هر دو خداداد است

رضي الله تعالى عنکم جميعاً و جمع بیننا و بینکم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ  
مُقْتَدِرٍ»<sup>۲</sup>. والسلام والاکرام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۴۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلتي عُفی عنه  
در جواب عرضی تعزیت میان سعدالدین

حقایق و معارف آگاه، عریب القدر سجاده نسین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله  
عُفی عنه بعد از سلام محبت النیام مطالعه نماید. الحمد لله عزّ وجلّ علی نعمائه

۱- «الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ» الثور (۲۴)، آیه ۲۶.

۲- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ» القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

والمستول من جنابه أن يُدِيم العافیة لنا و لكم حوادثِ عالم را به رشته ای وجوب بسته اند. کلُّ حادثٍ واجبٌ بالغير لسبق العنایة الازلیّہ المُعَبَّر عنها فی السن الشرائع بالقدر چون این معنی نصب العین است شکایت و جهی ندارد بلکه صبر نیز وجه ندارد. لیس الأمر إلا الرضا بلکه رضا نیز با دو محتمل مساوی الطرفین متعلق می شود. اگر کسی گوید که راضی شدم به آنکه نار حار یا بس باشد و ماء بارِ رطب .. عقل بر این استعمال (کلمات) بخندد:

و وراءَ ذاكَ فلا أقولُ لأنّه سِرُّ لسانِ النطقِ عنه أخرس

بالجمله جميع اطفال صغير و كبير بیمار شده بودند الحمد لله شفا یافتند إلا سعدالدين که عنایتِ اولی مقتضی انقضای حیات او بود. حدای تعالی از جميع مخاوف و مهالك مخلص دهداد. والسلام

\*

## مکتوب ﴿ ۱۴۸ ﴾

به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه

در تحسین تحقیق حدیث: خَلَقَ الله آدمَ علی صورته

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المستول من جنابه أن يُدِيمها لنا و لكم مکاتیب آن عزیزالقدر مرّة بعد أُخری رسید و حقیقتِ عافیّت ایشان معلوم شد.

حمد الهی ادا کرده شد. نوشته بودند در حدیث خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ<sup>۱</sup> که چنانکه تدلی کل جذاب نفوس است به خود، همچنین انسانِ کامل جذاب نفوس عامه است به خود، و چنانکه فیوض و برکات از تدلی کل بر نفوس مجتمعه حوله فایض است، همچنین برکاتِ انسانِ کامل بر افرادی که حولِ اوست فایض است، و چنانکه تدلی کل واسطه‌ای ارتباطِ ملکوت با جبروت است، همچنین انسانِ کامل واسطه‌ای ارتباطِ شهادت است بملکوت اَوْ کَمَا کُتِبْتُمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ الْمَعْرِفَةِ الْجَلِيلَةِ الصَّحِيحَةِ الْمُنَاطِقَةِ لِمَا عَلَيْهِ الْوَاقِعُ.

هر چند این معنی دیگر که نوع انسانی اکمل انواع است و وجهِ آدمی اکمل اعضای اوست و به اعتبار تحاذی عوالم می‌توان گفت که اکمل انواع به منزله‌ای صوره‌ی خیر مطلق است هم مطابق واقع است. فَبِنَ الْحَدِيثِ لَهُ بَطْنُونَ كِبْطُونَ الْقُرْآن.

نوشته بودند که چه خوب باشد که اگر اعتکافِ رمضان در پُهلِت واقع شود، و فقیر را این معنی نیز به غایت مرغوب است، اما اختلالِ حالِ شهر که هر روز فتنه‌ای تازه گُل می‌کند و نرسی دیگر در خواطر مردم می‌نشیند، در این حالت خانه و کس و کوی را گذاشتن از آدابِ مصالح ظاهره دور می‌نماید.

همان مصرعه مشهور مناسب حال می‌یابد:

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَالٍ تَشْتَهِي السُّنُّ

و السَّلام.

\*

۱ - در صحیح بخاری آمده: «أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ».

## مکتوب ﴿ ۱۴۹ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد  
عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام  
مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة.

اعتکاف اربعین مبارک باشد. خدی تعالی فیوض متواتر و متوالی روزی  
کناد. کَلْبَةُ در باب تشویش سابق گفته شده است آن را مُستحضر سازند.  
عزم مصمم است اگر تدبیر موافق تقدیر باشد که بعد فراغ اعتکاف شرح  
هاکل کَلْبَةُ که عبارت از اسمای اربعین باشد، نوشته شود. وَاللّٰهُ مُرَبِّدُ اللَّهِ  
وَالسَّلَام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۵۰ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام، بعد از سلام مطالعه نمایند.  
الحمد لله علی العافیة والمسئول من الله تعالی أَنْ يُدِیْمَهَا لَنَا وَلَكُمْ.  
در این ایام آنچه ظاهر می شود همه احکام و آثارِ طلسم الهی ظاهر  
می شود، گویا این فقیر را محض برای معرفت این طلسم یا تعریف آن  
آفریده اند.

می فرمایند وصولِ مادی به مجرد صرف معقول نیست. زیرا که وصول خروج است از قوّه به فعل، و خروج حرکت است و حرکت هر نوع که باشد مادی نمی تواند بود الاّ به مادی. پس واجب شد که ماده ای باشد بهترین مواد که عرضِ محرّک محض تواند شد و این حرکت اولاً به همان ماده که افضل مواد است خواهد بود. از این دست حکایتها ست. در این مکتوب سؤال در باب حرقی و غرقی نوشته بودند. من بعد جواب آن نوشته می شود.

\*

### مکتوب ۱۵۱

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه

در تحسین رساله ای ایشان و معرفت دیگر در تطبیق

حدیث الغریق شهید الخ و حدیث اللهم انی اعودُ بِكَ الخ

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند. الحمد لله عزّ وجلّ علی العافیة و نسأله ادامتها لنا و لکم.

رساله سبیل الرشاد در بیان طریق اجبیا و انابت که مُسوّد کرده اند، مطالعه کرده شد به غایت مبین و صحیح و مفید. جازاکم الله تعالی جزاءً حسناً عَنی تألیفه و نفع به المسلمین.

احجارِ بُهته وقتی که متلبّس به لباس مثال شده در مقابله ای تدلّی اعظم ایستند و آهنگ اضمحلال در آن کند. باید دید که کدام استعداد مقرب

اوست و کدام صفت مستعد اضمحلال کلی می سازد. اینجا اختلاف اهل طرق در تعیین قوانین فنا و اضمحلال برانداخته شود و حق از اشتباه ممتاز گردد.

بالجمله یکی از مقرّبات، غیبت در یادداشت است و یکی قول تدلی کل و ملاء اعی، او را و استحسان او، و رصا با او، و یکی جارحه بودن بعض فیوض الهی را در شیوع آن میان عالم - و یکی لتجا و روز و شب حول و قوت خود گم کردن، و حول و قوت حصر حق را اثبات کردن - علی هذا القیاس جمعی از مدّعیان تصوّف، وجد و سماع و جوش و خروش اهل شوق را بر طریقه تعبّد ترجیح دهند. این بدان ماند که کسی بعض سرشَف را بر بعض آن ترجیح دهد به سبب بالیدگی نبات یا لطافت لون. حال آنکه معتبر حال درهم شکستن است. چون دهان در بوته امتحان اندازد و روغن کشد و این روغن مطّیه ای نار بلکه مطّیه نور گردد آنگاه واضح شود هر چه که مستعد این دولت می گرداند بهتر است از غیر خود، نه بالیدگی درخت اثر دارد و نه صفای لون.

حرق و غرق فی نفسه بلایی است عظیم، زیرا که هدم بُنیه ای انسانیّه می نماید دفعه. از این جهت استعاذه کرده شد از وی. لیکن دو صفت دیگر در آنجا جمع شده. یکی آنکه نسمة به غیر تحلّل اجزا که در امراض مُدنفه واقع می شود برآمد، و قوی او هنوز متکامل است. دوم آنکه مؤمن مرحوم بود، چون در بدن او رحمت راه یافت به سبب احاطه اسباب هلاک شدید لاجرم همان رحمت در نفس او سرایت کند. والسلام.

## مکتوب ﴿ ۱۵۲ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالى على العافية والمسئول من الله تعالى ادامتها لنا ولكم. رقیمة کریمه رسید و حقیقت مندرجه واضح شد. مکتوب تجلیات را مختاراند هر جا درج کند بهتر است و اگر القول الجلی باشد بهتر، إن شاء الله تعالى عنقریب خواهد رسید. قصد فقیر آن است که بیان معرفتی که مقتضی این قسم کلام شده تقریر آن کرده شود، نه حمل کلام بر محامل معارف وجود به طریق اشارت در باب شیخ محمد حامد فاتحه خوانده شد «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»<sup>۱</sup>، کم له من حظّ عسی أن يبلغه الثواب ما دام موحوداً مُنتفعاً به. والسلام.

\*

## مکتوب ﴿ ۱۵۳ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُهلّی عفی عنه

در بیان تجلیات سه گانه ای و بیان عموم و معارف نزدیک از این تجلیات

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى، الحمد لله على لعافية والمسئول من الله تعالى ادامتها لنا ولكم.

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

مکتوب بهجت اسلوب مُنبی بود از شوق به علوم می که در ایام اعکاف مُفاض شود. لهذا کلمه‌ای چند از این باب به تحریر می آید. هر چند در اکثر اوقات وقت ظهور علوم خاطر بجهت ضبط آن به کتابت نمی پردازد و بعد آن ساعت از لوح خاطر منمحي می گردد لهذا اکثری غیر مضبوط می ماند و مَا لَا يُدْرِكُ كَلَّهَ لَا يُتْرَكُ كَلَّهَ باید دانست که تجلی الهی غالباً وارد می شود بر لطیفه سرّ، با مزاجی از روح و استعداد سرّ و روح را در تجلی مدخلی قوی است که التجلی لا یكون إلا بقدر المتجلی له لیکن در بعضی اوقات حلول آن در سرّ مستور می شود، مثل ذهول رایی از مرآة و اشتغال او به صورت مرئیة فقط.

پس بسیار است که متجلی له، گمان کند که این تجلی متعین نیست به استعداد قابل و غیر مفیض، سببی آنجا متحقق نشده و این را به عرف صوفیه به این عبارت تعبیر کنند که متجلی به کسر اللام تدلی کرد به سوی متجلی له و گاهی استعداد سرّ و روح روشن و نمایان باشد و شوق و نزوع به آن تجلی و تعین او با احکام سر پر ظاهر شود و در آن وقت گویند که متجلی له ترقی کرد. باز این تجلی گاهی به صورت باشد و گاهی بی کیف، و غالب در نفوس زکیّه، خصوصاً در حالت یقظه، همین است که بی کیف باشد و در بعضی احوال این تجلی از آثار خود به طریق تدلی ظاهر شود و استعداد متجلی له از فرط شغفشان ألوهیة مستور گردد و در جمیع قوای این شخص شعاعی از آن فرو ریزد و علوم می که در قوّت متخیله و واهمه‌ای او مخزون بود با این قوی استعداد قریب او داشتند بجهت سؤال سابی و غیر آن همه به نور تجلی متنور گردد و حق از باطل متمیز شود و آن همه حکم ابهامات و مکاشفات پیدا کند.

چون این مقدمه مبین گشت سه تجلی که در این ایام مُفاض شد بیان کیم  
با نوعی از سسط و تعین علمی که قوی متخیله و واهمه آن را قبول نمود  
«وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ»<sup>۱</sup>.

تجلی اول: واردی واقع شد آخر شب که عقل و سر و روح را جنبشی داد  
و حیرتی فروگرفت. بعد از کمال ظهور و دانسته شد که حقیقت آن جذب  
ندسی کل بود حجر بُهت را، و انجذاب حجر بُهت به سوی او و محو شدن  
حجر بُهت در شعاع او، چون از این حالت فی الجمله افاقیت واقع شد هر قوه  
از متخیله و واهمه حظ خود قبول نمودند. از آن جمله آنکه حقیقت الهیه  
خواست که نور خود را در عالم فرستد تا عالم ماهی یفور متنور گردد و قابل  
آن نور نشد الا احدیت جمع در میان خیال و وهم از قوه منطبعه ای فلک  
اعظم از آن جهت که نفس او مدبر کلیه ما فی الکون بود و این نور اعظم  
عرش رحمن است، و آنجا سه قوه بهم آمدند. قوه مجرده مُفاض از تجلی  
اعظم و قوه ملکیه مُفاض از طبیعت فلکیه، و احدیت جمع خیال و وهم - و  
به سبب اجتماع این سه قوه طبیعت این نور اعظم تقاضا کرد که رسم کند  
صورت خود را در سر این متجلی له، تا نفس باطقه شبیه تجلی اعظم باشد و  
قوه سمیه شبیه قوه ملکیه، و مدبر که شبیه احدیت الجمع بین خیال و  
الوهم، همین مناسب است که راسم این تجلی اعظم شد در مشاعر این متجلی له  
و لیه الإشارة فی قوله صلی الله علیه و سلم أَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ<sup>۲</sup>

و از آن جمله آن است که آگاهی آمد که در باب سلطان وقت و اضطراب  
او از جهت غلبه ای ارکان دولت به روی باید گشت که اشارتی از ملکوت رسد

۱- الاحزاب (۳۳)، آیه ۴.

۲- أَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ (بخاری).

به این مضمون که در این حالت تمسک به آیه «فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»<sup>۱</sup> در آخر شب بعد صلوات التزام تلاوت آن باید کرد.

در ضمن همین خاطر معلوم شد که جماعه‌ای از عبادالله مأمورانند به آنکه در باب تسلط او دعا کنند و از آن جمله آن است که در جواب شخصی که سؤال کرده بود نسبت تو از نسبتهای قوم به کدام نسبت مناسب است. باید گفت که اینجا نسبتی نیست تدلی اعظم نمونه‌ای خود را در این نفس رسم کرده است، و بقای او مطلوب است از جهت نمونه بودن لا غیر. و بالتبع فواید دیگر در عالم خواهد گذاشت. در ضمن این خاطر روشن گشت که این را نسبت گفتن و مناسب او از نسبتهای قوم جستن طمع خام است. کسی که دانست دانست، و کسی که ندانست ندانست، و از آن جمله آن است که این نور اعظم را طرّفه کیفیتی یافته شد. هر ذوقی از علوم ذوق الازل که در آن حالت یاد آمد همه در این نور مرئی شد به منزله مرآة مجلوة. اما نه به آن معنی که او ظریف صورت باشد، بلکه این نور همان حقیقت گردد و به همان رنگ برآید. در ضمن این نیرنگها دانسته شد که جمهور اهل الله را علوم ذوق الازل از همین نور اعظم می‌خیزد. چون استعداد کامل ذوق الازل دارند اگرچه این مرآة از نظر ایشان غایب شود، می‌دانند که نظر ایشان بلا واسطه مرآة بر حقایق ازلیّه افتاد.

تجلی دوم: لطیفه‌ای قلب را تأثیری واقع شد و حیرتی درگرفت بعد از کمال تأثیر در نور تدلی کل متلاشی گشت و اضمحلالی عجیب پیدا کرد. چون از آن حالت افاقت بهم رسید علوم چند مناسب مقام در قوّة متخیله و

۱- التوبة (۹)، آیه ۱۲۹.

واهمه گُل کرد و از آن جمله آن است که معیض این تجلّی، تدلّی کلّ است به اعتبار خاص، و آن اعتبار قیام تدلّی کلّ باشد در وسطِ قوّة منطبعه‌ای فلک اعظم به مثابه قلب از قوای شخص انسانی زیرا که نفس کلّ مدبّره کلّیه‌ای مافی الکون است و نقطه هست از نقاطِ قوّت منطبعه‌ای او که رئیس جمیع نقاط تواند بود و قوّة مجرّده که تجلّی اعظمش می‌گویم همان نقطه را عرش خود ساخته است و همین مناسبت حامل شد بر آنکه این تجلّی بر محاذات قلب واقع شد و از آن جمله آن است که بعض علوم در ادوار سابقه فایض شدید بعد از آن در بعض ادوار متأخّره لباس نُکرة پوشیدند به سبب استعدادِ مفاض علیه - مثلاً نسبتِ اویسیّت، چه به نسبتِ افاضل بشر و چه به نسبتِ ملأ اعلیٰ امری بود شایع در دورات سابقه و آن به حقیقت از ولایت صغری است. بعض مشایخ متأخّره را در سهرند حقیقت این نسبت بعد نوعی از فنا و بقا متحقّق شد و لابدّ چون بعد این کمالات بود آنجا رونقی و حُسنی را بد ادراک نمودند مثل جاهل و حکیم که هر دو درختی را یافسد. جاهل بر نَفَرَح اوراق و ارهار و ثمار آن درخت نظر را مقصور ساخت و حکیم از نمایشای قوّت نامیه و غاذیه و توزیع مادّه منجذبه به واسطه‌ای این هر دو در اطراف درخت خطّها برداشت. هر دو همان درخت را دیدند به نوعی از تسامح - اما می‌توان گفت که آن یک درخت دیگر دید و آن دیگر، درخت دیگر، شتّان بینهما به این اعتبار عزیزان گمان کردند که ولایت علیا و ولایت نبوّة چیزی دیگر است، غیر نسبتی که یاران در ولایت صغری کسب می‌کنند. چون فیضانِ علوم بر مسطرِ دوره واقع شد راستا راست منقح گشت که همان نسبت است نه غیر آن. لیکن به سبب آنچه تقریر کردیم پیش این عزیزان به اصلیت و ظلّیت منقسم گشت

و همچنان چون بعض مسایل ذوق الازل بر این عزیزان جلوه نمودند به بسطی مناسب دوره دانستند که این مسایل فایضه من قبل است و هی فی الحقیقه هی و از آن جمله آن است که در ملت انبیا و طریقه اولیا مراد فقط علوم الازل نیست مراد قرب همین تدلی کل است و اضمحلال در آن - و تلاشی اندر آن و حقیقتش آن است که نور تدلی کل در بعض نفوس ادراک می فرماید که قابل دخول در حظیره القدس است - لاجرم به اعمال و توجهات نسبیّه مرئی می سازد و رفته رفته به این محل رفیع می رساند و هم المقرّبون و دیگر را بر ذیول آن جماعه می بندد و مقلد ایشان می گرداند تا به سعادت که مناسب ایشان باشد فایز شوند و هم اصحاب الیمین - اعمال و اذکار و توجهات نسبیّه همان است عمده. نه ذوق الازل و معارف ربط حادث با قدیم، اگر باشد فیها و اگر نباشد فیها.

تجلی سوم: که در وقت تلاوت قرآن عظیم واقع شد. لطیفه ای عقل را جنبشی پیش آمد و اضمحلال متحقق گشت. بعد از افات علوم چند صورت بست. از آن جمله آن است که نزول این تجلی از مقام خاص است و آن تحدیق نظر تدلی کل در صورت انسانیّه و استعداد جبلی که جمیع افراد در آن متفق باشند و حوادث طاریه که آن افراد را پیش می آید و علاج آن حوادث و تدبیر مصلح آن مُسامتُ بالكسر و مُسامتُ بالفتح هر دو جامع بودند در سه قوه چنانکه در تجلی اول تقریر کردیم. لهذا شانی عجیب پیش آمد و اضمحلال متحقق گشت. بعد از او هر دو باهم درآمیختند و قلّه و کثره از این سه ماده صورتهای عجیب ظاهر شد.

آیات قرآن همه سرّهای این بهم آمدن است. تا زمان و زمانیان هستند حق متکلم است و آیات قرآن نازل، لیکن ترجمان لسان الغیب حضرت

خاتم الرُّسل ﷺ است که این سه قوت دروی متکامل و متوافر بود و دیگران ریزه خوارانِ نعمت اویند و از آن جمله آن است که نبوة و نزول قرآن محض تعلیم علم نیست. مدبر السموات و الارض چنانکه صورتی از صور جوهریه معدوم می سازد و صورتی دیگر را کاین می گرداند، همچنین در ملکوت، اشباح شرایع تکلیفیّه به صورت روحیه ثم الوهمیه ثم الخیالیّه مقصور می گرداند و طبقات ملائکه از اعلی مرتبه ای ملکیت تا اسفل مراتب ملکیت همه به آن رنگ رنگین می شوند و به مناسب آن ملهم می گرداند. پس اگر جاهلی انکار شرایع کرد یا تأویل نمود آن را به غیر آنچه حق است هر چند قصد اصابت حق داشته باشد، مأخوذ است. مثلاً مرطوب که موسم باران رسید و از عنان سما تا ارض سفلی همه رطب شد و او به گمان خود می داند که موسم قبط است در نهایت حرارت و تُس - این اعتقاد فاسد هیچ نفعش ندهد و تأذی او از هوا ساعه به ساعه می افزاید و امراض عفونتی او دم به دم متضاعف می گرداند.

وَلْيَكُنْ هَذَا آخِرَ الْكَلَامِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا.

\*

مکتوب ۱۵۴

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پُرهلتی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت الترام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم ادامتها لنا و لكم.

رقیمه‌ای کریمه رسید آنچه مندرجه بود و واضح گشت. ان شاء الله تعالی  
شرح مائة صفراء عنقریب خواهد رسید و بعد از آن شرح هیاکل تدلی اعظم.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۵۵ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار  
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله  
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند.  
الحمد لله على العافية والمسئول من جابه الكريم ادامتها لنا ولكم.

از عجایب احوال آنکه روزی که فقیر به ضرورت، به طرف مسجد  
اکبر آبادی رفت زیرا که جمیع محلات گرد و پیش خالی شده بود، دو ملک  
در خواب بابا فضل الله کشمیری، که جوانی است صالح از دوستان فقیر،  
ممثل شدند و گفتند که فلانی در حویلی چرا توقف می کند. اینک ما برای  
محافظت حویلی آمدیم و بعد از آنکه کوتله به دست مردم پادشاهی آمد،  
آن دو ملک بعد نماز فجر در نظر فقیر ممثل شدند و گفتند ما رخصت  
می شویم. همان روز بعض خادمان را فرمودیم که در حویلی باشید. مدتی  
ایشان روزانه می بودند و شبانه نه. بعد تفحص معلوم شد که چیزی که رفت  
از آن قبیل بود سال به سال تبدیل کرده می شود مثل بوریاه و چارپایی ها و  
آن همه در ایام محافظت خادمان و فتور حفظ ایشان واقع شد و سخن آن دو  
ملک راست برآمد. نوشته بودند که در معنی کنت کنزاً مخفیاً فاحیثاً ان اعرف

واضح شد که وزانِ ظهور آدم، وزانِ ظهور طلسم الهی است، در شرطیت وجودِ کثرت که نسبتِ خلقِ آدم قوتِ ملکیت و بهمیّه بهم آمیختند و به این ترکیب انواع کمالاتِ بشریّه و اطوارِ تجلیاتِ الهیّه جلوه فرمود و بناءً علیه نشاء جزاء یوم الدّین صورت بست. صَدَقَتْ وَ بَرَزَتْ وَ اِلَى الْحَقِّ هُدِیتْ وَ بِالْصِّدْقِ نَطَقَتْ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کُلُّهَا الصَّوَابُ.

و دیگر از اولادِ ائمه اهل بیت استفسار نموده بودند و آن مبحث بس دراز است مختصر آنکه سادات دوازده سبطاند مثل اسباط بنی اسرائیل، شش قبیله اولادِ امام حسن و شش قبیله اولاد از امام حسین زیرا که امام حسن را اولاد از دو کس باقی ماند. زید بن الحسن و از وی یک قبیله پیدا شد و حسن بن الحسن و از وی پنج قبیله پیدا شد.

و از اولادِ امام حسین باقی نماند مگر امام زین العابدین و از امام زین العابدین شش پسر باقی ماند. ۱- محمد باقر و ۲- عبدالله و ۳- زید شهید و ۴- حسین اصغر و ۵- عمر اشرف و ۶- علی بن علی. باز از آن جمله موسی بن عبدالله چون بن حسن بن حسن، و موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین، هر دو غیر منتهی. الا چهار سبباند که نسابان از تعداد فروع اولاد ایشان عاجزانند و فقیر چون تأمل کرد اکثر بطورِ سادات در هندوستان متفرّق یافت، الا اولاد امام حسن که بعض هستند و بعض نه. و از امام محمد باقر، غیر (از) امام جعفر صادق باقی نه. و از امام جعفر صادق پنج پسر باقی ماند، موسی و اسمعیل و محمد دیباج و علی عریض و دیگری و از امام موسی قریب سی پسر باقی ماند، بعض معقب و غیر معقب و از امام علی رضا یک پسر (که) محمد تقی شد و از امام تقی دو پسر علی نقی و موسی مبرقع و از علی نقی دو پسر حسن مادی و جعفر، و جعفر

را خود اولاد بسیار است - و حسن ہادی را نسلی نیست الا بہ قول شیعه کہ  
 محمد مہدی اثبات کنند - و این سخن در حالت راہنہ بر ہمین قدر  
 ختم کنم. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۵۶ ﴾

بہ نام عزیزِ تحریر یافت

الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفی نامہای مشکین شمامہ از معدنِ  
 اخلاص و موطنِ اختصاص بہ فقیر کثیر التقصیر رسید. ہر چند آن نامہ بر  
 طیب منبعِ خود دلالت می کرد اما لسانِ تعریف بالوجہ روی بہ اخفا و روی  
 بہ اعلان داشت. بہ ہر تقدیر از این فقیر در برابر آن دعوات رسانیدہ می آید.  
 حقّ عزّ و جلّ پردہ غیبت را برانداختہ حقیقتِ محاضرہ ظاہر کند و  
 حجابِ نُکرة را دفع ساختہ گنہ معرفتی دہاد. والسلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۵۷ ﴾

مکتوب خواجہ محمد امین ولی اللہی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

بہ جانب

حضرت ایشان (شاه ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت خواجہ عبید اللہ احرارِ قدس سرّہ در فقراتِ بیتی چند بہ تقریب  
 استحسانِ عدم شعور عارف بہ حضور حقّ سبحانہ و تعالیٰ ایراد فرمودہ اند،  
 چنانچہ پیش از این بہ جنابِ اقدس معروض شدہ بود و حضرت خواجہ

اشارہ ای اجمالیہ بہ کشف معانی آن آیات خود نیز نموده‌اند. چنانچه عرض نموده می‌شود:

داد جاروبی بدستم آن نگار  
گفت زین دریا برانگیز آن غبار  
آب آتش گشت و جاروبم بسوخت  
گفت زین آتش تو جاروبی برآر  
کردم از حیرت سجودی پیش او  
گفت بی ساجد سجودی خوش بیار  
آہ بی ساجد سجودی چون بود  
گفت بی چون: باشد او بی خار خار

افادۂ حضرت خواجہ آنکہ جاروب عبارت از نسبت ذکر است کہ از اولیا بہ طالبی رسد تا بہ سبب مواظبت از غبار التفات بہ غیر حق سبحانہ دل را آزاد گرداند. در حین خلاصی از گرفتاری غیری دل او را شایستگی نصرف جدبہ کہ بہ آتش معبر است، حاصل شود تا بہ نصرف جدبہ از زحمت ہستی موهوم خود آزد گشتہ از نسبت فعل و صفت، بلکہ از نسبت بہ ہستی بہ غیر حق سبحانہ، آزاد گشہ در بحر شہود چنان مستغرق گردد کہ در حین صدور فعل و اتصاف بہ اوصاف موجود بودن بہ وجود نہ فعل او ار فعل حق سبحانہ و نہ صفت او از شہود ذات حق سبحانہ محجوب گرداند. انتہی.

امیدوار است کہ ہر چہ در حالِ راہنہ میسر آید تحقیق این مضمون بروفی اصطلاح عالی بہ حکم وجدان کرامت ترجمان بہ زبانِ قلم فیض رقم مبین شود.

## مکتوب ۱۵۸

به طرف

خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری

در شرح ابیات معروضه‌ای خواجه موصوف

الحمد لله و سلام علی عباده الدین اصطفی دریا عبارت از وجود منبسط است بر هیاکل موجودات که به صفت وحدت خود جمیع موجودات را درگرفته و جاروب عبارت است از ذکر لا اله الا الله که نفی آله‌ای باطله می‌کند، مانند نفی کردن جاروب غبار و خس و خاشاک را از خانه - پس در اول حال اهل ارشاد به نیابت محبوب حقیقی سالکان را به ذکر نفی و اثبات می‌فرمایند برای نفی آله‌ای باطله‌ای چند. در حقیقت حال هیچ باطلی نیست، هر چه هست نوعی از وجود است و جمیع موجودات متلاشی‌اند در وجود حق و ذکر نفی و اثبات دلالت می‌کند بر تمثیل غیری. پس مضمون خطاب اهل ارشاد این باشد که از دریا که نه محل غبار است، غباری باید برانگیخت. پس چون سالک به توحید حقیقی مشرف شد اثبات غیریت از هم پاشید و نفی بیکار گشت و همین است معنی

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت

یعنی تجلی صفت وحدت نفی و اثبات را بیکار ساخت. بعد از آن اهل ارشاد به نیابت محبوب حقیقی فرمودند که مواظبت باید کرد بر شهود وحدت تا رذایل بشریه متلاشی شود و تخلّق باخلاق الله بدست آید. همین است معنی از آتش جاروبی برآر.

چون سالک مغلوبِ توحید بود او را حیرتی درگرفت و آن حیرت  
 مجهود بود که آنجا مظهر به سوی ظاهر محرّد ملانی دارد و بالذات، و  
 همین است معنی سجده. پس از آن مطلوب، فناء الفنا است که شعور  
 به توجّه نباشد و همین است معنی بی ساجد سجودی خوش بیار.  
 اینجا اشکالی بهم رسید که توجّه مستلزم عموم به نفیس خود است. زیرا  
 که نسبیه است بین الشیئین. حلّ این اشکال از جناب حضرت وحده حقیقی  
 فایض شد که منی اشکال خلط علوم حضوری با علم حصولیست و الا علم  
 حضوری ذات شیء است نزدیک ذات و آلهای حضور هم ذات اوست  
 اینجا اتحاد حقیقی است و اثنینی اعتباری، حاتی است بسیط که کثرت  
 نسبت را گنجایش ندارد و اما در حالت نازله به نسبت بین الشیئین و نحو آن  
 تعبیر می توان کرد.

\*

### مکتوب ۱۵۹

به جانب حضرت والد بزرگوار  
 شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

حقیق و معارف آگاه عزیز القدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد  
 عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انصرام  
 مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمستول من جنابه أن یدیم العافیة لنا ولکم.

مکتوب بهجت اسلوب رسید و احوال مرقومه واضح گشت. ان شاء الله تعالی بعد از این مکتوبی در حلّ اکثر اشکالات که اهل زمان را پیش می آید، چه در الهیات چه در سمعیات به روشی مُنَقَّح و مُهَذَّب فرستاده خواهد شد. والسلام.

\*

مکتوب ۱۶۰

به نام

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفِی عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه عزیزالفدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم أن یُدِیْتها لَنَا و لکم رساله ای إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء نیم کاره افتاده است. صحیح ترمذی نزدیک به آخر رسیده است و قصد آن است که بعد ترمذی همین رساله را درس گفته شود. لهذا ریاض نضرة را فرستادن میسر نشد.

در این ایام شرح دیوان ابن فارض بدست آمده که از مسوده ای شرح ثانیه ای صغری استغنا داد. زیرا که تحقیق عربیّه آنجا کما بشغی است و آنچه از تحقیق تصوّفی منظور داریم در دو صفحه می تواند شد. والسلام.

\*

## مکتوب ۱۶۱

به طرف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند.

رقیمه کریمه رسید چون منتهی بود از وفات شیخ محمد ماه سبب تأثیر بلیغ گشت. فی الواقع مرد عظیم المثل بود در محل خود. خدا تلافی تشویش خواطر به صبر جمیل کند. والسلام.

\*

## مکتوب ۱۶۲

به جانب

حافظ جارالله پنجابی رحمته الله

در ایامی که برای حج به دیار عرب رفته بود

احسن الله إلى أخین حافظ جارالله و وصله إلى ما یتمنّاه، اما بعد، یتّضح علی اخینا بعد السلام، إني بحمدالله بعافیة و سلامة فی نفسي و أهلي.

و وصل إليّ مکتوبکم فا طلعتُ علی ما فیہ من مشاقّ تحمّلتموها فی طلب الرجل بارض عمان و لم یتسر لقاءه و لاسمعتم بخبره، فله درکم جزاکم الله خیر الجزاء، فانّ

سعیکم إنما کان لله و فی الله، و لعل هناك سرّاً ستطلعون علیه من بعد، فلا تجتهدوا بعد هذا فی الطلب فان الطلب قد بلغ البالغ، و اعلّموا أنّ الرّجل المطلوب شیخ طوّال أسود اللون فی زی الثّجّار و لبس من المشهور بن بالعلم، إنّما هو خامل مختفی فلا تبغوا فی طلبه اکثر ممّا وقع، و الفقیر دائماً یعتقد الحجّ سعادةً بأنّها من سعادة و یقصدّه القلب و لكنّ كثرة العیال و قلة المال و ضعف الدولة و فقد امن الطريق عائقه عمّا یریده، و إلى الله المشتکی و الله المستعان، و قد فرغتم و الحمد لله من الحجّ و الزیارة فالأولی الآن أن ترجعوا إلى بلادکم فذاک و إلا فاکتّبوا من اخبار الواردين بالحرّمین من العلماء و الصّالحین. و السّلام.

\*

### مکتوب ﴿ ۱۶۳ ﴾

به جانب

**مولوی عاقبت محمود رحمۃ اللہ علیہ**

(پیش امام)

حقایق و معارف آگاہ عزیز القدر شیخ مولوی عاقبت محمود سلّمہ، از فقیر ولی الله عَفی عنه، بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند کہ بعد شهادتین، اعظم ارکان اسلام صلوة است و اوّل ما صدق ترویج اسلام، اقامہ صلوات خمس و سعی در اشاعت آن است. پس لازم شد کہ ائمّہ مساجد و وجهی مقرر کنند کہ گذران ایشان به آن منتظم شود. لهذا بادشاهان عادل در این امر کوشیده اند. به تخصیص مسجد اکبر آبادی تحفه مسجد است. فقیر

نزدیک چهل روز آنجا نماز گزارد و به احوال آن مطّبع شد. امام صالح مواظب بر جماعة، و ادای سنن و اذکار، و دو صد کس، سه صد کس در هر نمازی به ذوق تمام حاضر شوند، و بعد نماز صبح به جمعیت تمام به اهتمام این امام اوراد فتحیات می خواندند و حلقه‌ای به غایت نورانی منعقد می شود.

این امام اگرچه وجهی مقرر دارد اما به سبب دیر طلبی و کمیابی پریشان اوقات است. امیدوار است که تنخواه و وظیفه‌ای مقررهای او گذاره کننده مقرر شود تا ماه به ماه یافته از پریشانی اوقات برآید، و به خاطر جمع مشغول امور خیر گردد، و ثواب این به جریده اعمال حضرت سلطنت اعزها لله و ائدها من عنده عاید گردد و آن عزیز القدر به سبب این سعی حطی وافر بردارند. زیرا که شفاعت گویا زکوة قرب سلاطین و مصاحبت ایشان است. والسلام.

\*\*\*

**تعلیقات:**

**حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
و خانوادہ ایشان**

## فہرست اشخاص خاص خانوادہ

- \* احوال مختصر خانوادہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۳۳
- \* حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ ..... ۴۴۷
- \* آثار حضرت شاہ عبدالرحیم ؒ ..... ۴۵۱
- \* زندگینامہ مختصر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۵۵
- \* نسب نامہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۵۸
- \* فہرست تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۵۹
- \* آثار منسوب بہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۷۳
- \* تلامذہ و مریدین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۴۷۵
- \* حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ ..... ۴۸۱
- \* تصانیف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ ..... ۴۸۴
- \* فہرست آثار حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ ..... ۴۸۵
- \* چند تلامذہ ممتاز حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ ... ۴۹۰
- \* اولاد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ ..... ۴۹۳
- \* حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی ؒ ..... ۴۹۵
- \* اولاد حضرت شاہ رفیع الدین ؒ ..... ۴۹۹
- \* حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ؒ ..... ۵۰۳
- \* اولاد حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ؒ ..... ۵۰۸
- \* حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی ؒ ..... ۵۱۱
- \* تجزیہ افکار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۵۱۳
- \* مطابعت تحلیلی افکار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ..... ۵۲۵
- \* مصادر و مراجع ..... ۵۳۱

## احوال مختصر خانواده حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱)

از شجره نسب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ که در بعضی منابع مضبوط است، چنین بدست می آید که تا حضرت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی و دو واسطه می باشد. مولوی نورالحسن راشد کاندلوی در مقاله ای درباره شجره خانوادگی شاه ولی الله به تفصیل بحثی نموده است که در مجله فکر و نظر چاپ اسلام آباد منتشر گردیده است و برای اطلاعات بیشتری در این زمینه باید به این مقاله رجوع کرد. اولین شخص و مورث اعلی این خانواده که از یمن وارد هند شد، شیخ شمس الدین فاروقی است. در مقطعی از تاریخ، این خانواده در روهتک (واقع در ایالت هریانه کنونی) سکنا گزید و منصب قضا و افتاء آن تا چهار صد سال متعلق به این خانواده بود.

حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ احوال اجمالی بعضی از خانواده خود را در الامداد فی مآثر الأجداد، العطیة الصمدیة فی أنفاس المحمدیة، و أنفاس العارفين نوشته است.

شیخ وجیه الدین یکی از فرزندان شیخ شمس الدین هنگامی دوران حکومت اورنگزیب عالمگیر (۱۰۶۹ هـ / ۱۶۵۹ م - ۱۱۱۸ هـ / ۱۷۰۷ م)

---

۱- حضرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ این احوال خانواده از وسایل مختلف جمع آوری فرموده بودند در آن بیاضی هم بود که در قصبه پهلوت (مظفرنگر - اترپردیش) از آقای فرحت الله دستیاب شده بود. از آن دفتر ایشان خاطراتی چند در یک دفترچه نقل فرموده بودند. من آن یادداشتها را به طریق خود ترتیب داده ام. بعضی اقتباسات از کتب دیگر هم فراهم شده اند. (نثار احمد فاروقی)

به شاهجهان آباد (دهلی) منتقل شد. رحیم بخش می‌گوید که در سال ۱۰۶۹ هجری روبرویی مسلحانه که مابین اورنگ‌زیب و برادرش شاه شجاع در جایی به نام کهجوه روی داد، شیخ وجیه‌الدین از طرف اورنگ‌زیب در آن شرکت نمود<sup>(۱)</sup>. او با دختر شیخ رفیع‌الدین رحمه الله بن قطب‌العالم بن شیخ عبدالعزیز<sup>(۲)</sup> ازدواج کرد. شیخ رفیع‌الدین از محضر حضرت خواجه باقی بالله نقشبندی رحمه الله (م: ۲۵ جمادی‌الثانی ۱۰۱۲ هـ) کسب فیض کرده بود و هم در خدمت پدر خود شیخ قطب‌العالم علوم ظاهری و باطنی را کسب نموده بود.

شیخ رفیع‌الدین رحمه الله بعد از وفات زن اول، با دختر شیخ محمد عارف بن شیخ عبدالغفور اعظم‌پوری عقد نکاح ثانی بست. در این مراسم ازدواج حضرت خواجه باقی بالله رحمه الله هم به اعظم‌پور باسنة (نزد بچهرائیون) تشریف برده بودند. مادر بزرگ شاه ولی الله دهلوی رحمه الله دختر همین شیخ محمد عارف بود<sup>(۳)</sup>.

شیخ وجیه‌الدین در قصبه هندیا واقع در صوبه مالوه دوران روبرویی با رهنان شهید شد و او را همانجا به خاک سپردند. او سه فرزند داشت:

۱- رحیم بخش، حیات ولی، ص ۴۹.

۲- شیخ عبدالعزیز چشتی رحمه الله را اکثر تذکره‌نگاران شیخ عبدالعزیز شکرپور نوشته‌اند، ایشان شیخ عبدالعزیز کشکی نیز خوانده می‌شوند. بعضی از تذکره‌نویسان می‌گویند که ایشان از شیخ عبدالعزیز شکرپور شخصیت مختلف هستند. وفات ایشان ۶ جمادی‌الثانی ۹۷۶ هـ (یا ۹۷۵ هـ) واقع شد (حیات ولی، ص ۸۶). از یادگار اهل چشت، تاریخ ۹۷۵ هجری و از «ذره‌ناچیر» ۹۷۶ هجری بر می‌آید. درسمای «ذره‌ناچیر» این است که شیخ در نامه‌های خود کثراً اینطور می‌نوشتند: «ار ذره‌ناچیر عبدالعزیز...». ۳- حیات ولی، ص ۶۹.

۱- شیخ ابوالرضا محمد که در ۱۷ محرم الحرام ۱۱۰۱ هـ / ۳۰ اکتبر ۱۶۸۹ م فوت کرد<sup>(۱)</sup>. ماده تاریخ «آفتاب حقیقت» است، ولی از این ماده تاریخ ۱۱۰۲ هجری برمی آید و قدما ارزش الف ممدوده را دو هم حساب می کردند و از آنرو از این ماده تاریخ ۱۱۰۳ هجری برمی آید. اسم یکی از فرزندان او فخر عالم آمده است که در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م رحلت کرد<sup>(۲)</sup>. پسر دیگر رضا حسین بود که بابی بی نعمت دختر شیخ مفیض الله ازدواج کرد. شیخ رضا حسین در لاهور درگذشت و نسل او ادامه پیدا نکرد.

۲- شیخ عبدالحکیم لاولد فوت شدند. گورهای شیخ ابوالرضا محمد و شیخ عبدالحکیم در آن منطقه در دهلوی بود که محله نو خوانده می شد. این در دهلوی کهنه متصل موضع فیروزپور بود. در همینجا قبر پدر مولوی نورالله موسوم به معین الدین بود. اکنون این مقام به عنوان کاکانگر (دهلی نو) یاد می شود.

۳- شیخ عبدالرحیم رحمه الله. ایشان پدر گرامی شاه ولی الله رحمه الله هستند. تولد ایشان به گمان غالب در سال ۱۰۵۴ هـ / ۱۶۴۴ م شد. رحیم بخش می نویسد که "آنوقت شهنشاه اورنگ زیب عالمگیر سریر آرای سلطنت بود". ولی این درست نیست، این دوره شاهجهانی بود.

زمان تحصیلات مقدماتی شیخ عبدالرحیم رحمه الله در شهر آگره بسر شد که ایشان آنجا از میرزا محمد زاهد هروی شرح مواقف و غیره در کتب کلامیه آموختند. چندین کتاب از برادر کلان خویش، شیخ ابوالرضا محمد

۱- حیات ولی، ص ۲۰۷.

۲- همان، ص ۲۲۳.

خواندند. گذشته از این از خواجه خُرد رحمه الله، سید عبدالله رحمه الله و خواجه ابوالقاسم نیز فیضیاب شدند.

اولین عقد نکاح شاه عبدالرحیم رحمه الله در خانواده جدّ مادری ایشان شده بود. از آن شیخ صلاح الدّین متولّد شدند. وفات این همسرشان وقتی بعد از سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م واقع شد.

دومین عقد نکاح به عمر ۵۲ سال با فخرالنساء بنت شیخ محمد پهلّتی شد که پدر بزرگ شاه محمد عاشق پهلّتی رحمه الله جامع این مکتوبات هستند. از بطن همسر دومین دو پسر متولّد شدند.

(۱) حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمه الله: تولّد در روز چهارشنبه ۴ شوال ۱۱۱۴ هـ / ۲۱ فوریه ۱۷۰۳ م و وفات در سال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ هـ / ۲۰ اوت ۱۷۶۲ م.

(۲) حضرت شاه اهل الله <sup>(۱)</sup>: (۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۸ م - ۱۱۸۷ هـ / ۴ - ۱۷۷۳ م). احوال فرزندان شاه ولی الله رحمه الله در اوراق آینده مفصلاً به تذکر آورده خواهد شد.

یکی از فرزندان شاه اهل الله رحمه الله، شاه مقرب الله بود، نام عرفی ایشان «میان مهکو جیو» بود. پسر دومین معظم الله عرف مولوی محمد بود،

۱- در دحیره مؤسسه تحقیقات عربی و فارسی مولانا آزاد راجستان (تونک) یک تفسیر قرآن است (وراق ۱۲۶، ۱۷ سطری) که آن را تصنیف شاه اهل الله دهلوی گفته‌اند گذشته از این مختصر هدایة العفه للمرعبانى، مختصر فى العقه والعقاید (فارسی) و مختصر فى الطب نیز تألیقات ایشانند که نسخه‌های آنها در تونک است. (حزبة المخطوطات، مؤسسه تحقیقات عربی و فارسی مولان آزاد راجستان، تونک، ص ۴-۲۲۳) یک تألیف دیگری شاه اهل الله رحمه الله، احسن المسائل در چاپخانه فاروقی، دهلی در سال ۱۳۴۵ هجری چاپ شده بود (صفحات ۳۷۲) این ترجمه کترالدقائق است. یک تألیف دیگر در مجموعه رسائل تسمه به عنوان نصایح و وظائف شامل است. (قاموس الکب، ج ۱، ص ۱۰۶۵).

عقد نکاح ایشان با فاطمه دختر شیخ محمد فائق، پسر شاه محمد پهلوی رحمه الله شده بود. از این خانم، دو پسر و یک دختر متولد شدند:

۱- محمد مکرم، ۲- محمد محتشم و ۳- أمّة العزیز (دختر).

محمد مکرم و أمّة العزیز لا ولد ماندند. عقد نکاح محمد محتشم با مسماة أمّة الغفور دختر شاه محمد اسحق دهلوی رحمه الله شد. از بطن آن عبدالرحمن متولد شدند. ایشان در مکه مکرمه سکنی گزیدند.

نخستین عروسی شاه ولی الله رحمه الله در خانواده جدّ مادری ایشان (صدیقی) از دختر خال ایشان شاه عبیدالله، به نام أمّة الرحیم، در موضع پهلوت، ضلع مظفرنگر در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م شد. از شکم ایشان پسر کلان شاه صاحب شیخ محمد تولد شدند، مسماة صبیحه، دختر مولوی نورالله بدهانوی رحمه الله به ایشان منسوب شدند. فرزندی به ایشان نزیاید. شیخ محمد در قصبه بدهانه (ضلع مظفرنگر) در سال ۱۲۰۸ هـ / ۱۷۹۳-۴ م فوت کردند<sup>(۱)</sup>. همانجا در مسجد کلان مدفون هستند. تاریخ وفات از «دخل فی الجنة» برمی آید.

عقد دومین شاه ولی الله رحمه الله با مسماة بی بی ارادت دختر سید ثناءالله رحمه الله در ولایت سونی پت شد. این خانم از سادات حسینی بودند. از شکم ایشان نه فرزند تولد شدند که تفصیل آن در شجره خانواده دیده شود. از ایشان چهار فرزند در چهار دانگ عالم معروف و مشهور شدند.

۱- عبدالقیوم مظاهری در الامام شاه ولی الله، ورق ۱۰۹، نوشته اند که "در مسجد جامع بدهانه دفن شدند و همانجا مزار هر دو پسر ایشان نیز هست" این را به حواله مقالات طریقت، ورق ۱۴ نوشته است.

(۱) حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، تولدشان به ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ هـ / ۱۳ کتبر ۱۷۴۶ م، به شب جمعه واقع شد. بدین جهت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ هر سال در شب ۲۵ رمضان اهتمام ختم قرآن شریف می کردند و بعد از آن به طور تبرک شیرینی تقسیم می کردند. همسر ایشان، حبیبه، دختر شاه ثورالله بدهانوی رحمۃ اللہ علیہ بودند. وفات شاه عبدالعزیز بروز یکشنبه تاریخ ۷ شوال ۱۲۳۹ هـ / ۶ ژوئن ۱۸۲۴ م، بعد از نماز فجر واقع شد.

(۲) شاه رفیع الدین عبدالوهاب، وفات یکشنبه ۶ شوال ۱۲۳۳ هجری مطابق ۹ اوت ۱۸۱۸ م.

(۳) شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۹ رجب ۱۲۳۰ هـ / ۲۸ ژوئن ۱۸۱۵ م. ترجمه قرآن ایشان «موضح القرآن» (۱۲۰۵ هـ) مشهور عالم است.

(۴) شاه عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ، عقد ایشان با خانم فضیلت، دختر مولوی علاء الدین پهلتنی بسته شد که از شکمش فرزندی به نام شاه محمد اسمعیل (شهید بالاکوت) و دو دختر بودند. نخستین دختر رقیه بودند و لاولد ماندند. دومین بی بی کثوم با فرزند شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ محمد موسی ازدواج یافتند.

مولوی محمد اسمعیل شهید رحمۃ اللہ علیہ کوچکتر از هر دو خواهر خود بودند یک فرزند ایشان محمد عمر بودند و عقد نکاح ایشان به فاطمه، دختر مولانا عبدالحی بدهانوی شد. پسری نزایید. وفات محمد عمر به تاریخ ۱۲۶۸ هـ / ۲-۱۸۵۱ م واقع شد. از «داغ جگرم» تاریخ وفات بر می آید.

فاضله بی، دختر بی بی کثوم، دو دختر به نام أمّة الرّحمن و أمّة الغفار یادگار گذاشتند. مؤخر الذکر دختری زایید که با مولوی محمد یوسف بن مولوی عبدالقیوم منسوب بودند.

دوّمین نوه بی بی کلثوم أمّة الرّحمن پیوه شده بود. ایشان در دهلوی زندگی می کردند. یک فرزند ایشان سیّد محمّد عمر بودند.

یکی از دختران حضرت شاه عبدالقادر رحمه الله مسمّاء بی بی زینب بودند که یک نوه به نام محمّد عمر داشتند. نام مادر محمّد عمر جمیله بود که همسر محمّد مصطفی بن شاه رفیع الدّین رحمه الله بودند. ایشان در زمان حیات مادر و پدر خود فوت شدند.

حضرت شاه رفیع الدّین رحمه الله سه ازدواج کرده بودند. همسر اوّلین ایشان مسمّاء عارفه، دختر خال ایشان بودند. ایشان از خانواده ساداتِ سونی پت بودند از شکم ایشان پنج پسر و یک دختر تولّد شدند<sup>(۱)</sup>. ۱- محمّد عیسی، ۲- مخصوص الله، ۳- محمّد مصطفی، ۴- محمّد حسین، ۵- محمّد موسی و ۶- أمّة الله (دختر).

عروسی أمّة الله در خانواده ساداتِ سونی پت شده بود. دو فرزند ایشان به نام سیّد ناصر الدّین، سیّد نصیر الدّین بودند که آخر الذکر داماد شاه محمّد اسحق دهلوی بودند. فرزند سیّد ناصر الدّین، سیّد معز الدّین بود که فرزند ایشان سیّد ظهیر الدّین ولی اللّهی شدند و احیای مدرسه رحیمیه شاه ولی الله کردند و چندی از آثار ایشان را چاپ هم کردند.

از همسر دوّمین شاه رفیع الدّین سه دختر به جهان آمدند. دو دختر در زندگی پدرشان فوت شده بودند. یک دختر بی بی صفیه حیات ماندند. ایشان به مکه معظمه هجرت فرمودند. ایشان ازدواج نکردند. در

۱- شادروان مولانا محمّد ثانی حسنی در بیاضی که ملکیت ایشان بود، چنین نوشته اند: "حضرت شاه رفیع الدّین رحمه الله شش فرزند داشتند. مولوی مخصوص الله و مولوی موسی و غیره و بعد از ایشان پسر نیست ولی نام پسر ششمین معلوم نشد." (اضافه از یادداشت حضرت مولانا نسیم احمد قریدی رحمه الله، مرقومه ۲۹ ژانویه ۱۹۶۸ م در لکهنو).

مکه معظمه چشم از جهان بر بستند.

سومین همسر مسمّاء کَلُو بودند. از ایشان پسری بود به نام محمد حسن که عروسی آن با اُمّة الرّحمن دختر فضل الله، ساکن پهلّت شده بود. پسر پسر و نوّه ایشان حیات بودند و دو فرزند ایشان مسمّاء تقیه و تقیه بودند. اوّل الذکر نازا فوت شدند. دو فرزند مسمّاء تقیه عبدالرحمن و عبدالوهاب بودند.

فرزند شاه رفیع الدّین رحمه الله، مولوی محمد عیسی در حیات پدر و مادر خود فوت شده بودند. عروسی ایشان با خانم زیب النساء، دختر شاه عبدالعزیز محدث رحمه الله شده بود.

محمد حسین لاولد فوت کرد. عقد نکاح ایشان با خانم رقیّه خواهر شاه محمد اسمعیل شده بود. نکاح مولوی محمد مصطفی فرزند شاه رفیع الدّین با بی بی زینب (دختر شاه عبدالقادر) شد و از شکمش مولوی محمد یحیی متولّد شد.

مولوی محمد موسی دو ازدواج کردند. نحسین عقد با بی بی کلثوم (همشیر شاه محمد اسمعیل شهید رحمه الله) شد و دختری فاضله بی بی یادگار ماند. بی بی کلثوم و مولانا محمد اسمعیل، هر دو در پهلّت (مظفرنگر) در خانه جدّ مادری خویش مولوی علاء الدّین پهلّی، متولّد شدند.

دومین نکاح محمد موسی (فرزند شاه رفیع الدّین) با مسمّاء اُمّة السّلام شد که از خانواده سادات سونی پت بودند. فرزندی از ایشان به نام عبدالسّلام بدنیا آمد.

عروسی مولانا مخصوص الله با دختر خال ایشان اُمّة العزیز شد، و از ایشان دو دختر متولّد شدند. بی بی نعمت که عقد نکاح ایشان

با میان رضا حسین فرزند ابوالرضا محمد شده بود. این خانم در حیات پدر و مادر و شوهر خود فوت کرده بودند.

نکاح دومین دختر مسمّاء أمّة القادر با میان ابوالقاسم شد که از فرزندان دختری مولوی مخصوص الله بود. مسمّاء أمّة القادر، نوه مسمّاء محمودی به طور یادگار گذاشتند این خاتم در شاهجهان آباد دهلوی زندگی می کرد. عروسی مسمّاء أمّة الله با حافظ نجم الدین ساکن سونی پت شد که از نوه های شاه رفیع الدین رحمته الله بود. از ایشان دو پسر: ۱- سیّد ناصر الدین و ۲- سیّد نفیس الدین و ۳- یک دختر شاکره متولد شدند.

عقد ناصر الدین با بی بی راحت شد. از ایشان دو پسر: ۱- معین الدین و ۲- فقیر الدین و ۳- یک دختر نصیره بی بی بدنیا آمدند.

نکاح نصیره بی بی در خانواده حضرت شیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی رحمته الله شده بود. او، بعد از سال ۱۸۵۷ م به مدینه منوره هجرت کرده بود. یک فرزندش به نام نصیر احمد هم در مدینه منوره بود و باش داشت.

عروسی میان نصیر الدین با مسمّاء أمّة الغفار دختر مسمّاء فاضله (دختر مولوی شیخ محمد) شد. عقد دومین با دختر بزرگ شاه محمد اسحق، مسمّاء خدیجه شده بود. سیّد نصیر الدین رهبری نهضت جهاد حضرت سیّد احمد شهید رای بریلوی رحمته الله نیز کرده بود. حضرت حاجی امداد الله فاروقی مهاجر مکی رحمته الله اولین بیعت در سلسله نقشبندیه بر دست ایشان کرده بودند.

سیّد نصیر الدین، دو فرزند داشتند، یکی سیّد عبدالله و دوم سیّد عبدالحکیم. سیّد عبدالله، در سفر حجاز، در دریا غرق شده بود. سیّد عبدالحکیم در بیماری و بایی اسهال زحمت دیده، در مکه مکرمه فوت کرد

عقد مسماة شاکره با سید باقر علی بسته شده بود و او چهار فرزند داشت:  
 ۱- ابوالقاسم (که أمة القادر بنت مولوی مخصوص الله به او منسوب بود و او  
 در حیات شوهر خود فوت کرده بود)، ۲- جعفر، ۳- علی نقی، ۴- علی نقی،  
 ۵- دختر سکیه. آنها همه در سونی پت زندگی می کردند. سکیه در  
 سکندره فوت کرد.

عروسی حضرت شاه عبدالعزیز محدث رحمته الله با مسماة حبیبه بنت شاه  
 نورالله بدهانوی رحمته الله شد، همه فرزندانشان در زندگی ایشان فوت شده  
 بودند و دو نوه در پسماندگان باقی مانده بودند. یکی شاه محمد اسحق<sup>(۱)</sup> و  
 دومی شاه محمد یعقوب<sup>(۲)</sup>.

یک فرزند شاه عبدالعزیز رحمته الله به نام قطب الدین در سن دوازده سالگی  
 فوت کرد. دومین پسر زین الدین نیز در کودکی فوت شده بودند. یک دختر  
 مریم بود. عقدش با شاه عبدالحی بدهانوی شد، و بازا ماندند. دختر دومین،  
 رحمت النساء با محمد عیسی پسر شاه رفیع الدین رحمته الله منسوب شد. و هم در

۱- به تاریخ ۸ دی لحجه ۱۱۹۶ / ۱۴ نوامبر ۱۷۸۲ م تولد کرده بود. هر دو برادر، در ۱۲۵۸ هـ /  
 ۱۸۴۲-۳ م به مکه معظمه هجرت کردند و آنجا بر جوار حرم شریف، فیضان درس حدیث را  
 ادامه دادند ۲۷ رجب ۱۲۶۲ هجری مطابق ۲۱ ژوئیه ۱۸۴۶ م بر روز دوشنبه به حالت صوم و  
 روزه داری، در سهال و بایی رحمت دیده، فوت کرد. نزد آرامگاه ام المؤمنین حضرت خدیجه  
 رضی الله عنها مدفون شد

۲- او به تاریخ ۲۸ ذی لحجه ۱۲۰۰ هجری مطابق ۲۲ اکبر ۱۷۸۶ میلادی متولد شده بود. او  
 هم در روز جمعه ۲۸ ذی قعد ۱۲۸۲ هجری مطابق ۱۴ آوریل ۱۸۶۶ میلادی در مکه مکرمه  
 چشم از جهان پرست. شاه عبدالحی بدهانوی رحمته الله بعد از فوت شدن همسر خود مریم بنت شاه  
 عبدالعزیز رحمته الله با مبارک بیگم دختر محمد افصل (خواهر شاه محمد اسحق) عقد ثانی بسته بود.  
 مسماة مبارک بعد از دو سال عروسی در سال ۱۲۴۳ هجری مطابق با سال ۱۸۲۷ میلادی  
 فوت شد. پسری نگذاشته.

سال ۱۲۳۶ هـ / ۲۱ - ۱۸۲۰ م فوت کرد. فرزندی نداشت. دختر کلان عائشه بود که با محمد افضل ازدواج کرد. او یک فرد همین خانواده بود. پنج پست بالا، سلسله نسب او با شجره خانواده شاه ولی الله رحمته الله علیه می پیوندد.

محمد افضل بن شاه احمد بن شیخ محمد بن اسمعیل بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قادن. منصور بن احمد در روهتک (هریانه) می ماندند.

مولوی محمد یعقوب، بیرون از خانواده خود، چندین ازدواج کرد. اولین ازدواج همراه با سکینه دختر مرزا جان سوداگر بود، دومین با مسماء ظهورن، دختر کُلو خاکروب بود. کُلو اسلام پذیرفته بود و نامش عبداللّٰه کرده بودند. او به مکه معظمه رفت و همانجا فوت کرد.

از شکم مسماء ظهورن، دختری (فاطمه) تولد کرده بود. ظهورن نیز در مکه معظمه فوت کرد. عقد فاطمه با مرزا امیر بیگ پسر مرزا مراد شده بود. از او پسری خلیل الرحمن بود که عروسی آن با دختر نظیر بیگ شد که عموی خلیل الرحمن بود. پسرش حبیب الرحمن شد. تولد مرزا امیر بیگ در سردنه میروت بود.

از همسر شاه محمد اسحق لادلی بیگم دختر نذر علی عباسی چند فرزند زاییدند و اکثر در عین حیات و فوت شدند. سه دختر باقی ماندند.

عروسی دختر کلان خدیجه با مولوی نصیرالدین (نوه شاه رفیع الدین رحمته الله علیه) شده بود. شوی او فوت کرد و او به مکه معظمه رفته بود و همانجا درود بجهان گفت.

عقد دختر دوم امه الغفور با حافظ محمد محتشم شد. فرزندشان عبدالرحمن در مکه معظمه زندگی می کردند. امه الغفور نیز در مکه فوت شد.

دختر خُرد اُمّة الرّحیم با مولانا عبدالقیوم بُدهانوی (پسر شاه عبدالحی بُدهانوی) ازدواج کرد. دو فرزند ایشان محمّد یوسف و حافظ ابراهیم و یک دختر سائره بودند.

مولوی عبدالقیوم بُدهانوی در سال ۱۲۳۱ هـ / ۶-۱۸۱۵ م، متولّد شده بود. نام تاریخی او، غلام نقی و ظهور احسان است. او در بهوپال زندگی کرد. نواب سکندر جهان بیگم، قصبه هتوره پرگنه چتاری، وی را به طور جاگیر داده بود. همسرش در ماه رمضان در بهوپال فوت کرد.

مادر اُمّة الرّحیم، لادلی بیگم، دختر میان نذر علی عباسی بود. او هم در اولاد شیخ عبدالعزیز رحمه الله بود.

شاه محمّد اسحق دو پسر داشت: ۱- محمّد سلیمان در سن ۸ سالگی فوت کرد، ۲- محمّد یوسف چهار ساله بود که فوت کرد.

یک عقد شاه صاحب رحمه الله با مسمّاة سعیده بیگم شده بود. او از دین برهمن بود. با احازة پدرش، او را مسلمان کرده بود و از او دختری به نام سکینه تولّد یافت که در زمان شیرخوارگی فوت کرد. صالح بن کریم الله شیر مادرش را خورد کریم الله مملوک شاه محمّد اسحق بود. شاه صاحب رحمه الله هر دو را آزاد کرده بود و در آسودگی زندگی می کرد.

سعیده بیگم همسر شاه محمّد اسحق در برگشت سفر حج در شهر اندور فوت کرد. گورش در منطقه پایگاه ارتش نواب غفور خان (اندور) بود.

مولانا نورالله بُدهانوی رحمه الله که از مکتوب الیهم شاه ولی الله رحمه الله است احوال خانوده اش این طور است که مورث اعلی مولوی معین الدّین دو پسر و یک دختر داشت: ۱- شاه نورالله، ۲- حافظ فقیرالله، و ۳- عائشه.

نکاح عائشه با شیخ علیم الدین شد. عروسی شاه نورالله با زمیره دختر شمس الحق شد او اهل پُهلِت بود و منزلش همینجا بود ولی بعضی معرّزین بُدهانه با او خیلی عقیدت داشتند و بدین جهت او در بُدهانه سکنی گزیده بود. راجع به اقامت او که آنجا اختیار کرده بود، کسی تاریخش این طور جُسته بود:

ای آمدنت باعث آبادی ما (= ۱۱۳۸ هـ)

همسرش در حدّات او فوت شده بود. چهار پسر و سه دختر این طور بودند:  
 ۱- عطاءالله، ۲- هبة الله، ۳- عطیة الله، ۴- فضل الله، ۵- ملیحه، ۶- صبیحه، و ۷- حبیبه.

میان هبة الله در بُدهانه تولّد شد. در قافله حج سیّد احمد شهید همراه ایشان بود به سن هفتاد سال رسیده در کلکته فوت کرد و در ویلایی منشی امین الدین مدفون شد. عروسی اش با مسمّاة ذکیه دختر شیخ علیم الدین شد که نوه مسمّاة عائشه خواهر شاه نورالله رحمته بود.

شیخ هبة الله فرزندی مولوی عبدالحی بُدهانوی رحمته و یک دختر واجده داشت. سوّمین عقد مولوی عبدالحی با مسمّاة واصله دختر شیخ فضل الله شد. سه دختر و یک پسر در اولاد او بودند. ۱- عانده، ۲- عائشه که در سه سالگی در سفر حج فوت کرد، و ۳- فاطمه، عروسی او با فرزند شاه محمّد اسمعیل مسمّی شاه محمّد عمر شده بود. در مکه معظمه فوت کرد و نازا بود.

مولوی عبدالقیوم بُدهانوی پسر مولوی عبدالحی بُدهانوی رحمته، به تاریخ ۱۹ صفر ۱۲۳۱ هـ / ۲۵ ژانویه ۱۸۱۶ م بروز شنبه متولّد شد. نام تاریخی وی «غلام نقی» است. نکاح او با أمّة الرّحیم دختر شاه محمّد اسحق شده بود.

۱- محمد یوسف، ۲- محمد ابراهیم، و ۳- سائرہ، سہ پسر و دختر از جملہ فرزندانش بودند.

عقد ملیحہ، دختر مولوی نورالله بدھانوی رحمۃ اللہ علیہ، با مولوی علاءالدین پسر علم الدین شد. دو دختر - مسماء بتول و فضیلت زاییدہ شدند. دومین دختر مولوی نورالله رحمۃ اللہ علیہ، صبیحہ با فرزند کلان حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ منسوب شد. او اولادی نداشت. نکاح دختر سوم حبیبہ با حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ شد.

عروسی خواہر شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ مسماء عائشہ با شیخ علم الدین شدہ بود. از او یک پسر علاءالدین و سہ دختر - ۱- سعیدہ، ۲- صالحہ، ۳- ذکیہ متولد شدند. ہمسر مولوی علاءالدین ملیحہ، دختر شاه نورالله بدھانوی رحمۃ اللہ علیہ بود.

این یک خاکہ مختصر از احوال خانوادہ حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ است. کنود ما قدری ز احوال پدر بزرگوار حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ مسمی حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ خواہیم نوشت و بعد ز آن یک خاکہ سوانحی حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و تراجم چہار فرزندان گرامی ایشان را نقل خواہیم کرد.

## حضرت شاه عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا نسیم احمد فریدی علیہ الرحمہ نوشته است:  
 "اندازہ و قیاس ذہن و فکر حضرت شاه ولی الله محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 بہ طور کلی نمی توان کرد تا وقتی کہ از معاشرت و خانوادہ بالخصوص  
 از شخصیت سیرت ساز پدر بزرگوارش بہ خوبی آگاہی نباشد" (۱).  
 حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ خودش، راجع بہ احوال و ملفوظات وی در  
 بَوَارِقُ الْوَلَايَةِ کہ در أَنفَاسُ الْعَارِفِينَ شامل است، نوشت. پدرش شیخ  
 وجیہ الدین فاروقی سرہنگ پیشہ بود و از خدمت مستعفی شدہ بود، ولی  
 یک بار وی را در رویا درجات بلند شہدا نمودند، پس او در آرزویی  
 شہادت مکرراً در فوج استخدام نمود و سوی جنوب ہند حرکت کرد.  
 چون با برہان پور رسید، الہامش شد کہ شہادت گاہ را عقب گذاشتہ است،  
 از آنجا برگشت و نزد قصبہ ہندیا، برای دفاع یک کاروان تاجران  
 باقطاع الطريقان جنگیدہ بہ شہادت رسید.  
 شیخ رفیع الدین محمد نوہ شیخ عبدالعزیز شکر بار رحمۃ اللہ علیہ، جد مادری او  
 بود. پدر مؤخر الذکر شیخ قطب العالم بود. حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ در  
 ابتدای سلوک، در خانقاہ او اقامت داشتہ تحصیلات کردہ بود. این اشارہ او  
 بود کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بہ بخارا رفتہ از خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نسبت  
 طریقہ نقشبندیہ بگرفت. شیخ رفیع الدین در خدمت حضرت خواجہ  
 باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بود و از رفقای حصوصی او بود.

دومین نکاح شیخ رفیع الدین با دختر شیخ محمد عارف فرزند شیخ عبدالغفور اعظم پوری (خلیفه حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی رحمته) شد و برای شرکت جُستن در آن، حضرت باقی بالله رحمته اعظم پور باسته تشریف برده بود. این مقام نزد موضع بچهرائیون (صلع امرویه) واقع است. اینجا، مردم از راه دور و دراز برای ملاق با خواجه آمده بودند حضرت شاه ولی الله رحمته می نویسد:

"چون صوفیای آن دیار، درباره تشریف آوردن خواجه شنیدند. همه آنها جمع شدند و در دایره صد مربع فرسنگ آن دیار صوفیای بوده باشد که آنجا حضوری نداشته باشد و مجلسی چنان عجیبی برپا شد که گاهی شنیده نشده بود" (۱).

"جدّه مادری حضرت شاه عبدالرحیم رحمته، همین دختر شیخ محمد عارف بود. حضرت شاه عبدالرحیم رحمته در حدود (۱۰۵۴/۵ - ۱۶۴۴ م) متولد شد از رسایل ابتدایی لغت عربی تا شرح عقاید و حاشیه خیالی، از برادرش شیخ ابوالرضا خواند و چند دیگر کتب از میرزاهد هروی خواند" (۲). ایشان چندین درس از حضرت خواجه خرد رحمته (فرزند حضرت خواجه باقی بالله رحمته) نیز خواندند.

۱- أنفاس العارفين (اردو)، ورق ۲۵۹

۲- أنفاس العارفين (اردو)، میر مولانا فریدی. تذکره حضرت شاه عبدالرحیم رحمته، ص ۶۵. میرزاهد هروی در لشکر و رنگریز عالمگیر، محتسب بود. در آگره زندگی می کرد - حضرت شاه عبدالرحیم رحمته نیز در همان زمان با پدر خود در آگره بسر می برد. او از میرزاهد درسی معقولات و علم کلام آموخت، شرح مواقف هم در خدمت او خوانده بود. میرزاهد در سال ۱۱۰۱/۵ - ۱۶۹۰ م در کابل فوت کرد

به اشاره خواجه خُرد رحمه الله به دست حافظ سید عبدالله اکبر آبادی (خلیفه حضرت شیخ آدم بنوری رحمه الله) در طریق نقشبندیه مجددیه بیعت کردند و ز خلافت و اجازت نیز سرافراز شدند. حافظ عبدالله باشندۀ کهری (منطقه بارهه) بودند. در طلب فیوض باطنی نزد شیخ ادریس قادری سامانی، سامانه (پنجاب) رسیدند و از او بیعت کردند. بعد از مرگ ایشان از شیخ آدم بنوری رحمه الله فیض یافته بودند. سید عبدالله در آگره فوت کرد و همانجا در گورِ غریبان دفن شدند. نشان قبر در همان زمان ختم شده بود. در آگره چندی در خدمت خلیفه ابوالقاسم ابوالعلانی (م: رمضان ۱۰۸۹ هـ / اکتبر ۱۶۷۸ م) بودند. از آن هم خلافت و اجازت یافته بودند. بعد آمدن از آگره در دهلی، حضرت شاه عبدالرحیم رحمه الله از صحبت خواجه خُرد رحمه الله فیض وافر یافته بودند. در زمان اقامت در آگره، شاه عبدالرحیم رحمه الله کار تألیف و مراجعت فتاوی عالمگیری نیز آغاز کردند ولی خلیفه ابوالقاسم از ایشان گفت که کار این وظیفه گرفتن را ترک کنید. ایشان عرض کردند که اگر ترک می‌کنم مادر گرامی ناخوش خواهد شد، شما چنان دعا فرمایید که این وظیفه خود به خود ترک شود. همچنین شد که حضرت شاه صاحب رحمه الله در أنفاس العارفین به تفصیل آن پرداخته‌اند. در آگره یک بزرگ دیگر، سید عظمت الله اکبر آبادی رحمه الله (م: ۴ ربیع الاول ۱۰۸۴ هـ / ۱۹ ژوئن ۱۶۷۳ م) به سلسله قادریه چشتیه، سهروردیه و شطاریه بیعت می‌کردند. از او هم خرقه خلافت یافتند. از همسر اولین حضرت شاه عبدالرحیم رحمه الله فرزندی صلاح الدین متولد شد. بعد از فوت شدن همسرش، ایشان در سن پنجاه و دو سالگی دومین عقد با فخر النساء دختر حضرت شیخ محمد پهلوی رحمه الله کردند. از شکمش حضرت شاه ولی الله رحمه الله و شاه اهل الله رحمه الله متولد شدند.

عدد خلفا و مریدین شاه عبدالرحیم رحمه الله زید بود که بعضی از آنها عبارتند از:

- ۱- حضرت شیخ محمد پهلتنی رحمه الله (م: ۸ جمادی الاولی ۱۱۲۵ هـ / ۲۲ مه ۱۷۱۳ م) ایشان جد مادری حضرت شاه ولی الله رحمه الله و جد جامع مکتوبات شیخ محمد عاشق پهلتنی رحمه الله هستند. درباره احوال ایشان شاه ولی الله رحمه الله رساله‌ای به عنوان العطیة الصمدیة فی أنفاس المحمدیة نیز نوشته بود. روضه ایشان در پهلتن است.
- ۲- حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمه الله.
- ۳- شاه زین العابدین بن شیخ یحیی بن شیخ احمد سرهندی رحمه الله (م: ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۵ م).
- ۴- شیخ حسام الدین انصاری نایزید بن شیخ بدیع الدین سهارنپوری. ایشان در سال ۱۱۰۶ هـ / ۵-۱۶۹۴ م رساله‌ای به عنوان مرافض الروافض نوشته بودند که در ردّ شیعیّت است. نسخه خطی آن در کتابخانه مدرسه مظاهر العلوم سهارنپور است.
- ۵- شاه عمید الله پهلتنی رحمه الله.
- ۶- شاه حسیب الله پهلتنی. هر دو خال شاه ولی الله رحمه الله هستند و گور ایشان در پهلتن موجود است.
- ۷- شیخ عبدالوهاب پهلتنی (جد مادری شاه محمد عاشق و برادر عموی شاه محمد پهلتنی).
- ۸- شیخ محمد معظم پهلتنی.
- ۹- شیخ بدر الحق پهلتنی. ایشان سخنان شاه عبدالرحیم رحمه الله را نیز جمع آوری کرده بودند.

۱۰- شیخ فیض الله.

۱۱- دلدار بیگ.

### آثار حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ

شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ به کارهای تصنیف و تألیف توجه زیاد نمی فرمودند. مشغله ایشان درس و تدریس بود. گاه گاهی به التماس عقیدتمندان خویش وعظ نیز می فرمودند. در یکی از نامه ها به شیخ محمد پهلوی رحمۃ اللہ علیہ می نویسند: "شما نوشته بودید که من کتابی بنویسم، مخدوما چونکه فرصت کم است. نوشتن میسر نمی آید. تا هم هرچه شما دریافت خواهید کرد، جواب آن مفصل و با تشریح نوشته خواهد شد. بدون سؤال چیزی نمی توانم بنویسم<sup>(۱)</sup>. تا هم مجموعه چند نامه ایشان به عنوان أنفاس رحیمیه است که شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ<sup>(۲)</sup> آن را جمع آوری نموده بود. رساله رحیمیه رساله مختصری در فن سلوک است.

ایشان رساله شیخ تاج الدین سنبهلی را به زبان فارسی ترجمه کرده بودند که راجع به موضوع تصوف به زبان عربی بود. ایشان گاه گاهی شعر هم می سرودند. در أنفاس العارفين دو رباعی ایشان درج است. شعرها به زبان هندی نیز بر محل می خواندند.

۱- أنفاس رحیمیه به حواله تذکره، ورق ۱۳۹

۲- این مجموعه مختصری از چاپخانه احمدی و چاپخانه مجتبیایی دہلی چاپ شده است. مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ یک نسخه خطی آن هم دیده بودند و از آن معلوم شد که در نسخه چاپی خلط مبعث شده است و اغلاط بسیار ماند. (راجع تذکره شاه عبدالرحیم، ص ۱۳۲).

حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال ۱۱۳۰ هـ / اوت ۱۷۱۸ م سخت مریض شدند ولی بعداً شفایاب شده بودند. مرض ایشان اعاده کرده به تاریخ ۱۲ صفر ۱۱۳۱ هـ / ۴ ژانویه ۱۷۱۹ م برور چهارشنبه بعد از نماز فجر فوت کردند. آن وقت سن ایشان ۷۷ بود. سن شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ پسر کلان ایشان ۱۶ یا ۱۷ بود. مسلک فقهی شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ حنفی بود ولی اگر گاهی احتیاج می افتاد در مسئله ای بر مسلک فقهای دیگر هم عمل پیر می شدند. در مسلک طریقت، نسبت نقشبندی غالب بود. قائل وحدت الوجود بودند و شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ را زیاده از حد تکریم می کردند ولی این مسایل را روبروی مردم عامه شرح دادن خلاف مصححت می دانستند.

احول فرزندان ایشان را در شجره خانواده باید دید

حضرت شاه اهل الله پهلتنی رحمۃ اللہ علیہ (از شکم زوجه ثانیه فخرالنساء خانم) دومین پسر ایشان و برادر خُرد حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ بود وی در سال ۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۸ م، در پهلتن تولد یافت کتب مقدّماتی از پدرش و از آن بعد از برادر کلانش خواند. در سن دوازده به دست پدرش بیعت کرده بود. اشغال طریقه بعداً از برادر بدست آورد. چو در سال ۱۱۴۳ هـ / ۱۷۳۱ م شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ عازم حج می شد، دستار خلافت بر سر وی بست و سجّاده نشین خانقاه رحیمیه ساخته و رفته بود.

شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ فاضل علوم معقول و منقول بود. در فن پزشکی درس گرفته بود و معالجه می کرد. چندی از واقعات حذاقت وی شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ در آنھاس العارفین نوشته اند. او در طب ہندی (آیورویدیک) دستگاہ تمام داشت و به وسیله این هنر معالجه مریضی با موفقیت می کرد. شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ نیز تألیفات متعدّد می دارد که چندی از آن چاپ شده است

دیگر هنوز چاپ نشده است۔ احوال او و کیفیت تصانیف او، حکیم محمود احمد برکاتی در کتاب خود شاه ولی الله اور اُن کا خاندان (شاه ولی الله و خانوادہ اش) نوشتہ است۔ باید کہ بہ اُن رجوع شود۔

شاه اہلُ اللہ ﷺ در پُہلت زندگی بسر می برد و همانجا در ۱۱۸۶ ھ / ۱۷۷۲-۳ م فوت کرد و در محوطہ درگاہ دفن است۔ مزارات شاه محمد عاشق، شاه محمد فائق، شاه عبدالرحمن و غیرہم همانجا است۔

✱

## زندگینامه مختصر حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله

حضرت شاه ولی الله رحمته الله نسباً فاروقی هستند. تولد ایشان به تاریخ ۴ شوال ۱۱۱۴ هـ / ۲۱ فوریه ۱۷۰۳ م بروز چهارشنبه به عهد اورنگزیب در سالهای آخر سلطنت او، در موضع پُهلَت (توابع مظفرنگر) در وطن جدّ مادری ایشان شد. در اُتاقی که ایشان پا به جهان نهاده بودند، تا این وقت، نگهداشته شده است و همین طور چند آثار مقدّسه در وطن جدّ مادری ایشان است.

ایشان از پدر بزرگوار خود گذشته از علوم ظاهر، فیض باطنی نیز فراگرفت. ایشان ۱۷ ساله بودند که پدر محترم ایشان شاه عبدالرحیم رحمته الله به سفر آخرت در سال ۱۱۳۱ هـ / ۱۷۱۸ م رفت. شاه ولی الله رحمته الله در مدرسه رحیمیه به جای پدر خود نشسته و درس دادن آغاز کرد. وی در زمان کودکی خود قرآن را حفظ کرده بود و راجع به فقه و حدیث مهارت تامه بدست آورده بود. گذشته از این به دیگر علوم معاون چون، صرف و نحو، منطق و کلام و غیره دستگاه بهم رسانید. در تصوّف و سلوک نیز تربیت ایشان تحت سرپرستی حضرت شاه عبدالرحیم رحمته الله شد. عوارف المعارف (شیخ شهاب الدین سهروردی رحمته الله)، لوائح جامی و غیره کتب متصوفه مرتب درس گرفت. شاه صاحب کتابهای علوم مختلفه را که به مطالعه خود آورده بود، تذکر آن در رساله خود به عنوان الجزء اللطیف کرده است.

اولین عروسی شاه ولی الله رحمته الله در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م با دختر خال ایشان شیخ عبیدالله پُهلَتی شد. در آن وقت سن شاه صاحب ۱۴ سال بود.

از او فرزندی به نام شیخ محمد متولد شد. از شکم این همسر اولین پنج اولادشان متولد شدند که دو پسر و سه دختر بودند، شیخ محمد و هر سه خواهران او وقت وفات شاه ولی الله رحمه الله در حیات بودند. در سال ۱۱۲۹ هـ / ۱۷۱۷ م شاه عبدالرحیم رحمه الله ایشان را بیعت کردند و اذکار نقشبندیه را تعلیم کردند و دستار فضیلت بر سر بسته اجازه عام عطا فرمودند.

شاه صاحب رحمه الله در سال ۱۱۵۴ هـ / ۱۷۴۱ م از شیخ محمد فاضل بسدهی قرآن کریم را کاملاً در روایت حفص بن عاصم قرائت کردند. بعد از فوت پدر ایشان تا مدت دو زده سال در مدرسه رحیمیه دواماً درس می دادند و در طول این زمان افراد با کمال پُرهنگ را تربیت کردند. برای تعلیم و تربیت پسر خود حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمه الله، توجه خصوصی و عمیقی فرمودند. در همان زمان ادبیات فرق و مذاهب مختلف اسلامی را با دقت مطالعه نمودند. کشور هند را که در آن زمان با احوال ناحوب می گذشت، نیز مشاهده می کردند. در سال ۸ ربيع الثانی ۱۱۴۳ هـ / ۱۲۰ اکتبر ۱۷۳۱ م ایشان به سفر حجاز رفتند و در حضور علما و محدثین آنجا استفاده علمی کردند در دوران سفر حرمین، ایشان را چنان مشاهدات به وقوع آمد که آنها اساس نهضت فکری شاه صاحب رحمه الله را سنگین کردند. در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۳ م، ایشان از سمر بازگشتند و بیشتر اوقات خود را در غور و فکر، بحث و بررسی و تصنیف و تألیف گذراندند. در حجاز مقدس شاه صاحب از علمای امتیازی عصر چون شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی رحمه الله، شیخ وفداالله بن سلیمان مغربی و شیخ تاح الدین حنفی، کسب فیض نمودند. سند المؤطای امام مالک، ایشان از شیخ وفداالله مغربی

گرفتند. گذشته از این ار شیخ احمد ادریس مغربی دستور لغت عربی و از شیخ علی طربولی مصری درس فقه شافعی خواندند.

گذشته از این اساتید، اسامی شیخ حسن عجمی، شیخ احمد نخلی، شیخ عبدالله مصری، نیز در فهرست استادان ایشان به نظر می آید.

شاه صاحب رحمه الله بی نهایت ذهین، کم گو، دقیق، منکسر المزاج و رقیق القلب بودند. بیشتر اوقات ایشان در ریاضت، و عبادت، مطالعه و فکر و تصنیف و تألیف می گذشت.

بعد از اقامت چهارده ماه در حجاز، ایشان به چهاردهم رجب ۱۱۴۵ هـ / ۳۱ دسامبر ۱۷۳۲ م دهلوی برگشتند. در مدرسه رحیمیه اقامت کرده، شاه صاحب رحمه الله کتب متعدده تصنیف کردند که کار ترتیب و تسوید آن پسر خال ایشان و جامع مجموعه این مکتوبات شیخ محمد عاشق پهلوی رحمه الله انجام می دادند.

آغاز مرض الموت ایشان از بدهانه (توابع مظفرنگر) شد. نهم ذی الحجه ۱۱۷۵ هـ / یکم ژوئیه ۱۷۶۲ م، ایشان به غرض معالجه دهلوی تشریف آوردند و در منزل مرید و شاگرد خود بابا فضل الله کشمیری اقامت جستند. این منزل در محوطه مسجد روشن الدوله واقع بود.

به تاریخ ۲۹ محرم ۱۱۷۶ هـ / ۲۰ اوت ۱۷۶۲ م بروز شنبه به وقت ظهر ایشان فوت شدند. در گورستان مهندیان در جنب پدر بزرگوار خود دفن شدند، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

احوال اولاد معنوی ایشان یعنی تصنیفات و فرزندان ایشان را جداگانه شرح داده ایم.

نسب نامه حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله

- ۱- حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله بن
- ۲- حضرت شاه عبدالرحیم فاروقی رحمته الله بن
- ۳- حضرت شاه وجیه الدین شهید رحمته الله بن
- ۴- حضرت شیخ محمد معطم رحمته الله بن
- ۵- حضرت شیخ منصور رحمته الله بن
- ۶- حضرت شیخ احمد رحمته الله بن
- ۷- حضرت شیخ محمود رحمته الله بن
- ۸- حضرت شیخ قوام الدین عرف قاضی قادن رحمته الله بن
- ۹- حضرت شیخ قاضی قاسم رحمته الله بن
- ۱۰- حضرت شیخ قاضی کبیر عرف قاضی بدھا رحمته الله بن
- ۱۱- حضرت شیخ عبدالملک رحمته الله بن
- ۱۲- حضرت شیخ قطب الدین رحمته الله بن
- ۱۳- حضرت شیخ کمال الدین رحمته الله بن
- ۱۴- حضرت شیخ شمس الدین رحمته الله (۱) المفتی عرف قاضی پڑان بن
- ۱۵- حضرت شیخ شیر ملک رحمته الله بن
- ۱۶- حضرت شیخ عطا ملک رحمته الله بن
- ۱۷- حضرت شیخ ابوالفتح ملک رحمته الله بن

۱ شاه ولی الله دهلوی رحمته الله حردشان نگاشته اند که مورث ایشان شیخ شمس الدین مفتی نحسین برک خانوادہ بودند کہ بہ ہمدورستان قدم گذاشتند و در روہتک (ہریانہ) سکنی گزیدند. سلسلہ های سنیہای بعضی از آن شجرہ ساقط شدہ اند، برای تفصیل رک «جداد گرامی شاه ولی الله رحمته الله» مقالہ ای از مولوی نورالحسن راشد کاندلوی، مجلہ فکر و نظر، اسلام آباد، شمارہ ژوئیہ - سپتامبر ۱۹۸۷ م.

- ۱۸- حضرت شیخ عمر الحاکم ملک رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۱۹- حضرت شیخ عادل ملک رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۰- حضرت شیخ فاروق رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۱- حضرت شیخ جرجیس رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۲- حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۳- حضرت شیخ محمد شہریار رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۴- حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۵- حضرت شیخ ماہان رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۶- حضرت شیخ ہمایون رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۷- حضرت شیخ قریش رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۸- حضرت شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۲۹- حضرت شیخ عفان رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۳۰- حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۳۱- حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۳۲- حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن
- ۳۳- امیرالمؤمنین حضرت عمر بن الخطّاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فہرست تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- ۱- إتحاف النبیۃ (بقیہ دو ابواب الانتباہ) (فارسی)  
چاپ مکتبہ سلفیہ، لاہور، ۱۹۶۹ م.
- ۲- الارشاد إلى مہمات علم الأسناد (عربی - اصول حدیث)  
چاپ مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۷ ہجری.

۳- إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء (مسئلة خلافت)

چاپ مطبع صدیقی، بریلی، ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹م.

۴- أسرار فقه (فقه)

سید محمد نعمان رای بریلوی در نامه خویش کہ بہ نام شاه ابوسعید رای بریلوی نوشته، این کتاب را تذکر داده است. رجوع کنید: مقاله نسیم احمد فریدی، الفرقاد، صفر ۱۳۸۵ھ، نیز محمود احمد برکاتی، ص ۵۰.

۵- أطيب النعم في مدح سيد العرب والعجم (عربی - نعت)

(نسخه خطی کتابخانه مؤسسه مولانا آزاد، توک مکتوبه

۱۳۰۲ هجری برای نواب محمد علی خان - تصوف ۳۷ شامل شماره

۲۷). حضرت شاه ولی الله دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الفاظ این کتاب را شرح ہم داده

است. چاپ مطبع مجتبیایی، دہلی، ۱۳۰۸ هجری.

۶- الطاف القدس (فارسی - تصوف)

بعض لہامات و مکشوقات. چاپ مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۷ھ.

۷- الامداد في مآثر الأجداد (فارسی - تذکرہ اسلاف خانوادہ)

دارای أنفاس العارفين، و مجموعه خمسہ رسائل؛ چاپ مطبع احمدی،

دہلی

۸- الانتباه في أسناد حديث رسول الله (عربی - فن حدیث).

۹- الانتباه في سلاسل اولياء الله (فارسی - تصوف)

(نسخه خطی فهرست دیوبند، ج ۲، ص ۵۹)؛ مطبع احمدی، دہلی،

۱۳۱۱ هجری.

- ۱۰ - إنسان العین فی مشائخ الحرمین (فارسی - تذکرہ)  
دارای أنفاس العارفين؛ چاپ مطبع احمدی، دہلی.
- ۱۱ - الانصاف فی بیان سب الاختلاف (عربی - فقہ الحدیث)  
یک مورد علمی در زمینه تقلید و عمل بالحدیث و توجیه عادلانہ  
اختلاف مذاہب. ترجمہ بہ زبان اردو بہ نام کشاف و ترجمہ دیگر  
بہ اسم وصاف از عبدالشکور. چاپ مطبع مجتبیایی، دہلی، ۱۳۰۸ھ /  
۱۸۹۱م؛ مطبع صدیقی، بریلی، ۱۳۰۷ھ، عمدة المطابع، لکھنؤ،  
۱۹۱۰م.
- ۱۲ - أنفاس العارفين مع الجزء اللطيف (فارسی - تذکرہ)  
(نسخہ خطی فہرست دیوبند، ج ۲، ص ۹۱ - تصوف فارسی ۳۱، مکتوبہ  
۱۲۳۹ھ، اوراق ۱۵۸)؛ در بخش ول این کتاب احوال شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ  
پدر مؤلف و در بخش دوم احوال شیخ ابوالرضا محمد و در بخش  
سوم ذکر اجداد نگاشته شدہ است. ترجمہ در زبان اردو از محمد  
اصغر فاروقی، لاہور، ۱۹۷۷م و ترجمہ دیگر از شادروان محمد  
ایوب قادری و ترجمہ سوم از سید محمد فاروق چاپ شدہ است.  
چاپ مطبع مجتبیایی، دہلی، ۱۳۳۵ھ و کراچی ۱۳۵۸ ہجری.
- ۱۳ - الأنوار المحمدیہ (فارسی - کلام)  
نام این کتاب آقای حکیم محمود احمد برکاتی در تصنیف خودش  
بہ حوالہ کتاب مقالات طریقت (از عبدالرحیم ضیا) نوشتہ است.
- ۱۴ - البدور البازغة (فارسی - کلام)  
(نسخہ خطی فہرست دیوبند، ح ۲، ص ۲۲ - مکتوبہ محمد یوسف بن  
عبدالصمد بدھانوی؛ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو، عربی - ۲۳۵ و

- نسخه مؤسسه مولانا آزاد، تونک - تصوف ۱۴، شماره ۲۴، نسخه‌ای از خط مؤلف؛ چاپ مجلس علمی، دابھیل (گجرات)، ۱۳۵۴ هـ.
- ۱۵- البلاغ المبین (فارسی - تصوف)  
چاپ مطبع مجتبیایی، دهلی.
- ۱۶- نوارق الولاية (فارسی - تصوف)؛ شامل أنفاس العارفين.
- ۱۷- تأویل الاحادیث فی رموز قصص الأنبياء (عربی - فن حدیث)  
دارای احوال انبیا که ذکر آنها در قرآن کریم آمده است. ترجمه اردو در سال ۱۸۹۹ م از مطبع احمدی، دهلی چاپ شده و نیز از ولی الله اکادمی، حیدرآباد، پاکستان<sup>(۱)</sup>.
- ۱۸- الجزء اللطیف فی ترجمة العبد الضعیف (فارسی - شرح حال نویسی)  
چندین بار به چاپ رسیده و هم در أنفاس العارفين شامل است.
- ۱۹- چهل حدیث (اربعین) (عربی - حدیث) بسنده المتصل الی علی بن ابی طالب علیه السلام - شرح آن به نام التسخیر، هادی علی صدیقی لکهنوی در نظم اردو نگاشته است<sup>(۲)</sup>.
- (نسخه خطی دانشگاه پنجاب، لاهور، شماره ۱۸۱، عربی ۹۲۱/۷۱)؛ چهل حدیث گزیده که مدار ایمان اند، مطبع احمدی، هگلی، ۱۲۵۴ هـ/ ۱۸۳۸ م؛ انوار محمدی، لکهنو، ۱۳۱۹ هـ؛ سید عبدالله همراه ترجمه‌اش به زبان اردو از مطبع احمدی، هگلی، ۱۲۵۴ هـ و نیز ترجمه‌ای از عبدالماحد دریابادی در سال ۱۹۶۷ م چاپ شده است.

۱- راجع: عبدالمی ۱۷۳ و قاموس ۸۹/۱ ۲- عبدالمی ۱۴۶.

- ۲۰- حاشیہ رسالہ لبس احمر (فقہ - نسخہ خطی)  
در فتاویٰ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، این رسالہ را تذکر دادہ است<sup>(۱)</sup>.
- ۲۱- حُجَّةُ اللہِ الْبَالِغَةِ (عربی - فقہ الحدیث)  
تطبیق در اختلاف فقہا و محدثین مطبع بولاق، مصر، ۱۲۹۶ھ؛ مطبع  
صدیقی، بریلی، ۱۲۸۶ھ؛ در لاہور در سال ۱۹۷۸ م ترجمہ اردو  
بہ عنوان «نعمۃ اللہ السابغة» از عبدالحق حقانی؛ مطبع احمدی، پٹنا،  
۱۳۱۲ھ و ترجمہ این کتاب در زبان انگلیسی ہم شدہ<sup>(۲)</sup>.
- ۲۲- حسن العقیدۃ (عربی - عقاید)  
(نسخہ ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۱۱۲ (۵) اوراق ۴)؛ شامل مجموعہ  
خمسہ رسائل<sup>(۳)</sup>، مطبع احمدی، دہلی، ترجمہ در زبان اردو ہم شدہ،  
مطبع روزنامہ اخبار<sup>(۴)</sup>، شرح این کتاب محمد اویس نگرامی، بہ نام  
العقیدۃ الحسنہ کردہ است (ابوالحسن علی الندوی: تاریخ دعوت و  
عزیمت).
- ۲۳- خاصیت تراجم ابواب صحیح البخاری (عربی - فن حدیث)  
شرح تراجم ابواب صحیح البخاری و بیان حکمت آنها، سہارنپور،  
۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ م.
- ۲۴- الخیر الکثیر (عربی - تصوف)  
(نسخہ خطی مؤسسہ مولانا آزاد، تونک - نصوف ۲۷ شامل شمارہ ۲۷  
مع مقدمہ شاہ محمد عاشق پھلتی<sup>(۵)</sup>؛ مجلس علمی، دابھیل، ۱۳۵۴ھ؛
- 
- ۱- برکاتی، حکیم محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶ م، ص ۴۹.  
۲- مظاہری ۸۶.  
۳- عبدالحی ۱۴۶.  
۴- قابوس ۲۰۹/۱.  
۵- همان ۲۷۲.

ترجمه به زبان اردو غلام محمد سورتی نیز عبدالرحیم پیشاوری.

۲۵- الدر الثمیں فی مبشرات النبی الامین (عربی)

(نسخه خطی فهرست دیوبند ۹۶/۱ و ۱۱۰ - کاتب محمد یوسف بدھانوی، ۱۲۹۸ھ؛ ایندیا آفس، لندن، ص ۳۷۹؛ اوراق ۹ شماره ۲۸۱ (ج) نیز شماره ۲۸۰ (ب)، اوراق ۹ و نسخه سوم مکتوبه ۲۶ رمضان ۱۲۵۱ھ، شماره ۲۷۹ (ب)، اوراق ۵؛ مشاهدات و مبشرات؛ در این کتاب بعضی از احوال پدر و عم خویشتن هم اظهار داده؛ سهارنپور، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵م؛ ترجمه به زبان اردو از مطبع مجتبیایی، دهلی، ۱۸۹۹م<sup>(۱)</sup>).

۲۶- دیوان اشعار (عربی)

جمع آوری: شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ؛ (نسخه کتابخانه ندوة العلماء، لکھنؤ)<sup>(۲)</sup>.

۲۷- رساله دانشمندی (فارسی - اصول تعلیم)

مطبع احمدی، دهلی، ۱۸۹۹م؛ ترجمه به زبان اردو از محمد سرور، ۱۹۶۴م؛ ترجمه به زبان عربی محمد اکرم ندوی، ۱۴۰۳م.

۲۸- رساله در ذکر روافض در رد گوهر مراد

نسخه خطی؛ به حواله عبدالرحیم ضیا، مقالات طریقت.

۲۹- رسائل أوائل

شامل در مجموعه رسائل اربعه.

- ۳۰- رسائل تفہیمات الہیہ<sup>(۱)</sup>۔ دو جلد (عربی - تصوّف)  
(نسخہ خطی دانشگاه پنجاب، لاہور۔ کاتب محمد عاشق پھلتی اللہ،  
۱۱۴۶ھ، اوراق ۴۷، شماره ۵۵ب؛ نیز کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزاد،  
تونک - تصوّف ۱۷، شامل شماره ۲۷ (نقل از مسودہ مصنف)؛  
مشاہدات و واردات، مجلس علمی، دابھیل، ۱۹۳۶م؛ در این تالیف  
مکتوبات مع فضایل عبداللہ البخاری و ابن تیمیہ و مکتوب المعارف مع  
مکاتیب ثلاثہ شامل اند۔
- ۳۱- زہراوین<sup>(۲)</sup> (فارسی - تفسیر بعض اجزاء القرآن) نسخہ خطی۔
- ۳۲- السّر المکنون (فارسی) نسخہ خطی۔
- ۳۳- سرور المحزون فی سیر الامین و المأمون (فارسی - سیرہ)  
(نسخہ خطی فہرست دیوبند ج ۲، ص ۹۸ - مکتوبہ ۱۲۳۶ھ؛ نیز  
سالار جنگ ج ۱، ص ۵۵، اوراق ۱۹)؛ ترجمہ کتاب نور العین تالیف  
ابن سید الناس کہ ترجمہ اش بہ فرمایش مرزا مظہر جانجاناں شدہ؛  
چاپ ۱۲۵۶ھ؛ دارالاشاعت، کراچی، ۱۳۵۸ھ؛ ترجمہ در زبان اردو  
بہ نام کتر المکنون از مولابخش چشتی، مطبع ستارہ ہند، دہلی،  
۱۳۱۵ھ؛ و نیز الذکر المیمون از عاشق الہی، دہلی، قرۃ العیون، مطبع  
محمدی، تونسک ۱۲۷۱ھ؛ عین العیون از ابوالقاسم بن عبدالعزیز ہسوی۔
- ۳۴- سطعات (فارسی - تصوّف)  
اصطلاحات صوفیہ؛ مطبع احمدی، ۱۳۰۷ھ؛ کراچی، ۱۹۳۹م؛  
ترجمہ بہ زبان اردو از سید محمد متین ہاشمی، لاہور، ۱۹۷۶م؛ نیز  
غلام مصطفیٰ قاسمی، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۶۴م۔

- ۳۵- شرح تراجم بعض ابواب بخاری (عربی - فن حدیث)  
دائرة المعارف، حیدرآباد، ۱۳۶۳ هـ، اصح المطابع، دہلی؛ سلسلات  
چاپ مطبع نورالانوار، آره (بہار) ہم شامل است.
- ۳۶- شفاء القلوب (فارسی)  
نسخه خطی؛ مطبع مجتبیایی، دہلی اعلام کرده کہ این کتاب بہ چاپ  
می رسد<sup>(۱)</sup>.
- ۳۷- شوارق المعرفة (فارسی - تذکرہ)  
(نسخه خطی در کتابخانہ ہی آصفیہ، حیدرآباد و مولانا آزاد دانشگاہ  
اسلامی علیگرہ، علیگرہ)؛ شامل أنفاس العارفين؛ در این کتاب احوال  
شاه ابوالرضا محمد عم بزرگ خودش نوشته است.
- ۳۸- صرف میر (منظومہ - قواعد)  
مطبع محمدی، لاہور، ۱۲۹۳ ہجری.
- ۳۹- العطية الصمدية في أنفاس المحمدية (فارسی - تذکرہ)  
(نسخه خطی کتابخانہ مولانا آزاد دانشگاہ اسلامی علیگرہ، علیگرہ)؛  
شامل مجموعه خمسہ رسائل نیز أنفاس العارفين؛ در این رسالہ احوال  
جد مادری خودش شیخ محمد پهلتي رحمۃ اللہ علیہ نگاشته است.
- ۴۰- عقد الجند في أحكام الاجتهاد و التقليد (عربی - اصول فقہ)  
(نسخه خطی کتابخانہ ذاکر حسین جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو،  
شمارہ ۲۳۶)؛ مورد خیلی پُرارزش و عالمانہ در زمینہ اجتهاد و  
تقلید؛ می گوید کہ برای مردم عمومی در تقلید تحفظ است و برای  
صاحبان علم و خیر تقلید نکردن گناہ نیست؛ مطبع صدیقی، بریلی،

۱۳۰۹ھ؛ ترجمہ در زبان اردو از عبدالشکور فاروقی لکھنوی شدہ؛

نیز سلک مروارید ترجمہ دیگر؛ مطبع مجتہابی، دہلی، ۱۳۱۰ھ.

۴۱- عوارف (فارسی - تصوف) نسخہ خطی.

۴۲- فتح الخیر (باب پیجم الفوز الکبیر) (عربی - تفسیر)

(نسخہ خطی ایندیا آفس، لندن، اوراق ۳۲ مکتوبہ ۱۲۵۴ھ)؛ مطبع

احمدی، ہگلی، ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۴م؛ شرح بعض الفاظ غریب قرآن کریم.

۴۳- فتح الرحمن فی ترجمہ القرآن (فارسی - تفسیر) تألیف ۱۱۵۱ھ

(نسخہ خطی مکتوبہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۴۰ھ؛ جامعہ ملیہ اسلامیہ،

دہلی نو، شماره ۲۳۷؛ دارالمصنفین، اعظم گرہ، مکتوبہ ۲۳ شوال

۱۳۵۸ھ؛ فہرست دیوبند ۶۱/۱-۶۰؛ ایندیا آفس، لندن، شماره

۱۹ (ت)؛ نسخہ ۲ مکتوبہ ۱۲۴۰ھ)؛ مطبع ہاشمی، میروت، ۱۲۸۵ھ/

۱۸۶۹م؛ مطبع فاروقی ۱۲۹۴ ہجری.

۴۴- فتح السلام (بہ حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی.

۴۵- فتح الودود فی معرفۃ الحنود (عربی - علم الخلائق) نسخہ خطی.

۴۶- الفضل المبین فی المسلسل من الحدیث النبوی الامین (عربی - فن حدیث)

(ایندیا آفس، لندن، ۳۸۰ شماره ۲۸۱ (د)، اوراق ۲۶؛ نسخہ دیگر

شماره ۲۸۰ (ح)، اوراق ۳۸)؛ این رسالہ بہ نام مسلسلات ہم معروف

است و شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ این را یک سند خودش مورخ ۱۱۵۹ھ بہ نام

شیخ محمد بن پیر محمد بن شیخ ابو الفتح تذکر دادہ و آن را روی

نسخہ صحیح بخاری در کتابخانہ خدا بخش، پتنا، یافتہ می شود و

عکس همان در آغار کتاب الخیر الکثیر چاپ دابھیل ہم آمدہ است<sup>(۱)</sup>.

- ۴۷- الفوز الکبیر شرح فتح الکبیر (فارسی - اصول تفسیر)  
 (فهرست دیوبند ۶۴/۱)؛ جامعه ملیّہ اسلامیّہ، دہلی نو، شماره ۳۸۶؛  
 ایندیا آفس، شماره ۲۷۹ (د)، اوراق ۴۱، مکتوبہ ۲۱ شعبان ۱۲۵۲ھ<sup>(۱)</sup>؛  
 دانشمندی از مصر ترجمہ اش در زبان عربی کردہ بود؛ نیز مطبع  
 حمدی، مگلی، ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۴م، مطبع مجتبیایی، ۱۸۹۸م؛ ترجمہ  
 بہ زبان اردو در ۱۹۱۴م؛ مکتبہ برہان، دہلی، ۱۹۴۱م.
- ۴۸- فیض عام (فارسی - متغزقات)
- ۴۹- فیوض الحرمین (عربی - تصوّف)
- مشاہدات و واردات؛ مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۸ھ؛ ترجمہ بہ زبان  
 اردو از محمد سرور، آکادمی سindh ساگر، لاہور، ۱۹۶۷م.
- ۵۰- قرۃ العین فی تفضیل الشیخین (عربی - عقاید)  
 (نسخہ خطی فهرست دیوبند ۲۵۸/۱)، مطبع مجتبیایی، دہلی، ۱۳۱۰ھ؛  
 مطبع روزنامہ اخبار، دہلی، ۱۸۹۹م.
- ۵۱- قصیدہ ہمزیہ (عربی - منظومہ)  
 (نسخہ خطی کتابخانہ پهلوارى شریف)؛ مطبع مجتبیایی، دہلی،  
 ۱۳۰۸ھجری.
- ۵۲- القول الجمیل فی بیان سواء السبیل (عربی - تصوّف)  
 (دو نسخہ خطی در کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ)<sup>(۲)</sup>؛ مطبع نظامی،  
 کاپور، ۱۲۹۱ و ۱۳۰۷ھ؛ نیز مطبعۃ الحمیلہ، مصر، ۱۲۹۰ھ؛  
 خرّم علی بلہوری ترجمہ در زبان اردو بہ نام شفاء العلیل در

۱- ایندیا آفس، لندن؛ در حیات مصنف بہ سند خودش ۱۱۶۰ھ یادداشت شدہ است.

۲- عدالحی ۱۹۹.

سنہ ۱۲۶۰ ہجری کردہ؛ مطبع درخشانی، ۱۲۷۸ ہجری.

۵۳- کشف الأنوار (به حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی.

۵۴- کشف الغین عن شرح رباعیتین (فارسی - تصوف)

(نسخہ خطی موزہ ملی، کراچی، شماره ۲۵۳، ۱۰۸/۳-۱۹۶۸.N.M.)

کاتب. محمد ہاشم بن شیخ محمود تئوی، ۲۵ صفر ۱۱۵۰ھ؛

شرح دو رباعی خواجہ باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ؛ مطبع مجتبایی، دہلی، ۱۳۱۰ھ؛

رونویسی از نسخہ مصنف شدہ، ش ۳، مجموعہ ۹۶-۱۳۷.

۵۵- کلام منظوم (عربی و فارسی - شعر)

در کتابهای متفرق یافته می شود.

۵۶- لطائف القدس فی معرفۃ النفس (تصوف)

(نسخہ خطی کتابخانہ صفیہ، حیدرآباد)<sup>(۱)</sup>.

۵۷- لمحات (فارسی - تصوف)

چاپ آکادمی شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، حیدرآباد (پاکستان)<sup>(۲)</sup>.

۵۸- مجموعہ مکاتیب (فارسی - جلد اول، دو قسمت)

(نسخہ خطی ذخیرہ مرتضیٰ حسن چاندپوری کہ حالا در کتابخانہ

دارالعلوم، دیوبند محفوظ است؛ کتابخانہ جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد؛

یک مجموعہ در کتابخانہ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۱۰، اوراق ۹۵، دارای

مکاتیب از شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، شاه اہل الله رحمۃ اللہ علیہ و شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ؛

قسمت اول این مجموعہ گردآوری از شاه محمد عبدالرحمن

پہلنی رحمۃ اللہ علیہ است، بعد از رحلت او، پدرشان شاه محمد عاشق

پہلنی رحمۃ اللہ علیہ قسمت دوم را تکمیل رسانید.

## ۵۹- سلسلات (حدیث)

رک: الفضل المبین فی المسلسل من الحدیث النبوی الامین.

۶۰- المسوّی شرح المؤطّا<sup>(۱)</sup> (عربی - حدیث)

(نسخه خطی ایندیا آفس، لندن، شماره ۱۷۸، اوراق ۳۰۶)؛ مطبع مرتضوی، دہلی، ۱۲۹۳ و ۱۳۴۷ هجری؛ نیز مطبع مکه معظمه.

۶۱- المصنّفی شرح المؤطّا<sup>(۲)</sup> (فارسی - حدیث)

مطبع فروقی، دہلی، ۱۲۹۳ هـ/ ۱۸۷۶ م، جلد دو، مطبع مرتضوی، ۱۲۹۳ هجری.

## ۶۲- المقالة الرضیة فی النصیحة و الوصیة المعروف به وصیة نامه (عربی)

(نسخه خطی کتابخانه دولتی خاورانه، مدراس (اخلاق فارسی)؛ فهرست چاپی ۱۹۶۳ م)؛ قاضی تناء الله پانی پتی حاشیه این کتاب نوشته و در مطبع مطبع الرّحمٰن در سال ۱۲۶۸ هجری چاپ شده است. در این کتاب هشت وصایا اند و یک باز از مطبع مسیحی کانپور هم در سال ۱۲۷۳ هجری چاپ شده است.

## ۶۳- المقدّمة الشّیئة فی انتصار الفرقة الشّیئة (عربی)

(نسخه خطی کتابخانه مؤسسه مولانا آزاد، تونک)؛ ترجمه رساله فارسی «ردّ روافض» تألیف شیخ احمد سرهندی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ زبَانِ عَرَبِيٍّ که آن را ابوالحسن رید فاروقی رَحْمَةُ اللهِ بِهِ از دهلی چاپ کرده است.

## ۶۴- المقدّمة فی قوانین الترجمة (فارسی)

در کتابخانه مؤسسه مولانا آزاد، تونک - سه نسخه خطی، یکی از ایها در جمادی الثانی ۱۲۲۷ هجری از سید محمد علی خواهرزاده

شاه صاحب رحمۃ اللہ رونویسی شدہ، دیگری از حافظ محمد امین در تاریخ ۹ جمادی الاول ۱۲۷۱ هجری نوشته شده است. این رسالہ در آغاز فتح الرحمن ہم آمده است.

۶۵- مکاتیب عربی (انشاء) نسخہ خطی.

۶۶- مکتوبات مع مناقب امام بخاری و ابن تیمیہ (فارسی)

مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۸ھ؛ نیز مطبع مجتبایی، دہلی، ار کلمات طیبات دو نامہ گزیدہ را بہ صورت یک رسالہ تشکیل شدہ است.

۶۷- مکتوب المعارف (فارسی - تصوّف)

مطلع العلوم، سہارنپور، ۱۳۰۴ھ؛ نیز مطبع مجتبایی، دہلی.

۶۸- مکتوب مدنی (فارسی - تصوّف)

(نسخہ خطی در فہرست دیوبند ۵۹/۲ و کتابخانہ رضا رامپور)؛ ترجمہ بہ زبان اردو از محمد حنیف ندوی، لاہور، ۱۹۶۵ م و در تفہیمات الہیہ ہم آمده است.

۶۹- منصور (فارسی)

مکتوب سید محمد نعمان رای بریلوی بہ نام شاہ ابوسعید رای بریلوی بہ حوالہ نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ الفرقان، صفر ۱۳۸۵ ہجری.

۷۰- النبذة الابریزیة فی الطبقة العریزیة (فارسی - تذکرہ)

در احوال جدّ مادری خودش شیخ عبدالعزیز چشتی دہلوی کہ شامل مجموعہ خمسہ رسائل است؛ مطبع احمدی، دہلی، نیز أنفاس العارفین.

## ۷۱- النخبۃ فی سلسلۃ الصحبۃ

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سنہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹م بہ شیخ جارا اللہ رحمۃ اللہ علیہ را سند اجازت دادہ بود، در آن ذکر این رسالہ آمدہ است<sup>(۱)</sup>.

## ۷۲- النوادر من حدیث مبتدئ لأوائل و الأواخر (عربی - حدیث)

(نسخہ خطی در ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۲۸۱ (ب)، اوراق ۱۳؛ نیز ۲۸۰ (الف)، اوراق ۱۸)؛ سہارنپور ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵م، با مسلسللات چاپ شدہ است.

## ۷۳- نہایات الأصول (بہ حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی.

## ۷۴- واردات (بہ حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی.

## ۷۵- وصایا اربعۃ (فارسی)

آکادمی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد (پاکستان)، بدون سال چاپ

## ۷۶- وصیت نامہ (فارسی)

(نسخہ خطی در ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۶۵ (الف)، اوراق ۵)؛ مطبع

احمدی، ہنگلی، بدون سال چاپ؛ ترجمہ بہ زبان اردو ہمراہ رسالہ

دانشمندی از مطبع مجتبیایی، دہلی چاپ شدہ است.

## ۷۷- ہمعات (فارسی - تصوف)

لاہور، ۱۹۴۱م؛ دکتر غلام مصطفی، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۶۴م.

## ۷۸- ہوامع شرح حزب البحر (فارسی - تصوف)

مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۷ھ؛ مطبع رورنامہ اخبار، دہلی<sup>(۲)</sup>.

۱- برکاتی، حکیم محمود احمد شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶م، ص ۴۹

۲- عبدالحی ۲۰۵؛ قانون ۱۰۷۴/۱

### اضافات و تحقیق طلب

- ۷۹- رسالۃ بسیطة بالفارسیة فی الأسانید<sup>(۱)</sup> (فارسی - فنّ حدیث).
- ۸۰- حاشیۃ ترجمۃ فتح الرحمن (فارسی - تفسیر)
- نسخۂ خطی در ایندیا آفس، لندن، شماره ۱۹ (ب)، دیگری مکتوبہ ۱۲۴۰ هجری.
- ۸۱- ترجمہ و تفسیر سورۃ المزمل و المذثر (فارسی - تفسیر)
- بیت الحکمة، لاہور، ۱۹۴۵ م<sup>(۲)</sup>.
- ۸۲- رسالہ بالعربیۃ فی تحقیق مسائل الشیخ عبداللہ بن عبدالباقی دہلوی (عربی - تصوّف) نسخۂ خطی<sup>(۳)</sup>.
- ۸۳- معدن الجواهر (حدیث اربعین) (عربی)
- ترجمہ بہ زبان اردو از نواب قطب الدین دہلوی، چاپ ۱۸۸۰ م<sup>(۴)</sup>.

### آثاری منسوب بہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ نویسندگان شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ راجع بہ بعضی آثار، نظری دارند کہ بہ ایشان نسبت درست ندارند. چند کتاب فقط برای مردمان کہ بہ او اعتقاد ضعیف داشتند بہ نام جعلی درست کردہ اند، فہرست این چنین کتب این است<sup>(۵)</sup>:

- ۱- تحفۃ الموحّدین (فارسی - ردّ تقلید)
- افضل المطابع، دہلی، ترجمہ بہ زبان اردو از رحیم بخش، لاہور، ۱۹۶۲ م. شادروان محمد ایوب قادری این رسالہ را از تألیف شیخ محمد سعید شمرده است.

۱- عبدالحمی ۱۶۰

۲- قاموس ۶۱/۱.

۳- عبدالحمی ۱۹۶.

۴- قاموس ۱۶۷/۱.

۵- أناس العارفين (ترجمۃ اردو)، مقدمہ از راجا محمود، طبع لاہور، ۱۹۷۷ م؛ شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان، محمود احمد برکانی، لاہور، ۱۹۷۶ م.

## ۲- البلاغ المبین (فارسی - ردّ تقلید)

محمد ایوب قادری این رساله تألیف کسی شاگرد شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرار داده است. از مطبع محمدی یک عالم غیر مقلّد فقیر الله به چاپ رسانیده و سید سلیمان ندوی مرحوم هم این کتاب را مجهول قرار داده است.

## ۳- قولِ مدید

این رساله هم به غلط منسوب شده است. حکیم محمود احمد برکاتی و حکیم محمد موسی امرتسری این را مجهول و منحول قرار داده‌اند.

## ۴- اشاره مستمره

## ۵- قرة العین فی ابطال شهادة الحسین (فارسی - تاریخ)

## ۶- جنة العالیة فی مناقب معاویة (فارسی - تاریخ)

همه‌ای این هر دو کتاب (شماره ۵ و ۶) مرا علی لطف شیعی خودش ساخته در تذکرة شعرای اردو مسمی به گلشن هد درج کرده است و این را در ترجمه اردو شاعر ولی الله اشتیاق دهلوی می‌نوشت و او را شاه ولی الله محدث رحمۃ اللہ علیہ گمان کرده است، ولی هر دو شخص مختلف‌اند و از این تصانیف هیچ تعلق ندارند.

## ۷- رساله اوائل

از تحقیق محمد ایوب قادری مرحوم، این از شیخ محمد سعید بن شیخ محمد سنبللی تهیه شده است.

## ۸- فیما یجب حفظه للنّاظر (عربی)

محمد ایوب قادری مرحوم می‌گوید که این رساله تألیف کسی از شاگرد شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است.

تلامذہ و مریدین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱)

- ۱- آفندی ابراہیم شیخ
- ۲- امین اللہ نگر نہوی۔
- ۳- اہل اللہ پُہلتی، شاہ (م: ۱۱۸۷ھ)، برادر کوچک شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴- بدر الحق پُہلتی، شیخ۔
- ۵- ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی (م: ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ م)۔
- ۶- جبار اللہ بن عبدالرحیم لاہوری ثم المدنی۔
- ۷- جمال الدین رامپوری، سید (م: ۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ م) خلیفہ مولانا فخر الدین نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۸- چراغ محمد، مولانا۔
- ۹- حسنی شاہ ابوسعید ری بریلوی (م: ۹ رمضان ۱۱۹۳ھ / ۱۹ ستمبر ۱۷۷۹ م) مدفون در ری بریلی۔
- ۱۰- خیر الدین سورتی، مولانا۔
- ۱۱- داؤد، میان۔
- ۱۲- رستم علی بیگ، مرزا، مرید شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۳- رفیع الدین، شاہ، بن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۴- شرف الدین محمد، سید۔
- ۱۵- شیخ محمد بن پیر محمد بن ابی الفتح
- ۱۶- عبدالرحمن تنوی، حافظ۔

۱- مراجع: محمود، حمد برکاتی: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان، ابوالحسن علی ندوی تاریخ دعوت و مہمیں، ج ۵؛ رحیم بخش: حیات ولی: عبدالقیوم مطاہری الامام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ؛ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ: القول الجلی۔

- ۱۷- عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، شاه (م: ۱۲۳۹/هـ ۱۸۲۴ م)، بن شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ.
- ۱۸- عبدالله خان رامپوری.
- ۱۹- عبدالنبی، حافظ عرف عبدالرحمن.
- ۲۰- عبدالهادی، شیخ بن عبدالله ساکن سودهره، در سال ۱۱۶۲ هجری درس الفوز الکبیر از شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ گرفته بود.
- ۲۱- فاروقی، نواب رفیع الدین خان مراد آبادی (م: ۱۲۲۳/هـ ۱۸۰۸ م).
- ۲۲- فضل الله کشمیری، بابا.
- ۲۳- محمد امین، مخدوم، پدر محمد معین تتوی.
- ۲۴- محمد امین، خواجه ولی الله کشمیری (م: ۱۱۸۷/هـ ۱۷۷۳ م).
- ۲۵- محمد بن ابی الفتح بلگرامی، شیخ.
- ۲۶- محمد سعید، شیخ، بن محمد ظریف دهلوی.
- ۲۷- محمد سعید خان رامپوری (م: قبل از ۱۱۸۸ هـ) معروف به موزخ جدّ نجم الغنی خان.
- ۲۸- محمد شریف بن خیر الدین بن عبدالغنی.
- ۲۹- محمد عابد بن علاء الدین پهلتنی.
- ۳۰- محمد عاشق پهلتنی، برادر خالزاده و خلیفه ویژه‌ای.
- ۳۱- محمد عثمان کشمیری، بابا.
- ۳۲- محمد معین تتوی، مخدوم.
- ۳۳- محمد معین رای بریلوی، شاه.
- ۳۴- محمد نعمان رای بریلوی، شاه (م: ۵ جمادی الآخر ۱۱۹۳/هـ ۱۹ ژوئن ۱۷۷۹ م، مدفون در بیت المقدس) عمّ سید احمد شهید رحمۃ اللہ علیہ.

- ۳۵- محمد واضح رای بریلوی، شاہ.  
 ۳۶- مرتضیٰ زبیدی بلگرامی، سید، مؤلف تاح العروس در شرح قاموس.  
 ۳۷- منت قمرالدین سونی پتی (م: ۱۲۰۸ھ/۴-۱۷۹۳م) شاعر معروف اردو.  
 ۳۸- نثار علی الہ آبادی ثم مظفر آبادی، شاہ.  
 ۳۹- نور اللہ، شیخ، بن معین الدین پهلتي.

عکس اجازت نامہ شاہ ولی الله دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہ نام شیخ محمد  
 روی نسخہ خطی صبح بخاری در کتابخانہ عمومی خاوری خدا بخش، پتنا

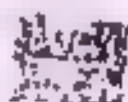
الحمد لله الذي جعل في رسالته كل ما يحتاج اليه من العلم والدين والخلق  
 والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى  
 والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى  
 والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى  
 والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى  
 والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى والبر والهدى

متن اجازت نامہ: «الحمد لله قرأ علي هذه الرسالة كلها صاحب النسخة اخونا الشيخ  
 محمد احسن الله تعالى واصلاح حاله، فأجزت له روايتها عني على أن فيها  
 بعض شيء من الخل في ضبط الأسماء لاسيما أسماء المغازي - لم نتفرغ  
 بتصحيحها ساعتنا هذه وعسى أن يسر الله لنا ذلك في الزمان المستقبل -  
 كتب هذه السطور مؤلفها الفقير ولي الله عفي عنه أول محرم سنة ۱۱۶۰  
 ساعة من يوم الجمعة الحمد لله تعالى أولاً وآخراً وظاهراً وباطناً».

الحمد لله این رساله، صاحب آن برادر من شیخ محمد (الله تعالی ایشان را مؤفق کند و حالشان را بهتر کند) تمام تر را رو بروی من خواند و بنده ایشان را اجازه روایت داده ام ولی در آن بعضی نامها خصوصاً نامهای مغازی غلط مانده اند، حالا فرصت نیست، الله تعالی توفیق دهد که در زمان آینده اصلاح کرده آید.

این سطرها را مؤلف رساله فقیر ولی الله عفی عنه در اواخر ساعت جمعه یکم محرم ۱۱۶۰ هجری نگاشته است، الحمد لله تعالی اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.  
عکس انجام فوز الکبیر تصنیف شاه ولی الله رحمته الله

در اسم فایم این کتاب بر این کتب در دسترس است و در کتابخانه جامع مدرسه دارالعلوم دیوبند



کتب ذی القدر اسم فایم بر این کتب در دسترس است و در کتابخانه جامع مدرسه دارالعلوم دیوبند  
مدرسه دارالعلوم دیوبند  
الحمد لله الذی بنعمته تم الصالحات بانجام رسید تراویت این رساله از برادر  
دینی شیخ عبد الهادی من عبد الله ساکن قصبه سودپور برین فقره که مؤلف  
اوست و در این کتاب کتب دیگر مطالب آمده شد و غیر مشتمل بر  
حسب مکان قصبه از دست آمد و الحمد لله اولاً و آخر اوطاف برادر غلام

کتب ذی القدر از حرف الفقیر ولی الله عفی عنه  
کتاب ذی القدر فی السور الثانی عشر من شهر صفر  
مسئله ۱۱۶۲ و الهی بکرمه

تَمَّتْ هَذِهِ الرِّسَالَةُ مَسْمًى بِفُوزِ الْكَبِيرِ مِنْ تَصْنِيفَاتِ أَفْضَلِ الْعُلَمَاءِ شَيْخِنَا وَمَوْلَانَا  
شَاهِ وَلِيِّ اللَّهِ سَلَّمَ اللَّهُ وَقْتَ الْإِشْرَاقِ يَوْمَ الثَّانِي وَحَادِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ شَوَّالٍ فِي  
سَنَةِ أَحَدِ أَحْمَدِ شَاهِ بِادِشَاهِ غَازِي.

کاتب و مالک عبد الہادی اللہم اغفر له و ارحمه. هر که خواند دعا  
طمع دارد.

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات باتمام رسید قرائت این رساله از  
برادر دینی شیخ عبد الہادی بن عبد الله ساکن قصبة سودهره بر این  
فقیر کہ مؤلف اوست و در اثنای قرائت بہ حسب امکان تقریر  
مطالب کردہ شد و عزیز مشارالیه بہ حسب امکان تَقَيَّدَ أَن مَعْنَى نَمُودِ  
و الحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

کتب هذه الأحرف الفقير ولي الله عَفَى عَنْهُ كَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ  
صَفَرِ سَنَةِ ١١٦٢ مِنَ الْهَجْرَةِ الْمُقَدَّسَةِ.

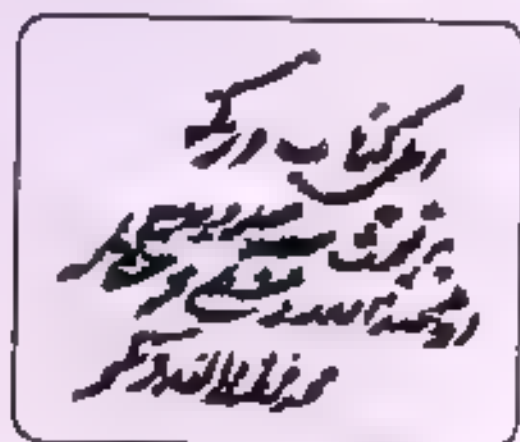
این رساله الفوز الکبیر، یکی از تصنیفات شیخ ما افضل العلماء مولانا شاه  
ولی الله سلّمه الله است، در وقت اشراق در تاریخ ۱۲ شوال یکم سال جلوس  
احمد شاه پادشاه غازی اتمام یافت.

صاحب رساله عبد الہادی اللہم اغفر له و ارحمه آرزو دارد، بہ هر کہ این  
را می خواند، برای موافقت ایشان دعا بفرماید.

الحمد لله از لطف و عناید برادر دینی شیخ عبد الہادی بن عبد الله ساکن قصبة  
سودهره بہ ہمراہ فقیر این رساله را تمام قرائت کرد و در دوران خواندن  
مطالب را واضح کردہ شد و عزیز مذکور تا حدّ امکان آن مطالب را بی بُرد،  
و الحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً. این را فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ در تاریخ  
۱۲ صفر ۱۱۶۲ هجری نوشت.

نسخه خطی معروف النهایة فی غریب الحدیث و الآخر تألیف از علامه ابن اثیر در کتابخانه دارالعلوم دیوبند محفوظ است. این نسخه را حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی از عبدالله دمشقی در مکه مکرمه به مبلغ سیصد روپیه خرید کرده بود. حضرت شاه صاحب رحمته قیمت خرید این نسخه در پایانش از دست خود یادداشت کرده اند.

عکس تحریر



(این کتاب در مکه به مبلغ سیصد روپیه از عبدالله دمشقی خریده شد  
- محمد ولی الله دهلوی)

این نسخه از گنجینه مفتی سعدالله مراد آبادی رحمته در دیوبند آمده است.

## حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

از شکم همسر دومین حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، پسر بزرگ ایشان فخرالمحدثین حضرت شاه عبدالعزیز دهلوی علیه الرحمه به تاریخ ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ هـ / ۱۲ اکتبر ۱۷۴۶ م، در دهلوی متولد شد. نام تاریخی اش «غلام حلیم» (= ۱۱۵۹ هـ) است. در زمان کودکی نام عرفی اش «مسیتا» نیز بود.

تا سیزده سالگی، از پدر خود بسیاری از کتب درسی، درس گرفته بود. تفسیر، حدیث، فقه، اصول، منطق، فلسفه، کلام، عقاید، نحو، هندسه، سیرت، در همه این علوم دستگاهی بدست آورده بود. هنوز هفده سال بوده که پدرش مُرد و در چنین خُردسالی، مسند ارشاد و درس را به عهده خود گرفت. نه فقط در مدرسه رحیمیه تشنگان علوم را سیراب می کرد بلکه به تعلیم و تربیت برادران خُردش، توجه خصوصی نمود.

در زمان وی، شهرت و بزرگی خانواده ولی اللهی تا بام ثریا رسیده بود. فارغان تحصیل از اینجا در سراسر کشور هند مدارس دینی را به هر گوشه و کنار بنا انداخته بودند.

شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، فقط یک دانشمند بزرگ و بلند پایه و بهترین معلم نبود، بلکه یک نویسنده ای عالی مقام هم بود. تصنیفات ایشان راجع به علوم خاص خود او تا امروز به جای خود دلیل اند. گذشته از این، ایشان واعظ و خطیب شیواییان و یک مفتی بی نهایت ذهین، دقیقه شناس، و نکته رس بودند. مسلک ایشان حنفی بود ولی نواب صدیق حسن خان نوشته است که

”خدمت علم حدیث چنان که از این خانواده به وجود آمد، آن طوری در این کشور از کسی به وجود نیامد“.

شاه عبدالعزیز رحمته الله نظر عمیقی به علوم نقلیه داشت و همان طور در علم معقول هم مهارت می داشت. در منزل و مدرسه ایشان همه وقت دانشجویان گرد می آمدند صدای وعظ و درس و ارشاد شنیده می شد. ایشان هر روز تفسیر قرآن کریم هم بیان می کردند. باری به تاریخ ۱۳ رجب ۱۲۱۳ هـ / ۲۰ دسامبر ۱۷۹۸ م درس قرآن را به اتمام رسانیدند خودشان تاریخش جُستند: «آج کلام الله ختم هوا»<sup>(۱)</sup> (= ۱۷۵۵ م).

شاه صاحب رحمته الله، سخنور هم بود. کلام ایشان در عربی نیز دیده و یافته می شود. وی بهترین نشاء پرداز زبان عربی و فارسی بود. در دادن تعبیر خواب ابن سیرین زمان خود بود. و داشتن قوت حافظه، نظیر امام شعبی دانسته می شد. و در رموز و دقایق این علوم چنان استحضار داشتند که به ظاهر نظیر ایشان تا مدتی دیده نشد. با این همه در علم تصوّف و سلوک، رُشد و هدایت، ورع و تقوی، اتباع سُنّت و در عمل بالحدیث نیز شأن امتیازی می داشت. از احوال سیاسی و اجتماعی زمان خود و از تقاضای وقت هم با خبر بود و همچون والد بزرگوار خود با غایت دردمندی و دلسوزی در این مسایل غور و فکر می کرد.

در هفته دو روز، سه شنبه و جمعه در کوچه چیلان (نزد دریا گنج) وعظ ایشان می شد که برای حصول فیض آن، مردم از دور و دراز می آمدند. در این مجالس وعظ، سخنی اختلاف انگیز را به زبان نمی آوردند.

۱- امروز تلاوت کلام الله به پایان رسید.

عروسی حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ با مسمّاء حبیبہ بنت شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ بدهانوی شده بود.

اولاد نرینه شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ زنده نماند. دختران و برادران خُردش در حیات او فوت شدند. در پسماندگانش دو نوه محمد اسحق و مولانا محمد یعقوب بودند که در سال ۱۲۵۸ هـ / ۱۸۴۲ م به مکه معظمه هجرت کرده بودند.

یک پسر شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ به نام قطب الدّین به سن دوازده سال فوت شد. دومین هم در خُردسالی فوت کرد. دختری به نام مریم بود که در عقد مرلوی عبدالحی بدهانوی بود. دختر دیگر مسمّاء رحمت النساء با محمد عیسی پسر شاه رفیع الدّین رحمۃ اللہ علیہ منسوب شده نازا فوت شد. دختر دومین که در وسط بود، دو سال قبل از وفات شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۷ هـ / ۲ - ۱۸۲۱ م) فوت شد. دختر بزرگ عائشه نیز در زندگی پدر بزرگوار فوت کرد. عروسی آن دختر با محمد افضل شده بود که یک فرد همین خانوادہ بود. با پنج پشت بالا، سلسلہ نسب ایشان هم با شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ می پیوندد. محمد افضل بن شاه احمد بن شیخ محمد بن اسمعیل بن منصور بن احمد... الخ

حکیم سیّد عبدالحی حسنی رای بریلوی در نزہۃ الخواطر حبیۃ ایشان این طور نوشته است: "دراز قد، نحیف بدن و رنگ گندم گون بود. چشمان کشاده و ریش کلفت داشتند." سیّد احمد ولی اللّٰہی درباره لباس جناب شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ چنین نوشته است: "اکثراً جفہ و زیرین او قبا با پایجامہ شرعی، دستار کشمشی رنگ، کلاه پنبہ دار، دستمال نیلگون که برای پاک کردن آب بینی بود و موزہ نری در پا و عصای سبز رنگ در دست داشتند."

جناب شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ به تاریخ ۷ شوال المکرم ۱۲۳۹ هـ / ۶ ژوئن ۱۸۲۴ م، بروز یکشنبه واصل به حق شدند. در گورستان آبایی (مهندیان دهلوی نو) دفن شدند و نماز جنازه در محوطه کوتله فیروز شاه ۵۴ بار ادا شده بود.

### تصانیف حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تصنیفات متعدّد دارد به زبان فارسی زیاد و به زبان عربی کمتر. زاین جمله چندین به چاپ رسیده، ولی آن هم حالا در بازار دستیاب نیست. تجدید چاپ نشده و فقط بعض زینت کتابخانه هاست. راجع به چند کتاب ایشان اشتباه است که به شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ اشتباهاً منسوب گردیده است یا بنابر التباس اسمی تألیف عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ دیگری از جمله کتب شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شمرده شده است.

اینجا فهرست آثار شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ درج می شود، کتابهایی که در این فهرست شامل است، گذشته از آن انتساب مجله های زیر نیز با نام ایشان شده است:

- ۱- رساله خلّت (پتنا و دیوبند).
- ۲- رساله دفع اعتراضات (دیوبند).
- ۳- کرامات الاولیا (علیگره و رامپور).
- ۴- مجموعه تقریر شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در وحدت وجود و شهود (رامپور).
- ۵- رساله فی ردّ الرساله فی کلمة التوحید (رامپور).
- ۶- رساله فی تفسیر ما اهلّ به لغير الله (ردّش عبدالحکیم پنجابی، نوشت. نیز رک: به «ولاد حسن قنوجی»، نوای ادب، بمبئی، آوریل ۱۹۵۳ م.

- ۷- قصاید عربی<sup>(۱)</sup>
- ۸- حاشیه علی شرح هداية الحکمة للصدرای شیرازی.
- ۹- بشارت احمدی (ترجمه)<sup>(۲)</sup>، ۱۳۰۳ هـ. یک بشارت احمدی (منظوم) قسمت اول در سال ۱۳۰۹ هجری از لکهنو چاپ شده، آن تألیف عبدالعزیز محدث لکهنوی است.
- ۱۰- هدايت المؤمنین (بر حاشیه: سوالات عشرة محرم)، اردو، سیدالمطابع، دهلی.
- ۱۱- احسن الحسنات (ترجمه اردو رساله وسیلة النجاة)، مطبع مجتبایی، دهلی، ۱۹۰۵ م<sup>(۳)</sup>.
- ۱۲- راه نجات<sup>(۴)</sup> (نسخه خطی)، نیز مخطوطه مکتوبه ۱۲۰۰ هجری (سالار جنگ)، مطبوعه نظامی پریس، بدایون، ۱۲۸۴ هجری.
- ۱۳- فیصله شاه صاحب دهلوی (در مسئله وحدت الوجود)، چاپ کرده مولانا انوارالله خان فضیلت جنگ، محمود پریس، مدرسه نظامیه، حیدرآباد، نور محمد جوتروی (منکر) و شاه محمد رمضان مهمی شهید<sup>رحمته</sup> (قایل) تصمیم مناظره بین این هر دو.

### فهرست آثار حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی<sup>رحمته</sup>

- ۱- بستان المحدثین<sup>(۵)</sup> (فارسی - تذکره محدثین)  
پیغام محمدی در بیان حقیقت وحی، اردو ترجمه: عبدالسمیع دیوبندی، مطبع مجتبایی، دهلی، ۱۲۹۵ هجری.

۲- آصفیه ۳۸۲/۳؛ قاموس ۷۵/۱.

۳- آصفیه ۱۲۳۴/۲.

۱- عدالمی ۵۳.

۳- قاموس ۸۶۸/۱.

۵- فهرست آصفیه ۳۸۲/۳؛ قاموس ۹۶/۱.

- ۲- تحفة اثنا عشریہ (فارسی - عقاید)
- در ۱۲۰۴ ہجری نوشت، ترجمہ عربی مولوی اسلمی مدراسی کرد.
- ۳- تفسیر ہارۃ تبارک الذی<sup>(۱)</sup> (فارسی - تفسیر)  
تونک، اوراق ۱۸۷.
- ۴- تفسیر عزیزی (فارسی - تفسیر)  
بینید فتح العزیز.
- ۵- تفسیر ہارۃ عم (فارسی - تفسیر) (۳ نسخہ)  
تونک، اوراق ۳۵۲، کاتب سراج الدین در اجمیر.
- ۶- حواشی بدیع المیزان (عربی) نسخہ خطی.
- ۷- حاشیہ علی شرح الشمسیہ للرازی<sup>(۲)</sup>.
- ۸- حواشی بر شرح عقاید (عربی)، نسخہ خطی.
- ۹ حواشی بر کتب فلسفہ و منطق<sup>(۳)</sup> (عربی)، نسخہ خطی.
- ۱۰- دیوان عربی<sup>(۴)</sup> (عربی - نظم)
- رحیم بخش می گوید کہ در دہلی بعضی مردم می داشتند.
- ۱۱- رسالہ فی الانساب (عربی - انساب)، دو نسخہ  
ندوة العلماء، لکھنؤ، شمارہ ۲۰۹.

---

۱- یک نسخہ خطی سورۃ فاتحہ دارای اوراق ۱۸ (سطر ۲۴، کاتب سراج الدین اجمیر)، در کتابخانہ مؤسسہ تحقیقات عربی و فارسی ابوالکلام آزاد راجستان، تونک موجود است.

۲- عبدالحی ۲۵۶.

۳- حاشیہ علی شرح الشمسیہ للرازی، حاشیہ علی شرح التہذیب لجلال الدوانی، حاشیہ علی القطبیہ وغیرہ، رجوع کنید عبدالحی: الثقافۃ الاسلامیہ فی الہد، ۸-۲۵۶؛ نیز حاشیہ بر حاشیہ میر محمد راہد علی شرح المواضع. چند نسخہ در کتابخانہ جامعہ ہمدرد، نفلق آباد، دہلی نو موجود است.

۴- حیات ولی ۳۴۱.

۱۲- رساله در استله و اجوبه<sup>(۱)</sup> (فارسی - عقاید)<sup>(۲)</sup>.

۱۳- رساله فی الرؤیا<sup>(۳)</sup> (عربی - تعبیر خواب)

مع اردو ترجمه از مطبع احمدی، دهلوی و نیز از مطبع مجتبایی، دهلوی چاپ شده است.

۱۴- السز الجلیل فی مسئله التفصیل<sup>(۴)</sup> (فارسی)

در فتاویٰ عزیزیه (ج ۲) شامل است. ترجمه اش به نام اسرار شده است.

۱۵- میر الشهادتین<sup>(۵)</sup> (عربی - سیرت)

شرحش تحریر الشهادتین از سلامت الله کشفی بدایونی، ترجمه از مرزا حسن علی، نولکشور، لکهنو، ۱۸۷۳ م؛ نیز خرّم علی بلهوری، مکتوبه ۱۲۲۶ هجری (کتابخانه انجمن ترقی اردوی پاکستان) و ترجمه دیگر «رمز الشهادتین» نیز نام داشت<sup>(۶)</sup>، این را غالباً غلام امام شهید انجام داده است.

۱۶- شرح میزان المنطق (عربی - منطق)

نسخه خطی.

۱- نعیم الدین ساکن پرولی پرگنه داگا جلال پور نوشته است: "در سال ۱۲۲۹ هجری، این خاکسار از میرزاپور (بنارس) به شاهجهان آباد (دهلی) آمد و در خدمت حضرت والا رحمته الله علیه حضوری یافته شرف بیعت حاصل کردم و چند سؤال که از عرصه دراز در دل داشتم، به خدمت حضرت رحمته الله علیه پیش کرده پاسخهایی آن گرفتم..." این رسایل در ۱۲۵۸ هجری، الطاف علی کاتب نقل کرده است.

۲- فهرست مخطوطات دارالعلوم دیوبند ۵۹/۲. ۳- قاموس ۱۰۴۵/۱.

۴- مطبع روزنامه اخبار، دهلوی، ۱۸۹۹ م.

۵- یک نسخه خطی از خط سید محمد ظاهر، دارای شماره نسخ ۵۲۹، در کتابخانه ندوة العما لکهنو موجود است. ۶- قاموس ۹۷۵/۱.

- ۱۷- عجالة نافعہ<sup>(۱)</sup> (فارسی - حدیث)  
ترجمہ بہ زبان اردو از مطبع مجتبایی، دہلی؛ ترجمہ دیگری از مطبع روزنامہ اخبار، ۱۹۰۵ م.
- ۱۸- عزیزالاعتباس فی فضائل اخیارالناس (فارسی - عقاید)  
در فضایل خلفای راشدین، اردو ترجمہ از حسن علی محدث لکھنوی، مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۲۲ ہجری.
- ۱۹- فتاویٰ عزیزہ<sup>(۲)</sup> (فارسی - فقہ) دو جلد  
مطبع مجتبایی، میروت.
- ۲۰- فتح العزیز (فارسی - تفسیر)  
در زمان آخر دیکتہ کردہ نویسندہ، فقط دو جلد باقی است، بقیہ هنوز نایاب، در تونک یک نسخہ خطی دارای اوراق ۴۶۴؛ در مدراس دو نسخہ خطی آن موجود است.
- ۲۱- فی اسئلہ و اجوبہ (عربی و فارسی - تفسیر)  
(نامش افادات عزیزہ نیز گفتہ شدہ است)، مرتبہ: نواب رفیع الدین خان فاروقی مرادآبادی. نسخہ های خطی آن در کتابخانہ های ندوۃ العما لکھنؤ، مولانا آزاد علیگرہ، مدرسہ مظاہرالعلوم سہارنپور، رضا رامپور موجود اند.

۱- دو نسخہ خطی، یکی بہ خط محمد فصل، شمارہ ۹۰۳ کتابت شدہ در سال ۱۲۵۲ھ و دیگری بہ خط علی اکبر بن خلیل الزحطن کیراوی کتابت شدہ در ماہ صفر ۱۲۹۸ھ (فہرست نسخہ های خطی فارسی کتابخانہ جامعہ ہندوہ تعلق آباد - دہلی نو، مرکز تحقیقات فارسی راپرنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، دہلی نو، ۱۳۷۷ھ/۱۹۹۹ م، ص ۱۵ و نیز عبدالحی - الثقافۃ الاسلامیہ، ص ۱۵۹، قاموس الکتب، ص ۱۷۲) ۲- عبدالحی ۱۰۹.

## ۲۲- کرامات عزیزی (اردو)

این کتاب مطبع احمدی، دهلوی در سه قسمت چاپ کرده بود. در این عملیات و تعویذات و غیره هم داده بود.

۲۳- ملفوظات عزیزی<sup>(۱)</sup> (فارسی)

از ۱۷ رجب تا شوال ۱۲۳۳ هجری ملفوظات فقط سه ماهه، جامع نامعلوم، چاپی.

## ۲۴- مختصر فی المعراج (عربی).

## ۲۵- میزان البلاغة (فارسی - بلاغت)

با حاشیه مفتی عزیزالرحمن از مطبع مجنبایی میروت چاپ شده، سال چاپ ندارد. شرحش قاضی ارتضی علی خان گوپاموی و عبدالقادر بن محمد اکرم رامپوری نوشتند.

## ۲۶- میزان العقائد (عربی - عقاید)

این رساله مختصر درباره عقاید بود. بعداً شاه صاحب رحمته الله شرح آن خود نوشتند. مطبع احمدی، دهلوی چاپ کرده.

۲۷- میزان الکلام<sup>(۲)</sup> (فارسی - کلام).

۱- یک نسخه خطی ملفوظات که نقل آن به تاریخ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۲ هـ / ۱۱ ژوئیه ۱۸۷۷ م محمد عطا علی به اتمام رسانید، در دحیره مخطوطات موزه جواهر، اتاوه موجود است که اکنون در کتابخانه مولان آزاد دانشگاه اسلامی علیگره نگهداری می شود. شادروان مولانا فریدی از نسخه چاپی ملفوظات، مقاله اش به قدر یک چهار قسمت آن کرد. ایشان تذکر می دهند که در نسخه چاپی اغلاط بسیار یافته شد. قاضی بشیرالدین مرحوم میرونی در مقدمه ملفوظات نیز اعتراف آن کرده است ترجمه اردو که از کراچی چاپ شد، آنجایی غلط در غلط و در بعضی مواقع مضحکه خیز شده است.

۲- عبدالحی ۲۳۹.

چند تلامذہ ممتاز حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد شاگردان شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تا ہزار ہا می رسد۔ از آن جملہ اسم بعضی ہا بدین قرار است:

ردیف	نام	سال وفات	ملاحظات
۱	آزردہ مفتی صدرالدین	۲۴ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ / ۱۴ ژوئیہ ۱۸۶۸م	
۲	آل حسن قنوجی، سید		پدر نواب صدیق حسن خان
۳	آل رسول قادری مارہروی		
۴	ابو سعید مجدّدی شاہ	یکم شوال ۱۲۵۰ھ ۳۱ ژانویہ ۱۸۳۵م	
۵	احمد سعید مجدّدی شاہ	۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۰م	مدفن: مدینہ منورہ
۶	احمد علی بجنوری		
۷	الہی بخش کاندلوی، مفتی		
۸	ثناء اللہ احمد بدایونی		
۹	جلال الدین برہانپوری		
۱۰	حسن علی صغیر محدّث لکھنوی		
۱۱	حسین احمد محدّث ملیح آبادی		
۱۲	حیدر علی رام پوری	۶ ذی قعدہ ۱۲۷۲ھ ۹ ژوئیہ ۱۸۵۶م	مدفن: تونک

۱۳	حیدر علی فیض آبادی	مؤلف منتهی الکلام وإزالة الغین وغیره
۱۴	رافت رؤف احمد مجددی	۱۲۴۹ھ / ۴-۱۸۳۳ م
۱۵	رحمن بخش (شاہ) امرہوی	۱۸ محرم ۱۲۸۰ھ / ۴ ژوئیه ۱۸۶۳ م ابن حضرت شاہ عبدالباری چشتی و سجادہ نشین دوم حضرت خواجہ شاہ عبدالہادی امرہوی رحمہ اللہ
۱۶	رشید الدین دہلوی	۱۲۴۳ھ / ۸-۱۸۲۷ م
۱۷	رفعت غلام جیلانی رام پوری	۲۷ ذی الحجۃ ۱۲۳۴ھ / ۱۶ اکتبر ۱۸۱۹ م مدفن: رامپور
۱۸	رفیع الدین، شاہ	۵ شوال ۱۲۳۳ھ / ۷ اوت ۱۸۱۸ م برادر خرد شاہ عبدالعزیز
۱۹	رمضان علی امرہوی .	
۲۰	ساحر غلام مینا علوی کاکوروی	
۲۱	سلامت اللہ کشفی بدایونی	۱۳ رجب ۱۲۸۱ھ / ۱۲ دسامبر ۱۸۶۴ م مدفن: کانپور
۲۲	ظہور الحق قادری پهلوارى	۱۶ ذی قعدہ ۱۲۳۴ھ / ۵ سپتامبر ۱۸۱۹ م
۲۳	عبدالحی بدھانوی	
۲۴	عبدالخالق دہلوی	
۲۵	عبدالعزیز آخوند قادری	۱۰ محرم ۱۲۹۶ھ / ۳ ژانویه ۱۸۷۹ م مدفن در درگاہ خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ

۲۶	عبدالغنی، شاہ	پدر محمد اسماعیل شہید
۲۷	عبدالقادر، شاہ	برادر خرد شاہ عبدالعزیز ۱۲۳۰ ہجری
۲۸	علام علی چریاکوٹی، حافظ	
۲۹	غلام علی نقشبندی، شاہ	۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ / ۱۵ اکتبر ۱۸۲۴ م
۳۰	غلام محی الدین بگویی	
۳۱	فضل حق خیر آبادی	۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ م مدفن: اندومان
۳۲	فضل رحمن گنج مراد آبادی	۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ ۱۱ / ستمبر ۱۸۹۵ م
۳۳	قطب الہدیٰ رای بریلوی، سید	
۳۴	کرم اللہ محدث دہلوی	۱۲۵۲ھ / ۷-۱۸۳۶ م
۳۵	کریم الدین دہلوی	
۳۶	محبوب علی جعفری میر	۱۰ ذی الحجۃ ۱۲۸۰ھ ۱۶ / مہ ۱۸۶۴ م
۳۷	محمد اسحق رای بریلوی، سید	
۳۸	محمد اسحق، شاہ	۱۲۶۲ھ / ۶-۱۸۴۵ م نوة شاہ عبدالعزیز مدفن: مکہ مکرمہ
۳۹	محمد اسماعیل شہید	۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ ۶ / مہ ۱۸۳۱ م برادر دہ شاہ عبدالعزیز
۴۰	محمد رمضان مہمی شہید	۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۰ھ ۱۸ / ژانویہ ۱۸۲۵ م شہادت: منڈسور مدفن: مہم ہریانہ
۴۱	محمد شکور مچھلی شہری	

۴۲	محمد یعقوب، شاه	۲۸ ذی قعدہ ۱۲۸۲ هـ ۱۳/ آوریل ۱۸۶۶ م	نورہ شاه عبدالعزیز مدفن: مکہ مکرمہ
۴۳	مخصوص اللہ	۱۳ ذی الحجۃ ۱۲۷۱ هـ / ۲۶ اوت ۱۸۵۵ م	برادرزادہ شاه عبدالعزیز
۴۴	منت قمر الدین سونی پتی	۱۲۰۸ هـ / ۴-۱۷۹۳ م	
۴۵	نجابت حسین بریلوی		

### اولاد حضرت شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

عقد حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ با دختر شاه نورالله بُدھانوی رحمۃ اللہ علیہ خانم حبیبہ شدہ بود. از شکمش سه فرزند به دنیا آمدند. آن همه در زمان کودکی فوت شدند. سه دختر بودند، وفات آنها در زندگی شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقع شدہ بود.

۱- دختر (رحمت النساء): با فرزند شاه رفیع الدین موسوم به محمد عیسیٰ منسوب شد.

۲- عائشہ: همسر او محمد افضل فاروقی بود کہ از آن دو پسر تولد یافت  
شاه محمد اسحق: ولادت ۱۱۹۶ هـ / ۱۷۸۲ م - وفات ۱۲۶۲ هـ / ۱۸۴۶ م.  
شاه محمد یعقوب: ولادت ۱۲۰۰ هـ / ۱۷۸۷ م - وفات ۱۲۸۲ هـ /  
۱۸۶۵-۶ م.

۳- عقد دختر سومی (مریم) با شاه عبدالحی بُدھانوی شد کہ فرزندانہ  
شاه نورالله بُدھانوی رحمۃ اللہ علیہ و برادرزادہ حقیقی همسر شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ بود.  
او اولادی نداشت.

مولانا عبدالقیوم بدهانوی (م: ۱۲۹۹ هـ) که داماد شاه محمد اسحق بود، از شکم دومین همسر مولانا عبدالحی بدهانوی بود. هر دو نوه شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (شاه محمد اسحق و شاه محمد یعقوب) در سال ۱۲۵۸ هـ / ۱۸۴۲ م به مکه معظمه هجرت کرده بودند. آنجا حلقه درس آنان آغاز شد و صدها علما از آنان سند حدیث گرفتند. هر دو همانجا درگذشتند و در جنت المعلى (مکه مکرمه) نزد مزار مبارک أم المؤمنین حضرت خدیجه رضی الله عنها دفن شدند.



## حضرت شاه رفیع الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

از همسر دوّمین حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، فرزند دوّمین حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ به تاریخ ۹ ذی الحجّه ۱۱۶۳ هـ / ۱۰ نوامبر ۱۷۵۰ م بروز شنبه به دنیا آمد. او ۱۲-۱۳ ساله بود که شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ چشم بر جهانیان بر بست. تعلیم و تربیت او تحت سرپرستی حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شد که از او چهار سال بزرگتر بودند. او از خال خودش، شاه محمد عاشق پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ نیز درس خواند و در سن شانزده سالگی از تحصیل علوم فراغت یافته بود. چون حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ به سبب ضعف و ناراحتی، دانشجویان را درس دادن قطع کرده بود، تدریس درس به عهده شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سپرده شده بود. او در هر دو علم منقول و معقول دست داشت. حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ملفوظات خود کراراً ذکر کرده است که شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در فن ریاضی مهارت فوق لعاده‌ای داشت. مولوی رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ریاضیات چندان ترقی کرده که شاید موجد آن علم محمد علی هم بوده باشد<sup>(۱)</sup>.

شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بر دست خال خودش شاه محمد عاشق پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده بود. او تصنیفات متعدّدی دارد، از این جمله چند به قرار زیر است:

۱- کلام الله (اردو ترجمه): در حدود سال ۱۲۰۵ هـ / ۹۱-۱۷۹۰ م به اتمام رسید. ولی بعضی‌ها فکر می‌کنند که ترجمه را ایشان شروع کرده بودند و

۱- ملفوظات شاه عبدالعزیز (فارسی)، چاپخانه مجتبیایی، بیروت، ۱۳۱۲ هـ، ص ۴۰.

- بعداً دیگران به تکامل رسانیدند و به نام ایشان شهرت دادند<sup>(۱)</sup>.
- ۲- راه نجات: این رساله هم به ایشان منسوب است. اولین بار از مطبع مصطفایی، لکهنو در سال ۱۲۶۰ هـ/۱۸۴۴ م چاپ شده بود. ولی این اصلاً نوشته مولانا محمد علی پانی پتی است.
- ۳- تفسیر رفیعی: تفسیر سورة بقره به زبان اردو، بیان درس قرآن شاه رفیع الدین رحمته الله را مریدش سید نجف علی معروف به فوجدار خان قلمبند می کرد و پیشنویس را، او به شاه صاحب رحمته الله هم نشان داده بود. پسر سید نجف علی، سید عبدالرزاق در سال ۱۲۷۲ هـ/۱۸۵۶ م، آن را از مطبع نقشبندی دهلوی چاپ کرده بود. این تفسیر و ترجمه هر دو را، سید نجف علی نوشته است. مفهوم بیان کرده شاه رفیع الدین رحمته الله است. این حروف لازماً و حتماً از آن او نیست<sup>(۲)</sup>.
- ۴- رساله اذان و نماز (فارسی): در محرم ۱۲۲۰ هـ/آوریل ۱۸۰۵ م نوشت.
- ۵- رساله فواید نماز (فارسی)<sup>(۳)</sup>.
- ۶- حملة العرش (فارسی): عبارتش شاه عبدالعزیز رحمته الله در تفسیر خود فتح العزیز نقل کرده است.
- ۷- شرح رباعیات (فارسی).
- ۸- رساله در بیعت (فارسی).
- ۹- شرح چهل کاف (فارسی): در ماه صفر ۱۲۲۰ هـ/مه ۱۸۰۵ م نوشت.
- ۱۰- رساله برهان العاشقین و رساله معما: تألیف ۱۳ جمادی الآخره ۱۲۲۰ هـ/۷ سپتامبر ۱۸۰۵ م.

۱- همان، ۹-۱۵۸.

۲- برکاتی ۱۵۸.

۳- رساله های از شماره ۵ تا ۱۵ چونکه فقط عنوان دارد، به همین سبب نوشته نمی شود.

۱۱- رساله نذور بزرگان.

۱۲- جوابات سؤالات اثنا عشر.

این همه نه رساله به عنوان مجموعه رسائل تسعه سیّد ظهیرالدین ولی اللّٰهی از مطبع احمدی، دهلوی چاپ کرده بود. پس از آن در سال ۱۳۸۱ هـ / ۱۹۶۱ م مولانا عبدالحمید سواتی از مدرسه نصرت العلوم گوجرانواله (پاکستان) چاپ کرده است<sup>(۱)</sup>.

۱۳- مجموعه فتاویٰ شاه رفیع الدین رحمّه اللّٰه: مطبع مجتبیایی، دهلوی، ۱۳۲۲ هـ / ۱۹۰۴ م. مدرسه نصرت العلوم گوجرانوالا (پاکستان)، ۱۳۸۱ هـ / ۱۹۶۱ م.

۱۴- آثار القیامة (قیامت نامه) (چاپی).

۱۵- تنبیه الغافلین: مطبع احمدی، کلکته.

۱۶- رساله سمت قبله.

۱۷- رساله تعدیلات الخمسة المتحيرة (عربی).

عربی:

۱- اسرار المحبّة: نصرة العلوم گوجرانواله، ۱۳۸۳ هـ / ۱۹۶۳ م.

۲- تفسیر آیت نور: نصرة العلوم گوجرانواله، ۱۳۸۲ هـ / ۱۹۶۲ م.

۳- تکمیل الاذهان: تألیف ۱۲۳۰ هـ / ۱۸۱۵ م، گوجرانواله، ۱۳۸۲ هـ / ۱۹۶۲ م.

۴- دمع الباطل<sup>(۲)</sup>: مولوی غلام یحیی بهاری (م: ۱۷۶۷ م) در ردّ

مکتوب مدنی حضرت شاه ولی الله رحمّه اللّٰه، رساله کلمة الحق نوشته بود،

جوابش شاه رفیع الدین رحمّه اللّٰه داد و آن را به دمع الباطل موسوم ساخت.

۵- رساله فی اثبات شق القمر و ابطال براهین الحکمة.

۱- برکاتی، حکیم محمود حمد شاه ولی الله نور ان کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶ م، ص ۱۶۰

۲- همان، ص ۱۶۱ نسخہهای خطی در کتابخانه‌های سالار جنگ، حیدرآباد؛ رضا رامپور؛ مولانا آزاد (ذخیره حبیب گنج)، علیگر.

- ۶- رساله فی تحقیق الألوان.
- ۷- رساله فی الحجاب.
- ۸- رساله فی برهان التمانع.
- ۹- رساله فی عقد الأنامل (ریاضی).
- ۱۰- حاشیه بر میرزاهد.
- ۱۱- الدرر الدارّی.
- ۱۲- رساله فی المنطق.
- ۱۳- رساله فی الأمور العامّة.
- ۱۴- رساله فی التاریخ.
- ۱۵- تکمیل الصناعة.

حضرت شاه رفیع الدّین رحمته الله شعر هم می سرودند. شیخ الرّئیس بوعلی سینا قصیده‌ای نظم کرده بود که در آن گفته شده است که «نفس» چیست؟ حضرت شاه ولی الله رحمته الله جواب این قصیده عینیه نوشت و شاه رفیع الدّین رحمته الله آن را به شکل مخمّس درآورد. هشت بند این قصیده در حیات ولی نعل شده است<sup>(۱)</sup>. یک قصیده به زبان عربی در بیان معراج نبوی صلی الله علیه و آله است. ۲۷ بیت

۱- رحیم بخش، حیات ولی، ص ۳۴۶.

در کتابخانه قاضی بدرالدوله، مدرّس، رساله‌ای در شان قیامت (ورق ۴۰، رقم ۱۳۷۳ هـ) به نام شاه رفیع الدّین رحمته الله یافته می‌شود و دومین نسخه‌ش (شماره ۱۳۷۶) در ۱۴ ربیع الاول ۱۲۴۷ هـ/ ۲۳ اوت ۱۸۳۱ م در ۱۱۲ ورق نوشته شده است.

همین طور ترجمه اردویی شرح الصدر فی شرح حال الموتی و القبر للسیوطی، به عنوان قصر الآمال به ذکر حال المآل (ورق ۱۷۹) نوشته در سال ۱۲۱۴ هـ/ ۱۷۹۹ م که به شاه رفیع الدّین هم منسوب است. یکی از نسخه‌اش در کتابخانه آصفیه، حیدرآباد میر موجود است، کلام فارسی/ (۱۷۵). در آصفیه رساله‌ای به عنوان تطبیق التواریخ به نام رفیع الدّین دهلوی (اسطق فارسی ۱۱) و مخطوطه‌ای رسائل شاه رفیع الدّین (نصوف فارسی/ ۸۸۷) نیز موجود است، لایق ذکر است.

این قصیده در حیات ولی نیز درج است.

### وفات حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

در سال ۱۲۳۳ هـ / ۱۸۱۸ م در دهی بیماری وبایی (متعدی) طاعون عام شده بود. شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ هم نشانه آن بیماری شد و به یکم شوال ۱۲۳۳ هـ / ۷ اوت ۱۸۱۸ م فوت کرد و در گورستان خانواده‌ای خود (مهندیان) پایین قبر حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ مدفون است.

### اولاد حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سه بار عقد کرد. نخستین با عارفه خانم دختر شاه صدر عالم شد، دومین همسر نامعلوم، سومین همسر گلو بود. و در ولاد<sup>(۱)</sup> شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ شش پسر و یک دختر بودند. ۱- محمد عیسی، ۲- محمد مصطفی<sup>(۲)</sup>، ۳- مولوی مخصوص الله<sup>(۳)</sup>، ۴- محمد حسین،

۱- مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نوشته است: "چهار پسر شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ مولوی موسی، مولوی عیسی، مولوی مخصوص الله، مولوی حسن جان شدند." وی نام محمد مصطفی و محمد حسین نگرفت. مولوی حسن جان غالباً مولوی محمد حسن را نوشته است (تذکره حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰۰، کراچی، ۱۹۶۸ م) همین سخن رحیم بخش (حیات ولی، ص ۳۲۸) نوشته است که در خانواده شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ چهار فرزند بلند اقبال و با صلاحیت متولد شدند. مأخذ مولانا گیلانی همین کتاب است ولی درست چیست؟ آن را ما به سلسله تحقیق و بررسی سبب خانواده، در شروع کتاب بیان کرده‌ایم

۲- این صاحبزاده سخنور زبان اردو نیز بود، تخلص او «تخیر» بود. در سخنوری از حکیم شاه الله مراق مشوره می‌کرد (خویشگی تذکره همیشه بهار، ص ۹۴). قطب الدین باطن نام نو علام مصطفی نوشته است (نعمه عدلیب، ص ۵۳)، به گمان غالب، نام وی عبدالرحمن هم بود. او داماد شاه عبدالقادر و خسر شاه محمد اسمعیل بود.

۵- محمد موسی<sup>(۱)</sup>، ۶- محمد حسن، ۷- دختر أمه الله.

از محمد عیسی دختر بزرگ شاه عبدالعزیز<sup>رحمه الله</sup> منسوب شد. عقد محمد مصطفی با دختر شاه عبدالقادر<sup>رحمه الله</sup> خانم بی بی زینب شد و دختر به نام ام کلثوم تولد شد که به شاه محمد اسمعیل شهید ازدواج یافت و پسرش شاه محمد عمر بود.

یک پسر محمد موسی به نام عبدالسلام و یک دختر بودند. یک پسر محمد حسن به نام احمد حسن و چند دختر بودند. از دختر احمد حسن عقد مولوی علاءالدین پهلتنی شده بود.

عقد دختر شاه رفیع الدین<sup>رحمه الله</sup> أمه الله با نجم الدین سونی پتی شد. از آن دو پسر (۱) سید ناصر الدین و (۲) سید نصیر الدین بودند. پسر اول الذکر سید معز الدین و فرزند او سید ظهیر الدین ولی اللهی بودند که بسیاری از کتب خانواده ولی اللهی را چاپ کرده بودند.

با مولوی سید نصیر الدین دختر شاه محمد اسحق دهلوی منسوب بود<sup>(۲)</sup>. نام دو پسرانش معلوم است: ۱- سید عبدالله، ۲- سید عبدالحکیم.

۳- متوفی: ۱۳ ذی الحجه ۱۲۷۱ هـ/ ۲۶ اوت ۱۸۵۵ م.

سید محمد ولی اللهی، در یادگار دهلوی (مطبع احمدی، دهلی، ۱۹۰۵ م) نوشته ست که مولوی محصوص الله اکثراً در مسجد روشن الدوله (در گنج، دهلی نو) می نشست، روشن الدوله طهر حاد مرید حضرت شاه بهیکا (م: ۱۱۳۱ هـ/ ۱۷۱۹ م) بود. گور او در درگاه حضرت خواجه باقی بالله<sup>رحمه الله</sup> است.

۲- حضرت حاجی احمد بالله مهاجر مکی (م: ۱۳۱۷ هـ/ ۱۸۹۹ م) در ابدی حال در آن طریق نقشبندیه بیعت کرده بود ولی فرصت استعاده ریادی نیافت. و خود حلیفه و مرید شاه محمد افاق مجددی و نوه شاه رفیع الدین<sup>رحمه الله</sup> بود. درباره احوال وی کتابی از مولوی نورالحسن راشد کاشلوی چاپ شده است و یک مجموعه مکتوبات در تونک نگهداری می شود.

این هر دو با جدّ مادری خودشان به سال ۱۲۵۶ هـ / ۱۸۴۰ م به مکه معظمه هجرت کرده بودند. فرزند شاه رفیع الدین رحمه الله مولوی محمد موسی هم دو رساله به طور یادگار دارد ولی هر دو چاپ نشده. حجتة العمل فی الجهل (فارسی) مشتمل بر ۶۰ ورق است. تاریخ خاتمه اش ۱۷ ربیع الاول ۱۲۴۲ هـ / ۱۸ اکتبر ۱۸۲۶ م گفته شده است. این رساله را دکتر محمد ایوب قادری مرحوم دیده بود. رساله دیگر در تحقیق استعانت نیز به زبان فارسی بود و فعلاً پیدا نیست.

## حضرت شاه عبدالقادر دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ، سومین پسر شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ و خردتر از شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ و شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بود. تولدش در سال ۱۱۶۷ هـ / ۴-۱۷۵۳ م شد. از برادر بزرگ خویش، شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ و از شاه محمد عاشق پهلتنی رحمۃ اللہ علیہ تکمیل درسیات نمود و از شاه عبدالعدل دهلوی نسبت باطنی به دست آورد<sup>(۱)</sup>.

شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بیشتر قسمت زندگانی خود را در حجره مسجد اکبر آبادی به سربرد. در توکل و استغنا قدم ثابت داشت کارنامه‌های علمی وی زیاد نیست ولی اردو ترجمه قرآن را منجانب الله قبولیتی میسر آمد که در سرنوشت ترجمه دیگر نیامد. این ترجمه در اردوی خالص است و آن قدر درست است که آن را فقط کرامت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ می توان گفت. خوبی این ترجمه قرآن این است که حرفی یا واژه‌ای زاید نیست هر قدر کلمات در آیه قرآنی است بالعموم در همان قدر واژه مفهوفش را انجام داده است. به اعتبار اسلوب نیز این ترجمه چنان است که به لغت عربی بر هر آن

۱- شاه عبدالعدل نقشبندی (تولد: ۱۱۲۰ هـ / ۹-۱۷۰۸ م)، از خواجه محمد ناصر و خواجه محمد زبیر مجددی (تولد: ۵ ذی قعدة ۱۰۹۳ هـ / ۵ نوامبر ۱۶۸۲ م - فوت: ۴ ذی قعدة ۱۱۵۱ هـ / ۱۲ فوریه ۱۷۳۹ م) فیض یافته بود. خواجه محمد ناصر را از شاه سعدالله، المعروف به شاه کلّ قدس سره، بیعت بود. شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ را، از خواجه میر درد دهلوی (م: ۱۱۹۹ هـ / ۱۷۸۴ م) هم فیض رسیده بود. وفات شاه عبدالعدل در سال ۱۲۰۴ هـ / ۹۰-۱۷۸۹ م واقع شد. مزارش در درگاه خواجه باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ است. (احمد سعید. تاریخ اولیای دہلی، دہلی، ۱۳۵۴ هـ؛ صوفی محمد حسین: انوارالعارفین، مطبع نولکشور، لکهنو).

واژه که فشار داده شده ست، در ترجمه هم همان آهنگ درآمده است. زبان چندان ساده و دلنشین است که خواص و عوام، هر دو، آن را می توانند بفهمند و لطافت آن را حس می توانند کرد. شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ سعی محاوره بستن نکرد و نه کمال انشاء پردازي خودش را نشان داده است. سعی کرده است که هر مفهوم را کاملاً توضیح بدهد. وی واژه های لغت هندی را نیز بی تکلف بکار می برد. فقط چند مثال برای دانستن خوبی این ترجمه قرآن کفایت خواهد کرد:

آیه	حواله	ترجمه
و کلمۃ اللہ ہی العلیا	التوبة / ۴۰	اور اللہ ہی کا بول بالا <sup>(۱)</sup> ہے۔
لست علیہم بمُصِطِرٍ	الغاشیة / ۲۲	تو نہین <sup>(۲)</sup> ہے اُن پر داروغہ۔
لترکبن طبقا عن طبق	الانشقاق / ۱۹	تم کو چرٹھنا <sup>(۳)</sup> ہے کھنڈ پر کھنڈ۔
ابصارُہا خاشعة	النازعات / ۹	ان کے تیور نو۔ ہین <sup>(۴)</sup> ۔
ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَخْرَةً	النازعات / ۱۱	کیا جب ہم ہو <u>جکھ</u> <sup>(۵)</sup> ہڈیاں کھوکھری۔
ألوانُہا و غرایبُ سود	الفاطر / ۲۷	ان کے رنگ اور بھجنگ کا <sup>(۶)</sup> ۔
و من الخلی من طلعا	الانعام / ۹۹	کھجور کے گایے <sup>(۷)</sup> مین سے گجھ لٹکتے ہین۔
قنوان دانیة		

۱- و کلمۃ خداست بالا

۲- تو پر آناں داروغہ نیستی۔

۳- شما را رفتن است درجہ بہ درجہ۔

۴- نگاہ ہایشان پست شدہ۔

۵- آہا وقتی کہ استخوانِ ما شوند پارہ پارہ۔

۶- رنگہایشان و صورشان سیاہ و آہنوس۔

۷- خوشہ های خرما او بختہ شدہ۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ الْاَسْرَاءُ/ ۸۴	ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول پر <sup>(۱)</sup> ۔
اللہ الصمد	اللہ نیرادہار ہے <sup>(۲)</sup> ۔
وَلَا نَضِيعُ اجْرَالْمَحْسِنِينَ یوسف/ ۵۶	اور ہم ضائع نہیں کرتے نیگ بھلائی والوں کا <sup>(۳)</sup> ۔
اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنَ الْاَنْسَانِ/ ۵	لبتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ جس کی ملونی ہے کافور <sup>(۴)</sup> ۔
فَاَزَلَهُمَا الشَّيْطَانُ الْبَقْرَةَ/ ۳۶	پس دگایا اُن کو شیطان نے <sup>(۵)</sup> ۔
وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُم الْبَحْرَ الْبَقْرَةَ/ ۵۰	اور جب ہم نے چیرا تمہارے <del>بے</del> <sup>بے</sup> واسطے دریا <sup>(۶)</sup> ۔
لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ الْحَجَرَاتِ/ ۲	اس سے نہ بولو گھک کر <sup>(۷)</sup> ۔

اولین مثال را توجہ بفرمایید: و کلمۃ اللہ ہی العلیا  
و کلمۃ خدا است بالا۔

بہ لغت عربی ضمیر ہی برای تأکید بہ کار بردہ می شود۔ بہ لغت اردو همان خوبی «ہی» بہ وجود آورد۔ اینجا برای کلمہ بہتر از «بول» و برای علیا «بالا» بالاتر واژه دیگر نمی توان آورد۔

۱- ہر کسی کار می کند بہ طریق خویش۔ ۲- ذات خدا را هیچ وسیلہ نیست

۳- پاداش نیکوکاران را ضایع نمی کنیم۔

۴- حتماً نیکان می خورند پیالہ ای کہ در آن کافور آمیختہ است۔

۵- پس قریب داد آنان را شیطان۔

۶- و چون ما شگافتیم دریا را برای عبور کردن شما۔

۷- حرف نزدیک با او، بزور و شدت۔

همین طور می فرمایند: الله الصمد، خدا بر هیچ چیز تکیه ندارد. همه مفسرین ترجمه واژه «صمد» را «بگونگان گون» کرده اند و بالعموم «بی نیاز» می نویسند ولی مفهوم «صمد» از «بی نیاز» قطعاً جداگانه است. شاه صاحب رحمته برای تذکر دادن این کلمه، واژه لغت هندی بی نهایت مترادف و متناسب را بکار برده است.

زبان بیان شاه صاحب رحمته بی نهایت مستند و مستقیم است و این آن زبان و آن گویش است که امروز هم در قسمت غربی اترپرادش مروج است. سهار، چوکس، سنوار، چنگا، نیگ، ذول، ذهور، نار دھیت، جَوْنَسَا، رجھانا، نبرتا، رلنا، جهونجهل، گھکنا، جهینکنا، بکسنا، ریجهنا، گھدیرتا.

این چند مثال از آن هزارها کلمه است که نگارنده از مادر مرحومه خویش کراراً شنیده است. راجع به خوبی های از ترجمه قرآن، در جایزه خویش حضرت مولانا ابوالحسن علی می نویسد:

از مثالهایی مختلف این را می توان ثابت کرد که شاه صاحب رحمته را چنان ذوق صحیح زبان و ادب عربی و روح و طاقت واژه های قرآنی و طبق منشاء در انتخاب کلمات اردو، موفقیتی که میسر آمده است، نظیرش حداقل در هند، نیست و در بعضی جاها ایشان از علمای بلاغت و ائمه لغت چون علامه زمخشری و راغب اصفهانی و غیرهم پیشتر قدم می زنند. به جز تأیید الهی و اخلاص بی نهایت و ذوق و هبی، ادبی و لسانی، از چیز دیگر توجیهش نمی توان آورد<sup>(۱)</sup>.

۱- تاریخ دعوت و غربت، قسمت پنجم، ص ۳۸۶ حاشیه.

نام این ترجمه قرآن بالعموم موضح القرآن نوشته می شود ولی نام درست موضح قرآن است. برای این که این نام تاریخی است که از این ۱۲۰۵ هـ بر می آید که سال تکمیل ترجمه است<sup>(۱)</sup>.

این اولین بار در ۱۲۵۴ هـ / ۱۸۳۸ م از مطبع احمدی، هگلی چاپ شده بود، تا حالا طبع بی شمار موضح قرآن به بازار آمده و عموماً دستیاب است. یک کتاب حضرت شاه عبدالقادر رحمته الله تقریر الصلوة (اردو) را حواله اش حکیم سید عبدالحی ری بریلوی در کتاب خود به عنوان الثقافة الاسلامیة فی الهند (طبع دمشق) داده است.

در شاگردان امتیازی شاه صاحب رحمته الله علمای جید مثل شیخ عبدالحی بدھانوی، شاه محمد اسمعیل شهید، شاه محمد رمضان مهمی شهید، مولانا فضل حق خیرآبادی، شاه محمد اسحق دهلوی و مفتی صدرالدین آزردہ بوده اند.

شاه صاحب رحمته الله در مسجد اکبرآبادی، در عبادت و ریاضت و ارشاد و هدایت مشغول می بود. کفالت لباس و طعام و غذای وی حضرت شاه عبدالعزیز رحمته الله می کرد. وی با برادر خُرد شاه عبدالقادر تعلق قلبی عمیقی داشت. بعد از وفات وی برای ایصال ثوابش اهتمام خاصی می کرد. در ملفوظات عزیزی نوشته است:

۱ - حکیم محمود احمد برکاتی تذکر می دهد. "مولوی سید شہجہان داماد میان نذیر حسین در سال ۱۳۰۷ هـ، در این اضافه نموده چاپ کرد. چنانچه مولوی سید ظہیر الدین احمد وی رحمته الله، در آخر کتاب أنفاس العارفين کتابهایی را که موضوعی قرار داده است و نشان داده است، در آن تحفة المؤئدين و البلاغ المبین و تفسیر مولانا شاه عبدالقادر المعروف به موضح القرآن، نیز است (شاه ولی الله و خانواده اش، ص ۵-۱۶۴، نیز ملاحظه شود، مقدمه القول الجلی از شاه ابوالحسن زید فاروقی، ص ۹).

در روزی شاه صاحب رحمته در تقریب عرس برادر مرحوم مولوی عبدالقادر رحمته، به مقابر پدر بزرگوارش و جد امجدش، تشریف برده بود و با وجود مسافت بعیده پا پیاده رفت و در بازگشت سواری کرده بازآمد و آرامگاههای پیران را از دست بوسه داد که در آن مقابر پدر بزرگوار و جد امجدش هم شامل بود و از تلاوت قرآن شریف و فاتحه خوانی فراغت یافته از خوش الحانی فرموده که چیزی از مثنوی مولانا روم بخواند. وی حکایت صدر جهان قرائت کرد. مریدی به وجد آمد و دیگر مریدین و خلفا نیز تحت اثر بیت مثنوی آمدند. مرید نعره‌ای زد و مکان بود که بر زمین بیافتد حضرت او را نرد خود طلبیده توجه فرمودند. آن مرید، سر خود را بر زانوی مبارک گذاشته گریه‌اش را ادامه داد. روی سرش و کلاه وی، قطره‌های اشک و لعاب این جناب چکید. آن مرید، آن کلاه را تبرکاً نگهداری کرد. پس از آن مرید گفت حضرت این وقت برای خادم دعا بفرمایید که خدای بزرگ مرا محبت پیر به درجه احسن دهد و هر قدر که هست در آن افزونی باد. ایشان دعا کردند که مرا و تو را محبت خداوندی بیشتر نصیب باد <sup>(۱)</sup>.

### اولاد حضرت شاه عبدالقادر دهلوی رحمته

شاه عبدالقادر رحمته پسری نداشت. دختری بی بی زینب بود که عقدش با برادرزاده خود شاه محمد مصطفی پسر شاه رفیع الدین شده بود. از شکمش فقط دختری به نام ام کلثوم زایید که همسر مولانا محمد اسمعیل شهید بود.

پسر او شاه محمد عمر (م: ۱۲۶۸ هـ) بود.

ایشان برای دیدن دختر خود و برادر بزرگ شاه عبدالعزیز رحمته در هفته فقط یکبار بروز چهارشنبه از مسجد اکبر آبادی به منزل خویش می رفتند. فوت شاه عبدالقادر رحمته به عمر ۶۳ سال روز چهارشنبه به تاریخ ۱۹ رجب ۱۲۳۰ هـ / ۲۸ ژوئن ۱۸۱۵ م واقع شد. در گورستان خانواده (واقع مهندیان)، دهلوی نو دفن شدند.

✱

## حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

چہارمین و کھترین پسر شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (از زوجہ دومین) شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بود۔ وی در سال ۱۱۷۱ ھ / ۸-۱۷۵۷ م، متولد شد۔ از برادر بزرگ خود شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحصیل کرد۔ بعداً در مدرسہ رحیمیہ در درس و تدریس مشغول بودند۔ سادہ مزاج، قانع و متوکل بود۔ در شکل و لباس، از پدر بزرگوارش خیلی مشابہت داشت۔ نظرش در زمینہ فتنہ و حدیث خوب بود۔ ہمہ برادران بہ ترتیب عکس العمل فوت شدند۔ بہ این معنی کہ خردترین شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ زود فوت کرد و بزرگترین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در آخر وفات یافت۔

عقد شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بہ خانم فاطمہ، دختر شیخ علاء الدین پُہلتی بستہ شدہ بود۔ حضرت شاہ محمد اسمعیل شہید بالاکوت<sup>(۱)</sup> پسرش بود۔ دختری بہ نام رقیہ بزرگتر از شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ بود۔ دختر دیگر بی بی کلثوم خردتر از شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بود۔ عقد بی بی رقیہ با فرزندزادہ شیخ علاء الدین پُہلتی، شیخ کمال الدین پُہلتی شدہ بود۔ وی فوت کرد، شاہ محمد اسمعیل، در دورانِ نہضت نکاح پیوگان عقد دومین آن دختر با مولوی عبدالحی بدھانوی بستہ بود<sup>(۲)</sup>۔

۱- تولد: ۱۱۹۳ ھ / ۱۷۷۹ م - شہادت: ۲۴ ذی القعدہ ۱۲۴۶ ھ / ۶ مہ ۱۸۳۱ م۔

۲- برکاتی، محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان، ص ۱۶۶۔

دختر دومین اُمّ کلثوم صاحب اولاد بود و تا ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳م، آثار به قید حیات بودن آن دختران یافته می شود<sup>(۱)</sup>. همسر شاه محمد اسمعیل شهید هم اُمّ کلثوم بود. وی حفیدہ شاه رفیع الدین و نوه شاه عبدالقادر بود. مادر حضرت شاه محمد اسمعیل در سال ۱۸۲۲م در دوران سفر حج وفات یافت. شاه عبدالغنی درست در عالم جوانی به تاریخ ۱۶ رجب ۱۲۰۳ھ/۱۲ آوریل ۱۷۸۹م به مقام دہلی فوت کرد<sup>(۲)</sup> و در حظیرہ خانوادگی خود تدفین یافت.

\*

۱ - برکاتی، محمود احمد: شاه ولی الله اور اُن کا خاندان، ص ۱۶۶.

۲ - مولانا سیم احمد فریدی رحمہ اللہ، تاریخ وفات شاه عبدالغنی رحمہ اللہ، از یک بیاض خطی دریافت کرده بود. این بیاض در ذحیرہ شخصی شادروان حضرت مولانا سید ابوالحسن علی بدوی است.

## تجزیه افکار حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فقط درویش خانقاه نشین و نگارنده کتابی نیست بلکه از مطالعه تصانیف ایشان می توان بگوییم که ایشان حالات زماة خودش، رسومات دین و عقاید، نشیب و فرار سیاسی و اسباب زوال و انحطاط را دقیق نظر داشته بودند و تجزیه خوبی ایشان می شود. ایشان بهتر از ماضی به حال و مستقبل نظر خوبی داشته بودند. حضرت عبدالعزیز دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند:

”حضرت والد ماجد از هر یک فن شخصی طیار کرده بودند طالب هر فن با وی می سپردند خود مشغول معارف گویی و نویسی بودند و حدیث می خواندند بعد مراقبه هر چه به کشف می رسید می نگاشتند. مریض هم کم می شدند.“

از کشف و مشاهدات خویش هر چه پیش بینی کرده بودند، به حد کمال شاهد عینی ثابت شده اند، از مثال آنها می توان ببینیم:

۱- خواب حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ، رفیق خاص ایشان شاه محمد عاشق پهلوی رحمۃ اللہ علیہ از حواله خواجه محمد امین در کتاب القول الجلی نقل کرد. حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند:

”شانزدهم جمادالثانی شب پنجشنبه در رویاً مشاهده نمودم که گویا در مسجدی هستیم، مسجد جامع باشد یا مسجد اکبرآبادی ناگاه می گویند که اینجا صورت کریمه حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ظاهر می شود جمع مشتاقِ ظهورِ جلوهِ آن صورت ایستاده اند و ما نیز به آرزوی مشاهدهٔ جمالِ باکمال به طرفی که نمودند متوجّه شدیم. می بینیم که در یک آئینه صورتِ شریفهٔ آنحضرت صلی الله علیه و سلم به تدریج ظاهر شدن گرفت تا آنکه تمام نمودار گردید، در این اثنا زمین آن آئینه برآمده در خارج جلوهِ گرگشت و ما به انتجا و استمداد از آن جناب درخواستیم که برای ترویجِ علم حدیث همتِ قویهٔ عابیه درکار است، فرمودند «خواهد شد». باز عرض داشتیم که ترویج این علم شریف بر دست ما و اولادِ ما و اخوانِ ما باشد، در این باب نیز مددی درکار است قبول فرمایند. فرمودند که «همچنین می شود»، بعد از آن، آن صورتِ کریمه روی بآستین آورد، ما با جانبِ مسجد روان شدیم، فی الحال آواز آمد که صورتِ مطهرهٔ آنحضرت صلی الله علیه و سلم باز جلوهِ می فرمایند. باز متوجّه آن طرف شدیم، دیدیم که این مرتبه همان صورت درونِ آئینه متجلی شدن گرفت، تا آنکه تمام صورت در همان آئینه مشهود گشت.

در این اثناء جوانی را به عمر شانزده سال حاضر ساختند و از آن جناب اشاره می شده به جانبِ ما که این جوان را لباسِ خرقه می باید نمود. به حسب ارشادِ ردای خود را بالای آن جوان پوشانیدیم از آن جناب نیز لباسِ خرقه بر وی ظاهر می گردید و آن جوان معلوم نشد که کیست.

تا دوست کرا خواهد و میلش به که باشد

تجزیه این خواب مولوی نورالحسن راشد کاندلوی در تحریر خود تحت عنوان «تعبیری خواب حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ: سید احمد شهید» نوشته که در ماهنامه الفرقان از لکهنو، شماره فوریه ۱۹۹۰ میلادی چاپ شده است، نتایجی ایشان برآمده کردند از اختلاف آنها به ظاهر گنجایش نیست.

حضرت سید احمد شهید رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ در تاریخ ۶ صفر ۱۲۰۱ هجری مطابق ۲۹ نوامبر ۱۷۸۶ م تولد یافت و در عمر شانزده یا هفده سالگی در خدمت حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۱۷ یا ۱۲۱۸ هـ) رسید. ایشان شرف بیعت حضرت محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ یافت و بعداً بعضی شاگردان فضلاء حضرت محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ از دست سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بیعت جهاد یافتند، حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ چادر خود را پهنائیدند و بعد از آن خرقة رسول الله صلی الله علیه و سلم به او هدیه کردند - هر دو اشاره پرمعنی است. حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خود فرموده‌اند که آن جوانمرد کی بود؟ ولادت ایشان بعد از ۲۵ سال پس از رحلت حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ خواهد آمد. در این خواب ذکر مسجد جامع دهلی و مسجد اکبرآبادی شده است که هر دو مسجد تحریکی حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ تعلق وسیعی دارند<sup>(۱)</sup>.

۱- القول الحلّی، عکس فارسی نسخه خانقاہ کاظمیہ مکتوبہ ۱۲۲۹ هـ، ص ۳-۲۲۲، طبع دهلی، ۱۹۸۹ م؛ ترجمه اردو از مولوی تقی انور علی کاکوروی، ص ۲۲۸، طبع کاکوری، ۱۹۸۸ م.



این مسجد فیش انشما و سرای راحت جا(ن) و حمام نظافت آما و چوک دلکشا که عبادتگاه حق پرستان به روزگار و روح افزای مترددان اقطار و نزهتکده آسمانیان و دارالنفع زمینیان است، در عهد سعادت مهید پادشاه سلام، کھف انام، سایه والا پایہ پروردگار، خلیفہ برگزیده کردگار، رحمت اعم ذی الجلال، مظهر اتم و دار بی همال ابوالمظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاهجهان پادشاه غازی، پرستار خاص پادشاهی پرستنده با اخلاص ظلّ اللہی موفقه خیرات و مبرّات، محرّره سعادات و حسنات اعزّالنساء مشهوره به اکبر بادی محل، به فرمان معلی بناکرد به جهت ابتغای رضای الہی و اقتنای ثواب اخروی. حاصل سرای محتوی بر مسجد با حقوق و مرافق داخله و خارجه وقف لازم شرعی نمودند و مقرر ساخت که اگر به مرمت این امکنه احتیاج افتد آنچه از حاصل موقوف بعد الترمیم باقی ماند به خدمت مسجد و حمام و طلبہ علم رسانند والایم را به جماعه مسطور بدهند. این منازل منیعہ در عرض دو سال به صرف صد و پنجاه هزار روپیہ آخر شهر رمضان المبارک سال هزار و ششم هجری و مطابق بیست و چهارم سال جلوس عالم آرا صورت انجام پذیرفت.

ایزد تعالی اجر این خیر جاری و نفع باقی به روزگار فرخنده آثار پادشاه دین پرور حق گزین حقیقت گستر و بانیہ این مبانی عامرہ این معانی عاید گرداند. آمین یا ربّ العالمین.

۲- در فیوض الحرمین شاه صاحب رحمۃ اللہ مشاهده چهل و چهارم نوشته

است:

«من در خواب دیدم که من «قایم الزمان» هستم. از قایم الزمان مراد این است که وقتی الله تعالی در این دنیا نظام خیر را می خواست آغاز کند، برای تکمیل این اراده مرا ذریعه کار مأمور ساخته، چرا که من دیدم پادشاه کافر به شهر مسلمانان قابض شد، ایشان مال و دولت آنها در اختیار خودش گذاشت و فرزندان آنها را غلام ساخت. در شهر اجمیر شعایر و رسومات کفر را سر بلند کرد و پناه خدا، او شعایر و رسومات اسلام را نابود کرد. به این الله تعالی به زمینداران غضب کرد و من این غضب را به فرشتگان را به صورت مثالی متمثل دیدم. صورت مثالی این غضب الهی درون من را مترشح ساخت. چنانچه من خودم را دیدم که من خشمناک شده‌ام. واقعاً آنوقت غضبناک شدن بنده به سبب بود که تأثیر صورت فرشتگان مرا متأثر کرده بود، نه از غضب بنده در اسباب دنیا کمی واقع شد. در همین دوران دیدم که من درون مردمان زیادی هستم که در میان آنها رومی، آزییک و عرب و بعضی شترسوار و بعضی اسب سوار و بعضی پیاده هستند. آن جمع مردمان را اگر به طور مناسبترین مثال می گویم که به موقع حج در میدان عرفات جمع حاجیان می شود. من دیدم از غضب بنده، آنها خشمناک شدند و می پرسند که الآن حکم الهی چیست؟ من گفتم که «فَكَ كُلَّ نَظَامٍ»<sup>(۱)</sup>. آنها گفتند تا کی؟ من پاسخ دادم که تا وقتی غضب بنده رفع شده باشد. از این گفتن بنده، آنها همراه خود می جنگیدند. آنها وار به شتر شروع کردند، چنانچه بعضی از آنها همانجا تمام شدند، سران شتر

۱ «شکستن هر نظام» یعنی «مکمل انقلاب».

کشته شد و لب آنها قاش شدید. بعد از آن طرف آن شهر رفتم که ویران شده بود شهریان آن کشته شدند، این مردمان همراه من آمدند. ما هم همین طور شهر به شهر ویران کردیم که کفار کرده بودند حتی ما به اجمیر رسیدیم و آنجا کفار را کشته بودیم و از دست آنها شهر را آزاد نهادیم و پادشاه کفار را قید کردیم. بعد از آن من دیدم در جمعیت مسلمانان، پادشاه کفار همراه پادشاه اسلام می رود. در این اثنا پادشاه اسلام برای کشتن پادشاه کفار را حکم صادر کرد. وقتی که من دیدم خون از رگهایشان شناور کرد، من صدایی بلند کردم که حالا رحمت ناز می شود. من آنوقت دیدم که رحمت و سکینت آن تمام مسلمانان که در این جنگ شریک بودند را دامگیر کرد و فیضان رحمت بر آنها شد. بعد از آن، من دیدم که از آنها شخصی بلند شد و از من راجع به مسلمانان که خودشان جنگیدند، پرسید. من از پاسخ آن توقف کردم و درباره آن چیزی واضح نگفتم<sup>(۱)</sup>.

شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ این خواب هم نوشته اند پنجشنبه ۲۱ ذی قعدة ۱۱۴۴ هجری مطابق ۱۵ مه ۱۷۳۲ م است. تشریح و تفسیر این، مولانا مناظر احسن گیلانی به خوبی بیان کرده اند<sup>(۲)</sup>. ایشان می گویند:

"عیناً این تاریخ پس از ۲۹ سال یعنی در ۱۱۷۳ هجری، سه سال قبل از رحلت خود، هر چه در خواب دیده بودند، با هوش و حواس آن را معاینه نمودند."

۱- مشاهدات و معارف، ترجمه فیوض الحرمین از محمد سرور، آکادمی سنده ساگر، لاهور، ۱۹۶۷ م، ص ۷-۳۱۵.

۲- تذکره حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، بساط ادب، لاهور، طبع پنجم ژوئن ۱۹۶۸ م، ص ۶۵ و به بعد.

ایشان از حواله سیر المتأخرین نوشته است که در ۹ ذی الحجه ۱۱۷۳ هـ/ ۲۲ ژوئیه ۱۷۶۰ م قلعه سرخ در دست بهاؤ سردار مرهته آمد و همراه شاهی حرم سرا، تمام کارجات سلطنت در تسلط مرهته شده.

شاه صاحب الله در مشاهده این تحریر فرموده بودند: "جَعَلَنِي كَالْبَاجِرَةِ لِإِتْمَامِ مَوَادِّهِ"<sup>(۱)</sup>. برای تشریح این، مکتوب شاه صاحب الله را ملاحظه شود که تحت «به بعضی سلاطین» مخاطب به شاه ابدالی نوشته شده است. این مکتوب احوال آن دوره را جامع بیان است، تک تک واژه‌ای بصیرت سیاسی شاه صاحب الله را مشاهده است، ملاحظه می‌شود:

"بر انداختن قوم مرهته آسان کاریست اگر غازیان اسلام کمره مت بر بندند، دو سه صف آنها بشکنند. در اصل قوم مرهته قلیل اند و ملحق به این طایفه کثیر... چون اقویا نیستند سلیقه آنها فراهم آوردن کثرت افواج است که از مور و ملخ بیشتر توان گفت نه دلاوری و گونه یراقی. غرض که که فتنه قوم مرهته در هندوستان اعظم فتنه هاست حق تعالی خیر دهد کسی را که این فتنه را فرو نشاند... در این وقت هر عملی و دخلی که در سرکار پادشاهی جاریست به دست هنود است که منصوبیان و کارکنان غیر این طایفه نیست هر دولتی و ثروتی که هست در خانه‌های اینها جمع شد و هر افلاسی و مخمصه که هست بر مسلمانان... در این زمانه پادشاهی که صاحب اقتدار و شوکت باشد و قادر بر شکست لشکر کفار و دورندیش جنگ آرما، غیر از ملازمان سرکار موجود نیست لاجرم بر آن حضرت فرض عین است قصد هندوستان کردن..."

۱- برای تکمیل این کار مرا فریمه ساخته شده است.

شاه صاحب رحمته در اناق خود چشم دوخت بود، به وجه جام جهان نمای قلب اندازه‌ای کرده بودند که حقوق موروثی مردمان تمام شده‌اند و دیگران جایی اینها گرفته‌اند. همین وضع زمان مورخان همعصر هم می‌نویسند، غلام علی آزاد بلگرامی قول شجاع‌الدوله نقل کرده‌اند:

«از مدتی براهمه دکن بر هندوستان مسلط شده‌اند، روادار آبرو و رفاه و آسایش احدی از خلق خدا نیستند همه را برای خود و اقوام خود می‌خواهند مردم از دست ایشان به جان آمده‌اند».

شاه صاحب رحمته در این مشاهده مسلمانان خودشان می‌جنگیدند را دید. می‌داند که مسلمانان در افواج مرهته هم هستند، ابراهیم گاردی همراه دوازده هزار سپاه صاحب توپخانه آنها بود بعضی حضرمی عرب «چاوش» هم کارمند افواج مرهته بودند. بهاؤ با این منصوبه آمده بود که بعد فتح دهلی، بسواس راؤ را تخت نشینی می‌خواهد داد. «مگر ای بسا آرزو که خاک شده»، پس از انجام جنگ پانی پت بعد از پنج ماه و سیزده روز بالاجی هم فوت کرد. مرلانا گیلانی می‌نویسد:

«حضرت شاه صاحب رحمته این خواب در ماه ذی‌قعدة دیده بودند و بالاجی راؤ هم در ماه ذی‌قعدة مرد»<sup>(۱)</sup>.

من عرض می‌کنم تاریخهای قمری در حجاز و تقویم هند حدّا کثر دو روز فرق دارد، شاه صاحب رحمته در تاریخ ۲۱ ذی‌قعدة خواب را دیده بودند، ممکن است که در هند ۱۹ ذی‌قعدة باشد و همین طور روز مرگ بالاجی همین روزی باشد که شاه صاحب رحمته مشاهده کرده بودند.

۳- در زمان شاه صاحب رحمته، سه دسته از ناتوانی مرکز را استفاده کردند - مرهته، حات و بیکیها. شاه صاحب رحمته برای کمزور کردن مرهته، سرداران روهیله را برانگیخت و همین طور محاذ پانی پت معروف به جنگ سوّمی آماده شد. این جنگ به سبب کشتن بسیار سرداران مرهته را ناتوان ساخت. نیروی دوّم جات است که آنها از دهلی تا اکراآباد (آگره) و بعضی جاهای راجستان را تسلط کرده بودند. برپایی انتشار در مرکز، به آنها موقعه‌ای فراهم آورد که از نواب صفدر جنگ و گروه امرای ایرانی سازش داشته بودند. شاه صاحب رحمته به نحیب الدوله نوشته بودند که نیروی جات را لازمی شکسته می شود، برای این دو مکتوب مهمّی شامل همین مجموعه و در «مکاتیب سیاسی شاه ولی الله رحمته» چاپ شده است، عبارت زیر داشتند:

فقیر در واقعه استیصال قوم جتّ به همان صفت که قوم مرهته مستاصل شده‌اند، دیده است، و نیز در واقعه دید که مسلمین بر دیهات و قلاع جتّ مسلط شده‌اند و مسکن و ماوای مسلمین شده است، اغلب رایی آن است که روهیله‌ها در قلعه‌های جتّ اقامت کنند، این قدر در غیب العیب مصمّم و مقرر است...

امیدواری از فضل حضرت کریم آن است که فتح عجیب دست دهد و افواج آن ملاعین برهم خورد. این قدر خود هموار باید ساخت که جنگ اعدای نشیب و فراز دارد. به اندک خبر بد دل نباید شد، از ابتدا آفرینش حضرت آدم علیه السلام تا الیوم کدام فتح بوده است که نشیب و فراز نداشت، زیاده مبالغه در این مقدّمه عادت فقیر نیست. امّا یکی نکته را خاطر نشان خود بکنند که بعض مردم هنود که به ظاهر نوکر شما و دولت خواه شما اند و به باطن میل به جانب آن ملاعین دارند،

نمی‌خواهند که قوم کفره مستاصل شوند، هزار حيله در این مقدمه خواهند انگيخت و به هر نوع صلح را در نظر آن عزیزالقدر خواهند آراست در دل می‌باید نیت مصمم ساخت که سخن آن جماعت نشنوند و هرگز به سخن ایشان میل ننمایند. اگر میل به سخن آن جماعت نمودند نصرت متأخر می‌شود، فقیر این مقدمه همچنان می‌داند که گویا کسی به چشم خود می‌بیند.

\*

## مطالعه تحلیلی افکار حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوبات حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ که در این مجموعه شامل است، به اعتبار مختلف بسیار مهم است. در این مکتوبات گذشته از تفسیر، حدیث، فقه، فلسفه، کلام، تصوّف و سلوک راجع به علم اسرارالشریعه نیز نکته‌هایی سودمند یافته می‌شود که عنوان خاصّ شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است. گذشته از این دربارهٔ زندگینامه و آثار علمی ایشان اشارات راهنما یافته می‌شود. اینجا فقط به مشمولات چند مکتوب اشاره می‌کنم. در عبارت، اقتباسات که در میان قوسین آمده است، نمره‌ای شمار مکتوب را نشان می‌دهد.

(۱) شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ گمان می‌کردند که علوم و معارف ایشان در میان یک گروه مخصوص اشاعت خواهد یافت ولی اثرش پایدار خواهد بود. می‌فرمایند: "من این نمی‌گویم که سراسر دنیا، این طریق مرا خواهد پذیرفت، بلکه پذیرفتگان سه یا چهار تن خواهند بود، تا اینجا که وقتی خواهد آمد که کارم روشن‌تر و واضح‌تر خواهد بود. نه از دست من بلکه از دست کسی دیگر. به طور نیابت من" (۵/۱).

جایی نوشته‌اند که "مروج علمی یا معرفتی غیر آن باشد که مظهر آن علوم و معارف است از حضرت حق تعالی وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا<sup>(۱)</sup> باید دید که حق تعالی مروج این علوم و معارف کرا خواهد گردانید و این سعادت نصیب فرموده" (۱۷/۱).

در یک مکتوب (۳۷/۱) این طور می فرمایند: "كُوشِفَتْ أَنْ فَيَّ وَفِي كُتَيْبِي وَفِي ذُرَيْتِي سِرّاً أَمْضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فَهُوَ مَاضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى".

(۲) در این مکتوبات عموماً تاریخ کتابت نوشته نشده است. فقط زمان بعضی از مکتوبات را از آثار و قراین متعین می توان کرد. از یک مکتوب (۶۶/۲) برمی آید که تولد شاه رفیع الدین رحمته الله به تاریخ ۹ ذی الحجه به وقت ضحوة الکبری شد و نام وی عبدالوهاب خوانده شد. از این برآمد که ۹ ذی الحجه ۱۱۶۳ هـ / ۱۰ نوامبر ۱۷۵۰ م تاریخ تولد درست است.

(۳) در یک مکتوب راجع به وفات همسر خود خبر داده اند که وی از ۲۱ سال رفیق حیات بود. وی سه فرزند گذاشت. دختری به سن شش سال کودک دیگر عمرش ۳ سال و سومین دختر شش ماهه. این احوال همسر اولین (فاطمه) آن حضرت است که فرزندش شیخ محمد بود. از یک مکتوب حضرت شاه صاحب رحمته الله (به نام مخدوم محمد معین تتوی) تاریخ تولد شیخ محمد ۱۱۴۶ هـ / ۱۷۳۳ م برمی آید. به وقت رحلت مادر، وی سه ساله بود و فوت مادر محترم به سال ۱۱۴۹ هـ / ۷-۱۷۳۶ م، واقع شد. شاه صاحب رحمته الله، عقد ثانی در سال ۱۱۵۷ هـ / ۵-۱۷۴۴ م کرده بود. از این ظاهر شد که عقد اولین ایشان در ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۵ م شده بود. از این همسر سه ولادت هر دو دختر نیز، در پرتو همین مکتوب تعیین می شود.

(۴) از مکتوب (۶۶/۲) معلوم می شود که کتاب المَسْوِي شرح المؤطّا به زبان عربی درمی آید. در مکتوب (۱۲۷/۲) تألیف هوامع شرح حزب البحر

به تذکر آمده است. از مکتوب (۱۳۴/۲) معلوم می شود که مَسْوَدَةُ آن کتاب در حال پاک شدنی بود.

در مکتوب (۱۱۵/۲)، اراده تکمیل حُجَّة الله البالغة و الانتباه فی سلاسل اولیاء الله را ظاهر کرده اند. تا آن وقت این هر دو کتاب نامکمل بود. در مکتوبات (۴۱/۲ و ۴۲/۲) نیز ذکر تصیفات است. از مکتوب (۴۴/۲) احوال مَسْوَدَةُ الانتباه فی سلاسل اولیاء الله و از مکتوب (۴۶/۲) کیفیت مآثر رحیمیه معلوم می شود. در مکتوب (۶۶/۲ و ۷۱/۲) حواله از القول الجلی است.

در یک مکتوب (۱۲/۱): ذکر مَسْوَدَةُ الخیر الکثیر است، در مکتوب بعدی آن، ذکر چندین جزوه حُجَّة الله البالغة آمده است فصل چهارم إزالة الخفا در مرحله تسوید است (۱۳۰/۱). "بزرگترین مقصد آن زمان التجایی به درگاه الهی برای تکمیل إزالة الخفا است. در آن رساله تدوین مذهب فاروق اعظم علیه السلام، را هم به ایجاز و اختصار نوشته اند" (۱۱۵/۱). در إزالة الخفا تألیف مآثر و فضایل ذی النورین علیهما السلام شروع شده است (۱۲۶/۱).

(۵) در یک نامه (ج ۱، مکتوب ۹) تذکرة سفر حج است:  
 "روز دوشنبه دوازدهم جمادی الآخره به اجمیر رسیده شد. به تاریخ چهاردهم به سمت گجرات توجّه نموده خواهد شد."  
 به معنی این که به تاریخ ۱۲ جمادی الآخر ۱۱۴۳ هـ / ۱۲ دسامبر ۱۷۳۰ م شاه صاحب علیه السلام اجمیر رسیدند. بعد از دو روز از آنجا اراده سفر گجرات داشتند. ۱۲ جمادی الآخره را، روز دوشنبه گفته اند ولی به حساب تقویم به این تاریخ روز شنبه می آید.

(۶) در همین مکتوب (۹/۱) این هم نوشته‌اند که "والده صاحب و اهل بیت این فقیر همه را تسکین دهند". از این ظاهر است که در ۱۱۴۳/۱۷۳۰م، مادر محترم شاه صاحب رحمته حیات بود و همسر - نیز در نامه دیگری (۱۰/۱) ذکر وفات جدّه مادری که همسر شاه عبیدالله رحمته و مادر شاه محمد عاشق پهلوی رحمته است یافته می‌شود که ۱۱۴۳/۱۷۳۰م نیز واقع شد. از مکتوب دیگر (۱۱/۱) معلوم شد که یک دختر شاه صاحب رحمته «عائشه» که به تاریخ ۲۱ ذی‌الحجه ۱۱۴۳/۱۶ ژوئن ۱۷۳۱م متولد شده بود، فوت کرد.

(۷) از بعض مکتوبات احوال شخصی شاه صاحب رحمته را استنباط می‌توان کرد. در مکتوبی (۱۵/۱) ست که "با من یک فلس بی مبالغه نیست". از مکتوبی (۱۵۵/۲) معلوم می‌شود که در آن زمان منزل مسکونی را ترک کرده و در مسجد اکبرآبادی اقامت گرفته بودند. چهل روز در آن اقامت داشته بودند. تخت خوابها و حصیرهایی منزل هر سال عوض می‌شد (۱۵۵/۲ و ۱۶۳/۲).

دختری تولد شده که نامش «فاطمه» است (۱۱۲/۱): "چون خانه ما از اسم فاطمه خالی شده بود و این امر همواره در دل می‌خلید به همین سبب نام این دختر فاطمه گذاشته شد".

بر فوت پسر به نام سعدالدین پاسخ تسلیت‌نامه داده‌اند (۱۴۷/۲).

(۸) حضرت شاه نورالله بدهانوی رحمته را راجع به ولادت فرزند، مبارکباد داده‌اند. دم نوزایده عطاءالله خواندند (۲۱/۱). راجع به فوت فرزند شاه اهل الله رحمته تعزیت و تسلیت (۱۲۹/۲).

۹) درباره شاه عبدالعزیز دهلوی رحمته الله: "عبدالعزیز در نماز تراویح قرآن خواند، بهتر از گذشته" (۱۲۹/۱). نسبت پسر کلان شاه محمد که در خانواده شاه نورالله بدهانوی، قرار شده است (۱۱۶/۱). فکر قرار دادن نسبت شاه عبدالعزیز رحمته الله نیز است.

۱۰) مرا خلعت مجدّدیت داده شده است. حدیث پیغمبر صلی الله علیه و آله بالخاصه پیروی خواهد شد. سماع مزامیر را عادت نکنند (۵/۱).

۱۱) برای شاهان مسلمان و لشکرهاى اسلامى باید که دعای ختم خواجگان بخوانند (۱۹/۱).

۱۲) بعضی اشتباهات صوفیه را در الطاف القدس رفع کرده ایم. مکتوب دارای لطایف از حدّ نامه‌ای گذشته و یک رساله مستقل شد. هر عنوانی که شما می‌نامید، همان اختیار خواهد شد. حسب دستور قدیم که در نامیدن عنوان هر تصنیف این فقیر و در تبیض یا درستگی در امور دیگر شما دخل داشته‌اید (۲۹/۱، ۳۰/۱ و ۳۱/۱).

۱۳) در ترجمه المؤطّا مشغولیت است (۳۷/۱).

۱۴) درباره مسئله وحدت الوجود (۴۸/۱).

۱۵) رسم مکتب نشینی محمد فائق پسر شاه محمد عاشق رحمته الله (۲۲/۱).

۱۶) در خانقاه شما که دو صد ساله یا قدیم‌تر از این است ایتلافی که خواهد شد نبود (۵۴/۱).

۱۷) حضرت ما شاه عبدالرحیم رحمته الله که گاهی این بیت هندی را می‌سراییدند و ایشان را بسیار رقت می‌آورد (۵۷/۱): به وقت ریختن برگها این طور می‌گویند: ای مالک جنگل بشنو! برگهایی اکنون که از یکدیگر جدا شده‌اند، گاهی یکدیگر را نخواهند دید و جایی دیگر خواهند افتاد.

(۱۸) هر شخص آن می یابد که منظور دل او باشد. میان تورا الله و میان محمد عاشق هر دو طالب «فنا» بودند، آنها آن را یافتند و بیش از آن امیدوار عروج هستند (۶۴/۱).

(۱۹) از ذکر جهر، سماع غنا و شنیدن سخنان محبت انگیز قلب بیدار می شود (۸۲/۱).

(۲۰) یک بیت هندوی در قلب من القاء کرده شده است (۸۶/۱): «در سینه من معشوق است که از دیدن او مرا عیش میسر است. پس چرا مرا اکنون در کوچه ها باید گشت و چرا شب و روز فریاد باید کرده».

(۲۱) ولادت پسر شاه عبدالرحمن نامش محمد نعمان خوانده شد. سلام اهلیه خود ایشان نوشته اند (۱۳۳/۲).

(۲۲) سفارش امام مسجد اکبرآبادی که مشاهره ایشان بر وقت باید داد (۱۶۳/۲).

## مصادر و مراجع

فهرست تصانیف حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله در همین مجموعه جداگانه‌ای داده شده است و کتابهای زیر برای مطالعه احوال و افکار مفصلی ایشان رهنمایی می‌کند:

- ۱- آثارالصنادید، سرسید احمد خان، دهلوی، ۱۸۴۷ م.
- ۲- ابجدالعلوم، نواب صدیق حسن خان، تألیف ۱۸۸۰ م.
- ۳- ابوسعید حسنی (حضرت شاه)، - لانا نسیم احمد رحمته الله، لکهنوی، ۱۹۸۹ م.
- ۴- اتحاف النبلاء، نواب صدیق حسن خان، تألیف ۱۲۸۸ هجری.
- ۵- ارشاد رحیمیه، شاه عبدالرحیم دهلوی رحمته الله، مرتبه دکتر غلام مصطفی خان، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۵۹ م.
- ۶- ارواح ثلاثه، مولانا سید ظهوالحسن کسولوی.
- ۷- أصول فقه و شاه ولی الله دهلوی رحمته الله، دکتر مظهر بقا، اسلام آباد (پاکستان).
- ۸- التمهید لتعريف ائمة التجديد، عبیدالله سندهی، جام شورو، ۱۳۹۶ هـ.
- ۹- الروضة القيومية، کمال الدین محمد احسان.
- ۱۰- القول الجلی (فارسی متن)، مرتبه زید ابوالحسن فاروقی، دهلوی، ۱۹۸۶ م.
- ۱۱- الیانع الجنی فی اسانید عبدالغنی، محسن بهاری، تألیف ۱۸۶۳ م.
- ۱۲- أنفاس رحیمیه، مرتبه شاه اهل الله دهلوی رحمته الله، دهلوی، ۱۳۳۵ هجری.

- ۱۳- انوارالقلوب (نسخہ خطی)، شاہزادہ منعم بخت بن شاہ عالم، مؤلفہ ۱۲۵۵ ہجری۔
- ۱۴- باغی ہندوستان (اردو ترجمہ الثورة ہندیہ، للعلامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ، عبدالشاہد خان شیروانی، ۱۹۷۸ م۔
- ۱۵- تاریخ الائمتہ فی ذکر خلفاء الأئمۃ (نسخہ خطی)، میر محبوب علی دہلوی، کتابخانہ جامعہ ہمدرد، تغلق آباد، دہلی نو۔
- ۱۶- تاریخ دعوت و عزیمت، مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ۔
- ۱۷- تذکرۃ الرشید، عاشق الہی میروتی، مطبع بلالی، سادھورہ، ۱۹۰۸ م۔
- ۱۸- تذکرۃ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ و شاہ ابوالرضا دہلوی رحمہ اللہ، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، لکھنؤ، ۱۹۸۹ م۔
- ۱۹- تذکرۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، الفرقان بکدیو، لکھنؤ، ۱۹۹۲ م۔
- ۲۰- تذکرۃ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ، کراچی، ۱۹۶۸ م۔
- ۲۱- تذکرۃ سلیمان، مولانا غلام محمد رحمہ اللہ، کراچی۔
- ۲۲- تذکرۃ شاہ محمد اسمعیل شہید، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، لکھنؤ۔
- ۲۳- تذکرۃ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ، مرتبہ مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ۔
- ۲۴- تذکرۃ علمای ہند، رحمٰن علی، ۱۸۹۰ و مرتبہ محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ م۔
- ۲۵- تذکرۃ گلشن ہند، مرزا علی لطف۔
- ۲۶- جماعت مجاہدین، غلام رسول مہر۔
- ۲۷- حالات عزیز، رحیم بخش دہلوی، ۱۸۹۹ م۔

- ۲۸- حالاتِ عزیز، سید احمد ولی اللہی دہلوی، ۱۸۹۲ م.
- ۲۹- حقائق الحنفیہ، فقیر محمد جہلمی، ۱۲۸۸ ہجری و ۱۹۰۶ م.
- ۳۰- حکمتِ ولی اللہی مین تاریخ کا مرتبہ، صبیح احمد کمالی، فصلنامہ فکر و نظر، علیگرہ، ژوئن۔ دسامبر ۱۹۶۶ م.
- ۳۱- حیاتِ طیہ، مرزا حیرت دہلوی.
- ۳۲- حیاتِ ولی، رحیم بخش دہلوی، ۱۹۰۱ م.
- ۳۳- خزینۃ الاصفیاء، غلام سرور لاہوری، ثمر ہند پریس، لکھنؤ، ۱۲۹۰ھ.
- ۳۴- دہلی اور اُس کے اطراف، مولانا سید عبدالحی رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، ۱۹۵۸ م.
- ۳۵- دہلی گاید، رحیم بخش.
- ۳۶- سرگذشتِ مجاہدین رحمۃ اللہ علیہ، غلام رسول مہر.
- ۳۷- سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، غلام رسول مہر.
- ۳۸- سیر المتأخرین، غلام حسین طباطبائی.
- ۳۹- سیرتِ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی.
- ۴۰- سیر دہلی، محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری، آگرہ، ۱۳۱۱ ہجری.
- ۴۱- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کا خاندان، محمود احمد برکاتی، لاہور، ۱۹۷۶ م.
- ۴۲- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی مکتوبات، خلیق احمد نظامی، ۱۹۶۹ م.
- ۴۳- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عمرانی نظریے، شمس الرحمن محسنی، لاہور، ۱۹۶۸ م.

- ۴۴- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و ردّ شیعیت، محمد میان.
- ۴۵- شاہ ولی اللہ نمبر، مجلّۃ الفرقان (بریلی)، مرتبہ محمد منظور نعمانی، ۱۳۹۰ ہجری.
- ۴۶- عبقّات، شاہ محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ.
- ۴۷- عجلّۃ نافعہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ.
- ۴۸- عزیزالاقباس، ترجمہ نظام الدین کیرانوی.
- ۴۹- علمای ہند کا شاندار ماضی، مولانا سیّد محمد میان.
- ۵۰- علم و عمل (وقایع عبدالقادر حانی)، مرتبہ دکتر محمد ایوب قادری، تالیف ۱۸۳۱ م.
- ۵۱- فخر الطالبین، نورالدین حسین فخری، ۱۸۹۷ م.
- ۵۲- قصر عارفان، احمد علی خیر آبادی، مرتبہ دکتر محمد باقر.
- ۵۳- کلمات طیبات، حافظ محمد علی خیر آبادی.
- ۵۴- کمالاتِ عزیزی، نواب مبارک علی خان، تالیف ۱۸۷۳ م.
- ۵۵- آثار الکلام، غلام علی آزاد بلگرامی.
- ۵۶- مجرباتِ خاندانِ عزیزیہ، ظہیر الدین احمد ولی اللہی.
- ۵۷- مقالاتِ طریقت، عبدالرحیم ضیا حیدر آبادی.
- ۵۸- مقاماتِ مظہری، شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مرتبہ محمد اقبال مجدّی، لاہور، ژوئیہ ۱۹۸۳ م.
- ۵۹- مقدمہ فتاویٰ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، مرزا محمد بیگ دہلوی، ۱۸۹۲ م.
- ۶۰- مکتوبات المعارف، ابوالقاسم ہسوی.
- ۶۱- ملفوظات شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ اردو)، محمد علی لطفی و انتظام اللہ شہابی، کراچی، ۱۹۶۰ م.

- ۶۲- ملفوظات شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (فارسی متن)، مرتبہ قاضی بشیرالدین میرونی، مطبع مجتہابی، میروت، ۱۳۱۴ ہجری۔
- ۶۳- منافہ فخریہ، نواب غازی الدین فیروز جنگ، دہلی، ۱۸۹۷ م۔
- ۶۴- میخانہ درد، ناصر نذیر فراق دہلوی، ۱۳۴۴ ہجری۔
- ۶۵- نزہۃ الخواطر و بہجۃ السامع و النواظر (عربی)، مولانا سید عبدالحی رای بریلوی، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، ۱۹۶۲-۱۹۷۰ م۔
- ۶۶- نقیض حیات، مولانا حسین احمد مدنی۔
- ۶۷- نورالقلوب (نسخہ خطی)، ملفوظات شاہ آبادانی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مؤلفہ امجد علی رضوی (ذخیرۃ شخصی نثار احمد فاروقی)۔
- ۶۸- واقعات دارالحکومت دہلی، بشیرالدین احمد، آگرہ، ۱۳۳۷ ہجری۔
- ۶۹- یادگار دہلی، سید احمد ولی اللہی، مطبع احمدی، دہلی، ۱۸۹۲ م۔

**تراجم مکتوب الیہم**

## فہرست

۵۳۹ .....	ابراہیم بن ابوطاہر محمد بن شیخ ابراہیم گردی مدنی، شیخ
۵۳۹ .....	ابوسعبد رای بریلوی، میر شاہ
۵۴۱ .....	ابوطاہر محمد بن ابراہیم گردی مدنی، شیخ
۵۴۲ .....	ابوالوف کشمیری، منشی حکیم
۵۴۳ .....	اہل اللہ پھلتی، شاہ
۵۴۴ .....	حار اللہ پنجابی، شیخ
۵۴۴ .....	جانبانان، حضرت میرزا مظہر
۵۴۶ .....	شاہ عالم، شہزادہ عالی گھر
۵۴۷ .....	شرف لڈین محمد حسینی مودودی دہلوی عرف سیدی بُدھ
۵۴۸ .....	شیخ محمد دہلوی فرزند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۵۴۸ .....	عبدالقادر جوئیوری، مولانا
۵۴۹ .....	عبدالمجید خان مجدالدولہ، نواب
۵۵۰ .....	عبید اللہ پھلتی، شاہ
۵۵۲ .....	محمد امین ولی اللہی کشمیری، خوجہ
۵۵۴ .....	محمد عاشق پھلتی، شاہ
۵۵۷ .....	محمد عثمان کشمیری، بابا
۵۵۷ .....	محمد عمر پیشاوری، مولانا شیخ
۵۵۹ .....	محمد غوث پیشاوری، سید شاہ
۵۶۱ .....	محمد معین الدین نتوی (سیدی)، مخدوم
۵۶۲ .....	محمد معین ری بریلوی، میر
۵۶۵ .....	محمد واصح حسینی ری بریلوی نسرہ علم اللہ ری بریلوی، سید
۵۶۶ .....	محمد وفد اللہ مالکی مکی، شیخ
۵۶۷ .....	نور اللہ بُدھانوی، شاہ
۵۶۸ .....	نور اللہ کشمیری، خواجه

**شیخ ابراهیم بن ابوطاهر محمد بن شیخ ابراهیم گردی مدنی**  
 شیخ ابراهیم فرزند شیخ ابوطاهر محمد مدنی بود. حضرت شاه صاحب  
 به مناسبت درگذشت شیخ ابوطاهر محمد مدنی در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۳ م  
 به فرزندش نامه تسلّیت نوشت.

### میر شاه ابوسعید رای بریلوی

میر شاه ابوسعید بن سیّد محمد ضیاء بن سیّد محمد آیة الله بن سیّد شاه  
 عَلم الله رای بریلوی در دایرة شاه عَلم الله رای بریلوی متولّد شد. پیش مولانا  
 عبدالله امیتوی تحصیل علم نمود و به دست عموی خود سیّد محمد صابر  
 بن سیّد محمد آیة الله بیعت کرد. سیّد محمد صابر از خواجه محمد صدیق  
 فرزند خواجه محمد معصوم خلافت گرفته بود. تا مدّتی چنان که ایشان  
 توصیه کرده بودند، به عبادت پرداخت. میر شاه ابوسعید هم از میر محمد  
 یونس خلیفه پدر خود نسبت روحانی آبای کرام خود را تحصیل نمود.  
 سپس به دهلوی آمد و با حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی علاقه روحانی  
 پیدا کرد و اخذ فیض نمود. بعد از رحلت حضرت شاه ولی الله دهلوی  
 به عموزاده و خلیفه اش شاه محمد عاشق پهلّتی رجوع کرد و مابقی سلوک  
 را در پیش او طی نمود. شاه محمد عاشق پهلّتی خلافت نامه به او داد که  
 در نوشته شده است: "بنابر فیض توجّه حضرت شاه ولی الله دهلوی احوال  
 و آثاری بر میر شاه ابوسعید آشکار شده بود که در نظر صوفیه به مقام والای  
 به ظهور می رسند. چون حضرت شاه ولی الله فوت کرد او خواهان تحصیل  
 مابقی اشغال نقشبندیّه، قادریّه، چشتیه، و غیره از این فقیر گردید. من او را

علاقه‌مند یافتیم و در نتیجه او را به منظور رسانیدیم. چون کمال او را در این راه مشاهده کردم، اجازه دادم که بعد مطالعه شروح، درس تفسیر و حدیث وفقه و تصوف را بدهد.<sup>۱</sup>

میر ابو سعید نه تنها در علوم ظاہری و باطنی دستگاہ کامل داشته بلکه شخصی جلیل‌الوقار، کریم‌النفس و میہمان‌نواز بود. در ۲۸ ربیع‌الاول ۱۱۸۷/ھ ۱۸ ژوئن ۱۷۷۳ م به مکہ معظمہ رسید و بعد از ادای مناسک حج بہ مدینہ منورہ آمد و تا شش ماہ آنجا اقامت کرد، در مجلس درس شیخ ابوالحسن سیّدہی الصغیر المصباح را سماعت کرد. باری در مواجہ شریف نشسته بود کہ شرف دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نصیبش شد. خلیفہ اش شیخ امین الدین کاکوروی در رسالہ خود نوشتہ است کہ خود حضرت شاہ ابو سعید می فرمودند کہ من سرور کاینات صلی اللہ علیہ و سلم را با چشم‌های ظاہر خودم زیارت کردم. بعد از آن وی بہ مکہ معظمہ مراجعت کرد و در آنجا جزیریہ را در محضر قاری میرداد انصاری مکی<sup>(۱)</sup> خواند. ہمین استاد تجوید او در معرفت و سلوک خلیفہ او شد. در سال ۱۱۸۸/ھ ۱۷۷۴ م بہ ہند برگشت و بہ مدراس رسید، تا مدتی در آنجا سکونت داشت و در عوام و خواص مقبولیت پیدا کرد. اشخاص فقیر و غنی این ناحیہ از ایشان منافع آخرت را بہ دست آوردند. میر عبدالسلام بدخشانی، قاری شیخ میرداد انصاری مکی، مولانا جمال الدین بن محمد صدیق قطب، مولانا عبداللہ آفندی، شیخ عبداللطیف حسینی مصری، حاجی امین الدین کاکوروی و شاہ عبدالقادر خالص پوری از جملہ خلایا جلیل‌القدر و معروف ایشان می باشند.

۱- در فقہای ہند، ج ۵، ص ۹۰، اسم او «محمد مراد انصاری» داده شدہ است.

میر شاه ابوسعید رای بریلوی در روز نهم رمضان المبارک سال ۱۱۹۳/۲۰ سپتامبر ۱۷۷۹ م واصل به حق شد و در تکیه شاه علم الله رای بریلوی به خاک سپرده شد<sup>(۱)</sup>. او دو پسر و چهار دختر یادگار گذاشت. یکی از دخترهای او مادر سید احمد شهید است. سید ابواللیث یکی از پسرانش در بازگشت از حج، در بندر کوریال مریض شد و همانجا فوت شد و مدفون گردید.

### شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی مدنی

شیخ ابوطاهر محمد از آغاز به علم و علما مایل بود. او از پدرش شیخ ابراهیم خرقه گرفت. پیش سید احمد ادریس مغربی کتب عربی را تحصیل کرد. فقه شافعی را از شیخ عی طربولی مصری، علم معقول را از منجم باشی رومی و علم حدیث را از پدرش فراگرفت. سپس از خدمت شیخ حسن عجمی استفاده کرد. بعضی کتب را از شیخ احمد نخلی و شیخ عبدالله بصری یادگرفت و نیز از محضر عثمایی که در حرمین شریعین حضور داشتند، استفاده کرد. کتب ملا عبدالحکیم سیالکوتی را از شیخ عبدالله لاهوری و کتب شیخ محمد عبدالحق محدث دهلوی را از شیخ عبدالله لاهوری و ملا عبدالحکیم سیالکوتی یادگرفت. بعضی از کتب عربی و یک چهارم فتح الباری را از شیخ سعید کوکنی فراگرفت.

شیخ ابوطاهر محمد بهترین نمونه سلف صالحین بود و متصف به زهد و ورع، طاعت و عبادت و اشتغال علم و مناظره و مذاکره بود. وقتی کسی از او درباره مسئله‌ای سوال می کرد، بعد از مطالعه کتب متعدد پاسخ می داد.

۱- ماحود از ربه الخواطر، جلد ششم؛ سیره سید احمد شهید، طبع چهارم، جلد اول؛ مجموعه نوادر خطی مملوکه مولانا سید محمد میان حسنی مرحوم مدیر النعت لکهنو.

بسیار رقیق القلب بود و احادیث رقاق را می خواند و به گریه می افتاد. لباس بسیار ساده می پوشید. با خدام و شاگردان تواضع داشت.

وقتی حضرت شاه ولی الله برای خدا حافظی پیش او رفت، این بیت خواند:

نَسِيتُ كُلَّ طَرِيقٍ كُنْتُ اَعْرِفُهُ إِلَّا طَرِيقاً يُوَدِّعُنِي لِرَبِّكُمْ

(تمام راه ها که قبلاً می دانستم فراموش کردم، اما راهی را که به سوی خانه شما راهنمایی می کند، فراموش نکرده ام).

همین که شیخ ابوطاهر این بیت را شنید به گریه افتاد و بسیار تحت تأثیر قرار گرفت.

حضرت شیخ ابوطاهر محمد در ماه رمضان ۱۱۴۵ هـ / فوریه ۱۷۳۳ م در مدینه منوره وفات یافت<sup>(۱)</sup>.

### مفتی حکیم ابوالوفا کشمیری

شیخ ابوالوفا حنفی کشمیری از اکابر مشایخ حنفیه بود. در کشمیر متولد شد و در همانجا نشو و نما یافت. از مولانا محمد اشرف چرخي و شیخ امان الله بن شیخ خیرالدین کشمیری تحصیل علم کرد. در استخراج مسایل فقهیه شهرت بسرایی داشت. حکومت معاصرش او را به فتوی دادن منصوب کرد و هم املاکی به عنوان جاگیر به او داد. کتابی در فقه نوشته که درای چهار جلد می باشد، علاوه بر این رسالة انوار النبوة درباره مزایا و خصایص حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم را به رشته نگارش آورده است. وی در سال ۱۱۷۹ هـ / ۱۷۶۵ م فوت شد<sup>(۲)</sup>.

۱- مآخوذ از اسان العین فی مشایخ الحرمین مؤلفه حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی.

۲- نزہة الحواطر، جلد ششم؛ به حواله حقایق الجمعیه.

## شاه اهل الله پهلّتی

شیخ الکبیر اهل الله بن عبدالرحیم بن وجیه الدّین العمری الحنفی الپهلّتی از بطن زین دوّم حضرت شاه عبدالرحیم دهلوی در سال ۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۷ م در پهلّت متولّد شد، علوم دینی از پدرش و برادر بزرگ حضرت شاه ولی الله فراگرفت و در رشته طب هم مهارت پیدا کرد. در بیست و دو (۲۲) سالگی به دست پدرش بیعت شد<sup>(۱)</sup> و در همان زمان مجموعه مکاتیب حضرت شاه عبدالرحیم دهلوی را به نام أنفاس رحیمیه ترتیب داد. حضرت شاه ولی الله ﷺ وقتی عازم حرمین شریفین شد، به وی دستار خلافت و اجازه بیعت اعطا کرد و جانشین پدر گردانید.

بعد از تحصیلات شاه اهل الله به طبابت پرداخت و برای همیشه در پهلّت اقامت گزید. از آثارش أنفاس رحیمیه، هداية الفقه، تفسیر مختصر قرآن<sup>(۲)</sup>، چهار باب (در فقه و عقاید) و تکملة هندیه (در فنّ طب) معروفند. ایشان در موحزالقانون بعضی مسایل را که از توجه مصنّف افتاده بود، اضافه کرد و آن را به تکمیل رساند، در شعر دست داشت و نثر هم خوب می نوشت قصیده‌ای به فارسی مشتمل بر بیان معجزات به نظم آورد و رساله‌ای به نام «رسالة عقاید» را به نظم کشید<sup>(۳)</sup>.

شاه اهل الله پهلّتی ﷺ چنانکه از نامه شاه عبدالعزیز دهلوی ﷺ مورخ ۱۱۸۸ هـ / ۱۷۷۴ م استنباط می شود، در سال ۱۱۸۷ هـ / ۱۷۷۳ م درگذشت<sup>(۴)</sup> و

- 
- ۱- در کتاب القول الجلی، ص ۵۴۲ به دست می آید که در سن دو زده سالگی بیعت کرد.
  - ۲- رساله‌ای لغات القرآن مشتمل بر شرح غریب قرآنی و بعضی از توحیهات لازمی و آیات مختصر و کافی هم تألیف نمود. رک. القول الجلی، ترجمه اردر، ص ۵۴۱.
  - ۳- القول الجلی، ص ۵۴۱.
  - ۴- از نامه شاه عبدالعزیز دهلوی که در سال ۱۱۸۸ هـ / ۱۷۷۴ م نوشته شد، بر می آید.

آرامگاهش در بیرون محوطه درگاه در پُخت موجود است<sup>(۱)</sup>.

### شیخ جاراالله پنجابی

حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی به شیخ جاراالله بن عبدالرحیم لاهوری ثم المدنی را در سال ۱۱۷۳ هـ / ۱۷۵۹ م سند اجازه داده بود.

### حضرت میرزا مظهر جانجانان

الشیخ الامام العالم المحدث الفقیه الزاهد شمس الدین حبیب الله میرزا جانجانان مظهر پسر میرزا جان بن عبدالسبحان بن محمد امان العلوی الدهلوی هم شاعر معروف اردو و فارسی زبان می باشد. نسب ایشان از محمد بن لحنفیه به حضرت علی کرم الله وجهه منتهی می شود. جمعه روز یازدهم رمضان المبارک سال ۱۱۱۱ هـ / ۱۷۰۰ م یا ۱۱۱۳ هـ / ۱۷۰۲ م در دوره اورنگزیب (۱۰۶۸-۱۱۱۸ هـ) به دنیا آمد. تحصیلات ابتدایی فارسی را از پدر خود فراگرفت. تجوید از قاری عبدالرسول شاگرد رشید شیخ القراء عبدالخالق مصری یادگرفت. بعد از جمع کردن کمالات علمی پیش شیخ محمد افضل سیالکونی رفت و کتب مطولات و حدیث از وی خواند. چون هجده ساه بود، پدرش درگذشت. میرزا مظهر جانجانان نخست در سلسله نقشبندیّه مجددیه به دست شیخ نور محمد بدایونی بیعت شد، تا مدت طولانی از محضر پیر و مرشد خود کسب فیض نمود و اجازه و خلافت یافت سپس به خدمت شیخ سعدالله دهلوی رسید، تا مدتی هم از محضر

۱ نزهة الحوادر، ج ششم؛ نیز حاوادة شاه ولی الله دهلوی تألیف محمود احمد برکاتی.

شیخ محمد عابد سنّامی کسب فیض نمود. چون شیخ محمد عابد سنّامی رحلت کرد، او به منصب ارشاد نشست. تا سی سال در خدمت مشایخ مختلف بسر کرد و فیض بُرد و تا سی و پنج سال به منصب مشیخت متمکّن بود و تشنگان معرفت ازو استفاده می کردند.

ایشان نهایت لطیف الطبع، متّبع سنّت و صاحب زهد و ورع بود. هیچ وقت خانه‌ای برای خود درست نکرد. همیشه در خانه دیگران و یا اجاره‌ای بسر بُرد. بدون شرایطی چند نذر نمی پذیرفت. می فرمود که من نذر از آنها قبول می کنم که با صمیمیت و احتیاط می آرند. از صاحبان ثروت هم نذر نمی گرفت و می گفت که هدایا و تحایف آنها از شبه و تردّد مبرّا نیست و بیشتر نذرهای آنها مملو از حقوق العباد می باشد.

حضرت شاه غلام علی دهلوی در مقاماتِ مطهریه می نویسد که محمد شاه پادشاه دهلوی وزیر خود نوّاب قمرالدین خان را پیش میرزا جانجانان فرستاد و معروض گردانید که خدا به من کشور بزرگ اعطا کرده، هر آنچه می خواهی از من بگیر. در پاسخ فرمودند که خدا می فرماید قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ<sup>(۱)</sup> (ای پیغمبر بگویند که متاع دنیا اندک است) و چون مال و متاع همه جهان را اندک گفته، تو که تنها صاحب یک کشوری، هیچ نداری، فقراً با قبول کردن متاع دنیوی در پیش امرا، خود را کوچک و خوار نمی کنند.

در مقاماتِ مطهریه باز آمده که نظام الملک سی هزار روپیه به میرزا جانجانان نذر کرد ولی ایشان قبول نکردند. نظام الملک گفت که اگر شما نیاز به این پول ندارید، بگیرید و در فقرا و مساکین توزیع کنید. در پاسخ نظام الملک گفتند که من امین شما نیستم، اگر شما می خواهید این پول را

۱- سورة النساء (۴)، آیه ۷۷.

در مساکن و حاجتمندان توزیع کنید، در خارج از خانه من این کار را خودشان انجام بدهید.

مولانا محسن بن یحیی ترهتی در الیانع الجنی اظهار نظر می کند که میرزا جانجانان حامل فضایل کثیره بود و در اتباع سنت و قوت کشفیه شان عظیمی داشت. حضرت شاه ولی الله دهلوی در مکتوب خود او را ملقب به «قیم طریقه احمدیه مجددیه» ساخته است.

میرزا مظهر جانجانان شاعر هر دو زبان فارسی و اردو بود. مکاتیب ایشان هم مضبوط اند. دیوان شعر فارسی او به چاپ رسیده است. رساله ای به نام خریطه جواهر را به حیطة نگارش آورده که در آن انتخاب کلام شعرای متقدمین را گرد آورده بود، این اثر او هم همراه دیوان فارسی چاپ سنگی خورده است.

در روز دهم محرم الحرام سال ۱۱۹۵ هـ / ۶ ژانویه ۱۷۸۲ م به شهادت رسید و در گوشه ای از خانقاه خود دفن شد. تاریخ وفات جانجانان از «عاش حمیداً مات شهیداً» (۱۱۹۵ هـ) برمی آید.

### شهزاده عالی گهر شاه عالم

شاه عالم پسر ارشد عزیزالدین عالمگیر ثانی شهید (۱۱۷۳ هـ / ۶۰-۱۷۵۹ م) پادشاه تیموری هندی است. اسم وی عبدالله بود ولی ملقب به «عالی گهر»<sup>(۱)</sup> و «شاه عالم» گردید و به همین لقب خود معروف بود. در حیات پدر خود دچار اشکالاتی گردید و در جاهای مختلف هند پناه گزید.

۱ لقب «عالی گهر» در روز شابردهم اوت سال ۱۷۵۴ م و لقب «شاه عالم» در روز ۲۴ آوریل سال ۱۷۵۶ م به او داده شده اند.

احمد شاه ابدالی بعد از حمله پنجم خود (۱۱۷۱/هـ ۱۷۵۷م) او را نایب السلطنت ساخت. اوّل در ناحیه بنارس به تخت نشست و سپس به شاهجهان آباد به تخت گاه اجداد خود روی نهاد. وی در روز ۴ جمادی الاولی ۱۱۷۳/هـ ۲۴ دسامبر ۱۷۵۹م به تخت شاهی جلوس کرد و در روز ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۲۱/هـ ۸ دسامبر ۱۸۰۶م به سن بیشتر از نود رحلت نمود<sup>(۱)</sup>.

### شرف الدین محمد عرف سیدی بُدْهَن

علامه شرف الدین محمد حسینی مودودی دهلوی معروف به سیدی بُدْهَن از علمای محققین است. در دهلی دیده به جهان گشود و در همینجا بزرگ شد. تا مدّتی در محضر حضرت شاه ولی الله دهلوی تحصیل علم نمود و اخذ فیض کرد و به دست حضرت شاه کلیم الله جهان آبادی بیعت نمود. آثار متعدّدی در زمینه حقایق و معارف دارد که القول الفصل فی ارجاع الفرع الی الاصل یکی از آنها است. علامه شرف الدین در این اثر خود مکشوفات مربوط به توحید شیخ محی الدین ابن عربی و شیخ احمد مجدّد الف ثانی را تطبیق داده است. خود حضرت شاه ولی الله دهلوی هم بین این دو نظر متفاوت در مکتوب مدّنی خود تعدیل نموده است. این تصنیف علامه شرف الدین در سال ۱۱۶۳/هـ ۱۷۵۰م به تکمیل رسید. علاوه بر این ایشان هم بر هوامع مؤلّفه شاه ولی الله محدث دهلوی تعلیقات نوشته است. الوسيلة الی الله هم یکی از تصانیف ایشان می باشد<sup>(۲)</sup>. این اثرش در سال ۱۱۶۳/هـ ۱۷۵۰م

۱- جدول اسامی سلاطین تیموریه، کجکول، نسخه خطی محرّره محمد علی بن سید برحوردار علی حسینی امروہوی، ۱۲۷۲/هـ ۱۸۵۵-۶م. ۲- نزهة الخواطر، جلد ششم.

تألیف گردید. علاوه بر این مولانا شرف‌الدین محمد تعلیقات بر هوامع تألیف شاه ولی الله محدث دهلوی هم بنگارش آورده است. گزیده‌ای از الوسيلة الى الله که یکی از آثارش است، در القول الجلی نقل شده است. همچنین ایشان رساله نقاوة النصوف را تألیف نموده است که شاه ولی الله دهلوی تقریظی بر آن نوشته که در القول الجلی نقل شده است.

### شیخ محمد دهلوی فرزند حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی

الشیخ العالم المحدث محمد بن ولی الله بن عبد الرحیم العمری الدهلوی از بطن زن اول شاه ولی الله دهلوی رحمته الله به دنیا آمد. وی در پیشگاه پدر محترم خود تحصیلات را به تکمیل رسانیده پس از رحلت پدر خود به قصبه بدهانه بخش مظفرنگر (ایالت اترپرادش) منتقل گردید و همانجا سکنه گزید. ایشان در سال ۱۲۰۸ هـ / ۱۷۹۳ م در همان بدهانه درود به حیات گفت و متصل به مسجد جامع مدفون است<sup>(۱)</sup>.

### مولانا عبدالقادر جونپوری

مولانا عبدالقادر فرزند خیرالدین عمادی جونپوری از علمای معروف جونپور است که در سال ۱۱۴۰ هـ / ۱۷۲۷-۸ م متولد شد. تحصیلات مقدماتی را از سید محمد عسکری جونپوری فراگرفت. سپس به پهلواری (بهار) رفت و در آنجا تا مدتی از شیخ وحیدالحق بن شیخ وجیه‌الحق پهلواری کسب علم نمود. چون از پهلواری مراجعت کرد به خدمت

مولانا شیخ حقانی امیتوی رسید و کتب درسیه را پیش او خواند. بعد از تکمیل تحصیلات عازم کلکته شد و در آنجا هم علوم عربی را فراگرفت. چند سال در کلکته اقامت داشت و سپس به زادگاه خود برگشت و از پیشگاه شیخ باسط علی حسینی اله آبادی طریقت را فراگرفت. ایشان آثار متعددی دارند که نشانگر نبخرویی در نظم و نثر می باشد. مولانا عبدالقادر جونپوری و شاه ولی الله دهلوی یکدیگر را به عربی نامه می نوشتند. مولوی خیرالدین محمد اله آبادی در جونپور نامه ده اثر او را ذکر کرده است. سید نورالدین زیدی، ظفر آبادی جونپوری در تذکره مشاهیر جونپور می نویسد که مولانا عبدالقادر جونپوری بوستان سعدی را به عربی برگرداند. ایشان در سال ۱۲۰۲ هـ / ۸-۱۷۸۷ م در سوگهرپور فوت شد و همانجا مدفون گردید<sup>(۱)</sup>.

### نواب عبدالمجید خان مجدالدوله

نواب عبدالمجید خان مجدالدوله از اهل کشمیر بود. وطن خود را ترک گفته به دهلوی آمد و مدتی با عنایت الله خان<sup>(۲)</sup> (م: ۱۱۳۹ هـ / ۷-۱۷۲۶ م) بسربرد. بعد از درگذشت او با اعتمادالدوله قمرالدین خان (م: ۱۱۶۱ هـ / ۱۷۴۸ م) زندگی کرد و به ملازمت شاهی پرداخت. بعد از فاجعه نادر شاه (۱۷۳۹ م) در عهد محمد شاه با علم و نوبت و فیل و پالکی به منصب شش هزاری فایز گردید و خطاب مجدالدوله بهادر بهرام جنگ دریافت نمود.

۱- مآخوذ از جونپورنامه، تذکره مشاهیر جونپور و مزه الخواطر، جلد هفتم.

۲- متوفی: ۱۱۵۴ هـ / ۱۷۴۱ م. این همان عنایت الله خان است که یک مجموعه ای از نامه های اورنگ زیب عالمگیر به نام کلمات طیبات را گردآورده است.

در عهد احمد شاه فرزند محمد شاه به مقام بخشی عروج کرد. نواب مجدالدوله داماد میر محمد سلطان رضوی بود چهار پسر و سه دختر داشت. محمد پرست خان، امجدالدوله میر احمد خان مجدالدوله عبدالاحد خان فتح جنگ و امیرالدوله محمد اکبر خان پسران وی بودند. در مفتاح التواریخ سال گذشت وی ۱۱۶۵/۲-۱۷۵۱ م آمده است که درست نیست. در کتابخانه آزاد دانشگاه اسلامی علیگره نسخه‌ای از اخبارالاکابر موجود است که به فرمایش نواب عبدالمجید خان مجدالدوله در سال ۱۱۷۹/۶-۱۷۶۵ م رونویسی شد. بنابراین تاریخ وفات درست ایشان مورد تحقیق می‌باشد.

ترجمه نواب مجدالدوله و اخلافشان در خاتمه نورالقلوب<sup>(۱)</sup> منضلاً یافته می‌شود. نسخه خطی نورالقلوب در کتابخانه ندوة العلماء لکهنو موجود است و نسخه دیگر در کتابخانه شخصی نثار احمد فاروقی نیز حفظ می‌شود.

### شاه عبیدالله پهلّی

لشیخ الصالح عبیدالله بن محمد بن محمد عاقل بن ابوالفضل پهلّی در پهلّ واقع در بخش مظفرنگر متولد شد. تحصیلات خود را از پدرش فراگرفت. همراه پسرش شاه محمد عاشق و پسر خواهرش شاه ولی الله محدث دهلوی در سال ۱۱۴۳/۱۷۳۱ م برای حج و زیارت رفت. دو مرتبه مناسک حج را ادا کرد و نه ماه در مکه معظمه و چهار ماه در مدینه منوره

۱- ملفوظات و حالات شاه آمادانی سیالکوٹی گردآورده امجد علی خان که در ۱۲۲۶ هـ تألیف شده.

اقامت داشت. دوران اقامت چون ماه رمضان المبارک فرارسید، در بیت الله معتکف شد و در طی اقامت در مکه کتب حدیث مثل صحاح ستہ و المؤطا و دارمی و شفای قاضی عیاض را مطالعه کرد. درسهای حدیث را از شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی مدنی و از علمای دیگر که اساتید حضرت شاه ولی الله بودند، یاد گرفت. در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۲ م به هند آمد. بعد از تحصیل علوم به اشتغال طریقت پرداخت و درس و تدریس را هم ادامه داد. چون پدرش درگذشت، او بر سجاده اش نشست. به دہلی آمده خدمت شاه عبدالرحیم تجدید بیعت کرد و تا یک سال در خانقاهش منزوی بود و فیوض باطنی کسب کرد. شاه عبدالرحیم به وی خلافت نامه داد که در القول الجلی نقل شده است. در این خلافت نامه، اجازه بیعت گرفتن در سلسله قادریه، چشتیه و نقشبندیہ همراه با درس حدیث و تفسیر هم آمده است. شاه محمد عاشق نوشته است که: خدا تعالی او را لباس جبروت بخشیده که هیبتش کسی را جازه نمی دهد که به جز اظهار ادب و تعظیم، مجال سخن داشته باشد (ص ۴۷۳). چون القول الجلی تألیف می شد، او در قید حیات بود. شاه محمد عاشق باز می نویسد که: در این دوره، ایشان در عبادت و ریاضت یادگار مشایخ متقدمین هستند. با وجود ضعف و نقاہت، از چهل سال بجز در ایام ممنوعه، افطار نمی کنند و آن هم با قطره ای از آب در سفر باشند و یا در حضر، خرب باشند یا ناخوش، قیام لیل هیچ وقت فرت نمی شود. بیشتر اوقات ایشان یا در تدریس کتاب الله و حدیث رسول الله ﷺ یا در اوراد و وظایف به سر می شود و این هم در اوقات مراقبه مزاحم نیستند. در مجالس عمومی خلوت در انجمن را ملحوظ می دارند و با وجود رفت و آمد افراد زیادی، پابند این امور هستند بیشتر اوقات ساکت و صامت

می مانند، بسیار کم حرف می باشند، بعضی اوقات فصوص الحکم شیخ اکبر و مثنوی مولانا روم را درس می گویند. در بیان حقایق و معارف و توضیح وحدت الوجود، سلیقه و ذوق محققانه ای دارند که در توحید و جودی و توحید شهودی تفاوتی نمی ماند از صرفیهای غیر مشروع منافرت عظیمی دارند (ص ۲۷۶). پسرش شاه محمد عاشق پهلتنی از وی کسب فیض کرد. شیخ عیدالله پهلتنی در شب جمعه ۱۲ شوال ۱۱۶۲ هـ / ۱۴ سپتامبر ۱۷۴۹ م درگذشت. ایشان در پهلوی قبر پدر خود شیخ محمد پهلتنی رحمته الله مدفون اند. بعد از رحلت ایشان، شاه ولی الله رحمته الله برای اظهار تعزیت از دهلوی به پهلتن آمدند<sup>(۱)</sup>.

### خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری

الشیخ ابوالکبیر الخواجه محمد امین الولی اللهی کشمیری، اصلاً کشمیری بود و در دهلوی سکنا گزیده بود و بنابراین دهلوی خوانده می شود. برای تجارت از زادگاه خود بیرون آمد. چندی در لاهور اقامت داشت و از آنجا به دهلوی منتقل شد و به تجارت پرداخت. در دهلوی همراه با خواجه محمد ناصر نقشبندی خلیفه شیخ محمد زبیر سرهندی به خدمت شاه ولی الله رسید. شاه ولی الله او را با فیوض باطنی چنان مفتخر ساخت که او تجارت را ترک گفت و بر آستانه مرشد خود منزوی گردید. شاه ولی الله او را کتب حدیث و تفسیر را درس داد. خواجه محمد امین پیشنهاد نویس های بعضی کتب را با توجه آماده کرد که *المسوی*، *شرح المؤطا*،

۱- مأخذ: نزهة الحواطر، جلد ششم، القول الجلی (ترجمة اردو)، ص ۵۰۶-۴۶۹.

قرّة العینین، الفور الکبیر فی اصول التفسیر، فتح الخیر، رساله الانصاف فی باب الاختلاف، عقد الجید فی مسائل الاجتهاد و التقلید از جمله از آنها هستند و در حقیقت این آثار به تلاش و کوشش خواجه محمد امین صورت نهایی یافتند. حضرت شاه ولی الله در اثر تلاشهای او چنان اظهار خوشوقتی نمود که گفت: "شما را مثل اعضای خود تلقی می کنم".

شاه ولی الله او را دعایی مشتمل بر اسرار خاصه هم داده بود که عنوان آن: «اعتصام الامین بحبل الله بذریعة توصل الی الله» گذاشته شد. شاه ولی الله برای روایت تصانیف خود هم به او اجازه داده بود. بیشتر مطالب رساله شفاء القلوب تألیف شاه ولی الله منسوب به خواجه امین است و این کتاب تنها برای وی تألیف گردیده است.

خواجه محمد امین نشاپردازی چیره دست بوه و رساله‌ای در فضایل و مناقب حضرت شاه ولی الله را تألیف کرده بود. همچنین مثنوی در مناجات به نظم کشیده و بعد از بیان مناقب شاه ولی الله، او را وسیله‌ای در بارگاه خداوندی ساخته است. بعضی ابیاتی از این مثنوی در القول الجلی نقل گردیده بود.

خواجه محمد امین از جمله ارشد تلامذه و اجله خلفای شاه ولی الله است و ایشان اولین نفر هستند که بنابر نسبت به شاه ولی الله، ولی اللهی خوانا می شود.

الشیخ العالم الکبیر الخوجه محمد امین الولی اللهی کشمیری در دهلی اقامت ورزیده ایشان یکی از تلامذه و اجله خلفای شاه ولی الله محدث دهلوی است. چنانکه از عجله نافع استنباط می شود که خواجه محمد امین اولین عالم و عارفی است که نسبت ولی اللهی به او داده شد.

شاه عبدالعزیز دهلوی بعد از رحلت پدر خود از ایشان هم کسب فیض نمود. در یکی از مکتوبات گرامی شاه عبدالعزیز محدث دهلوی اطلاع داده شده که خواجه محمد امین در سال ۱۱۸۷ هـ/ ۱۷۷۳ م واصل به حق شد<sup>(۱)</sup>.

### شاه محمد عاشق پُهلّی

الشیخ العالم الکبیر امحدث محمد عاشق بن عبیدالله بن محمد الصّدّیقی الپهلّی در پُهلّت واقع در بخش مظفرنگر (اتراپرادش) روز پنجشنبه ۱۰ رمضان المبارک ۱۱۱۰ هـ (۱۲ مارس ۱۶۹۹ م) به دنیا آمد. از «محمد غازی» سال تولّد او برمی آید. تحصیلات مقدّماتی را در زادگاهش فراگرفت. در کودکی به تحصیل علم مشغول شد و پیش حضرت شاه ولی الله دهلوی آن را به پایۀ تکمیل رسانید. پسر عمّه و برادر زن و شاگرد و مرید و خلیفه حضرت شاه صاحب... بود و از وی بسیاری از علوم و معارف را کسب نمود. در سفر حرمین شریفین (۵-۱۱۴۳ هـ/ ۲-۱۷۳۰ م) همراهِ حضرت شاه رحمّه بود و شریکِ درس حدیث می شد. در حرمین استادان او و حضرت شاه نیز یکی بودند. حضرت شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی مدنی هر دو شاه صاحب و شاه محمد عاشق را اجازت حدیث داده بود. از جمله شاگردان و خلفای شاه صاحب، شاه محمد عاشق مقام ویژه ای داشت. همراهِ شاه صاحب نیز بود. حضرت شیخ ابوطاهر گردی در اجازت نامه خود به این امر اشاره کرده است و وی را آینه کمال شاه صاحب قرار داده است. شاه صاحب خودش نیز در ابیات عربی راجع به این مطلب اشاره دارد.

۱- ماخوذ از نزهة الخواطر، جلد ششم.



- ۱- تاریخ وفات شاه حسیب الله پهلوی ۲۸ جمادی الاخری ۱۱۶۰ هجری روز دوشنبه نوشته است ولی از لحاظ تقویم حجازی «۲۸» به روز پنجشنبه بود، اگر در هند رؤیت هلال دو روز بعد شد، بود پس این روز «شنبه» باشد یعنی ۸ ژوئیه ۱۷۴۷ م دوشنبه درست معلوم نمی شود
- ۲- جامع مکتوبات.
- ۳- همان.

یکی از مزایای شاه محمد عاشق این است که بیشتر تألیفات شاه صاحب نتیجه تشویق او بود. و مسوده‌های کتب شاه ولی الله را جمع کرد و آنها را با شوق فراوان ترتیب داد. او این کار را دوران زندگی شاه صاحب و همچنین پس از درگذشت او انجام داد. چنانچه عزم و فضل شاه صاحب به وسیله او محفوظ ماند و به چاپ رسید این مجموعه مکتوبات شاه ولی الله هم نتیجه کوشش و مساعی و پژوهش شیخ محمد عاشق و پسرش شیخ عبدالرحمن است. در آغاز شاه عبدالرحمن مکتوبات شاه صاحب را جمع می نمود، پس از درگذشت او شاه محمد عاشق کار جمع آوری را ادامه داد و به پایه تکمیل رسانید.

شاه محمد عاشق خودش نیز صاحب تألیف بود. در فن سلوک بهترین شاهکار او رساله سبیل الرشاد به زبان فارسی است. در فارسی کتاب مهم دیگرش القول الجلی و اسرار الخفی فی مناقب الولی<sup>(۱)</sup> است که در آن احوال و سخنان شاه صاحب آمده است. کتاب دیگری شرح دعاء الاعتصام است و دعاء الاعتصام تألیف شاه ولی الله می باشد، در آن بسیاری از حقایق عرفانی را بیان کرده. همچنین او کتاب المصوّی و المصفی در شرح کتاب الموطأ تألیفات شاه صاحب را نیز ترتیب داده. مشایخ و علمای بزرگ چون حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی، حضرت شاه رفیع الدین و حضرت شاه ابوسعید حسنی رای بریلوی از شاه محمد عاشق کسب فیض نموده.

۱- نسخه خطی ین اثر که در ۱۲۲۹ هجری استنساخ شده، در خانقاه انوریه کاکوری حفظ می گردد. نسخه خطی دیگر بعض در کتابخانه خدا بخش، پتنا هم وجود دارد. ترجمه آن به اردو از حافظ نقی انور علوی در سال ۱۹۸۸ م به چاپ رسیده است. علاوه بر این مولانا ابوالحسن زید فاروقی عکس متن فارسی آن را در ۱۹۸۹ م به چاپ رسانده است.

اغلباً شاه محمد عاشق در سال ۱۱۸۷ هـ / ۱۷۷۳ م درگذشت و آرامگاهش در پُهلست است<sup>(۱)</sup>.

### بابا محمد عثمان کشمیری

اسم پدرش شیخ محمد فاروق بود. او شاگرد ملا سعدالدین صادق و علمای دیگر کشمیر است. به خدمت شاه ولی الله دهلوی رحمته هم رسیده اجازت حدیث و فقه حاصل کرد<sup>(۲)</sup>.

### مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری

مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری (چمکنی) بن ابراهیم خان بن قادر خان ملقب به کلاخان از علمای معروف استان مرزی پیشاور از سده دوازدهم هجری است. چون در موضع چمکنی در نزدیکی پیشاور سکونت داشت، به عنوان میان صاحب چمکنی معروف گردید. او روز جمعه ماه صفر سال ۱۰۸۴ هـ / ۱۶۷۳ م در فریدآباد (واقع در لاهور) دیده به جهان گشود. پدر بزرگش کلاخان یکی از بزرگان نام آور زمان خود و رئیس قبیله‌ای بود. او در اثر تحولاتی که رخ داد، به لاهور منتقل گردید و در فریدآباد مذکور اقامت ورزید و در همینجا در خانواده سادات عقد ازدواج بست. محمد ابراهیم خان پسر اوست که نتیجه همین ازدواج است. کلاخان همراه با پسر خود ابراهیم خان برای تجدید ملاقات با اهل قبیله خود به باجور که وطن او بود، می‌رفت که در راه شهید شد. پس از این فاجعه ابراهیم خان مدتی در باجور

۱- تذهة الخواطر، جلد ششم و القول البطی (ترجمة اردو).

۲- تذکرة اولیای کشمیر، ص ۱۲۱.

اقامت کرد و سپس به فریدآباد مراجعت کرد. در همین زمان سعید خان چغه خیل هم از چمکنی به فریدآباد مهاجرت کرد. ابراهیم خان با دختر ایشان ازدواج کرد و مولانا محمد عمر، محمد موسی و محمد عیسی متولد شدند. سعید خان چغه خیل بعد از اقامت کوتاهی در فریدآباد به چمکنی برگشته بود، ولی بعد از درگذشت ابراهیم خان به فریدآباد آمد و دختر و پسران او را گرفته به چمکنی برگشت. سپس مولانا محمد عمر تنها چند پاره قرآن حکیم را فراخواند و بعده در چمکنی به سرپرستی مادر و پدر بزرگ خود زندگی کرد. مولانا محمد فاضل پایینی، شیخ فرید اکبرپوری، مولانا حاجی محمد امین پیشاوری، مولانا حافظ سید عبدالغفور نقشبندی، مولانا محمد یونس و دریا خان او را علوم دینی یاد دادند. او بیشتر اوقات خود را در خدمت علما و صلحا بسر می برد و از آغاز متمایل به سلوک و طریقت بود. او در اثر این تمایل طبیعی، از حضرت شیخ سعدی لاهوری کسب فیض روحانی کرد و از خلیفه او حضرت شیخ محمد یحیی معروف به اتک جی بیعت کرد و در سلسله نقشبندیّه خلافت یافت و بعد از رحلت پیر و مرشد خود، در چمکنی جانشین او قرار یافت و تا دم واپسین در تبلیغ و ارشاد طالبان حقیقت اشتغال ورزید. خانقاه او در سده دوازدهم هجری دارای مقام مرکزی و کلیدی می بوده است. سلاطین و امرای معروف به خدمت او می رسیدند. خود احمد شاه درّانی هم به او عقیدت داشت، قبل از لشکرکشی به هند او از خانقاه ایشان طالب استمداد شد و اکثر مریدان و پیروان ایشان شامل ارتش او بودند. در آخرین جنگ پانی پت هفده هزار و پانصد نفر مرید مولانا شیخ عمر چمکنی مجاهدانه شرکت کردند.

این خانقاه چمکنی دارای املاکی محقر بود که درآمدهایی از آن برای فقرا، مدارس اسلامی، طالبان راه حقیقت، مجاهدین، طلبه و علما خرج می شد. مولانا محمد عمر چمکنی در علوم تفسیر، حدیث، فقه، منطق و تاریخ دستگاہی کامل داشت. علاوه بر این ایشان یک مناظر ممتاز دوره خود هم به شمار می آمد، المعالی، شمس الهدی، ظواهر السرائر اثر توضیح المعانی، الآلی علی نهج قوافی الامالی، شمائل نبوی صلی الله علیه و سلم، دینشو نسب نامه و غیره از جمله آثار منظوم و منثور ایشان به زبان های عربی، فارسی و پشتو می باشد. این آثار مولانا محمد عمر چمکنی تاکنون وجود دارند. مولانای مذکور شاعر هم بود و به عربی، فارسی و پشتو شعر می گفت.

مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری در سن یکصد سال در روز پنجشنبه ماه رجب المرجب سال ۱۱۹۰ هـ / اوت ۱۷۷۶ م درگذشت. مشی دربار تیمور شاه درانی قطعه تاریخ وفات او سرود که اولین بیت آن بر این قرار است:

شیخ آفاق محمد عمر آن عارف حق بود چون مردمک دیده عزیز مردم  
مرار مبارک آن جناب در چمکنی تا هنوز مرجع خلائق است<sup>(۱)</sup>.

### سید شاه محمد غوث پیشاوری

سید شاه محمد غوث چهره ممتاز و برجسته ای از عرفای سلسله قادریه در قرن دوازدهم هجری بود. پدرش سید عبدالله ارگیلان به پیشاور (پاکستان)

۱- ماحوذ ر تذکره صوفیای سرحد تألیف اعجاز الحق قدوسی و حیات و آثار میاں محمد عمر چمکنی، مقاله ای از دکتر مولانا محمد حبیب استاد بخش دینیات دانشکده اسلامیة پیسور که در مجله الحق کوره چاپ گردیده، شماره ۸، رجب المرجب ۱۴۰ هـ و شماره ۹، شعبان المعظم ۱۴۰۱ هـ مطابق با مه و ژوین ۱۹۸۱ م.

آمد و همانجا سکونت اختیار کرد نخستین قرآن حفظ کرد و سپس در نوزده سالگی علوم متداوله را فرا گرفت. دوران تحصیلات عشق الهی بر وی غلبه یافت و به پدرش کیفیت عشق و ذوق را بیان کرد. پدرش گفت که بعد از تکمیل تحصیلات این مسئله را مورد توجه قرار خواهد داد.

از هر درویشی و سالکی که خبر می گرفت، به خدمتش می رسید. در خدمت حافظ سید عبدالغفور نقشبندی شرفیاب شد و همچنین از حضرت شیخ یحیی (اتک جی) و سید شاه بهیک چشتی صابری فیوض باطنی دریافت نمود. در پایان، شاه محمد غوث به دست پدرش بیعت کرد و بعد از عبادات و ریاضت شش سال به خلافت و اجازت سرفراز شد. او هنگام اعطای خرقه خلافت وصیت کرد که حاجتمندان و فقر و مسافران را خدمت کند و از مردم هیچگونه انتظاری ندارد، از ثروتمندان چیزی نخواهد و آنچه گفته شده به آن مشغول باشد و آنچه خدای تعالی عطا کند، بر آن قناعت نماید.

در روز جمعه ۲۱ ذیقعد ۱۱۱۵ هـ / ۱۷ مارس ۱۷۰۴ م پدرش درگذشت. بعد از وفاتش، شاه محمد غوث در طلب حق از شهر و شهرکده های مختلف هند دیدن کرد. دوران سیاحت در جاهای متعدد از بزرگان روحانی بهره بُرد. در کتابی موسوم به اولیای لاهور تألیف لطیف ملک آمده است که غیر از سلسله قادریه در سلسله چشتیه و نقشبندیه نیز اجازه تلقین داشت. رساله غوثیه تألیف معروفش می باشد که ترجمه اش به نام اسرار الطریقت انتشار یافت. مولانا الحاج رفیع الدین خان فاروقی مرادآبادی تلمیذ حضرت شاه ولی الله دهلوی در سفرنامه حرمین خود وی را پیر و مرشد خود نوشته است.

سید شاه محمد غوث پیشاوری در سال ۱۱۵۲/۱۷۳۹ م در شهر لاهور درگذشت. مرقد پُر انوارش بیرون دروازه دهلوی، لاهور قرار دارد. بر مزارش این قطعه تاریخ نوشته شده است:

چو شد سید محمد غوث عارف غریقی رحمت غفار معبود  
سروشم گفت تاریخ وفاتش هزار و یک صد و پنجاه و دو بود  
۱۱۵۲ هجری

در تاریخ مخزن پنجاب تألیف مفتی غلام سرور قریشی لاهوری تاریخ وفاتش از ماده «تاج حشمت» به دست آمده است. در خزینه الاصفیاء (تألیف مفتی غلام سرور) این قطعه تاریخ وفات درج است:

چون محمد غوث رفت از دارِ دون سالِ وصلِ آن ولیِ متقی  
عارفِ مخدوم سالک کن رقم هم بفرما راهِرِ سیدِ سخی (۱)  
۱۱۵۲ هـ ۱۱۵۲ هـ

### مخدوم محمد معین الدین تتوی (سیندهی) رحمه الله

مخدوم محمد معین بن محمد امین بن شیخ طالب الله از طبقه معروف لاکاول<sup>(۲)</sup> سینده تعلق داشت. اجدادش از بخش والی سینده بودند اما در تنه سکونت گزیدند. مخدوم محمد امین همینجا با دختر فاضل خان میر منشی ازدواج کرد و مخدوم محمد معین همینجا متولد شد. در آن هنگام تنه مرکز علوم و فنون بوده و علمای ممتاز اینجا حضور داشتند. مخدوم محمد معین

۱- مأخوذ از تذکرة صوفیای سرحد تألیف شادروان اعجاز الحق قدوسی.

۲- محمد اسحاق بهتی در تألیف خود به نام فقهای هند (ج ۵، ص ۲۳۴) می نویسد که مخدوم محمد امین پدر شیخ محمد معین از اهالیان بخش روپاره و روستای دایی (یا والی) از میدان باران و فرزند مخدوم طالب الله از طبقه «دل لاکه» بود.

تحصیلات مقدماتی ر پیش پدرش مولانا محمد امین که از جمله علمای بزرگ عصرش به شمار می رفت، فراگرفت. سپس علوم متداوله را پیش شاه عنایت الله (م: ۱۱۱۴ هـ) یاد کرد. وقتی علی رضا درویش به تته آمد، پیش او فصوص الحکم تألیف شیخ محی الدین ابن عربی را تحصیل کرد. درس حدیث معین در تألیفش در اساتذت الیب، حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی و مفتی حرم حضرت شاه عبد لقادر صدیقی را از جمله اساتید خود گفته است و نیز از محضر شیخ جلال محمد و میر سعد الله پوری استفاده نمود. مخدوم محمد معین به دست مخدوم ابوالقاسم نقشبندی که از خلفای شیخ سیف الدین سرهندی بوده، بیعت کرده بود و برای مدت دراز به خدمت پیر و مرشد، علوم باطنی را فرا گرفته بود.

در آخر مخدوم محمد معین تحت تأثیر نظریه وحدت الوجود قرار گرفت و به صوفی شاه عنایت الله پیوست. وقتی شیخ ابوالقاسم در این باب اطلاع یافت از او ناراحت شد ولی پس از چند روز مخدوم محمد معین پیش مرشد خود رفت و پوزش خواست.

بعد از وفات مخدوم ابوالقاسم، مخدوم محمد معین با شاه عبداللطیف بٹائی رادب پیدا کرد. شاه عبداللطیف برای ملاقات با مخدوم محمد معین به تته تشریف آورد و محافل حال و قال برگزار شدند و هنگام وفات مخدوم محمد معین، شاه عبداللطیف در تته موجود بود.

شخصیت مخدوم محمد معین سرچشمه علوم و فنون بود. او در تته مدرسه ای تأسیس کرد و در آنجا تدریس می نمود و مخارج محصلین را از جیب خودش می پرداخت. بنابه مدرسه مذکور، علم و فضل بسیار پیشرفت

نمود و فارغ التحصیلان این مدرسه در نقاط مختلف کشور راه یافتند. آنها نیز مدارس را تأسیس کردند و در ترویج و گسترش علوم سهم بزرگی داشتند. در میان شاگردان مخدوم محمد معین، میر نجم الدین عزلت، مولوی محمد صادق، علامه محمد حیات محدث یسندھی، جعفر شیرازی، شرف الدین علی و میر مرتضی سیوستانی شهرت بسزائی دارند.

مخدوم محمد معین را همه دوست داشتند و ثروتمندان و ناداران پیش او می آمدند. نواب مهابت خان والی یسندھ به او عقیدت خاصی داشت و مرتب به خدمتش می رسید. وقتی نواب سیف الله خان والی تته شد، او نیز نسبت به او عقیدت داشت.

آثار مخدوم محمد معین آثار زیدی را بجای گذاشته است که تبحر علمی و فضل و کمال فوق العاده او را نشان می دهند. مولانا عبدالرشید نعمانی، در مقدمه دراسات اللیب<sup>(۱)</sup>، نوزده اثر مخدوم محمد معین را ذکر کرده است. او شعر هم می گفت. در ابیات فارسی تسلیم و در هندی بیراگی تحلص داشت. مخدوم محمد معین در بعضی موارد منفرد بود. بنابراین بعضی از علما از او اختلاف شدید دارند. با وجود این تذکره نگاران و علمای معاصر معترف تبحر علمی او بودند. حضرت شاه ولی الله از او راضی بود و در نامه هایش اسم او را آورده است.

۱- از لاهور در سال ۱۲۸۴/ ۸ ۱۸۶۷ به چاپ رسیده است و یسندھی ادبی بورد آن را در ۱۹۵۷ م تجدید چاپ کرده است. مأخذ: مقالات الشعراء، امیر علی شیر قانع تتوی، ص ۱۲۱؛ تحفه الکرام، امیر علی شیر قانع تتوی؛ تذکره علمای هند، ص ۲۱۶؛ نزهة الحواطر، ج ۶، ص ۳۵۱؛ اتحاد اسلام، ص ۷۸؛ فقهای هند، ج ۲/۵، ص ۴۱-۲۳۳.

مخدوم محمد معین در سال ۱۱۶۱ هجری درگذشت و در تته مدفون شد. از «قطره در بیحر واصل شد»<sup>(۱)</sup> سال وفات او برمی آید<sup>(۲)</sup>.

### میر محمد معین رای بریلوی

میر محمد معین پسر سید محمد ضیاء بن سید محمد آیه الله بن سید علم الله رای بریلوی در دایره شاه علم الله واقع در رای بریلی منولّد شد. تحصیلات مقدّماتی را از اهل خانواده فراگرفت. سپس در لکهنو و امیتی از مولانا عبدالله امیتوی کتابهای درسی را خواند و به دهلوی منتقل شد و تا مدّتی در خدمت شاه ولی الله دهلوی علم حدیث را فراگرفت. ایشان بعد از تربیت باطنی به بریلی مراجعت کرد.

میر محمد معین مراقبه زیاد می کرد و در انقطاع عن الخلق و رجوع الی الله دستگاهی والا داشت. محمد نعمان در اعلام الهدی نوشته است که بارها به خدمت ایشان رسید و چون مراقبه می کرد و ذکر غالب می آمد، تحرّکی از سوی قلب به تنش به وجود می آمد و تمام تنش پی اختیار حرکت می کرد ایشان در سال ۱۱۷۵ هـ/ ۲-۱۷۶۱ م فوب کردند. حضرت شاه ولی الله دهلوی علاقه خاصی به ایشان داشتند. میر محمد نعمان بعد از وفات ایشان به خدمت شاه ولی الله رسیدند و درباره درگذشتن میر محمد معین اطلاع دادند. خبر رحلت میر محمد معین را شنیده شاه ولی الله اظهار تأسف کردند و به بارگاه خداوندی برای مغفرت ایشان دعا فرمودند<sup>(۳)</sup>.

۱- فتهای هند، ج ۲/۵، ص ۲۴۱؛ و غیره سال وفات او را ۱۱۶۱/۱۷۴۸ نوشته اند، و بی اگر این

ماده تاریخ درست است، از آن همین ۱۱۵۹/۱۷۴۶ برمی آید.

۲- مأخوذ از تذکرة صوفیای سنده مؤلّفه اعجاز الحق ندوسی.

۳- مأخوذ از خانواده علم الّلهی (نسخة خطی) ترتیب مولانا سید محمد ثانی حسنی.

## سید محمد واضح حسنی رای بریلوی نیره علم الله رای بریلوی

مولانا سید محمد واضح حسنی تنها فرزند حضرت شاه محمد صابر حسنی بود. تحصیلات مقدماتی را پیش پدر فراگرفت، سپس به امینی (اتراپرادش) رفت و پیش ملا عبدالله امیتوی نوه ملا جیون و شاگرد ملا نظام الدین همه کتب درسی را فراخواند، سپس مولانا محمد واضح به دهلوی رفت و شامل درس حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی گردید. حضرت شاه ولی الله به وی توجه خاص مبذول داشت و به حلقه ارادت خود آورد و با اجازت و خلافت سرافرازش کرد. بنا به بیماری پدرش به زادگاهش بازگردید و نیز از پدرش در سلسله احسنیه که سلسله ای اجدادش بوده کمال پیدا کرد و مشرف به اجازت و خلافت گردید و جانشین پدر شد. باشغل درس و تدریس در رشته حدیث و فقه، تعلیم سلوک و تربیت سالکین را هم به عهده گرفت. در محافل درس حدیث مولانا سید محمد واضح علما و فضیای نامدار شرکت می کردند و طلاب برای تحصیل سلوک و معرفت از مقامات دورافتاده می آمدند و تحصیلات خود را به درجه کمال رسانیده مشرف به اجازت و خلافت می شدند. ذات شریف آن مولانا مرجع خاص و عام بود و عده بزرگ از علما و مشایخ از محضرشان کسب فیض نمودند. سال درگذشت مولانا معلوم نیست اما غالب به یقین تا سال ۱۲۰۰ هجری زنده بود. چهار فرزند به نام مولانا محمد جامع، مولانا معصوم احمد، مولانا غلام جیلانی و مولانا قطب الدین یادگار آن مرحوم بودند.

مولانا قطب الدین شاگرد حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی و مجاز حضرت شاه غلام علی نقشبندی دهلوی بود. آثار متعدّد از او

باقی مانده است. حضرت شاه ولی الله دہلوی رحمۃ اللہ علیہ به درگذشت پدرش به شاه محمد واضح ری بریلوی نامه تسلیت فرستاده که شامل این مجموعه مکاتیب است.

شرح حال مختصر حضرت سید شاه محمد صابر حسنی رحمۃ اللہ علیہ به این قرار است: او فرزند شاه محمد آیت الله ری بریلوی و نوه شاه علم الله ری بریلوی و مرید و خلیفه خواجه محمد صدیق مجددی سرہندی بود. قاری خوش الحان بود. بعد از برادر بزرگ شاه محمد ضیاء حسنی جای او را گرفت و در سال ۱۱۶۳ھ / ۱۷۵۰م درگذشت. در نزهة الخواطر تاریخ وفاتش ۱۱۹۳ هجری نوشته شده که درست نیست.

### شیخ محمد وفدا الله مالکی مکی

شیخ محمد وفدا الله بن محمد بن محمد بن سلیمان مغربی از جمله علمای نامدار بوده و حضرت شاه ولی الله از شیخ محمد وفدا الله اجازه روایات پدرش محمد بن محمد را حاصل کرده. محمد وفدا الله از پدرش مرویات خوانده و شنیده اجازه گرفته بود حضرت شاه ولی الله تمام المؤطا به روایت یحیی بن یحیی را پیش او خوانده بود. شیخ محمد وفدا الله از مشایخ مختلف مثل شیخ حسن عجمی درس خوانده بود<sup>(۱)</sup>.

۱- رک: ارمغان شاه ولی الله تألیف محمد سرور لاهوری به حواله رساله اساد العین فی مشایخ الحرمین.

## شاه نورالله بُدهانوی

الشیخ العالم الکبیر المحدث نورالله الصدیقی البُدهانوی از اهل بخش پُهلِت بود و بُدهانه را وطن ثانی خود قرار داده و همانجا پرورش یافت. در کودکی تحصیلات را آغاز کرد، تحصیلات ابتدایی را از شیخ بدرالحق عموی مادر شاه ولی الله رحمته فراگرفت. بعضی کتب متوسط را از شیخ عبیدالله پُهلوی رحمته خواند و سپس برای ادامه تحصیلات، عازم دهلوی شد و پیش حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی تحصیلات را فراگرفت و برای مدّت دراز در صحبت آن بزرگوار کسب فیض نمود. دوران تحصیلات در مدرسه روشن الدوله ظفر خان بورس می گرفت. بعد از بیعت به دست شاه ولی الله به اشاره پیر خود، بورس را ترک گفت و به فقر و توکل پرداخت. چون در ۱۱۳۴ هجری شاه ولی الله رحمته برای حج، عازم عربستان شد، و از سُورت در گجرات برگشت، نورالله بُدهانوی در این مسافرت پر زجر همراهش بود. بعد از مراجعت از این مسافرت، شاه ولی الله او را در بُدهانه خرّقه اعطا کرد و اجازه داد که علوم ظاهری را درس دهد. او از ۱۱۳۸ هـ / ۱۷۲۵ م به بعد در بُدهانه اقامت گزید. وی در خود زندگانی شاه ولی الله محدث دهلوی از جمله علمای بزرگ شمرده می شد. حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته کتب علم فقه را پیش او خواند. حضرت شاه عبدالعزیز دامادش هم بود. حضرت مولانا عبدالحی بن هبة الله بُدهانوی<sup>(۱)</sup> نوه شاه نورالله بُدهانوی بود و مفتی عبدالقیوم بُدهانوی فرزند مفتی بهوپال مولانا عبدالحی بود. چنانکه از نامه حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی

۱- رفیق حضرت سید احمد شهید رای بریلوی.

برمی آید غالب به یقین شاه نورالله بدهانوی در سال ۱۱۸۷/۱۷۷۳ م درگذشت<sup>(۱)</sup>.

### خواجه نورالله کشمیری

الشیخ الفاضل نورالله الحنفی الکشمیری از علمای بزرگ و نامدار عصرش بود. بعضی از کتب را پیش مولانا عبدالستار کشمیری خواند. سپس عازم دهلوی شد و آنجا پیش شیخ حسام الدین محمد، قاضی مستعد خان و قاضی مبارک تحصیل علم نمود. مدتی پیش آنها ماند و در علوم و افتا و تدریس مهارت پیدا کرد. سپس خدمت میرزا مظهر جانجانان رفت و از وی اطلاعات طریقه نقشبندیه اخذ نمود. بعداً به کشمیر برگشت و حاشیه‌ای به خیالی و مطول نگاشت. در روز چهارشنبه ۴ ربیع الاول ۱۱۹۵/ ۲۸ فوریه ۱۷۸۲ م درگذشت<sup>(۲)</sup>.



۱- نزہة الخواطر، جلد ششم و یادداشت خطی از فرحت الله بن سلیم الله پهلوی.

۲- نزہة الخواطر، جلد ششم؛ تذکرة علمای هند، ص ۲۴۸ که در آن اشتباهاً اسمش نور محمد نوشته

شده است، حقایق الحنفیه، ص ۴۵۳؛ فقه‌های هند، ج ۲/۵، ص ۳۰۸-۹.

## فهرست اعلام

## فهرست

- ۱ فهرست آیات قرآنی ..... ۵۷۱
- ۲- فهرست احادیث ..... ۵۷۷
- ۳- فهرست مقولات عربی ..... ۵۸۱
- ۴- فهرست سوره‌های قرآنی ..... ۵۸۳
- ۵- فهرست ابیات عربی ..... ۵۸۵
- ۶ فهرست مصرع‌های عربی ..... ۵۹۰
- ۷ فهرست ابیات فارسی ..... ۵۹۱
- ۸- فهرست مصرع‌های فارسی ..... ۶۰۱
- ۹ فهرست ابیات هندی ..... ۶۰۲
- ۱۰- فهرست اشخاص ..... ۶۰۳
- ۱۱- فهرست اماکن ..... ۶۲۳
- ۱۲- فهرست کتب ..... ۶۵۱

## فہرست آیات قرانی

۵۰۴	.....	عَٰذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخْرَةً
۵۰۴	.....	ابصارُها خاشعة
۱۰۵	.....	إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
۳۶۳	.....	أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
۲۷۹، ۷۷	.....	الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
۳۵۶	.....	الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
۲۰۵، ۶۸	.....	الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى
۲۷۸	.....	الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ
۴۰۸، ۲۰۷	.....	الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبِ
۳۰۳، ۲۶۱	.....	العلم عند الله
۴۰۰، ۲۳۰، ۲۲۹	.....	الله اكبر
۵۰۶، ۵۰۵	.....	الله الصمد
۵۰۲	.....	ألوانها و عرابیب سود
۲۳۰	.....	اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
۳۷۸	.....	الله نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ
۳۷۱	.....	الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ
۲۱۵	.....	إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَمُتُّ عَلَيْهِمْ
۵۹	.....	إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا
۵۰۵	.....	ان الابرار يشربون من كاس كان مزاجها كافورا
۱۰۴	.....	إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

۱۸۹	.....	عَلَى نَفْسِهِ
۸۹	.....	إِنَّ الصَّامَةَ وَالْعُرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
۶۱	.....	إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
۴۵۷، ۴۱۴، ۳۵۳، ۳۴۲، ۲۸۶، ۲۸۲، ۲۱۶، ۱۷۲، ۶۶، ۲۵	.....	إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
۳۹۳	.....	إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
۳۹۵	.....	إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَاجَ أَهْلِهَا آذِلَّةً
۲۸۳	.....	إِنَّ زَيْمٍ قَرِيبٌ مُجِيتٌ
۳۳۷	.....	إِنْشَاءً خُلْعًا آخَرَ
۱۲۸، ۱۲۵	.....	إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
۴۰۲	.....	إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ؛ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ
۲۷۹	.....	إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا
۲۷۹	.....	إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا
۶۲	.....	إِنْ يَكُنْ عَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا
۳۸۹	.....	إِنِّي أَخْبِئُ هَذِهِ اللَّهُ نَعْدَ مَوْتِهَا
۱۷۸، ۱۷۷، ۱۲۸، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۶، ۱۰۳، ۹۷، ۵۷	.....	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۳۷۳، ۳۱۶، ۲۸۰، ۲۷۰، ۲۴۱، ۲۳۸، ۲۲۷، ۱۸۷، ۱۸۵	.....	
۳۳۸	.....	يَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
۳۵۲	.....	يَلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ
۲۷۰	.....	جَزَاءً وَفَقًا
۴۰۷	.....	مَخَافَتٍ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
۷۹	.....	حَسْبُنَا اللَّهُ
۲۹۷، ۲۰۵، ۱۹۸، ۱۷۲، ۱۶۶، ۱۵۶، ۸۲، ۷۸	.....	ذَلِكَ نَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

- ذَٰلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ يُونُسَ مِنْ نِشْأَةٍ ..... ۳۲۹
- رَبِّ الْعَالَمِينَ ..... ۵۱۷، ۳۵۶، ۳۱۶، ۳۰۲، ۲۵۰، ۱۳۱، ۱۱۰
- وَبَدَأْ خَرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْغُرَى الظَّالِمِ أَهْلِهَا ..... ۲۳۹
- رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ، يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْزِلَ  
يَوْمَ التَّلَاقِ ○ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ،  
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ ..... ۲۳۸
- سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ..... ۲۷۸
- سَيَهْزِمُ الْحَمِصُ وَيَكُونُ الدُّبُرُ ..... ۳۸۸
- صَفَرَاءُ فَاتِحَ لَوْنُهَا تَسُرُّ الطَّيْرَيْنِ ..... ۲۸۷
- فَارَلَهُمَا الشَّيْطَانُ ..... ۵۰۵
- فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ..... ۱۰۹
- قَبْلَ أَنْ تُولَوا فَقُلْ أَحْسِبِي اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ..... ۴۱۷
- فَلَا رَيْبَ لَكَ لَيُؤْمِنُنَّ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي شَأْنِ بَيْنِهِمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ  
خَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ..... ۳۱۹
- فَبَدَأَ مَعَهُ قَادًا هُوَ زَاهِقٌ ..... ۲۹۲
- فِي كُلِّ وَادٍ يَهْتُمُونَ ..... ۳۱۳
- فِي تَفْعَلُ صِدْقٍ عِنْدَ مَبِيتِكَ مُقْتَدِرٌ ..... ۴۰۸، ۳۱۰، ۲۸۵، ۲۷۷، ۲۴۹، ۲۴۲، ۲۳۹، ۱۵۳، ۴۹
- قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نَكْرًا ○ وَأَمَّا مَنْ  
أَمْسَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ الْحَسَنَى ..... ۳۹۳
- قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ  
اقتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ  
وَرُسُلِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَضُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ..... ۶۲
- قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلِهِ ..... ۵۰۵، ۳۷۸

- ٥٢٥ ..... قُلْ مَنَعَ الدُّنْيَا قَلِيلٌ .....
- كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلْيُونُ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝
- ٢٥٧ ..... تَشْهَدُهُ الْمُرْسَلُونَ ۝
- كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝
- ٢٥٨ ..... وَيَلَّيْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝
- ٣٧٨ ..... كَيْسَكُوزَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ
- ٣٧٥ ..... لَيْسَ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ .....
- ٢١٩ ..... لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ .....
- ٥٠٥ ..... لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ
- ٢٨٠ ..... لَا تَيْسَمِينَ وَلَا تَغْنِي مِنْ جُوعٍ .....
- ١٨٨ ..... لَا يَعَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا .....
- ٥٠٢ ..... لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ .....
- ٥٠٢ ..... لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ .....
- ١٧٥ ..... لَكِبَلًا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَتْرَحُوا بِمَا أَنْتُمْ
- ٢٠٠، ٢٢٨ ..... لَهُ تَمْلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .....
- ٦٩ ..... لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ .....
- ٣٥٣ ..... مَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ .....
- ٢٠٠، ٢٢٩ ..... مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ .....
- ٢٥٦، ٣٢٩ ..... مُلْكُ يَوْمِ الدِّينِ .....
- ٨٩ ..... نَحْنُ قَرَّبْتُ إِلَيْهِ مِنْ حَتَّى الْوَرِيدِ .....
- ٢٩ ..... نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ .....
- ٢٧٧ ..... وَاجِرُ دَعْوَاهُمْ أَبِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .....
- ٣١٣ ..... وَإِذْ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا .....

و اذ فرقنا بکم البحر .....	۵۰۵
و الحمد لله رب العلمین .....	۱۲۳، ۲۳۶، ۲۹۳، ۳۰۴، ۳۱۴
والله اعلم .....	۷۰، ۱۰۰، ۱۱۴، ۱۴۰، ۱۴۲، ۳۳۸
والله علی ما نقول وکنل .....	۵۶، ۱۱۲
والله یقول الحق و هو یتهدی السبیل .....	۴۱۶
و انا لنخرن الصافرون .....	۲۹۳
و انا لنخرن المسبحون .....	۲۹۳
و ارادوا به کیداً فجعلنہم الاخرین .....	۷۴
و بشر الصبرین .....	۳۱۳
و تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا العلمون .....	۳۱۱
و جعلنا کلمہم یاقینہ فی عیبہ .....	۱۱۲
و کلمۃ الله هی العليا .....	۵۰۴
و لا تتموا ما فضل الله به تمضکم علی بغض .....	۲۹۷
و لا تجد لیسنت تحویلاً .....	۳۰۶
و لا یصح اجر المحسن .....	۵۰۵
و لكل وجهہ هو مولیہا .....	۱۵۹
و لن تجد لیسنتہ الله تبویلاً .....	۵۲۵
و لن تجد لیسنتہ الله تحویلاً .....	۷۱
و لو انما فی الارض من شجرہ اقلام و لبخر بحدہ من بعدہ سبعة ابحر ما نفدت	
کلمتہ الله .....	۸۲
و لو کان من عند غیر الله لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً .....	۳۱۴
و ما خلقت الحی و الانس الا لیتعبدون .....	۳۳۱، ۳۲۹
و ما ذلک علی الله یغریر .....	۱۲۸، ۱۵۴، ۱۵۹، ۲۳۸، ۲۷۶، ۲۸۴

۳۶۶	وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ .
۲۹۲	وَمَا مِمَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ .
۵۰۴	وَمِنَ النَّحْلِ مِنْ طَبْعِهَا قَنَاطِيرُ ذَرَابَةٍ .
۲۸۹	وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ .
۱۳۳	وَهُوَ الَّذِي
۳۲۷	وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ .
۲۴۵	وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ .
۱۰۲	هَٰذَا لَكَ الْوَلَايَةُ اللَّهُ الْحَقُّ .
۳۶۳	هَٰوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ .
	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
۱۹۰	تُفْلِحُونَ .
۱۸۹	يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ .
۱۰۳	يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ .
۲۵۰	يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ .

## فہرست احادیث

- إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمْهُ إِثَّاهُ (ترمذی) ..... ۳۹۴
- اسْتَمِينُوا بِالْقُدُورِ وَالرُّوحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلِجَةِ (بخاری) ..... ۵۴
- اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْصُوا (ابن ماجہ) ..... ۲۹۶
- إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ (بخاری) ..... ۱۰۵
- إِقْنَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي (ترمذی) ..... ۳۲۰
- الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَنَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ (بخاری) ..... ۳۹۴
- الْقَائِمُ مِنَ الذُّبِّ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (ابن ماجہ) ..... ۱۰۵
- السَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ (مسلم) ..... ۳۱۸
- الْفَرِيقُ شَهِيدٌ الْخ (مسلم) ..... ۴۱۲
- لِلَّهِ فِي غُوبِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي غُوبِ أَخِيهِ (مسلم) ..... ۹۷
- اللَّهُمَّ عَظِمْ مَنُورَ مَالٍ خَفَاءً وَاعْظِمْ مُمْسِكَ تُلْمًا (بخاری) ..... ۳۶۹
- اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْإِلَهِيَّ (بخاری) ..... ۴۰۷
- اللَّهُمَّ ابْنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي (مسلم) ..... ۳۵۵، ۳۰۸
- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (بخاری) ..... ۱۴۸، ۱۴۵
- اللَّهُمَّ لَا مَنَاعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری) ..... ۴۰۰، ۲۲۹
- المرء مع من أحب (صحيح البخاری) ..... ۱۸۷
- إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدُّوا رِقَابَكُمْ وَابْشُرُوا  
وَأَسْتَعِينُوا بِالْقُدُورِ وَالرُّوحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلِجَةِ (بخاری) ..... ۱۱۸
- إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (ابن ماجہ) ..... ۱۴۶

- إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ (مسلم) ..... ٦١
- إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَيَتَبَيَّنُكُمْ ..... ٩٤
- بَنَتْ إِمْرَةً فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ (بخاری) ..... ٢٩٢
- إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری) ..... ٣٣٢
- إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى (بخاری و ترمذی) ..... ٣٩٢، ٤٢٤
- إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا أَنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا الْخَبْرَ... (ترمذی) ..... ٢٤٠
- أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ (مسلم) ..... ٢٦٩
- اَللّٰهُمَّ رِزْقِي حَبَبًا وَحُبًّا مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبِّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حَبَبِكَ (ترمذی) .. ٢٢٦
- أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ (بخاری) ..... ٣٨٦، ٣٠٩، ٤١٠، ٤١٦
- أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ ..... ١٥٦
- أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَذْيِرْ فَأَذْيَرَ ..... ١٥٧
- بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمِيٍّ... وَبَايَعْتُ أَنْ لَا أُشْرِكَ...
- (مسند احمد بن حنبل) ..... ٤٠٣
- بَأَبِي وَأُمِّي نَنْتَ أَحَقُّ بِهَا (قول صحابي) ..... ٢٩١
- بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا تَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
- (ترمذی، أبوداؤد) ..... ٢٢٩، ٤٠٣
- تَوْفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ
- (مسند احمد بن حنبل) ..... ٢٩١
- حَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ الْخَمْسِ، حَافِظُ عَلَى الْعَصْرِ (أبوداؤد) ..... ٤٠٥
- رُوحُ الْقُدُسِ فِي... إِنَّ نَفْسًا لَا يَمُوتُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا (ابن ماجه) ..... ٩٧
- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (دارمی) ..... ٥٤، ١٠٨، ١١٩، ٢٩٦
- سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ (بخاری) ..... ٣٨٦
- سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْحَنَّةِ (ترمذی) ..... ٣٢٠

- عِلْمَهُ مِنْ غِلْمِهِ جَهْلُهُ مِنْ جَهْلِ (بخاری) ..... ۳۴۶
- فَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبْرُكًا فِيهِ (نسائی) ..... ۳۸۷
- فَمَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى فِطْرَةٍ (بخاری) ..... ۳۳۲
- فَيُخْرِجُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مِنْ آخِرِهِ مَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَرَمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ
- قَدْ غَادُوا هَمًّا فَيُلْقِيهِمْ فِي بُشْرِ الْحَيَاةِ فَيَصِيرُونَ كَالْمُؤَلَّوِءِ قَبْدُ خُتْمِ الْجَنَّةِ (مسلم) . ۱۳۱
- كَانَ حَقُّهُ الْقُرْآنَ (مسلم) ..... ۲۹۷، ۲۹۵
- كُنَّا نَخِيرُ اصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (قَوْلُ صَحَابِي) ..... ۳۲۰
- كُنْتُ كَنَزًا مَخْفِيًا فَاسْتَبَيْتُ أَنْ أُعْرَفَ ..... ۴۲۱
- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ انْعَمَةٌ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ (أَبُو دَاوُد) ۲۲۸، ۴۰۰
- لَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتُ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتُ (مسلم) ..... ۳۱۹
- لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ افْطَارِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (نسائی، بخاری) ..... ۱۶۱
- لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ (بخاری) ..... ۱۳۱
- لَوْ لَمْ يَمُتْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ يُطِيلُ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يُخْرِجَ الْمَهْدِيَّ (ترمذی) . ۳۸۰
- لَيْسَ لَوَاصِلٍ بِالْمُكَافِي إِذَا لَوَاصِلٌ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَ رَحِمُهُ وَضَلَّهَا . ۲۰۸
- مَا أَعْطَى أَحَدٌ عَطَاءً أَفْصَلَ وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (بخاری) . ۳۱۳
- مَا تَعَارَفَ مِنْهَا اثْتَلَفَ (بخاری) ..... ۲۴۴
- مَا قَوْقُ الْقُبْضَةِ مِنَ اللَّحْيَةِ (ترمذی) ..... ۳۳۰
- مَا لَا خَيْرَ رَأَتْ وَلَا أَدْنَى سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ شَيْءٍ (دارمی) ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۹، ۲۵۵
- مَا يَنْبَغِي لَصَدِّيقَيْنِ أَنْ يَكُونَا الْعَانِيَيْنِ (مسلم) ..... ۳۰۷
- مَنْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى
- (ترمذی) ..... ۲۶۹
- مَنْ تَصَبَّرَ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَى يَعْفُ اللَّهُ (مسلم) ..... ۳۱۷
- مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا (بخاری) ..... ۳۸۷، ۳۸۸

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابٌ مِنَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (ترمذی) .. ۳۲۶  
 مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرْزَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْزَةً مِنَ الْآخِرَةِ (بخاری) ... ۳۹۳  
 مَنْ قَبَلَ مَثَى الْكَلِمَةِ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمَى فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ

(احمد بن حنبل) ..... ۲۹۱

مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدَمَاتٍ وَمَنْ كَانَ يَعْْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ

مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ (نول صحابی) ..... ۳۰۶

نَعَمْ الْعَدْلَانِ وَنَعَمْ (بخاری) ..... ۳۱۳

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخَوَرِ بَعْدَ الْكُورِ (مسلم) ..... ۲۹۸

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا (أبوداؤد) ..... ۱۸۹، ۱۲۲

وَأِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری) ..... ۳۱۵

وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ (بخاری) ..... ۱۶۰

وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ (مسند احمد بن حنبل) ..... ۲۴۰

وَلَوْلَاكَ مَا كُنَّا وَلَا كَاتِبِ الدُّنْيَا ..... ۶۵

يَبْعَثُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ مِنْ يُحَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (أبوداؤد) ... ۳۶۵

## فہرست مقولات عربی

اخذتموہی مہی فی مٹلاطفہ فلست أعرف غیر ما قد عرفتکم

۲۶۲

القائل تکفیه الاشارة..... ۱۱۷

المكانية نصف الملافات..... ۲۹۴، ۲۷۴

المكانية نوع من المحاطبة..... ۳۲۸

المكان إذا لم يكن مكانه لا يقول عليه..... ۲۶۱

النعمة تعرف بزوالها..... ۱۱۲

بل فذكر الشيء لنفسه ولغيره..... ۸۵

حب الوطن من الايمان..... ۸۳

حبك يا رسول الله..... ۳۸۸

رباء الصديقين خير من اخلاص المریدین..... ۳۹۷

شأن بينهما..... ۴۱۸، ۲۷۹

عرفت ربي بفسخ العرائم..... ۲۷۴

فإن الحديث له بطون كبطون القرآن..... ۴۱۰

قد می هذا على رقة كل ولي..... ۱۰۷

كل اعتبار لا يردك من الحق إليك لا يقول عليه وكل اعتبار يخرجك منك

إلى الحق لا يقول عليه..... ۲۵۵، ۲۵۴

كل حسد لا ينتج همة فعالة لا يقول عليه..... ۲۶۰

كل خطاب إلهي يكون معه مشاهدة لا يقول عليه ولا على المشاهدة..... ۲۵۳

لا موجود إلا الله..... ۳۴۳، ۱۲۳

۳۶۹ . . . . .	لَا يَفْهَمُهُ إِلَّا مَنْ خُفِّقَ بِهِ
۴۰۹ . . . . .	لَسَ الْأَمْرُ إِلَّا أَرْضًا . . . . .
۳۲۹ . . . . .	لِيُوحِّدُوا أَوْ لِيَعْرِفُوا . . . . .
۴۱۵، ۲۵۳، ۱۲۶، ۱۰۸، ۸۳ . . . . .	مَا لَا يَدْرِيكَ كُلُّهُ لَا يُشْرِكُ كُلُّهُ . . . . .
۵۳ . . . . .	مَاءٌ لِلْمَحْبُوبِينَ وَ بَلَاءٌ لِلْمَحْجُوبِينَ
۴۰۲ . . . . .	مَحْوًا لَا صَحْوَ مِنْهُ وَ عَدَمًا لَا وُجُودَ بَعْدَهُ
۲۴۷ . . . . .	مُوتُوا، قَتَلْ أَنْ تَمُوتُوا . . . . .
۴۱۱ . . . . .	وَلَا مُرِيدَ لِلَّهِ . . . . .
۳۷۷	وَ كَانُوا حَيْثَمَا كُنَّا وَ كُنَّا حَيْثَمَا كَانُوا
۳۴۶ . . . . .	وَ كَلَامُ الْمَغْلُوبِينَ يُطَوَّى وَ لَا يُرَوَّى
۹۹ . . . . .	يُمْكِنُ وَلَوْ أَقْلٌ مِنَ الْعُرَابِ الْأَحْمَرِ

## فہرست سورہ‌های قرآنی

۱۹۲	.....	اخلاص (۱۱۲)
۲۵۶	.....	انسان / دھر / مل اُتی (۷۶)
۱۱۹	.....	نعاثین (۶۴)
۱۱۹	.....	جمعه (۶۲)
۱۱۹	.....	حدید (۵۷)
۱۱۹	.....	حشر (۵۹)
۱۱۹	.....	صَفَّت (۳۷)
۳۵۵	.....	فاتحہ (۱)
۷۴	.....	لایلف / قریش (۱۰۶)
۲۵۶	.....	مُطَفِّمِین (۸۳)
۵۵، ۵۴	.....	مُلَتْ (۶۷)
۱۹۷	.....	النُّور (۲۴)
۵۴	.....	واقعہ (۵۶)
۴۰۰، ۲۲۸، ۱۱۹، ۵۴	.....	یُس (۳۶)
۵۴	.....	یوسف (۱۲)

## فہرست آیات عربی

۲۶۲	اخذنمونی منی فی مَلاطِہِ	فلمستُ أعرف غیر ما قد عرفتکم
۳۲۶	أَعِدْ ذِکْرَ نَعْمَانٍ لَنَا اِنْ ذِکْرُہِ	ہو المِسْکُ مَا کَرَّرْتَهُ یَتَضَوِّعُ
۷۵	اَکْ یَا عَلِی عَلٰی عَہْدِ مَحَبَّةِ	لَیْسَ وَلَا تُفْنِ وَلَا تَغْبِیْرُ
۶۵	اَلَا اِنَّمَا الْاِنْسَانُ ضَیْفٌ لِاَہْلِہِ	یَقْبِیْمُ قَلِیلاً بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَرْحَلُ
۲۱۶	الْقَوْمُ اِخْوَانٌ صَدِیْقِ بَیْنَهُمْ نَسَبُ	مِنَ الْمُؤَدِّ لَمْ یَعْدِلْ بِہِ سَبَبُ
۱۸۵	اَہلاً بِالْمَلْفُوفَةِ اضْحَتْ مَعَامِلُہَا	نَهْدِیْ اِلَیَّ سُنَّیْ مِنْ نُوْرٍ ثَانِیْہَا (کذا)
	جَزَّ لَہِ ہِمَّةٌ عَلَوِیَّةٌ فَتَقَضَّتْ	کُلَّ الْمَقَاصِدِ دَانِیْہَا وَ قَاصِیْہَا
	فَلَا یُغَادِرُ عِلْماً غَیْرَ مَکْتَسَبِ	وَلَا فُضَّیْلِ اِلاَّ وَ ہُوَ حَاوِیْہَا
	مِنْ جَوْفُورٍ اِذَا هَبَّ رِیَاحُ رَضٰی	مِنْہَا تَعَطَّرَتْ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْہَا
	بَقِیْتُ بَقَاءَ الدَّہْرِ بِاَکْهَفِ اَہْلِہِ	وَ ہَذَا دَعَاءٌ لِلْبَرِیَّةِ شَامِلُ
	تَحَدَّثْتَنِي نَفْسِي بِأَنَّكَ رَاصِلُ	اِلَى نَقْطَةِ فُضُوْءٍ وَ سَطِّ لَمْرَاكِزِ
	وَ اَنَّكَ فِي [...] الْبِلَادِ مُفْخَمُ	وَ يَكْفِيْكَ قَوْماً كُلُّ شَيْخٍ وَ نَاهِزِ
		۱۰۷

- نَدَاوِیْتُ مِنْ لَیْلِی بِلَیْلِی فِی الْهُوٰی      کَمَا تُدَاوِی صَاحِبَ الْخَمْرِ بِالْخَمْرِ  
۳۱۷
- تَتَقَلُّ الْهَضَابُ مِنْ حَرِّ غَامِبِیْهَا      وَ صَبَابِیْیَ بَعْلُوْهَا لَا تَتَقَلُّ  
۲۷۱، ۱۳۷، ۷۸
- ذَنُوتُ فَلَمْ أَمْدِ النَّحْبَةَ فِی الصَّبَاءِ      وَ هَلْ لِيْ اِلٰی قَلْبِیْ تَكُوْنُ رَسُوْلُ  
۳۲۱، ۹۲
- عِدْرَاتُ شَتٰی وَ حُسْنُكَ وَاجِدُ      وَ كُلُّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ یُسِیْرُ  
۳۹۹، ۱۸۶، ۱۳۴
- فَدِ قُلْتُ بِالْأَمْرِیْنِ كُنْتُ مُسَدِّدًا      وَ كُنْتُ إِمَامًا فِی الْمَعَارِفِ سَيِّدًا  
۲۷۵
- وَأَنَّ بِكَ حَقًّا مَا عَلِمْتُ فَإِنَّهُ      سَتَلْقَى إِلَيْكَ الْأَمْرَ لَا بُدَّ سَامِعِ  
صَبَابَتِكَ أَمْرٌ لَا يُطَاقُ بِهَاءِهِ      اِلٰی كُلِّ سِرٍّ لَا مُحَالَةَ بِأَلِی  
وَ تَلْجُ وَ بَرْدٌ بِحَمَقَانِ صَبَابَتِكُمْ      یُزِیْحَانَهَا فِی قُوَادِكَ لَاذِیْعِ  
۹۸
- فریدی شدہ عارم ملک باقی      اَعَدَّ لَهُ اللهُ أَجْرًا كَرِیْمًا  
كَلَامُ الْهٰی چہ تاریخ گفته      لَقَدْ فَازَ (وَاللهُ) فَوْزًا عَظِیْمًا  
۴۹
- فساع لی الشراب وكنث قبلا      اكَاذُ اَعَصَ بِأَلْمَاءِ الْفَرَاتِ  
۲۶۴
- فلما تجلّی الشمس ادرج ضوئها با      جناحه اضاء نور الكواكب  
۳۴۹
- فلو شئت أن ابكي دما لبكيتہ      عليه ولكن ساحة الصبر اوسع  
۳۰۰

- فلو قدرت علی الإیمان لزررتکم  
مُیراً علی الوجه أو مشباً علی الرأس  
۳۴۴
- لا أرى في الرحود إلا هو  
محو شد نقیش غیر و نام بسوی  
آئین هو آئین انت آئین ان  
۳۶۱
- لا تنكر الباطل في طوره  
إنه بعض طهوراته  
۲۵۶
- لا يدرك الواصف المطري خصائصه  
وإن يكن سابقاً في كل ما وصفا  
۲۶۴
- لقد صرت مفناطيسنا فقلوبنا  
بجذبك إياها إليك تميل  
۳۲۴
- لک یا حبیب علی عهد محبة  
أبدأ بدوم ولا يتغير  
۸۹
- ليهنئك ما اوفيت ذروة حقه  
من الفخض والتعشيش والفهم والفكر  
و بحثك من طي العلوم ونشرها  
و خطفك الرمز الخفي مكانه  
فله ما أوتيت من جلال المعنى  
۲۴۲
- نسيت كل طريق كنت اعرفه  
إلا طريقاً يؤدني لربكم  
۵۲۲، ۳۰۰
- وإذا السعادة لأحطتكم عبوتها  
نم فالمخاوف كلهن أمان  
۳۹۵

- وَرِدَا لِسَعَادَةِ لَأَحْظَنَكَ عُيُونُهَا  
نَمْ قَالْمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ أَمَان  
فاصطد بها العتقاء فهي حباله  
و اقتد بها الجوزاء فهي عنان  
و الله لو حلف العشاق أنهم  
فتلى من الحب يوم البين ما حننوا  
وَإِنْ كَانَ جِشْمِي عَيْنَكُمْ فِي سَيْرِهِ  
فَلَا خَيْرَ قَلْبِي عِنْدَكُمْ فِي (؟)  
فَمَلْبِي مَشْرُورٌ كُلُّهُ حَيْثُ حَاصِرٌ  
و عيبي عيوتٌ كُلُّهَا حِينَ طَلَب  
وَإِنِّي وَإِنْ خَاصَبْتُ أَلْفَ مُخَاطَبٍ  
فَأَنْتَ الَّذِي آغَيْبِي وَأَنْتَ الْمَخَاطَبُ  
و تَزَعُمُ أَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ  
وَأَسْرَفُ تُرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ  
و عَلَى تَفَنِّي وَاصْفِهِ بِوصفه  
أَقْرَسَ تَحْتَ رِجْلِكَ أُمُّ حِمَارٍ  
وَعَنَى بِي مَنَى قَلْبِي فَغَنَيْتُ كَمَا غَنَى  
وَعَنَى بِي مَنَى قَلْبِي فَغَنَيْتُ كَمَا غَنَى  
وَمَكَانَتِ بِالْعِرَاقِ لَنَا لِيَالٍ  
وَمَكَانَتِ بِالْعِرَاقِ لَنَا لِيَالٍ  
وَكَمْ لَهِ مِنْ لَطْفٍ خَفِيٍّ  
وَكَمْ لَهِ مِنْ لَطْفٍ خَفِيٍّ  
وَكَمْ لَهِ مِنْ لَطْفٍ خَفِيٍّ  
وَكَمْ لَهِ مِنْ لَطْفٍ خَفِيٍّ

۳۵۰، ۳۶۵، ۳۸۱

۲۶۳

۱۱۸

۹۶، ۹۹

۱۰۷، ۳۱۰

۱۱۶، ۲۰۴

۲۶۲

۳۷۹

۱۸۰

۳۳۹، ۳۶۵

وَكَمْ مِنْ فِرَاقٍ كَانَ قُرْباً حَقِيقَةً  
فَلَا تَكُ فِي تِلْكَ الْوَقَائِعِ نَاضِراً  
فَفِي الْقُرْبِ لِلنَّاسِ شَرٌّ وَأَلَمٌ

وَكَمْ مِنْ فِرَاقٍ كَانَ لِلْوَصْلِ جَالِياً  
إِلَى الشَّبَحِ لَكِنْ لِلْحَقِيقَةِ طَلَباً  
فِرَاقٌ لِأَهْلِ السُّرِّ يَنْهَى السَّوَابِغَ

۷۳

وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ مُنْتَبِ شَعْرَةٌ

لَسَاناً لَعَا اسْتَوْفَيْتُ وَاحِبَ خَمْدِهِ

۱۵۱، ۹۷

وَمَا أَنَا بِالشَّافِي الْوَفَاءِ عَلَى الْهَوَى

و شَأْنِي الْوَفَاءُ أَمَا السَّوَاهِ

۹۷

وَمَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَا لَا تَنْتَهِي السُّنَنُ

۳۹

وَمِنْ الْعَجَائِبِ أَنَّ أَثْوَةَ بَذَرِهِ

وَلَقَدْ أَغَارَ بِأَنْ يَمُرَّ بِحَاطِرِي

۲۶۳

وَرَاءَ ذَاكَ فَلَا أَقُولُ لِأَنَّهُ

سَرَّ لِسَانُ الطَّيْرِ عَنْهُ خَرَسُ

۲۰۹، ۲۰۷

وَمَنْ وَهُمْ لَا وَهُمْ وَهُمْ مَظَاهِرُ

أَنْ يَحْلِيَ بِحُتٍّ وَ بَصْرَةٍ

۳۲۵

يُهَيِّتُكَ يَا عَثْمَانَ شَامِخٌ سَوْدِي  
إِذَا كَانَ طَبِيعَ الْمَرْءِ فِي الْأَصْلِ صَانِحاً

أَتَى بَعْدَ فَارُوقٍ وَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ  
تَدَانَتْ لَهُ الْأَرْصَافُ مِنْ كُلِّ مُحْتَدٍ

۲۹۸

## فهرست مصرع‌های عربی

۲۹ .....	أَعَدَّ لَهُ اللهُ أَجْرًا كَرِيمًا
۳۶۱ .....	أَيُّنَ هُوَ أَيُّنَ أَنْتَ أَيُّنَ أَنَا
۴۱۰، ۲۷۴، ۷۸ .....	تَجْرِي الرِّيحُ بِمَا لَا تُنْهِي الشُّقْرُ ..
۳۶۱ .....	لَا أَرَى فِي الْوُجُودِ إِلَّا هُوَ .....
۲۹ ..	لَقَدْ فَازَ (وَاللهُ) فَوْزًا عَظِيمًا .....
۳۹۴، ۲۲۲ .....	وَالْأُذُنُ تَعْبِقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحِبَانًا .....
۲۳۸ .....	وَكُنَّ حَيْثُمَا كَانُوا وَكَانُوا حَيْثُمَا كُنَّا ..
۳۹۹ ..	وَاللَّسَ فِيهَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبَ .....

## فهرست ابیات فارسی

آن تویی که از نام تو می بارد عشق عاشق شود آن کس که بگوید گذرد	وز نامه و پیغام تو می بارد عشق آری زدر و بام تو می بارد عشق
۱۱۲	
آن را که در سرای نگار است فارغ است	از سیر بوستان و تماشای لاله زار
۷۳	
آن روز که مه شدی نمی داستی	کانگشت نمای عالمی خواهی شد
۳۲۹، ۳۲۸	
از خود و خویشان جدایی کرده ایم	هر که او بخز یار ما، اغیار ماست
۶۲	
از خیالی صلح شان و جنگ شان	وز خیالی فخرشان و ننگ شان
۲۲۵	
ای تویی که از نام تو می بارد عشق	وز نامه و پیغام تو می بارد عشق
۱۵۵	
ای که نعمت های تو از صد فزون عجز از شکر تو باشد شکر ما	شکر نعمت های تو از حد برون گر بود فضل تو ما را رهنمون
۱۶۳	
این سخن را چون تو مبدأ بوده ای	گر فزون گردد تو اش افزوده ای
۸۶، ۶۷	
با جمالی ذاتیش حسن دگر درکار شد	چشم او را سرمه ام یا زلف او را شانه ام
۱۴۷	

به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سرگُوی آن نگار کشی

۱۳۶، ۹۶

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد

دل دادن و دل بُردن بِن هر دو خدا داد است

۴۰۸، ۳۶۴

تا طَیْنِ نَکَنی مَدِیک و یا بنده دل است

یا تَوَسَّی باریده و تارنده دل است

۱۴۴، ۱۴۳

تا عمر با پَری بُریده کردم پرواز

هرگز بشدم قبولِ طبعِ شهباز

۳۲۲

تو از تمکین، من از حیرت به ایمای به تقریری

بدان ماند که هم بزم است تصویری به تصویری

۲۵۳

حامی و صاف مئی صاف نارد گفتن

گر به فیضش رسد از باطنِ خُم پی در پی

۲۹۵

چهار دمید به عاشق فُسونِ حمالِ حماز

که بیش حارِ مفیلاں حریر می ماند

۹۷

چو شد سَید محمد غوثِ عارف

غرقِ رحمتِ غفارِ معبود

۵۶۱

سروشِ گفت تاریخ وفاتش

هزار و یک صد و پنجاه و دو بود

سالی وصلی آن ولی متقی  
هم بفرما راهبر سید سخی

۵۶۱

دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار  
آن همه گفتار بود این همه کردار

۳۶۰، ۸-۳۷۷، ۴۰۲

خوش آن زمان که از این چهره پرده بر نگیم

۱۶۶

حاصل کند بنده‌ای مصلحت عام را

۲۲۰

رصوان ز تعجب کف خود بر کف زد

ابدال ز بیم، جنگ در مصحف زد

۳۸۲

واکن نظری جانب فانوس خیال

ظاهر شده در صورت چندین اشکال

۲۰۴

گفت زین دریا برانگیز آن غبار

گفت زین آتش تو جاروبی بر آرز

گفت بی ساجد سجودی خوش بیار

گفت بی چون: باشد او بی خار خار

۴۲۴

می برد دل را ز ما هر کس که شد مهمان ما

۱۳۰

چون محمد غوث رفت از دارِ دون

عارفِ محدود سالک کن رقم

چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

آن همه اقوال بود این همه افعال

حجاب چهره جان می شود غبارِ تسم

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین

حرران به نظاره نگارم صف زد

یک خالِ سیه بر آن رخانِ مطرف زد

خواهی اگر از نکته توحید مثال

یک نورِ بسیط است مرا ز صور

داد جاروبی بدستم آن نگار

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت

کردم از حیرت سجودی پیش او

آه بی ساجد سجودی چون بود

در بساطِ مفلسی داریم یک مرغی کباب

در خانقهِ و مدرسه گشتیم بسی  
دیدیم بلی بیّهده گویی چندی

انصاف که در هر دو ندیدیم کسی  
فانع شده از دوست به بانگِ جرسی  
۳۳۳

در راه عشق مرحله قُرب و بُعد نیست

می بینمت عیان و دعا می فرستمت  
۱۳۷، ۸۷

در صحبتِ اهلِ دل رسیدیم بسی  
از چشمه‌ای آبِ زندگانی قدحی

تحصلِ گنانِ زهر دلی ملتَمسی  
ور آتشِ وادی مقدّس قَبسی  
۳۳۳

در عشق تو از جمله جهان بگذشتم  
مقصود من بنده به جز یاد تو نیست

وز هر چه به جز یاد تو زان بگذشتم  
اندر صلبت از دل و جان بگذشتم  
۱۲۶

دریا به محیطِ خورشید موجی دارد

خس پندارد که این کث‌کش با اوست  
۳۵۳

دل گفتم مرا علم لدّنی هوس است  
گفتم که الف، گفتم دگر، گفتم هیچ

تعلیم کن اگر ترا دسترس است  
در خانه اگر کس است یک حرف بس است  
۳۱۷-۸

دلی دارم ز خورد خالی، حبابش می توان گفتن

درو کبیتی، جوشِ شرابش می توان گفتن  
۳۱۸

دلی دارم ز خود خالی حبابش می توان گفتن  
فرو پاشید از هم کثرتِ موهوم چون شنم  
وجود بی نمود معنی ما دقتی دارد  
سویدای دل ما دارد اندر پیچ و تاب خود

درو کبیتی، جوشِ شرابش می توان گفتن  
ز فیض معنی ما آفتابش می توان گفتن  
درین نیرنگها بوی گلاش می توان گفتن  
نقوشِ عالمی، اُمّ الکتابش می توان گفتن  
۳۳۵ ۶

- دیده را فایده آنست که دلیر بیند  
ورنه بیند چه بود فایده بینایی را؟  
۳۷۵، ۱۲۸
- ذکری که نشد جلّه او نعت حضور ﷺ  
در مذهب عشاق بود مکر و غرور  
وز جانب اثبات برزوی سوی غمور  
در حاشیه لا نفی کن از خلق یسوا  
۱۲۶
- رسید و مضطربم کرد و آن قدر شست  
که آشنای دل خود کتم تسلی را  
رشته‌ای در گردنم افکنده دوست  
می برد هر جا که خاطر خرا و اوست  
۸۱
- رمید از خود و با یار پیوستن یکی گشت  
تعالی الله برای خود شرابی طره‌ای دارم  
رمح و دمّ عالم چشم پوشیدن، ر خود رفتن  
برای مسکران خود حوایی طره‌ی دارم  
کسی شساحت در عالم جمال معنی او ر  
روصاع جهاد بر رخ حجابی طره‌ای دارم  
وجود مستعار ما ز هم پاشید چون شبنم  
به دل از صورت او آفتابی طره‌ی دارم  
۲۱۳ ۴
- ران یار دل نوازم شکری ست با شکیت  
گر نکته دان عشقی خوش شو این حکیت  
۸۲
- ز خدنگهای جفای او چه بلا خوشم که هنوز از  
وز دلم یکی نکند گذر که قهایی او دگری رسد  
۳۳۰
- سالها دور آسمان گردد  
تا چنین گوهری عیان گردد  
۳۳۴
- شیخ آفاق محمد عمر آن عارف حق  
بود چون مردمک دیده عزیز مردم  
۵۵۹

- شیشه‌ای صاف از نباشد گوسفال کهنه باش  
رند دُرد آشام را با این تکلفها چه کار  
صائب امروز به این تازه غزل صبح بکن  
۳۰۷، ۲۲۲
- طُره سبیل کجا و طُره گیر کجا  
اولین جوش بهار است گلستانِ ترا  
عشق شوری در نهادِ ما نهاد  
۳۲۳
- عکس در جبهه یکنایی معشوق نبود  
هر دو پیچانند اما این کجا و او کجا  
جان ما را در کفِ غوغا نهاد  
۳۱۲
- عمر در تحصیل دانش رفت و نادانم هنوز  
بچه تقرب علی آینه سازم کردند  
کاروان بگذشت و من در فکر سامانم هنوز  
۹۸
- غالب، چون کشتی به ساحل رسید  
جو و ستم ناخدارا، به خدا چه گویی؟  
عشق نبود هرزه سودایی بود  
۲۱۷
- غیر معشوق از تماشایی بود  
فریدی شده عازم ملک باقی  
کلام الهی چه تاریخ گفته  
۳۹
- فیض روح القدس از باز مدد فرماید  
آعدا که الله اجراً کریماً  
لقد فاز (والله) فوزاً عظيماً  
۱۲۳
- فنا خوریم و ملامت کشیم و خوش باشیم  
دیگران هم بکنند آنچه مباح می‌کرد  
که در طریقت ما کافری ست رنجیدن  
۴۹
- ۲۰۹
- ۱۱۹

کارِ عالم درازی دارد	هر چه گیرید مختصر گیرید
۲۱۷	
کلاغی نگ کبک را گوش کرد	نگ خویش را هم فراموش کرد
۵۹	
که باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من	که ظلّ عالم قدس است انکار و قبول او
ندارد باطنش از خویش آینه صفت رنگی	طلسم حیرت آمود است تمکین و فصول او
شعاع افتاب از راه این روزن همی ریزد	بجز این نکته نتوان بست مضمون و صول او
حباب آسا ز خود خالی ز سطح بحر می رود	وجود او، نمود او، شهر او، وصول او
۲۲۴	
گر شاخ صبوری بهر آید چه عجب	ور محنت دُوری بسر آید چه عجب
۱۳۸	
گر طمع خواهد ز من سلطانِ دین	خاک بر فرق قناعت بعد ازین
۵۸	
گر یار موافق است سعدی	سهل است جفای هر دو عالم
۶۳	
گفت غنی مُستهام مُمتحن	می [؟] با صنم یا پیراهن
۱۳۷	
گل را نه کند بوی، قشامی مزگوم	سرخوش نشود ز می مزاجی مشوم
اصلی همه الطاف بود طبع سلیم	یارب مکن از طبع سلیم محروم
۳۲۲	
گویند سنگ لعل شود در مقام صبر	آری شود، و لیک یخونِ جگر شود
۱۰۶	

- لا أرى في الوجود إلا هو  
هستی مطلق است و وحدت صرف
- محور شد نقش غیر و نام بیوی  
آئین هو آئین انت آئین انا
- ۳۶۱
- لنگ و گنگ و حفته شکل و بی ادب  
سوی او می خبرد او را بی طلب
- ۱۰۷
- مدتی این مثنوی تأخیر شد  
مهلتی بایست تا خون شیر شد
- ۹۲
- مصاحبت چه ضرور است آشنایی را  
هوز بادِ یمن محور نکبت غریبست
- ۴۰۵، ۳۹۴، ۱۳۰
- مصلحت دید من آنست که یاران همه کار  
بگذارند و خم طره یاری گیرند
- ۲۱۰
- مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز  
وریه در محفل رندان حوری نیست که بیست
- ۵۹
- من که سردر نیاورم به دو کون  
گردنم ریز بار منت اوست
- ۳۲۳
- صبحتی کنمت یادگیر و در عمل آر  
که این حدیث ز پیر طریقتم یادست
- رضا بداده بده وز جبین گره بکشای  
که بر من و تو در اختیار نکشادست
- ۲۹۷، ۷۷
- به شسم به شب پرستم که حدیث خواب گویم  
چون غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم
- ۲۹۷
- وقت آنکه به قیله بتان زو آرم  
حرف غم شان به لوح دل بنگارم
- ۶۵

وقت آنکه به قبله بتان رُو آرم      حرفِ غمِ شان به لوحِ دل بگام  
آهنگِ جمالِ جاودانی دارم      حسنی که نه جاودانست اُرو بیرام

۸۳

هر دو عالم قیمتِ خود کرده‌ای      نرخ بالا کن که ارزانی هنوز

۳۹۲

هر ذره به خورشید عیان است عیان      فیضی خورشید همان است همان  
خورشید به هر ذره نهان است نهان      میل دل هر ذره از آن است از آن

۲۰۴

همتِ فرا به کنگره کبریا کشد      بن صفی خانه را بحرِ ابنِ نردبان مخواه

۳۱۶

یارِ ما حسنِ دگر دارد به هر مِراقِ خویش  
که درونِ خود، گهی اندر بمن می‌جویمش  
چون مه تابان شود بر آسمان می‌بینمش  
چون دُرِ یکتا شود اندر عدن می‌جویمش  
که به شکلِ آب در هر چشمه‌ای می‌یابمش  
که به رنگِ بوی گل در هر چمن می‌جویمش  
می‌شناسم یار را در هر لباسی هر نفس  
گاه در شکلِ قبا گاه پیروهن می‌جویمش  
یوسف ما دارد از هر گوشه دیگر جلوه‌ای  
که به شکلِ مصر گه بیت‌ال‌حزن می‌جویمش

۲۱۴

## فهرست مصرع‌های فارسی

آب آتش گشت و جارویم بسوخت .....	۴۲۵
این زمان بگذار تا وقتِ دیگر .....	۳۶۰
ای وقتِ تو خوش که ویت ما خوش کردی! .. ..	۲۹۵، ۲۸۸، ۱۹۷
بانگِ دو کردم اگر در ده کس است .....	۱۲۴
بزمِ برهم حورده‌ای بود است اینجا آمده .....	۲۲۱
ثبت است بر جریده عالم دوام ما .....	۳۱۴، ۸۸
حان شیرین منی بلکه زحان شیرین تر .....	۳۹۱
چه گویم همه هر چه هستی تویی .. ..	۶۶
دلِ خون شد ز مهجوری کبابش می توان گفتن .. ..	۳۲۰
زان که من مشفق‌ترم از صد پدر .. ..	۷۰
فریدی شده عارم ملک باقی .....	۴۹
کلام الهی چه تاریخ گفته .....	۴۹
که خواجه خود روش بنده پروری داند .....	۴۰۲
گر نیاید به خروشی موی کشانش آرند .....	۲۹۸، ۸۱
گل گشتم و مطبوع مشامی نشدم .....	۳۲۲
لبلی این بزم، استغنا است مجنون احتیاج .....	۳۰۱
مثنوی در شش مجلد یک نواست .....	۳۵۸
من از کجا غم یارانِ مهربان ز کجا .....	۷۰
من از کجا غم یاران و مردمان ز کجا .....	۲۰۷
هر سخن وقتی و هر نکته مکاشی دارد .....	۲۹۹، ۲۰۶

### فہرست ایات ہندی

ہات جہرنٹی یون کھین سن ری بن کی رانی  
اب کی بچہری تاہہ ملین، دور پریں گی جائی

۱۱۵

میری مَن مین پیت بسی جس دیکھی منجھ چین  
گلی گلی آب کیون پھری، کیون کوکی دن زین

۱۵۲



## فهرست اشخاص

۵۲۲، ۳۲۸	آدم <small>عليه السلام</small> .....
۴۴۹	آدم بنوری، شیخ
۴۹۰	آل حسن فتوحی، سند ..
۴۹۰	آل رسول قادری مارهروی ..
۲۸۷، ۳۱۳، ۲۷۹، ۱۵۶، ۱۴۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۹۱	ابراهیم <small>عليه السلام</small> .....
۴۷۵	ابراهیم آقندی، شیخ ..
۵۳۹، ۳۰۳، ۳۰۰، ۲۹۹	ابراهیم بن شیخ ابوطاهر محمد کردی المدنی
۲۹۹، ۲۲۸	ابراهیم فاروقی، شیخ .....
۵۵۴، ۵۵۱، ۵۴۱، ۵۳۹، ۴۵۶، ۳۴۰، ۳۰۳، ۲۲۷	ابراهیم کردی المدنی، شیخ ..
۵۲۱	ابراهیم گاردی .....
۴۸۰	ابن اثیر، علامه .....
۵۲۴	ابن الحنفیه .....
	ابن امام الکامنیة <small>رحمته الله</small> کمال الدین، شیخ
۴۶۵	ابن سید الناس .....
۴۹۱	ابن شاه عبدالباری چشتی .....
۲۷۲، ۲۶۰، ۲۵۳، ۲۳۶، ۲۲۸، ۱۳۶	ابن عربی، شیخ محی الدین محمد ..
۵۶۲، ۵۵۲، ۵۴۷، ۴۵۲، ۴۰۰، ۳۶۳، ۲۹۰	
۳۲۰	ابن عمر (عبدالله) .....
۴۲۷	ابن فارض .....
۳۲۰	ابن ماجه .....


۳۵۷ .....	ابوالحسن اشعری، شیخ
۴۷۰ .....	ابوالحسن زید فاروقی، مولانا شاہ
۵۴۰ .....	ابوالحسن سنیڈھی الصغیر، شیخ
۵۰۶، ۴۶۳، ۵۰، ۳۵، ۲۵ .....	ابوالحسن علی بدوی، مولانا سید
۳۹۹، ۲۲۸ .....	ابوالحیر محمد، شیخ
۴۶۶، ۴۶۱، ۴۲۸، ۴۴۱، ۴۳۵، ۹۸ .....	ابوالرحمان محمد دہلوی، شیخ
۵۵۵، ۴۷۵، ۴۶۷، ۳۶۴ .....	ابوالفتح، شیخ
۴۷۶ .....	ابوالفتح بدگرامی، شیخ
۴۵۸ .....	ابوالفتح منک، شیخ
۵۵۵، ۵۵۰، ۳۶۴ .....	ابوالفضل ٹپلسی، شیخ
۴۴۲، ۴۴۱ .....	ابوالقاسم (پسر سید باقر علی)
۴۴۹ .....	ابوالقاسم ابوالعلائی، خلیفہ
۴۳۶، ۳۳۷ .....	ابوالقاسم اکبر آبادی، شیخ خلیفہ
۴۶۵ .....	ابوالقاسم بن عبدالعزیز حسوی
۵۶۲، ۱۳۵ .....	ابوالقاسم نقشبندی سنیڈھی، مخدوم
۵۵۵ .....	ابوالکرم (پسر شیخ ابوالفضل ٹپلسی)
۲۸ .....	ابوالکلام آزاد، مولانا
۵۴۱ .....	ابوالنیش، سید
۵۴۲، ۲۱۹، ۲۱۸ .....	ابوالوفاء کشمیری، حکیم
۳۸۷، ۳۲۸، ۳۳۷، ۳۰۷، ۳۰۶، ۲۹۱، ۲۷۹، ۱۲۰ .....	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۳۶ .....	ابو حنیفہ (نعمان بن ثابت)
۳۸۴، ۳۸۲، ۳۶۰ .....	ابوسعبد (پسر شیخ ابی الخیر)
۵۵۶، ۵۴۱، ۵۴۰، ۵۳۹، ۴۷۵، ۴۷۱، ۴۶۰، ۲۱۲، ۲۱۱ .....	ابوسعبد رای بریلوی، میر شاہ

۴۹۰	ابو سعید مجددی، شاہ .... ..
۳۰۰، ۲۹۹، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۲۷	ابوطاہر محمد بن شیخ ابراہیم گردی المدنی
۵۵۴، ۵۵۱، ۵۴۲، ۵۴۱، ۵۳۹، ۴۵۶، ۳۴۰، ۳۰۳	
۱۳۵	ابی بکر بن ابی شبیبہ .... ..
۳۸۴، ۳۸۲، ۳۶۰	ابی الحیر، شیخ .... ..
۱۰۰، ۹۸	ابی داؤد <small>رحمہ اللہ</small> .... ..
۲۹۲	ابی در (ابودر عقیاری) .... ..
۱۲۶	احسان اللہ .... ..
۳۱۱	احمد .... ..
	احمد <small>رحمہ اللہ</small> ولی الله محدث دہلوی، شاہ
۵۴۱، ۴۵۷	احمد ادیس مغربی، سید
۲۳۷	احمد بن جعفر صادق .... ..
۲۸۳، ۴۴۳	احمد بن شیخ محمد .... ..
۴۵۹	احمد بن شیخ محمد شہریار .... ..
۴۸۳، ۴۵۸، ۴۴۳	احمد بن شیح محمود
۵۰۰	احمد حسن (پسر شاہ محمد حسن خان) .... ..
۲۳	احمد حسن کانپوری، مولانا .... ..
۴۱	احمد حسن محدث امرہوی، مولانا .... ..
۲۳	احمد دہلوی، مولانا سید .... ..
۵۴۷، ۴۷۰، ۴۵۰، ۴۴۱، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۴۷، ۴۶	احمد سرحدی، شیخ
۴۹۰	احمد سعید مجددی، شاہ .... ..
۵۵۰، ۴۷۹	احمد شاہ
۵۵۸، ۵۴۷، ۵۲۰	احمد شاہ الدالی .... ..

۳۴۰، ۲۲۷	احمد شناوی، شیخ
۵۴۱، ۵۱۵، ۴۷۶، ۴۴۵، ۴۴۱، ۴۶	احمد شہید رای بریلوی، سید
۴۰۷	احمد عطایی پوری، مولوی
۴۹۰	احمد علی بجنوری
۴۲	احمد علی مفسر لاہوری، مولانا
۳۴۰، ۲۲۷	احمد قشاشی، شیخ
۵۴۱، ۴۵۷	احمد رحلی، شیخ
۴۸۳	احمد ربی اللہی، سید
۲۲۱	احمدہ
۳۵	احلاق حسین قاسمی، مولانا
۴۴۹	ادریس قادری سامانی، شیخ
۴۸۹	ارتضی علی حاکم گویا مری، قاضی
۴۸۶	سلمی مدراسی، مولوی
۲۵۱	اسمعیل علیہ السلام
۹۹	اسمعیل احمدی
۴۲۲	اسمعیل بن جعفر صادق
۴۸۳، ۴۴۳	اسمعیل بن شیخ منصور
۱۸۴	اشرف علیہ السلام
۳۳	اشرف علی بہاوی، مولانا
۴۳، ۴۲	اصغر حسن دیوبندی، مولانا
۴۳، ۴۲	اعزاز علی امروہوی (شیخ الادب)
۵۱۷	اعزالسواء عرف اکبر آبادی محل
۴۹۰	اہی بخش کاندلوی، مفتی

۵۴۲	امان اللہ (پسر شیخ خیرالدین کشمیری)
۳۹۵	امان اللہ، ملا
۲۴۱	امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی
۵۱۲	ام کلثوم (دختر شاہ عبدالغنی دہلوی)
۵۱۲، ۵۰۸، ۵۰۰	ام کلثوم (ہمسر شاہ محمد اسمعیل شہید دلاکوٹ)
۲۴۷	امکگی، خواجه
۴۳۹، ۴۳۸	امۃ الرحمن (نورۃ مسماۃ بی بی کلثوم)
۴۴۰	امۃ الرحمن (ہمسر شاہ محمد حسن حان)
۴۴۵، ۴۴۴	امۃ الرحیم (ہمسر شاہ عبدالقیوم بدھانوی)
۲۳۷	امۃ الرحیم (ہمسر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)
۴۴۰	امۃ السلام (ہمسر دوم شاہ محمد موسیٰ دہلوی)
۴۳۷	امۃ العزیز (دختر شاہ معظم اللہ پھلتی)
۴۴۰	امۃ العزیز (ہمسر شاہ محصوص اللہ دہلوی)
۴۴۱، ۴۳۸	امۃ الغفار (ہمسر اول سید نصیر الدین سورنی پتی)
۴۴۳، ۴۳۷	امۃ العنور (ہمسر شاہ محمد محتشم پھلتی)
۴۴۲، ۴۴۱	امۃ القادر (ہمسر ابوالقاسم بن سید باقر علی)
۵۰۰، ۴۴۱، ۴۳۹	امۃ اللہ (ہمسر حافظ نجم الدین)
۵۴۰	امین الدین کاکوروی، شیخ
۴۷۵	امیر اللہ بگوتھی
۴۱	انوار لحق عباسی، مولانا
۴۸۵	انوار اللہ خان، مولانا
۳۸، ۳۵	انیس احمد فاروقی
۵۴۴، ۴۵۵، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳	اورنگزیب عالمگیر

۳۵	اوصاف علی
۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۳۶۴، ۳۹۲، ۴۳۶، ۴۴۹	اہل اللہ پُہلتی، شاہ
۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۶۹، ۴۷۵، ۵۲۸، ۵۴۳	
۵۴۹	باسط علی حسینی الہ آبادی، شیخ
۴۴۲	باقر علی، سید
۱۵۶، ۲۵۲، ۴۳۴، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۶۹	باقی باللہ نقشبندی، خواجہ
۵۲۱	بالاجی راؤ
۳۰۴	الہ علی، شیخ محمد بن علاء
۴۴۶	بتوں (دختر علاء الدین بن شیخ غلام الدین پُہلتی)
۳۴۰	بخاری (صاحب صحیح)
۵۵۵	بجب بابو (دختر شاہ محمد پُہلتی)
۴۵۰، ۴۷۵، ۵۶۷	مدرا الحق پُہلتی، شیخ
۴۵۰	بدیع الدین سہارنپوری، شیخ
۳۳۶، ۳۳۷	بدیع دین مدار، شاہ
۵۲۱	سوس راؤ
۴۰	شبیر حمد فریدی، مولوی
۲۳۷	بلال <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
۳۲	سیاد علی چاند پوری، حکیم سید
۲۶۸	منی عباس
۲۲۵	منی عبدالدار
۲۲۵	منی عبدالمناف
۴۹۸	نوعلی سینا
۳۳۷	بہاء الدین بن ظہیر الدین

بہاء الدین نقشبند، خواجه	۱۲۵، ۱۳۵، ۱۵۸، ۱۸۳، ۳۲۱
بھاؤ (سردار مرہتہ) . . . . .	۵۲۰، ۵۲۱
بھیک چشتی صابری، سید شاہ	۵۶۰
بی بی ارادت (ہمسر شاہ ولی الله محدث دہلوی)	۴۳۷
بی بی راحت (ہمسر سید ناصر الدین سونی پٹی)	۴۴۱
بی بی زینب (ہمسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی)	۴۳۹، ۴۴۰، ۵۰۰، ۵۰۸
بی بی صفیہ (دختر شاہ رفیع الدین)	۴۳۹
بی بی کلثوم (ہمسر اول شاہ محمد موسیٰ دہلوی)	۴۲۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۵۱۱
بی بی نعمت (ہمسر شیخ رضا حسین دہلوی)	۴۳۵، ۴۴۰
بیراگی  محمد معین الدین تنوی (ہسندھی)، مخدوم	
بیضاوی، قاضی . . . . .	۲۴۰
پایندہ خاد روہیلہ . . . . .	۱۶۲
پیر محمد بن شیخ ابوالفتح	۴۶۷، ۴۷۵
تاج الدین حمی، شیخ . . . . .	۴۵۶
تجمل حسین، سید . . . . .	۲۳
نرمذی (صاحب کتاب الشمائل)	۳۲۰، ۴۲۷
تسلیم احمد فریدی، مولوی . . . . .	۴۳
تقیہ (نور شاہ محمد حسن جان)	۴۴۰
تیمور شاہ درانی . . . . .	۵۵۹
ثناء اللہ احمد بدایونی	۴۹۰
ثناء اللہ پانی پتی، قاضی . . . . .	۴۷۰، ۴۷۵
ثناء اللہ سونی پتی، قاضی . . . . .	۴۳۷
جار اللہ پنجابی، شیخ . . . . .	۳۴۳، ۳۷۳، ۴۲۸، ۴۷۲، ۴۷۵، ۵۲۴

جامی، ملا عبدالرحمن	..... ۲۲۲، ۲۹۵، ۳۳۰، ۳۶۱، ۳۸۲
جانبان، مرزا مظہر دہلوی	..... ۲۲۱، ۴۶۵، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۶۸
جبرئیل <small>ؑ</small>	..... ۱۵۰
جرجس، شیخ	..... ۴۵۹
جعفر بن سید باقر علی	..... ۴۴۲
جعفر بن علی نقی	..... ۴۲۲
جعفر بن محمد	..... ۴۲۲
جعفر خاں جیو	..... ۱۶۵
جعفر شیرازی	..... ۵۶۳
جعفر صادق، امام	..... ۳۳۷، ۳۵۸، ۴۲۲
جلال الدین برہانپوری	..... ۴۹۰
جلال الدین دؤاسی، مولانا	..... ۳۳۳
جلال الدین سنوٹی، شیخ	..... ۲۲۸
جلال محمد، شیخ	..... ۵۶۲
جمال الدین (پسر مولانا محمد صدیق قطب)	..... ۵۴۰
جمال الدین رامپوری، سید	..... ۴۷۵
حمیدہ (ہمسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی)	..... ۴۳۹
جراح دہلی <small>ؑ</small> نصیر الدین، خواجہ شیخ	
جراح محمد، مولانا	..... ۴۷۵
حافظ فیروز	..... ۵۵۵
حبیب الرحمن (پسر خلیل الرحمن)	..... ۴۴۳
حبیب الرحمن میواتی، مولانا	..... ۳۵
حبیبہ (ہمسر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)	..... ۴۳۸، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۸۳، ۴۹۳

حذیفہ <small>ؓ</small> .....	۳۲۰
حسام الدین انصاری بایزید، شیخ .....	۴۵۰
حسام الدین محمد، شیخ .....	۵۶۸
حسن، امام .....	۴۲۲
حسن المراغی .....	۳۹۹، ۲۲۸
حسن بن حسن .....	۴۲۲
حسن عجمی، شیخ .....	۵۶۶، ۵۴۱، ۴۵۷
حسن علی صغیر محدث نکھوی .....	۴۹۰، ۴۸۸
حسن علی، مرزا .....	۴۸۷
حسن ہادی بن علی نقی ..	۴۲۳، ۴۲۲
حسب اللہ پُہلئی، شاہ .....	۵۵۵، ۴۵۰، ۳۶۴، ۲۴۳
حسین <small>ؓ</small> .....	۱۸۲
حسین احمد فریدی، مولانا .....	۴۱
حسین احمد محدث ملیح آبادی .....	۴۹۰
حسین احمد مدنی، شیخ الاسلام مولانا .....	۴۸، ۴۳، ۴۲، ۲۸
حسین اصغر بن زین العابدین .....	۴۲۲
حسین، امام .....	۴۲۲
حسین، الشیخ .....	۲۰۴
حضرت خلیل <small>ؑ</small> ابراہیم <small>ؑ</small>	
حضرت ذی النورین <small>ؑ</small> عثمان بن عفان <small>ؓ</small>	
حضرت مجدد الف ثانی <small>ؑ</small> احمد سرہندی، شیخ	
حضرت مرنضی <small>ؑ</small> علی بن ابی طالب <small>ؓ</small>	
حفص بن عاصم .....	۲۵۶

۴۳	حفظ الرحمن پرتاپ گری، قاضی
۵۴۹	حقانی امیتوی، مولانا شیخ
۴۹۰	حیدر علی رام پوری
۴۹۱	حیدر علی فضل آبادی
۱۶۵	خان زمان خان (فرجدار سہارنپور)
۴۹۴	حدیجہ مُم المؤمنین ؓ
۴۴۳، ۴۴۱	حدیجہ (ہمسر دوم سید نصیر الدین سورنی پتی)
۴۸۷، ۴۶۸	حرم علی بلہوری
۳۷، ۲۹، ۲۸، ۲۳	حسین احمد نظامی
۴۴۳	خلیل الرحمن (پسر مرزا امیر بیگ)
	خواجہ بیرنگ ؒ باقی باللہ نقشبندی، خواجہ
	خواجہ خُرد ؒ عبداللہ (پسر خواجہ باقی باللہ نقشبندی)
	خواجہ نقشبند ؒ بہاء الدین نقشبند، خواجہ
۴۷۶	خیر الدین بن عبد لغنی
۴۷۵	خیر الدین سورتی، مولانا
۵۴۸	خیر الدین عمادی جرنپوری، مولانا
۵۴۲	خیر الدین کشمیری، شیخ
۵۴۹	خیر الدین محمد لہ آبادی، مولوی
۳۴۰	الدارمی
۴۷۵	دؤد، مان
۵۵۸	دریا جاں
۴۵۱	دلدار بیگ
۴۴۶، ۴۴۵	ذکیہ (دختر شیخ عدم الدین پھلشی)

۵۵۵	رابعہ (دختر شاہ محمد پُہنتی)
۲۰	زاجیشور راؤ، بی.وی.
۲۴۰	زاری، امام
۵۰۶	راغب اصفہانی
۴۹۱	رافت رؤف احمد محدثی
۲۴۸، ۲۲۷	رحمت اللہ نگلوی، میر
۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۲	رحمت النساء (ہمسر شاہ محمد عیسیٰ)
۴۹۱	رحمن بخش (شاہ) امروہوی
۴۸۶، ۴۷۳، ۴۳۵، ۴۳۴	رحیم بخش دہلوی
۲۰	ردی، جی پال
۴۷۵	رستم علی بیگ، مرزا
۴۹۱	رشید الدین دہلوی
۴۱	رضا حسین، مولانا سید
۴۴۱، ۴۳۵	رضا حسین دہلوی (پسر شیخ ابوالرضا محمد دہلوی)
۴۹۱	رفعت غلام جیلانی رامپوری
۵۶۰، ۴۸۸، ۴۷۶، ۴۷	رفیع الدین حان فاروقی مراد آبادی، مرلان
۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۳۰۹، ۱۹	رفیع الدین عبد الوہاب دہلوی، شاہ
۴۴۳، ۴۷۵، ۴۸۳، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸	
۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۲۶، ۵۵۶	
۳۳	رفیع الدین عثمانی دیوبندی، شاہ
۴۴۸، ۴۴۷، ۴۳۴	رفیع الدین محمد (پسر شیخ قطب لعالم)
۵۱۱، ۴۴۰، ۴۳۸	رقبہ (ہمسر شاہ محمد حسین دہلوی)
۵۱۱	رقبہ (ہمسر شیخ کمال الدین پُہنتی)

۴۹۱	رمضان علی امروہوی
۴۳	ریاض الدین افضل گری، مولانا مفتی
۵۰۶	زمخشری (جرا اللہ)، علامہ
۴۴۵	زمیرہ (ہمسر شاہ نور اللہ پهلتي البدهانوی)
۱۸۴	زبانہ، شیخ
۴۴۰	زیب النساء (ہمسر شاہ محمد عیسیٰ)
۴۲۲	زید بن حسن
۴۲۲	زید شہید بن زید العابدین
۴۴۲	زین الدین (پسر شاہ عبدالعزیز محدث)
۳۴۰	زین الدین زکریا، قاضی
۴۲۲	زین العابدین، امام
۴۵۰	زین العابدین بن شیخ یحییٰ سرہندی
۴۵	زین العابدین سجاد میرونی، مولانا قاضی
۴۴۶، ۴۴۴	سائرہ (دختر شاہ عبدالقیوم بدهانوی)
۴۹۱	ساحر علام میب علوی ک کوروی
۴۸۶	سرح الدین (کاتب)
۲۹۷	سعد بن عبادہ
۴۰۹، ۴۰۸، ۳۹۶، ۳۸۹	سعد الدین
۵۵۷	سعد الدین صادق، ملا
۵۶۲	سعد اللہ پوری، میر
۵۴۴	سعد اللہ دہلوی، شیخ
۳۱۰	سعد اللہ سیّد
۵۴۹، ۶۳	سعدی شیب ری، شیخ

۵۵۸	سعدی لاہوری، شیخ
۳۳۷	سعید بن احمد
۵۵۸	سعید خان جمعہ حیل
۵۴۱	سعید کوکنی، شیخ
۲۴۶	سعیدہ (دختر شیخ عَلم الدین پُہلتی)
۴۴۴	سعیدہ بیگم (ہمسر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)
۴۴۴	سکندر جہان بیگم، نواب
۲۴۲	سکینہ (دختر سید باقر علی)
۴۴۴	سکینہ (دختر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)
۴۴۳	سکینہ (ہمسر اول شاہ محمد یعقوب دہلوی)
۲۹۱، ۴۸۷	سلامت اللہ کشمی بدایونی
۲۸۷	سلطان محمد میرتھی
۸۶، ۸۵	سلیمان علیہ السلام
۴۵	سلیمان احمد چشتی صابری، شاہ
۲۵۹	سلیمان بن شیخ عَنان
۵۶۶، ۴۵۶	سلیمان معری، شیخ
۴۷۴	سلیمان ندوی، سید
۵۶۲	سیف الدین سرہندی، شیخ
۵۶۳	سیف اللہ خان، نواب (والی تہ)
۲۳۶	شافعی، امام
۴۴۲، ۴۴۱	شاکرہ (ہمسر سید باقر علی)
۲۲۱	شاہ اولیا مظفر نگری
۵۱۷	شاہ جہان، ابراہیم مظفر شہاب الدین محمد

شاہزادہ والا گھر ﷺ شاہ عالم، عبداللہ

شاہ شجاع ..... ۴۳۴ .

شاہ عالم، عبداللہ ..... ۵۴۶، ۲۲۷، ۳۲

شاہ عبدالسلام، پرفسور ..... ۲۰

شاہ نظام نارنولی ..... ۵۵۵

شجاع لدوہ، نواب ..... ۵۲۱ .

شرف الدین علی ..... ۵۶۳

شرف الدین محمد حسینی مودودی دہلوی عرف سیّدی بُدھن . . . ۴۷۵، ۲۱۶،

۵۴۸، ۵۴۷

شریف حسین قاسمی، پرفسور ..... ۳۵، ۲۰

شریف زندنی، حاجی ..... ۳۳۷

شعیب اعظمی، پرفسور ..... ۲۰

شمس الحق پھلتی البدھانوی، شیخ ..... ۴۴۵

شمس الدین الممتی عرف قاصی پڑان، شیخ . . . . . ۴۵۸ .

شمس الدین علی خان . . . . . ۱۹۵ .

شمس لدین فاروقی، شیخ . . . . . ۴۳۳ .

الشمس الرملي . . . . . ۳۴۰ .

شہاب الدین . . . . . ۱۲۶ .

شہاب لدین سہروردی، شیخ . . . . . ۴۵۵، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۲۴

شیخ اکبر ﷺ ابن عربی، شیخ محی الدین محمد

شیخ فرید اول . . . . . ۵۵۵ .

شیخ قریش بن شیخ سلیمان . . . . . ۲۵۹

شیخ کبیر ﷺ محب اللہ الہ آبادی، شیخ

- شیخ ماہان بن شیخ ہمایون..... ۴۵۹
- شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ احمد سرہندی، شیخ
- شیخ محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ محمد فائق پُہلشی، حافظ
- شیخ محمد دہلوی (پسر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)..... ۱۸۴، ۱۷۳، ۳۱
- ۵۴۸، ۵۲۹، ۵۲۶، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۵۶، ۴۳۷، ۲۹۹، ۲۷۳، ۲۴۳، ۲۲۵
- شیخ محمد، مولوی..... ۴۴۱
- شیر محمد، ملا..... ۳۹۵
- شیر ملک بن شیخ عطا ملک..... ۴۵۸
- صائب اصفہانی تبریزی..... ۳۲۳
- صالح بن کریم اللہ..... ۴۴۴
- صالحہ (دختر شیخ علم الدین پُہلشی)..... ۴۴۶
- صبیحہ (ہمسر شیخ محمد دہلوی)..... ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۳۷
- صدر الدین ازردہ، مفتی..... ۵۰۷، ۴۹۰
- صدر الدین قونوی، شیخ..... ۲۶۸
- صدر عالم، شیخ..... ۴۹۹
- صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- صدیق حسن خان، نواب..... ۴۹۰، ۴۸۱
- صفدر جنگ، نواب..... ۵۲۲
- صلاح الدین (پسر شیخ عبدالرحیم عمری الدہلوی)..... ۴۴۹، ۴۳۶
- طالب اللہ، شیخ..... ۵۶۱
- طلحہ حجبی..... ۲۲۵
- طغور شامی، شیخ..... ۳۳۶
- ظہور احسان رحمۃ اللہ علیہ عبدالقیوم بدھانوی، شاہ

- ظہور الحق قادری پهلواری .. ۴۹۱ . . . . .
- ظہور (ہمسر دوم شاه محمد یعقوب دہلوی) . . . . . ۴۴۲
- ظہیر الدین بن سعید . . . . . ۳۳۷
- ظہیر الدین ولی الہی، سید . . . . . ۴۳۹، ۴۹۷، ۵۰۰
- عائشہ ام المؤمنین ؓ . . . . . ۲۹۷
- عائشہ (دختر شاه عبدالحی بدھانوی) . . . . . ۴۴۵
- عائشہ (دختر شاه ولی الله محدث دہلوی) . . . . . ۵۲۸، ۶۶
- عائشہ (ہمسر شیخ علم الدین پھتی) . . . . . ۴۴۶
- عائشہ (ہمسر شیخ علیم الدین) . . . . . ۴۴۵، ۴۴۴
- عائشہ (ہمسر شیخ محمد افضل ورونی البدھانوی) . . . . . ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۳
- عابدہ (دختر شاه عبدالحی بدھانوی) . . . . . ۴۴۵
- عادل ملک، شیخ . . . . . ۴۵۹
- عارف حسن امرہوی، مرلانا حافظ . . . . . ۳۵
- عارفہ (ہمسر اول شاه رفیع الدین) . . . . . ۴۳۹، ۴۹۹
- عاشق لہی بیروتی . . . . . ۴۶۵
- عاقبت محمود، شیخ مولوی . . . . . ۴۲۹
- عالی گھر رحمۃ اللہ علیہ شاه عالم، عبد اللہ
- عبادۃ ؓ . . . . . ۲۹۷
- عباس ؓ . . . . . ۲۲۴
- عبدالاحد خان فتح جنگ، محمد الدولہ . . . . . ۵۵۰، ۳۴۲
- عبد الحق حقانی . . . . . ۴۶۳
- عبد الحق محدث دہلوی، شیخ . . . . . ۵۴۱
- عبد الحکیم پنجابی . . . . . ۴۸۴

عبدالحکیم پُہلشی، شیخ .....	۴۳۵
عبدالحکیم سیالکرتی، ملا .....	۵۴۱
عبدالحکیم، سید (پسر سید نصیر الدین) ..	۵۰۰، ۴۴۱
عبدالحمید دہلوی، حکیم .....	۳۴، ۲۴
عبدالحمید سوانی، مولانا .....	۴۹۷
عبدالرحیٰ بُدھانوی، شاہ .....	۴۸۳، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۲، ۴۳۸
	۵۶۷، ۵۱۱، ۵۰۷، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۱
عبدالرحیٰ حسنی رای بریلوی، حکیم سید .....	۵۰۷، ۴۸۳
عبدالخالق دہلوی .....	۴۹۱
عبدالخالق مصری، شیخ .....	۵۴۴
عبدالرحمن (پسر شاہ محمد محتشم پُہلشی) .....	۴۴۳، ۴۲۷
عبدالرحمن (نتیجہ شاہ محمد حسن جان) .....	۴۴۰
عبدالرحمن پُہلشی، شاہ .....	۲۳۹، ۱۶۹، ۱۶۴، ۷۹، ۵۱، ۴۰، ۳۲، ۳۱، ۲۳
	۵۵۶، ۵۵۵، ۵۳۰، ۴۶۹، ۴۵۳، ۳۹۵، ۳۷۳، ۳۵۳، ۲۸۶
عبدالرحمن تنوی، حافظ .....	۴۷۵
عبدالرحمن قریشی .....	۵۰
عبدالرحمن، مولانا حافظ .....	۴۱
عبدالرحیم ہیشاوری .....	۴۶۴
عبدالرحیم ضیا .....	۴۶۴، ۴۶۱
عبدالرحیم عمری الدہلوی، شیخ .....	۳۰۴، ۳۰۳، ۱۸۵، ۱۷۸، ۱۷۲، ۱۲۹
	۳۶۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱
	۴۵۲، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۱، ۵۲۹، ۵۴۳، ۵۴۸، ۵۵۱
عبدالرحیم لاہوری ثم المدنی، شیخ .....	۵۴۴، ۴۷۵

۴۹۶	عبدالرزاق، سید .
۵۴۲	عبدالرسول، قاری
۱۲۱	عبدالرشید .
۵۶۳	عبدالرشید نعمانی، مولانا .
۵۴۲	عبدالرشیدان دهلوی (پسر محمد امان لعلوی دهلوی)
۵۶۸	عبدالستار کشمیری، مولانا .
۵۰۰، ۴۴۰	عبدالسلام (پسر شاه محمد موسی دهلوی)
۵۴۰	عبدالسلام بدخشانی، میر .
۴۸۵	عبدالسمیع دیوبندی
۴۶۷، ۴۶۱	عبدالشکور فاروقی لکهنوی
۴۶۱	عبدالصمد بدهاوی
۵۰۳	عبدلعدل نقشبندی دهلوی، شاه .
۴۹۱	عبدلعزیز اخوند قادری
۴۷۱، ۴۴۷، ۴۳۴	عبدلعزیز شکریار، شیخ .
۴۳۸، ۲۴۳، ۲۰۲، ۱۸۴، ۱۷۳، ۱۹	عبدالعزیز محدث دهلوی، شاه .
۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۷۶، ۴۶۹، ۴۶۴، ۴۵۶، ۴۴۶، ۴۴۴، ۴۴۲، ۴۴۰	
۵۰۳، ۵۰۰، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۵، ۴۸۲	
۵۶۷، ۵۶۵، ۵۵۶، ۵۵۴، ۵۴۳، ۵۲۹، ۵۱۵، ۵۱۳، ۵۱۱، ۵۰۹، ۵۰۷	
۴۸۵	عبدالعزیز محدث لکهنوی
۴۶۵	عبدالعزیز هسوی .
۴۴۸، ۴۳۴	عبدالعزیز اعظم پوری، شیخ .
۵۶۰، ۵۵۸	عبدالعزیز نقشبندی، مولانا حافظ سید .
۲۷۶	عبدالعزیز (مرید شاه ولی الله محدث دهلوی)

عبدالغنی دہلوی، شاہ.....	۱۱۹، ۴۳۸، ۴۹۲، ۵۱۱، ۵۱۲
عبدالغنی مجدّی دہلوی، شاہ.....	۳۳
عبدالقادر (پسر محمد اکرم رامپوری).....	۴۸۹
عبدالقادر جونپوری، مولوی.....	۱۸۵، ۵۴۸، ۵۴۹
عبدالقادر جیلانی، شاہ محی الدین.....	۲۲۸، ۴۰۰
عبدالقادر خالص پوری، شاہ.....	۵۴۰
عبدالقادر صدیقی، شاہ.....	۵۶۲
عبدالقادر محدث دہلوی، شاہ.....	۱۹، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۹۲
	۵۰۰، ۵۰۳، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۲
عبدالقدّوس، شیخ.....	۲۲۸
عبدالقدّوس گنگوہی، شیخ.....	۴۴۸
عبدالقیوم بدھانوی، شاہ.....	۲۲۸، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۹۲، ۵۶۷
عبداللطیف بتائی، شاہ.....	۵۶۲
عبداللطیف حسینی مصری، شیخ.....	۵۴۰
عبدالله (پسر خواجہ باقی باللہ نقشبندی).....	۴۳۶، ۴۴۸، ۴۴۹
عبدالله (پسر محمود احمد).....	۵۵۵
عبدالله (گلو خاکروب).....	۴۴۳
عبدالله آفندی، مولانا.....	۵۴۰
عبدالله امیتوی، مولانا.....	۵۳۹، ۵۶۲، ۵۶۵
عبدالله بصری، شیخ.....	۵۴۱
عبدالله بن رین العابدین.....	۴۲۲
عبدالله بن شیع عبدالباقی دہلوی.....	۴۷۳
عبدالله بن شیخ محمد.....	۲۵۹

۴۵۹	عبداللہ بن عمر فاروق <small>ؓ</small>
۳۲۰	عبداللہ بن مسعود <small>ؓ</small>
۴۲۲	عبداللہ حوٹ
۳۳۷	عبداللہ حامل، شیخ
۴۷۶	عبداللہ خان رامپوری
۴۸۰	عبداللہ دمشقی
۴۷۹، ۴۷۶	عبداللہ ساکن سودھرہ، شیخ
۵۰۰، ۴۴۱	عبداللہ، سید (پسر سید نصیر الدین)
۴۶۲	عبداللہ، سید (مترجم چہل حدیث)
۲۶۶	عبداللہ قری، میر
۴۴۹	عبداللہ کھیری لاکر آبادی، حافظ سید
۵۵۹	عبداللہ گیلانی الپشاوری، سید
۵۴۱	عبداللہ لاہوری، شیخ
۴۵۷	عبداللہ مصری، شیخ
۴۶۲	عبدالماجد دریابادی
۵۵۰، ۵۴۹، ۳۴۱، ۳۲۱	عبدالمحید خان کاشمیری، نواب محمد الدولہ
۴۵۸	عبدالملک بن شیخ قطب الدین
۴۷۶	عبدالنبی عرف عبدالرحمن، حافظ
۴۴۰	عبدانورہاب (نسیحہ شاہ محمد حسن خان)
۴۵۰	عبدانورہاب پٹھانی، شیخ
۲۲۸	عبدانورہاب شعراری، شیخ
۴۷۹، ۴۷۶	عبدالہادی بن شیخ عبداللہ
۴۹۱، ۴۵	عبدالہادی چشتی امرہوی، خواجہ شاہ

عبداللہ احرار، خواجه . . . . .	۳۸۳، ۴۲۲
عبداللہ پھلتی، شاہ . . . . .	۷۰، ۱۱۴، ۱۵۹، ۲۴۳، ۳۱۱، ۳۶۴، ۴۳۷
	۱۲۵، ۲۵۵، ۳۵۵، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۶۷
عثمان بن شیخ ماہان . . . . .	۲۵۹
عثمان بن عثمان <small>ؓ</small> . . . . .	۱۲۰، ۱۸۴، ۱۹۸، ۲۰۲، ۲۶۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۸، ۳۲۷
عزیز الدین عالمگیر ثانی شہید . . . . .	۵۴۶
عزیز الرحمن، مفتی . . . . .	۴۸۹
عزیز اللہ بن ملا مراد اللہ محدث . . . . .	۱۸۷
العسقلانی، حافظ بن حجر . . . . .	۳۴۰
عضد، قاضی . . . . .	۲۴۰
عصاء الرحمن، مولانا حکیم . . . . .	۳۵
عصاء اللہ (پسر شاہ نور اللہ پھلتی الٹھانوی) . . . . .	۷۷، ۱۸۴، ۴۴۵، ۵۲۸
عطا ملک بن شیخ ابوالفتح ملک . . . . .	۴۵۸
عطیۃ اللہ (پسر شاہ نور اللہ پھلتی الٹھانوی) . . . . .	۴۴۵
عظمت اللہ اکبر آبادی، سید . . . . .	۴۴۹
عقان، شیخ . . . . .	۴۵۹
علامۃ قبیل لاهوری . . . . .	۴۲
علاء الدین بن شیخ غلام الدین پھلتی . . . . .	۲۳۸، ۴۴۰، ۴۴۶، ۴۷۶، ۵۰۰، ۵۱۱
علاء الدین عطار، شیخ . . . . .	۱۸۳
غلام الدین پھلتی، شیخ . . . . .	۴۴۶
علم اللہ رازی بربلوی، سید . . . . .	۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۸۲
	۵۳۹، ۵۴۱، ۵۶۲، ۵۶۵، ۵۶۶
علی (پسر شیخ عبدالقدوس) . . . . .	۲۲۸

۵۲۴، ۳۷۹، ۳۲۰، ۲۶۸، ۲۲۴، ۲۱۸، ۱۸۴، ۱۲۰، ۹۸	علی بن ابی طالب <small>ؑ</small> ..
۴۲۲	علی بن حسین ..
۴۲۲ ..	علی بن علی ..
۴۲۲ ..	علی تقی (پسر سید دہر علی) ..
۴۲۲ ..	علی رضا، امام ..
۵۶۲	علی رضا درویش ..
۵۴۱، ۴۵۷ ..	علی طربولی مصری، شیعہ ..
۴۲۲ ..	علی عریض بن جعفر صادق ..
۱۸۳ ..	علی لالا، شیعہ ..
۴۲۵ ..	علیم الدین، شیعہ ..
۴۴۲ ..	علی نقی (پسر سید دفر علی) ...
۴۲۲ ..	علی سی بن محمد تقی ..
۳۹۹، ۲۲۸ ..	عمر (پسر شیخ حسن المراءعی) ..
۴۲۲	عمر اشرف بن دین العابدین ..
۴۵۹ ..	عمر الحاکم ملک بن شیخ فاروق ..
۱۷۳ ..	عمر دہلوی (پسر شاہ عبد لغیر محدث دہلوی) ...
۴۵۹، ۴۳۳، ۳۴۸، ۳۱۳، ۱۲۰ ..	عمر فاروق <small>ؓ</small> ..
۲۶۲ ..	عمر منشاہ شیخ ..
۴۰۵ ..	عبایت احمد، مولوی ..
۵۲۹ ..	عبایت اللہ خان ..
۵۶۲ ..	عبایت اللہ، شاہ ..
۴۲۴ ..	عمور جان، نواب ..
۴۸۷ ..	علامہ امام شہید ..

۵۶۵	غلام حیلانی، مولانا
	غلام حلیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ
۵۶۱	غلام سرور فریشی لاہوری، مفتی
۵۲۱	غلام علی آزاد بلگرامی، سید
۴۹۲	غلام علی چریاکوتی، حافظ
۱۹۶، ۱۹۵	غلام علی، سید (ساکن بارہہ)
۵۶۵، ۵۴۵، ۴۹۲	غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ
۵۵۵	غلام محمد (پسر محمود احمد)
۴۶۴	غلام محمد سورتی
۴۹۲	غلام محی الدین
۴۷۲، ۴۶۵	غلام مصطفی فاسمی
	غلام نقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> عبدالقیوم بدھانوی، شاہ
۴۹۷	غلام یحییٰ بہاری، مولوی
۶۶	فارصر
۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۰	فاروق اعظم
۴۵۹	فاروق بن شیخ جرجیس
۵۶۱	فاضل خان میر منشی تتوی
۲۴۰	فاطمہ ستدۃ النساء <small>رحمۃ اللہ علیہا</small>
۴۴۱	فاضلہ (دختر مولوی شیخ محمد)
۵۲۸، ۱۸۱	فاطمہ (دختر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)
۵۱۱	فاطمہ (ہمسر شاہ عبدالغنی دہلوی)
۴۴۵، ۴۳۸	فاطمہ (ہمسر شاہ محمد عمر)
۴۳۷	فاطمہ (ہمسر شاہ معظم اللہ پھلتی)



قاضی قاسم بن قاضی کبیر .....	۴۵۸
قاضی کبیر عرف قاضی بدھا، شیخ .....	۴۵۸
قاضی مبارک .....	۵۶۸
قاضی مسعود خان .....	۵۶۸
قبول محمد .....	۸۸
قطب الدین (شاگرد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) .....	۵۶۵
قطب الدین بن شیخ کمال الدین .....	۴۵۸
قطب الدین دہلوی (پسر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) .....	۴۸۳، ۴۴۲
قطب الدین دہلوی، نواب .....	۳۷۳
قطب العالم (پسر شیخ عبدالعزیز شکرپر) .....	۴۴۷، ۴۳۴
قطب الہدیٰ رای برہلوی، سید .....	۴۹۲
قمر الدین خان، نواب اعتماد الدولہ .....	۵۴۹، ۵۲۵
قوام الدین عرف قاضی قادن، شیخ .....	۴۵۸، ۴۴۳
کرم اللہ محدث دہلوی .....	۴۹۲، ۱۲۶
کریم الدین دہلوی .....	۴۹۲
کریم اللہ (مملوک شاہ محمد اسحق محدث دہلوی) .....	۴۴۴
کُلُو (ہمسر سوم شاہ رفیع الدین) .....	۴۹۹، ۴۴۰
کُلُو خاکروب عرف عبداللہ .....	۴۴۳
کلیم اللہ .....	۶۵
کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ .....	۵۴۷
کمال الدین (نوة شیخ علاء الدین پهلوی) .....	۵۱۱
کمال الدین بن شیخ شمس الدین .....	۴۵۸
کمال الدین، شیخ .....	۳۹۹، ۲۲۸

۱۸۴.....	کمیل بن شیخ زیاد.....
۴۴۴، ۴۴۳ ..	لادلی بیگم، همسر شاه محمد اسحق محدث دہلوی) ..
۵۶۰ .....	لطیف ملک .....
	مأمون علیؒ عبید اللہ پُہتی، شاه
۳۳ .....	محتسب حسن، سید .....
۱۸۴، ۱۸۳ .....	محدثان دین بعدادی، شیخ .....
۳۵ .....	محب الحق قاسمی، مولانا .....
۲۳۶ .....	محب اللہ الہ آبادی، شیخ .....
۴۹۲ .....	محبوب علی جعفری، میر .....
۵۴۶ ..	محسن (پسر مولانا یحیی ترہتی) ..
۱۰۰، ۹۳، ۹۲، ۸۶، ۸۵، ۷۷، ۶۲، ۵۸، ۵۴، ۱۹	محمد علیؒ ..
۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۲، ۱۳۶، ۱۲۶، ۱۱۸، ۱۰۱	
۱۶۱، ۱۶۵، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۶، ۲۱۲، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱	
۲۳۲، ۲۳۱، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۵۱، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۸	
۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۷، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۲۳، ۳۳۲، ۳۳۷، ۳۴۰	
۳۴۱، ۳۴۷، ۳۵۹، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۹۷، ۴۰۳	
۴۰۵، ۴۱۶، ۴۲۰، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۲۹، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۴۵، ۵۵۱	
۵۶۶، ۵۶۴، ۵۳۹ .....	محمد آیت اللہ رای بریلوی، سید .....
۴۳ ..	محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا ..
۴۴۶، ۴۴۴ ..	محمد ابراہیم، حافظ (پسر شاه عبدالغفور دہلوی) ..
۵۵۸، ۵۵۷ ..	محمد ابراہیم خان بساوری، شیخ ..
۳۴، ۳۳، ۲۸، ۲۷ ..	محمد احسن، مولانا ..
۵۵۵ ..	محمد احمد بن قاضی محمد يوسف، صاحب ..

- محمد اسحق رائ پرلوی، سید..... ۴۹۲
- محمد اسحق محدث دہلوی، شاہ..... ۴۸، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴
- ۴۴۵، ۴۸۳، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۵۰۰، ۵۰۷
- محمد اسلم خان، پرقسور..... ۲۰، ۳۵
- محمد اسمعیل شہید بالا کوت، شاہ..... ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۵، ۴۹۲
- ۵۰۰، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۲
- محمد اشرف چرخئی، مولانا..... ۵۴۲
- محمد اصغر فاروقی..... ۴۶۱
- محمد افضل سیالکوسی، شیخ..... ۵۴۴
- محمد افضل فاروقی البدھانوی، شیخ..... ۴۴۳، ۴۸۳، ۴۹۳
- محمد اکبر خان، امیرالدولہ..... ۵۵۰
- محمد اکرم رامپوری..... ۴۸۹
- محمد اکرم ندوی..... ۴۶۴
- محمد امان العلوی الدہلوی..... ۵۴۴
- محمد امین پیشاوری، حاجی..... ۵۵۸
- محمد امین، حافظ..... ۴۷۱
- محمد امین ولی النہی کشمیری، خواجہ..... ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۶۴، ۲۰۲، ۲۵۸، ۳۹۰
- ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۷۶، ۵۱۳، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۶۱، ۵۶۲
- محمد انور، مولانا حکیم..... ۲۹، ۳۳، ۳۴
- محمد اویس نگرامی..... ۴۶۳
- محمد ایوب قادری..... ۴۶۱، ۴۷۳، ۴۷۴، ۵۰۱
- محمد باقر بن زین لعابدین..... ۴۲۲
- محمد بن ابی الفتح بلگرامی، شیخ..... ۴۷۶

۴۷۵، ۴۶۷	محمد بن پیر محمد، شیخ
۵۴۴	محمد بن لطفیہ
۵۶۶	محمد بن سلیمان
۴۸۳، ۴۴۳	محمد بن شیخ اسمعیل
۴۵۹	محمد بن شیخ عبداللہ
۴۲۲	محمد بن علی
۵۶۶	محمد بن محمد
۱۳۵	محمد پارسا، حواہ
۵۵۰	محمد پرست خان
۴۲۲	محمد تقی بن امام علی رضا
۵۶۵	محمد جامع، مولانا
۳۹۹، ۲۲۸	محمد الحزری
۱۹۴	محمد حاجی، حواہ
۴۱۴	محمد حامد، شیخ
۵۰۰، ۴۴۰	محمد حسن جان (پسر شاہ رفیع الدین)
۴۹۹، ۴۴۰، ۴۳۹	محمد حسین دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین)
۴۷۱	محمد حنیف ندوی
۵۶۳	محمد حیات محدث پٹوہی، علامہ
۷۱	محمد خان
۸۵	محمد خلیل
۴۲۲	محمد دیباہ بن حمفر صادق
۵۰۷، ۴۹۲، ۴۸۵	محمد رمضان مہمی شہید، شاہ
۴۴۸، ۴۳۵	محمد زاہد ہروی، میر

محمد زبیر سرهندی، شیخ	.. .. . ۵۵۲، ۱۶۲
محمد رگیا کدلولی، شیخ الحدیث مولانا	۴۹ .. .. .
محمد سرور .....	۴۶۸، ۴۶۴ .. .. .
محمد سعید بن محمد ظریف دهلوی، شیخ	۴۷۶ .....
محمد سعید خان رامپوری .....	۴۷۶ .....
محمد سعید، شیخ	۴۷۴، ۴۷۳ .. .. .
محمد سلطان رضوی، میر	۵۵۰ .....
محمد سلیمان (پسر شاه محمد اسحق محدث دهلوی)	۴۴۲ .. .. .
محمد سنیہی، شیخ	۴۷۴ .. .. .
محمد شاه	۵۵۰، ۵۴۹، ۵۴۵ .. .. .
محمد شاہد	۱۱۱ .. .. .
محمد شریف بن خیرالدین	۴۷۶ .. .. .
محمد شفیع دیوبندی، مولانا مفتی	۴۳ .. .. .
محمد شکور مجهلی شہری	۴۹۲ .. .. .
محمد شہریار، شیخ	۴۵۹ .. .. .
محمد صابر حسنی رای بریلوی، سید	۵۶۶، ۵۶۵، ۵۳۹ .. .. .
محمد صادق، مولوی	۵۶۳ .. .. .
محمد صالح خان، حواجه	۱۹۱ .. .. .
محمد صدیق (پسر حواجه محمد معصوم سرہندی)	۵۶۶، ۵۳۹ .. .. .
محمد صدیق قطب	۵۴۰ .. .. .
محمد صدیقی الہلئی، شیخ	۴۵۰، ۴۴۹، ۴۳۷، ۴۳۶، ۳۶۴، ۳۲
	۵۵۵، ۵۵۴، ۵۵۲، ۵۵۰، ۴۶۶، ۴۵۱
محمد ضیاء حسنی رای بریلوی، شاه	۵۶۶، ۵۶۴، ۵۳۹ .....



محمد عقل (پسر شیخ ابوالفضل پٹہلی)	۵۵۵، ۵۵۰
محمد عالم	۵۸
محمد عثمان کشمیری، بابا	۲۱۳، ۲۹۸، ۳۱۲، ۳۱۶، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰
	۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۶، ۴۷۶، ۵۵۷
محمد عسکری جوبوری، سید	۵۴۸
محمد عظیم، مدد	۱۶۱
محمد علی پانی پتی، مولانا	۴۹۶
محمد علی خان، نواب	۴۶۰
محمد علی، سید	۴۹۵، ۴۷۰
محمد عمر (پسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی)	۴۳۹
محمد عمر پیشاوری، شیخ	۳۹۳، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹
محمد عمر، سید (پسر مسماۃ امۃ الرحمن)	۲۳۹
محمد عمر، شاہ (پسر شاہ محمد اسماعیل شہید لاکوٹ)	۴۳۸، ۴۴۵، ۵۰۰، ۵۰۹
محمد عیسیٰ (پسر شاہ رفیع الدین)	۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۸۳، ۴۹۳، ۴۹۹، ۵۰۰
محمد عیسیٰ پیشاوری، شیخ	۵۵۸
محمد عوث پیشاوری	۳۹۲، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱
محمد فائق پٹہلی، حافظ	۷۸، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۹۸، ۲۱۵، ۲۲۳
	۲۸۳، ۲۹۴، ۳۱۵، ۳۸۷، ۴۳۷، ۴۵۳، ۵۲۹، ۵۵۵
محمد فاجر	۳۱۰
محمد فاروق، سید	۴۶۱
محمد فاروق کشمیری، خواجہ	۱۶۲، ۲۹۸، ۵۵۷
محمد فاضل پانی پتی، مولانا	۵۵۸
محمد فاضل سیدھی، شیخ	۲۵۶

- محمد وسم بابوری، مولانا ..... ۳۳، ۴۷
- محمد قطب روہکی، شیخ ..... ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۳۹۶
- محمد کشمیری، شیخ ..... ۲۵۸، ۲۹۸
- محمد مہ پٹھانی، شیخ ..... ۲۸۶، ۲۸۸
- محمد حسین ہاشمی، سید ..... ۴۶۵
- محمد محتشم (پسر شاہ معظم اللہ پٹھانی) ..... ۴۳۷، ۴۴۳
- محمد محسن مشتاق ..... ۱۳۸
- محمد مصطفیٰ تحبیر دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین) ..... ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۸
- محمد معصوم سرہندی، خواجہ ..... ۵۳۹
- محمد معظم بن شیخ منصور ..... ۴۵۸
- محمد معظم پٹھانی، شیخ ..... ۴۵۰
- محمد معین الدین تئری (سندھی)، محدوم ..... ۳۱، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰
- ۱۳۲، ۱۳۵، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۷۰، ۳۰۱، ۳۱۰
- ۴۰۵، ۴۷۶، ۵۲۶، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴
- محمد معین رای بریلوی، میر ..... ۲۰۹، ۴۷۶، ۵۶۴
- محمد مہی محمد سہول بہاگپوری، مولانا ..... ۴۳
- محمد مکرم (پسر شاہ معظم اللہ پٹھانی) ..... ۴۳۷
- محمد منظور نعمانی، مولانا ..... ۴۲، ۴۳
- محمد موسیٰ امرتسری، حکیم ..... ۴۷۴
- محمد موسیٰ پیشاوری، شیخ ..... ۵۵۸
- محمد موسیٰ دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین) ..... ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۵۰۰، ۵۰۱
- محمد مہدی ..... ۴۲۳

محمد ناصر نقشبندی، خواجہ	۵۵۲
محمد نعمان پهلوی، شاہ	۵۳۰، ۴۹۵
محمد نعمان رای بریلوی، سید	۴۷۶، ۴۷۱، ۴۶۰
محمد نعمان، میر	۵۶۴
محمد واضح حسنی رای بریلوی، سید	۵۶۶، ۵۶۵، ۴۷۷، ۲۸۲، ۲۰۷
محمد وعد الله مالکی امکی، شیخ	۵۶۶، ۳۰۴
محمد ہاشم بن شیخ محمود تئوی	۴۶۹
محمد یحییٰ اتک جی، شیخ	۵۶۰، ۵۵۸
محمد یحییٰ دہلوی، مولوی	۴۴۰
محمد یعقوب دہلوی، شاہ	۴۹۴، ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۳، ۴۲۲
محمد یعقوب نانوتوی، مولانا	۲۳
محمد یوسف (پسر شاہ عبدالقیوم پدہانوی)	۴۴۶، ۴۴۴، ۴۳۸
محمد یوسف (پسر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)	۴۴۴
محمد یوسف (پسر عبدالصمد پدہانوی)	۴۶۱
محمد یوسف پدہانوی	۴۶۴
محمد یوسف، مولانا	۲۵
محمد یوسف ناصحی، قاضی	۵۵۵
محمد یونس، میر	۵۵۸، ۵۳۹
محمود احمد پرکاتی، حکیم	۴۷۴، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۳
محمود احمد بن قاضی محمد یوسف ناصحی	۵۵۵
محمود بن شیخ قوام الدین عرف قاضی فادن	۴۵۸، ۴۴۳
محمود تئوی، شیخ	۴۶۹
محمود حسن دیوبندی، شیخ الہند مولانا	۳۳

۳۳	محمود، ملا
۴۴۱	محمودی (نورۃ امہ نقادر)
۴۹۹، ۴۹۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹	محمود علی دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین)
۱۹۳	مراد الدین حان، قاضی
۱۸۷	مراد اللہ محدث، ملا
۴۰، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۲۹، ۲۷	مرتضی حسن جدیدیوری، مولانا سید
۴۷۷	مرتضی زبیدی بلگرامی، سید
۵۶۳	مرتضی سوساسی، میر
۴۴۳	میر حان سوداگر
۴۷۴	میرزا علی لطف
۴۴۳	میرزا مراد
۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۲	مریم (ہمسر شاہ عبدالحی جدہلوی)
۳۲۰	مسعود علی
	مسیتا رحمۃ اللہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ
۵۰۰، ۴۳۹	معزالدین، سید (پسر سید ناصر الدین صونی پتی)
۵۶۵	معصوم احمد، مولانا
۴۳۶	معظم اللہ (پسر شاہ اہل اللہ پھلتی)
۴۴۱	معین الدین (پسر سید ناصر الدین صونی پتی)
۴۷۷، ۴۴۴، ۴۳۵	معین الدین پھلتی، مولوی
۳۳۷، ۱۲۷	معین الدین چشتی احمدی، حواجہ
	مثنی بھوپال رحمۃ اللہ عبدالحی جدہلوی، شاہ
۴۳۵	مصطفی اللہ، سید
۴۹	مقبول حسن، مولانا سید

۴۳۶ .....	مقرب اللہ (پسر شاہ اہل اللہ پٹھانی)
۵۶۵ .....	ملا جیون
۴۲۶، ۴۲۵	میبحہ (ہمسر علاء الدین بن شیخ علم الدین پٹھانی)
۵۲۱، ۵۱۹، ۲۸	مناظر احسن گیلانی، مولانا
۴۹۳، ۴۷۷ .....	منت قمر الدین سونئی پٹی
۵۴۱	مسجد ہاشمی رومی
۲۸۳، ۴۵۸، ۴۴۳	مصور بن شیخ احمد
۲۵۹، ۲۵۴، ۱۵۵، ۸۶، ۸۵، ۸۱ .....	موسیٰ علیہ السلام
۴۲۲	موسیٰ بن جعفر صادق
۴۲۲	موسیٰ بن عبد اللہ حور
۴۲۲	موسیٰ مہرقع بن محمد تقی
۴۶۵	مولاجحش چٹسی
۵۵۲، ۵۰۸، ۹۲	مولانا روم
۵۶۳	مہابت خان، خواب (وہی سندھ)
۴۸	مہاجر مکی
۳۶۸	مدال بدھ
۳۹۴، ۳۲، ۳۳۹	میاب داد، مولوی
۵۵	میر حمد خان، امجد الدولہ
۱۹۱	میر جمہ
۵۴۰ .....	میرداد انصاری مکی، قاری شیخ
۵۲۲ .....	میرزا جان دہلوی (پسر عبدالسبحان دہلوی)
۵۴۹	نادر شاہ
۵۰، ۴۴۱، ۴۳۹	ناصر الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین)

نثار احمد فاروقی، پرفسور.....	۵۰، ۳۶، ۲۵، ۲۰
نثار علی الہ آبادی ثم مظفرآبادی، شاہ.....	۴۷۷
نجات حسین بریلوی .....	۴۹۳
نجات علی، سید (ساکن بارہہ).....	۴۰۴، ۳۷۴
نحف علی عرف فوجدار خان، سید.....	۴۹۶
نجم الدین سونی پتی، حافظ.....	۵۰۵، ۴۴۱
نجم الدین عزلت، میر .....	۵۶۳
نجم الدین کبریٰ، شیخ.....	۱۸۴، ۱۸۳
نجم الغنی خان .....	۴۷۶
نجیب الدولہ، نواب .....	۵۲۲، ۲۸
نجیب الدین، شیخ.....	۱۱۵، ۷۴
ندر علی عباسی.....	۴۴۴، ۴۴۳
نسیم احمد فریدی فاروقی، مفتی .....	۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹
.....	۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۴۴۷، ۴۶۰، ۴۷۱
نصاب الدین .....	۱۲۶
نصیر احمد سرہندی، شیخ .....	۴۴۱
نصیر الدین، خواجہ شیخ .....	۳۳۶
نصیر الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین) .....	۵۰۰، ۴۴۳، ۴۴۱، ۴۳۹
نصیرہ بی بی (دختر سید ناصر الدین سونی پتی) .....	۴۴۱
نظام الدین اولیاء، شیخ .....	۳۹۷
نظام الدین، ملا .....	۵۶۵
نظیر بیگ .....	۴۴۳
نفیس الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین) .....	۴۴۱

۴۴۰	نقیہ (نور شاہ محمد حسرت خان) ..
۵۱۵، ۴۳۳	نور الحسن راشد کٹڈلری ..
۳۵	نور الدین بہاری ..
۵۴۹	نور الدین زیدی ظفر آبادی، شیخ ..
۷۷، ۷۴، ۷۱، ۶۱، ۶۰، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۳	نور اللہ پھلتی بدھانوی، شاہ ..
۸۳، ۸۴، ۹۱، ۹۵، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۱۵، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹	
۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۸۴، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۲۳، ۲۵۸	
۲۵۹، ۲۷۲، ۳۰۹، ۳۶۲، ۳۷۸، ۳۷۹، ۴۰۲، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۲	
۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۷۷، ۴۸۳، ۴۹۳، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۶۷، ۵۶۸	
۵۶۸، ۲۳۷	نور اللہ حسرت کشمیری، خراجہ ..
۲۱۶	نور شاہ اعجازی، سند ..
۵۴۴	نور محمد بدایونی، شیخ ..
۴۸۵	نور محمد جوتروی ..
۴۸۷	بولکشور ..
۷۹	نوروزی ..
۴۳۵	واجدہ (دختر شیخ حبیب اللہ بدھانوی) ..
۴۴۵	واصلہ (ہمسر سوم شاہ عبدالحمید بدھانوی) ..
۵۴۸	وجیہ الحق پھلواروی، شیخ ..
۵۴۳، ۴۵۸، ۴۴۷، ۴۳۴، ۴۳۳	وجیہ الدین فاروقی پھلتی، شیخ ..
۵۴۸	وحید الحق پھلواروی، شیخ ..
۱۹۲	وحید الدین خان ..
۴۵۶	وند اللہ مغربی، شیخ ..
۵۰، ۲۰	وفار الحسن صدیقی، دکن ..

ولی الله اشتیاق دہلوی..... ۴۷۴

ولی الله محدث دہلوی، شاه . ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۳۱، ۳۲، ۳۷، ۳۸، ۳۹

۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۷، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۷۴، ۷۵

۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۹۵، ۱۱۳، ۱۱۶، ۱۱۸

۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۵۲، ۱۵۳

۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷

۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲

۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹

۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۱

۲۲۳، ۲۲۷، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۶

۲۵۸، ۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۶، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۷

۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۲۰، ۳۲۳

۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۳۹، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷

۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۸، ۳۷۲، ۳۷۳

۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۸۹

۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵

۴۰۶، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸

۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۷

۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۹

۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۹۵، ۴۹۷

۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۳، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۵، ۵۲۵، ۵۲۹، ۵۳۲، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۶

۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۶۰

۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷

ہادی علی صدیقی لکھنوی ..	۴۶۲
ہبة الله (پسر شاه نورالله پھلانی الہدھانوی) ..	۵۶۷، ۴۴۵، ۳۶۴
ہمایون بن شیخ قریش ..	۴۵۹
یحییٰ بن شیخ احمد سرہندی ..	۴۵۰
یحییٰ بن یحییٰ ..	۵۶۶
یحییٰ ترہتی ..	۵۴۶
یعقوب لچرخئی، ملا ..	۱۸۳
یعقوب علی خان ..	۲۲۰
یمین الدین الشامی، شیخ ..	۳۳۷
یوسف <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ..	۲۱۴
یوسف حسین خان، دکنر ..	۳۴
یونس ہاشمی، شیخ ..	۴۰۰، ۲۲۸

## فهرست اماکن

آره (بهر) .....	۴۶۶ .....
آگره .....	۵۲۲، ۴۴۹، ۴۳۵ .....
اثر ابرادش .....	۵۶۵، ۵۵۴، ۵۴۸، ۲۰ .....
اجمیر .....	۵۲۷، ۵۱۹، ۵۱۸، ۴۸۶، ۶۳ .....
اسلام آباد .....	۴۳۳ .....
اعظم پور .....	۴۳۸، ۴۳۲ .....
اعظم گره .....	۴۶۷ .....
اکبر آباد .....	۵۲۲ .....
اله آباد .....	۴۱ .....
امرویه .....	۴۴۸، ۴۵، ۴۴، ۴۲، ۴۱، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۳، ۲۹، ۱۹ .....
امبی .....	۵۶۵، ۵۶۴ .....
اندور .....	۴۴۴ .....
اندومن .....	۴۹۲ .....
باحور .....	۵۵۷ .....
باره .....	۴۴۹، ۴۰۴، ۳۷۴، ۱۹۵، ۸۷ .....
باسته .....	۴۴۸، ۴۳۴ .....
الاکوت .....	۵۱۱، ۴۳۸ .....
بجهرانبور .....	۴۴۸، ۴۳۴ .....
بحارا .....	۴۴۷ .....
بدایون .....	۴۸۵ .....

۵۶۷، ۵۴۸، ۴۵۷، ۴۴۵، ۴۳۷، ۱۳۶، ۱۹ ..	تدھانہ
۴۴۷ ..	برہان پور ..
۴۶۶، ۴۶۳، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۳، ۴۲ ..	بریلی
۴۸۴، ۴۷ ..	بمبئی
۵۴۷ ..	بنارس
۲۳۷ ..	بدر شورت ..
۵۴۱ ..	بدر گوریال ..
۳۴۴ ..	بدر مسقط ..
۵۴۸، ۴۶۶، ۱۹۳ ..	بہار ..
۵۶۷، ۴۴۴ ..	بھوپال
۵۵۱، ۲۶۴، ۲۳۷ ..	ست اللہ ..
۴۷۶ ..	بیت المقدس ..
۵۵۹، ۴۹۷، ۴۸۷، ۴۷۲، ۴۶۹، ۴۶۵، ۴۶۲، ۳۰ ..	پاکستان ..
۵۵۸، ۵۲۲، ۵۲۱ ..	پاسی پب ..
۴۸۴، ۴۷۷، ۴۶۷، ۴۶۳ ..	پتتا ..
۴۴۹، ۴۰ ..	پنجاب
۵۵۲ ..	پُہلت ..
۴۵۲، ۴۵۰، ۴۴۵، ۴۴۰، ۴۳۷، ۴۱۰، ۱۷۹، ۱۶۵ ..	پُہلت (مضمرنگر) ..
۵۶۷، ۵۵۷، ۵۵۴، ۵۵۰، ۵۴۴، ۵۴۳، ۴۵۵، ۴۵۳	
۵۴۸ ..	پُہلوا ری ..
۴۶۸ ..	پہلوا ری شریف ..
۵۵۹، ۵۵۷ ..	پیشاور ..

نشہ	۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴
تونک	۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۷۰، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۰
جامعہ ہمدرد، دہلی نو	۲۴
حسّٰت المعلىٰ، مگہ	۴۹۴
جونپور	۵۴۸
چاندپور	۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۷
جتاری، پرگنہ	۴۴۴
چمکنی	۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹
حجار	۹۷، ۴۴۱، ۴۵۶، ۴۵۷، ۵۲۱
حرمین شریفین	۶۱، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۹۷، ۴۵۶، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۵۴
حیدرآباد (پاکستان)	۴۶۲، ۴۶۵، ۴۶۹، ۴۷۲
حیدرآباد (ہند)	۲۳، ۳۰، ۲۳۳، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۸۵
خانقاہ رحیمہ (دہلی)	۴۵۲
دابھیل	۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷
دارالعلوم دیریند	۱۲۲، ۲۲
دانشگاہ اسلامی علیگرہ	۲۳، ۵۵۰
دانشگاہ عثمانیہ	۲۳۳
درگاہ خواجه باقی باللہ (دہلی)	۴۹۱
دروازہ دہلی، لاہور	۵۶۱
دریا گنج، دہلی نو	۴۸۲
دکن	۵۲۱
دمشق	۵۰۷

دہلی.....	۱۹، ۲۴، ۴۷، ۵۰، ۵۸، ۶۳، ۷۵، ۲۱۸، ۴۳۴
۴۳۵، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۹، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴	
۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۸۰، ۴۸۱	
۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۱۲، ۵۲۱، ۵۲۲	
۵۳۹، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۸	
دہلی نو ... ..	۲۴، ۳۴، ۳۵، ۴۳۵، ۴۶۱، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۸۴، ۵۰۹
دیوبند.....	۳۱، ۳۳، ۴۱، ۴۲، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۶۹، ۴۸۰، ۴۸۴
رحستان	۵۲۲ . . . . .
رمپور . . . . .	۱۹، ۲۰، ۲۴، ۵۰، ۴۷۱، ۴۸۴، ۴۸۸، ۴۹۱
رای ٹریلی . . . . .	۴۷۵، ۵۶۴ . . . . .
رومنک . . . . .	۴۳۳، ۴۳۴ . . . . .
سارمان مطالعات علوم اسلامی، ہمدرد نگر (دہلی نو) . . . . .	۳۰، ۳۴، ۳۵
سامہ . . . . .	۴۴۹ . . . . .
سردہ میروت . . . . .	۴۴۳ . . . . .
سرہند . . . . .	۲۹۰ . . . . .
سکندریہ . . . . .	۴۴۲ . . . . .
سیدہ . . . . .	۱۶۱، ۳۰۲، ۵۶۱، ۵۶۳ . . . . .
سودھریہ . . . . .	۴۷۶، ۴۷۹ . . . . .
سورت . . . . .	۵۶۷ . . . . .
سوگنہ پور . . . . .	۵۴۹ . . . . .
سونی پت . . . . .	۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲ . . . . .
سہارن پور . . . . .	۱۶۵، ۴۵۰، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۷۱، ۴۷۲ . . . . .
شاہجہاں آباد . . . . .	۲۲۰، ۴۳۴، ۴۴۱، ۵۴۷ . . . . .

شہ قارۃ ہند و پاک	.....	۲۷
عریستان	.....	۵۶۷
عرفاب	.....	۵۱۸
علیگرہ	.....	۲۸۴، ۴۶۶، ۲۴، ۳۸، ۲۴
عمان	.....	۴۲۸، ۳۴۴، ۱۷۸
فرید آباد	.....	۵۵۸، ۵۵۷
فیروزپور	.....	۴۳۵
قلعہ سرخ	.....	۵۲۰
قنوج	.....	۳۳۷
ککا نگر	.....	۴۳۵
کنہور	.....	۴۹۱، ۴۷۰، ۴۶۸
کتابخانہ آصفیہ، حیدرآباد	.....	۴۶۹، ۴۶۶
کتابخانہ انجمن ترقی اردوی پاکستان	.....	۴۸۷
کتابخانہ پهلوارى شریف (بہار)	.....	۲۶۸
کتابخانہ دارالعلوم دیوبند	.....	۴۸۰، ۴۶۹، (۳۱)
کتابخانہ دانشگاه عثمانیہ، حیدرآباد	.....	۴۶۹، ۳۱، ۳۰، ۲۳
کتابخانہ دکتر ذاکر حسین جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو	.....	۴۶۶، ۲۴
کتابخانہ دولتی خاورانہ، مدراس	.....	۴۷۰
کتابخانہ رضا رامپور	.....	۴۷۱، ۵۰، ۲۴، ۲۰، ۱۹
کتابخانہ شبلی ندوۃ العلماء، لکھنؤ	.....	۲۴
کتابخانہ عمومی خاوری خدابخش، پٹنا	.....	۳۷۷، ۴۶۷
کتابخانہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	.....	۴۸۸، ۴۵۰
کتابخانہ مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علیگرہ	.....	۵۵۰، ۴۸۸، ۴۶۶، ۲۴

کتابخانہ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری	۲۹، ۲۷
کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزادہ تونک	۴۷۰، ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۰
کتابخانہ نثار احمد فاروقی (شخصی)	۵۵۰
کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ	۴۸۸، ۴۶۸، ۴۶۴
کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ	۵۵۰
کراچی	۴۶۹، ۴۶۵، ۴۶۱
کشمیر	۵۶۸، ۵۵۷، ۵۴۹، ۵۴۲، ۱۹۲
کعبہ	۲۵۹، ۱۵۷، ۱۴۸
کلکتہ	۵۴۹، ۴۹۷، ۴۴۵
کوئٹہ	۴۲۱
کوئٹہ فیروز شاہ (دہلی نو)	۴۸۲
کوچہ جیلان (بزد دریا گنج، دہلی نو)	۴۸۲
کھجورہ	۴۳۴
کھسپاٹ	۱۴۱، ۵۸
کھیری	۴۴۹
گجرات	۵۶۷، ۵۲۷، ۴۶۲، ۸۴، ۶۳
گنجیہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی	۴۸۰
گوجرانوالہ (پاکستان)	۴۹۷
گور عربیان	۴۴۹
گیلان	۵۵۹
لاہور	۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۵۹، ۴۳۵، ۳۳۹، ۴۲
	۵۶۱، ۵۵۷، ۵۵۲، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۶۸، ۴۶۶

لکھنؤ.....	۲۲، ۲۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۴
۴۶۸، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۹۶، ۵۱۵، ۵۵۰، ۵۶۴	
لندن.....	۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۷، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۷۳
مٹو (توابع اعظم گڑھ)	.....
۳۷۶	..
مالوہ .....	.....
۴۳۴	..
محله نو (دہلی).....	.....
۴۳۵	.....
مدراس.....	.....
۵۴۰، ۴۸۸، ۴۷۰	.....
مدرسه اسلامیہ عربیہ جامع مسجد، امرہہ..	۳۵، ۳۷، ۴۱، ۴۴، ۴۷
مدرسه اشفاقیہ، بریلی.....	.....
۴۴، ۴۲	.....
مدرسه رحیمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی.....	.....
۵۱۱، ۴۸۱، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۳۹	.....
مدرسه روشن لدولہ ظفر خاں.....	.....
۵۶۷	.....
مدرسه عربیہ چلہ، امرہہ.....	.....
۴۱	.....
مدرسه نصرۃ العلوم گوجرانوالا (پاکستان).....	.....
۴۹۷	.....
مدینہ منورہ .....	.....
۵۵۰، ۵۴۲، ۵۴۰، ۴۹۰، ۴۴۱، ۳۷۳، ۹۸، ۳۳	.....
مسجد اکبر آبادی .....	.....
۵۳۰، ۵۲۸، ۵۱۶، ۵۱۵، ۵۱۳، ۵۰۹، ۵۰۷، ۵۰۳، ۴۲۹، ۴۲۱	.....
مسجد جامع دہلی.....	.....
۵۱۵، ۵۱۳	.....
مسجد روشن الدولہ (دریا گنج، دہلی نو).....	.....
۴۵۷	.....
مسجد فیروزی .....	.....
۲۵۲	.....
مسجد کلان ہدھتہ.....	.....
۴۳۷	.....
مسجد محله جہدہ شہید.....	.....
۴۹	.....
مصر .....	.....
۴۴۸، ۴۶۳، ۲۱۴	.....
مظفرنگر.....	.....
۵۵۴، ۵۵۰، ۵۴۸، ۴۵۷، ۴۵۵، ۴۴۰، ۴۳۷	.....

۱۴۲، ۲۲۴، ۲۶۲، ۲۶۳، ۳۷۴، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۳	مکہ معظمہ
۴۴۵، ۴۷۰، ۴۸۰، ۴۸۳، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۵۰۱، ۵۲۰، ۵۵۰، ۵۵۱	
۴۹۲.....	مندسور
۴۹۲.....	مہم ہریانہ
۵۰۹، ۴۹۹، ۴۸۴، ۴۵۷.....	مہندیان دہلی نو
۴۸۹، ۴۸۸، ۴۶۷، ۴۴۳، ۴۷، ۴۲.....	میروت
۴۴۵.....	ویلاہی منشی امین الدین
۳۸.....	ہاپور
۴۴۴.....	ہتورہ، قصبہ
۴۴۳، ۴۳۳.....	ہریانہ
۵۰۷، ۴۷۲، ۴۶۸، ۴۶۷، ۴۶۲.....	ہنگلی
۳۵، ۳۴.....	ہمدرد نگر (دہلی نو)
۴۵۶، ۴۴۷، ۴۳۳، ۷۶، ۴۶، ۳۹، ۳۰، ۲۸، ۲۲، ۲۰، ۱۹.....	ہندسہ
۵۶۰، ۵۵۸، ۵۵۱، ۵۴۶، ۵۴۰، ۵۲۱، ۵۰۶، ۴۸۱، ۴۶۵	
۵۲۱، ۵۲۰، ۴۲۲، ۳۳۶، ۱۶۲، ۱۲۸.....	ہمدوستان
۴۴۷، ۴۳۴.....	ہندیہ، قصبہ
۴۳۳، ۴۰۵، ۳۹۴، ۳۴۴، ۲۱۴، ۱۳۰.....	یمن

## فهرست کتب

قرآن.....	۴۲، ۴۹، ۷۶، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۳۹، ۱۴۸، ۱۵۰
۱۵۱، ۲۰۲، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۵، ۲۵۶، ۲۸۳، ۲۹۴، ۲۹۷، ۳۲۹	
۳۵۹، ۳۸۷، ۳۹۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۸، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۶۲، ۴۶۷	
۴۸۲، ۴۹۶، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۵۸، ۵۶۰	
آثار القسامة .....	۴۹۷
ابوداؤود شریف .....	۴۲
إنحاف التبیہ .....	۴۵۹
احسن الحسات .....	۴۸۵
احبار الاخیار .....	۳۳۷، ۵۵۰
إزالة الحناء عن خلعة الحلفاء .....	۱۹، ۲۳، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۹۸، ۲۰۱، ۴۲۷، ۴۶۰، ۵۲۷
إزالة لعین .....	۲۷، ۲۹۱
اسرار .....	۴۸۷
اسرار الطریقت .....	۵۶۰
اسرار المحنة .....	۴۹۷
أسرار فقه .....	۴۶۰
اشارة مستمرة .....	۴۷۴
اعلام الهدی .....	۵۶۴
افادات عزیزیه <small>علیه السلام</small> فی اسئله و اجوبه	
الارشاد إلى مهمات علم الأسناد .....	۲۵۹
الامداد فی مآثر الأحقاد .....	۴۲۳، ۴۶۰

- الانتباه في أسناد حديث رسول الله ..... ٤٦٠
- الإنشاء في سلاسل ولقاء الله ..... ١٨٢، ٢٧٨، ٢٨٣، ٣٠٩، ٣٧٦، ٤٥٩، ٤٦٠، ٥٢٧
- الأصناف في بيان سبب الاختلاف .. ٤٦١ ..
- الأنوار لمحمدية ..... ٤٦١ ..
- لتدور المارغة .. ٤٦١ ..
- الملاغ المبين .. ٤٦٢، ٤٧٤ ..
- لتسخر ..... ٤٦٢ ..
- لثقافة الإسلامية في الهدى ..... ٥٠٧ ..
- لحزء للضعيف، رسالة ..... ٤٥٥ ..
- الحزء اللطيف في ترجمة العبد الضعيف ..... ٤٦٢ ..
- الحبر الكثير .. ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٣، ٣٨١، ٢٧٩، ١٠٨، ٦٧، ٦٦ ..... ٥٢٧
- الخير الكثير، حاشية .. ٣١٠ ..
- الدر الثمين في مبشرات نبي الأمين ..... ٤٦٤ ..
- الدر الأري ..... ٤٩٨ ..
- الذكر الميمون .. ٤٦٥ ..
- لسر التحليل في مسئلة التفصيل ..... ٤٨٧ ..
- السر لمكتوم ..... ٤٦٥ ..
- الطاف القدس في لطائف النفس، رسالة .. ٨٥، ٨٦، ٨٧، ٤٦٠، ٥٢٩
- العطية الصمدية في أنفاس المحمدية .. ٤٢٣، ٤٥٠، ٤٦٦
- العقيدة الحسنة .. ٤٦٣ ..
- الفتح الأنفس في سير الأنفس في الطاف القدس في لطائف النفس، رسالة
- الفتوح القدسية في اللطائف النفسية في الطاف القدس في لطائف النفس، رسالة
- العصل المبين في المسلسل من الحديث النبوي الأمين ..... ٤٦٧، ٢٧٠

الفوز الکبیر . . . . .	۴۶۷، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۷۹
الفوز الکبیر شرح فتح الکبیر . . . . .	۴۶۸
الفوز الکبیر فی اصول التفسیر . . . . .	۱۹، ۲۳، ۵۵۳
انقول الجلی . . . . .	۳۱۰، ۳۱۵، ۴۱۴، ۵۱۳، ۵۲۷، ۵۴۸، ۵۵۱، ۵۵۳
انمول الحلی و اسرار الخفی فی مناقب الولی . . . . .	۵۵۶
انقول الجمیل . . . . .	۲۸۲
انقول الجمیل فی بیان سواء السبیل . . . . .	۴۶۸
انقول الفصل فی ارجاع الفرع الی الاصل . . . . .	۵۴۷
الکتب الستہ . . . . .	۶۹، ۳۴۰
اللاکی علی نہج قوافی الامالی . . . . .	۵۵۹
المسوی شرح المؤطا . . . . .	۳۰۹، ۴۷۰، ۵۲۶، ۵۵۲، ۵۵۶
المضفی شرح المؤطا . . . . .	۴۷۰، ۵۵۶
المعالی . . . . .	۵۵۹
المقاة الوضیة فی النصیحة و الوصیة . . . . .	۴۷۰
المقدمہ فی قوانین الترحمة . . . . .	۴۷۰
المقدمہ لسنیة فی انتصار الفرقۃ السنیة . . . . .	۴۷۰
المؤطا . . . . .	۴۵۶، ۵۵۱، ۵۵۶، ۵۶۶
المؤطا، ترجمہ . . . . .	۹۱، ۵۲۹
المؤطا، شرح . . . . .	۵۵۲
النبدۃ الابریزیہ فی الطبقة العزیزۃ . . . . .	۴۷۱
المخمة فی سلسلۃ لصحة . . . . .	۴۷۲
النوادر من حدیث سید الأرائل و الأواخر . . . . .	۴۷۲
النهاية فی غریب الحدیث و الأحر . . . . .	۴۸۰

الوسيلة الى الله .....	۵۴۸، ۵۴۷
الينع الجنى .....	۵۴۶
إنسان العين في مشائخ الحرمین .....	۴۶۱
انوار النبوة، رسالة .....	۵۲۲
اولیای لاهور .....	۵۶۰
اولین سفرنامه حجاز از هند .....	۴۷
أطیب النعم فی مدح سید العرب و العجم .....	۴۶۰
أنفاس العارفين .....	۱۷۳، ۲۷۸، ۲۳۳، ۴۴۷، ۴۲۹، ۴۵۱
.....	۴۵۲، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۶، ۴۷۱
أنفاس العارفين مع الجزء اللطيف .....	۴۶۱
أنفاس رحيمته .....	۴۵۱، ۵۴۳
بحاری، شرح .....	۶۹
بحاری، صحيح .....	۱۴۶، ۱۸۷، ۲۴۰، ۳۴۰، ۴۶۳، ۴۶۷، ۴۷۷
ستان المحدثين .....	۴۸۵
بشارت احمدی، ترجمه .....	۴۸۵
بشارت احمدی (مظوم) .....	۴۸۵
تواریق الولاية .....	۴۴۷، ۴۶۲
بوستان سعدی .....	۷۳، ۵۴۹
به یادگار حضرت مولانا سیم احمد فریدی ؒ .....	۴۳
بصاوی .....	۴۱
پیغام محمدی در بیان حقیقت وحی .....	۴۸۵
تاج العروس .....	۴۷۷
تاریخ دعوت و عزیمت .....	۴۶۳

تأریں الاحادیث فی رموز قصص الأنبياء .....	۴۶۲
تجلیات امام ربانی .....	۴۷
تحریر الشہادتین ..	۴۸۷
تحفۃ اثنا عشریہ .....	۴۸۶
تحفۃ الموحّدین ..	۴۷۳
تدوین مذهب فاروق اعظم، رسالہ .....	۵۲۷، ۱۸۳
تذکرۃ حضرت خواجہ باقی باللہ .....	۴۷
تذکرۃ حضرت شاہ ابوسعید حسنی رای بریلوی .....	۴۸
تذکرۃ حضرت شاہ اسماعیل شہید .....	۴۷
تذکرۃ خلفای حضرت شاہ عبدالرزاق جہنجهانوی .....	۴۷
تذکرۃ شاہ عبدالرحیم و شاہ ابوالرضا فاروقی .....	۴۸
تذکرۃ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی .....	۴۸
تذکرۃ شعرائی اردو گلشن ہند	
ترجمہ و تفسیر سورۃ المزمل و المدثر .....	۴۷۳
ترمذی، صحیح .....	۴۲۷، ۴۲، ۴۱
تعبیری حوالب حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی: سیّد احمد شہید ..	۵۱۵
تفسیر آیت نور .....	۴۹۷
تفسیر ہارۃ تبارک الذی .....	۴۸۶
تفسیر ہارۃ عم ..	۴۸۶
تفسیر عزیز ..	۴۸۶
تفسیر مختصر قرآن ..	۵۴۳
تقریر الصلوٰۃ .....	۵۰۷
تکملۃ ہندیہ .....	۵۴۳

تکمیل الاذهان.....	۴۹۷
تکمیل الصناعة.....	۴۹۸
تنبيه الغافلین.....	۴۹۷
جامع الاصول.....	۴۰۴
جزیره.....	۵۴۰
جلالین شریف.....	۴۲
حجة العالیة فی مناقب معاویة.....	۴۷۴
جوابات سؤالات اثنا عشر.....	۴۹۷
حونپورنامه.....	۵۴۹
چهار باب.....	۵۴۳
چهل حدیث.....	۴۶۲
حاشیه بر میر راهد.....	۴۹۸
حاشیه علی شرح الشمسیه لنواری.....	۴۸۶
حاشیه علی شرح هدایة الحکمة للصدرای شیرازی.....	۴۸۵
حاشیه ترجمه فتح الرحمن.....	۴۷۳
حاشیه رساله لس احمر.....	۴۶۳
حجة المعد فی لجهل.....	۵۰۱
حجة الله اسالعة.....	۱۹، ۲۳، ۶۷، ۷۲، ۲۷۹، ۳۷۶، ۴۶۳، ۵۲۷
حزب لبحر، شرح.....	۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۶، ۴۷۲، ۵۲۶، ۵۴۷، ۵۴۸
حسن العقیده.....	۴۶۳
حملة العرش.....	۴۹۶
حواشی بدیع المبررات.....	۴۸۶
حواشی بر شرح عقاید.....	۴۸۶

حوشی بر کتب فلسفہ و منطق .....	۴۸۶
حیات ولی .....	۴۹۹، ۴۹۸
خاصیت ...	۴۶۳
خبرۃ الاصفیاء .....	۵۶۱
دراسات السیب .....	۵۶۳، ۵۶۲
درایات، رسالہ .....	۳۱۵
دعاء الاعتصام ..	۵۵۶
دعاء الاعتصام، شرح ..	۵۵۶
دمغ الباطل ..	۴۹۷
دنپتون نسب نامہ ..	۵۵۹
دو رباعی خواجہ باللہ، شرح ..	۴۶۹
دیوان ابن فارض، شرح ..	۴۲۷
دیوان جامی ..	۳۵
دیوان حافظ ..	۳۵
دیوان عبدالعزیز (عربی) ..	۴۸۶
دیوان مطہر جاناگان (فارسی) ..	۵۲۶
دیوان ولی اللہ (عربی) ..	۴۶۴
ذخیرۃ مرتضیٰ حسن چاند پوری ..	۴۶۹، ۳۱، ۲۷
راہ نجات ..	۴۸۵
رباعیات ابوسعید ابوالخیر ..	۳۵
ردّ روافض، رسالہ ..	۴۷۵
رسائل اوائل ..	۴۶۴
رسائل تفہیمات الہیہ ..	۴۷۱، ۴۶۵

رساله الانصاف فی باب الاختلاف .....	۵۵۳
رساله بالعربیة فی تحقیق مسائل الشیخ عبد الله بن عبد الباقي دهلوی .....	۴۷۳
رساله برهان العاشقین و رساله معما .....	۴۹۶
رساله در اسئله و اجوبه .....	۴۸۷
رساله در بیعت .....	۴۹۶
رساله در تحقیق شعانت .....	۵۰۱
رساله در ذکر روافض در رد گوهر مراد .....	۴۶۲
رساله فی اثبات شوق القمر و ابطال براهین الحکمة .....	۴۹۷
رساله فی الأمور العامة .....	۴۹۸
رساله فی الانساب .....	۴۸۶
رساله فی التاريخ .....	۴۹۸
رساله فی لحجاب .....	۴۹۸
رساله فی الرؤیا .....	۴۸۷
رساله فی لمصطق .....	۴۹۸
رساله فی برهان التمايع .....	۴۹۸
رساله فی تحقیق الالوان .....	۴۹۸
رساله فی تفسیر ما اهل به لغير الله .....	۴۸۴
رساله فی رد الرساله فی کلمة التوحید .....	۴۸۴
رساله فی عقد الأنامل .....	۴۹۸
رساله نذور بزرگان .....	۴۹۷
رسالة اذان و نماز .....	۴۹۶
رسالة اوائلی .....	۴۷۳
رساله تعالیات الخمسة لمحيرة .....	۴۹۷

۴۸۴	رسالة حلت
۴۷۲، ۴۶۴	رسالة داشمندی
۴۸۴	رسالة دفع اعراضات
۴۵۱	رسالة رحیمیہ
۴۹۷	رسالة سمت قبلہ
۴۵۱	رسالة شیخ تاج الدین سنہلی
۵۴۳	رسالة عقاید
۵۶۰	رسالة غوثیہ
۴۹۶	رسالة فواید تہذیب
۴۹۷	رسالة کلمۃ الحق
۳۳۷	رسالة العقد الفريد في سلاسل اهل التوحيد
۴۷۳	رسالة بسطة بالفارسية في الأسانيد
۲۵۲	رشحات عن الحیات
۴۸۷	رہر الشہادتین
۴۲۷	ریاض نضرہ
۴۶۵	زہراوین
۴۸	زیارت حمید
۵۵۶، ۴۱۲	سبیل الرشاد، رسالہ
۴۸۷	سر الشہادتین
۴۶۵	سرور المحزون فی سیر الامین و المأمون
۴۶۵	سطعات
۴۸	سمرنامہ حج یو ب محمد مصطفیٰ جان شفیقہ
۴۶۸	سلک مروارید

سیر المتأخرین	.....	۵۲۰
شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان (اردو)	.....	۴۵۳
شاہ ولی اللہ دہلوی کی سیاسی مکتوبات	.....	۳۲، ۲۹، ۲۸
شرح الاعتصام، رسالہ	.....	۲۴۱
شرح تراجم بعض ابواب بحاری	.....	۴۶۶
شرح چہل کاف	.....	۴۹۶
شرح رباعیات	.....	۴۹۶
شرح مراد المنصق	.....	۴۸۷
شرح نووی	.....	۶۹
شرح ہیاکل	.....	۴۲۱، ۴۱۱
شہای فاضی عبصر	.....	۵۵۱
شفاء العلیل	.....	۴۶۸
شفاء القلوب، رسالہ	.....	۵۵۳، ۴۶۶
شمائل ترمذی	.....	۴۲
شمائل نبوی	.....	۵۵۹
شمس الہدی	.....	۵۵۹
شوارق المعرفة	.....	۴۶۶
صحاح ستہ	.....	۵۵۱
صرف میر	.....	۴۶۶
ظہر لسرائر اثر نوصیح المعانی	.....	۵۵۹
عجائب القرآن	.....	۳۴۸
تحلۃ ناعمہ	.....	۵۵۳، ۴۸۸
عزیز الاقتباس فی فصائل اخیار الناس	.....	۴۸۸

۴۶۶	عقد الجید فی احکام الاجتهاد والتقليد
۵۵۳	عقد الجید فی مسائل الاجتهاد والتقليد
۴۵۵، ۳۵۸، ۳۲۴	عوارف المعارف
۴۶۷	عوارف (خطی)
۴۶۵	عين العيون
۴۶۳	فتاویٰ شاہ عبدالعزیز
۴۴۹	فتاویٰ عالمگیری
۴۸۸، ۴۸۷	فتاویٰ عربیہ
۵۵۳، ۴۶۷	فتح الحبيب
۴۷۱، ۴۶۷	فتح الرحمن فی ترجمۃ افراد
۴۶۷	فتح السلام
۴۹۶، ۴۸۸، ۴۸۶	فتح العزيز
۴۶۷	فتح الودود فی معرفۃ الحنود
	فتوح القدس فی طائف النفس ۛ الطاف القدس فی طائف النفس، رسالہ
۴۷	فرايد فاسميہ
۵۶۲، ۵۵۲	فصوص الحکم
۴۶۵	فضایل عبداللہ البحاری و ابن تیمیہ
۲۳۳	فکر و نظر، مجلہ
۴۸۸	فی اسئلہ و اجوبہ
۴۸۵	فیصلہ شاہ صاحب دہلوی
۴۶۸	فیض عام
۴۷۲	فیما یحب حمطہ للناظر
۵۱۷، ۴۶۸	فیوض الحرمین

٤٨	قوله هل دل. حضرت شاه علام علی نقشبندی . . . . .
٤٧٧	قاموس، شرح . . . . .
٤٧٤	قرۃ العینین فی ابطال شہادۃ الحسین . . . . .
٥٥٣، ٢٦٨، ٢٤١، ٢٣٩	قرۃ العینین فی تفضیل لشیخین . . . . .
٢٦٥	قرۃ العیون . . . . .
٢٨٥	قصاید عربی . . . . .
٢٦٨	قصیدۃ حمزہ . . . . .
٢٧٤	قول سدید . . . . .
	قیام نامہ آثار القیامہ
٢٨	کاروان اہل فضل و کمال . . . . .
٢٨٢	کرامات الاولیا . . . . .
٢٨٩	کرامات عربی . . . . .
٢٦١	کشف . . . . .
٢٦٩	کشف الأنوار . . . . .
٢٦٩	کشف الغین عن شرح رباعیث . . . . .
٢٣٥	کفایہ . . . . .
٢٦٩	کلام منظوم . . . . .
٢٧١	کلمات طہات . . . . .
٢٦٥	کنز المکنون . . . . .
٢٧٤	گلشن ہند . . . . .
٢٦٩	لطائف القدس فی معرفۃ النفس . . . . .
٢٦٩، ٢٧٨، ١٦١	لمحات . . . . .
٢٥٥	لوح حامی . . . . .

۵۲۷، ۳۱۰، ۲۸۴	مآثر رحیمتہ .....
۲۵۳	ما یعور علیہ و لا یعزل علیہ، رسالہ .....
۵۵۲، ۵۰۸، ۳۵۸، ۹۲	مشوی معنوی .....
۴۸۴	مجموعہ تقریر شاہ عبدالعزیز در وحدت وجود و شہود
۴۷۱، ۴۶۶، ۴۶۳، ۴۶۰	مجموعہ خمسہ رسائل .....
۴۶۲	مجموعہ رسائل اربعہ .....
۴۹۷	مجموعہ رسائل تسعہ .....
۴۹۷	مجموعہ فتاوی شاہ رفیع الدین .....
۴۶۹	مجموعہ مکاتیب .....
۴۸۹	مختصر فی المعراج .....
۵۶۱	محزلی پنحباب .....
۲۵۰	مراقص اوردائنصر، رسالہ
۴۷۲، ۴۷۰، ۴۶۷، ۴۶۶، ۱۵۲	مُسلّسات .....
۵۵۱، ۳۴۰	مُسند الدارمی
۵۴۹	مشاہیر حویور، تذکرہ .....
۵۴۰، ۳۴۰، ۲۱۵، ۴۲	مشکوٰۃ المصابیح .....
۴۷۳	معدن الحواہر .....
۵۵۰	مفتاح التّواریخ .....
۳۷۲، ۴۶۹، ۴۶۷، ۴۶۴، ۴۶۱	مقالات طریقت .....
۵۴۵	مقاماتِ مظہریہ .....
۵۰، ۳۹، ۳۶، ۲۷، ۲۰، ۱۹	مکاتیب حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی .....
۵۲۲	مکاتیب سیاسی شاہ ولی الله .....
۴۷۱	مکاتیب عربی .....

مکتوبات اکابر دیوبند.....	۴۷
مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی .....	۴۷
مکتوبات سیاسی شاه ولی الله.....	۳۷
مکتوبات سیدالعلما مولانا احمد حسن محدث امرہوی .....	۴۷
مکتوبات شاه ولی الله دهلوی .....	۱۹، ۲۰، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۵۲۵
مکتوبات مع مناقب امام بخاری وابن تیمیہ.....	۴۷۱
مکتوبات نادر حضرت شاه ولی الله دهلوی .....	۴۸
مکتوب المعارف .....	۴۷۱
مکتوب المعارف مع مکاتب ثلاثہ .....	۴۶۵
مکتوب مدنی .....	۵۴۷، ۴۹۷، ۴۷۱، ۱۰
ملفوظات عریری .....	۵۰۷، ۴۸۹
منتہی الکلام .....	۴۹۱
مصور .....	۴۷۱
مواقف، شرح .....	۴۳۵
موحرالقانون .....	۵۴۳
موضح القرآن (ترجمہ قرآن) .....	۵۰۷، ۴۳۸
میزان البلاغہ .....	۴۸۹
میزان العقائد .....	۴۸۹
میران الکلام .....	۴۸۹
نامہ های سیاسی حضرت شاه ولی الله دهلوی ..	۲۴
نہضۃ الحوافظ.....	۵۶۶، ۴۸۳، ۲۴
نسیم سحر .....	۴۸
نعمۃ الله السافغہ .....	۴۶۳

نفحات الأنس .....	۳۸۲، ۳۰
نقاۃ التصوف، رسالہ .....	۵۴۸
نور العین .....	۴۶۵
نور العیون، ترجمہ .....	۹۰
نور القلوب (خطی) .....	۵۵۰
نہایات الأصول .....	۴۷۲
واردات .....	۴۷۲
وسیلۃ النجاة، رسالہ .....	۴۸۵
وصاف .....	۴۶۱
وصایا أربعة .....	۴۷۲
وصایای حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی .....	۴۷
وصیت نامہ .....	۴۷۲، ۴۷۰
ہدایت المؤمنین .....	۴۸۵
ہدایۃ .....	۲۱۵
ہدایۃ الفہم .....	۵۴۳
ہدایۃ، شرح .....	۲۳۰
ہمعات .....	۴۷۲، ۸۰

مواضع ۱۱ حزب البحر، شرح

## Rampur Raza Library Publications

© Rampur Raza Library- 2004

All rights reserved. No part of this book may be reprinted or reproduced or utilized in any form or by any electronic, mechanical or other means, now known or hereafter invented, including photocopying and recording, or in any information storage or retrieval system, without prior permission of the publisher, except as brief quotations for academic purpose.

<i>Title of the Book</i>	: <b>MAKATIB-E SHAH WALIULLAH OF DELHI</b>
<i>Compiled by (Vol. I)</i>	: Shah Abdur Rahman Phulati
<i>Compiled by (Vol. II)</i>	: Shah Mohammad Aashiq Phulati
<i>Discovered by</i>	: Mufti Naseem Ahmad Faridi Amrohavi
<i>Edited &amp; Annotated by</i>	: <b>Prof. Nisar Ahmed Faruqi</b>
<i>Published by</i>	: Dr. Waqarul Hasan Siddiqi (Officer on Special Duty) Rampur Raza Library Hamid Manzil, Qila, Rampur 244 901 (U.P.), INDIA
<i>First Edition</i>	: 300 Copies
<i>Year</i>	: 1425 A.H./2004 A.D.
<i>Computerized by</i>	: Arsons Computer Text Delhi 110 006, ☎ 2326 4061
<i>Printed by</i>	: Diamond Printers, New Delhi 110 002
<i>Price</i>	: Indian Rs. 1000/- or US \$ 60/-
<i>Phone Library</i>	: 0595-2325045, 237244, 2325346
<i>Fax</i>	: 0595-2340548
<i>Webster</i>	: <a href="http://www.razalibrary.com">www.razalibrary.com</a>
<i>Email</i>	: <a href="mailto:whsiddiqi@indiatimes.com">whsiddiqi@indiatimes.com</a>

**ISBN 81-87113-70-7**

\*

# **MAKATIB-E Shah Waliullah of Delhi**

(Vols. I & II)

Discovered by  
**Mufti Naseem Ahmad Faridi**

Edited & Annotated by  
**Prof. Nisar Ahmed Faruqi**

Foreword by  
**Dr. Waqarul Hasan Siddiqi**

**RAMPUR RAZA LIBRARY**

Rampur 244 901 (U.P.) INDIA

2004 AD

**MAKATIB-E**  
**Shah Waliullah of Delhi**  
(Vols. I & II)

Discussed by  
**Mufti Naseem Ahmad Faridi**

Edited & Annotated by  
**Prof. Nisar Ahmed Faruqi**

Foreword by  
**Dr. Waqarul Hasan Siddiqi**

**RAMPUR RAZA LIBRARY**

Rampur 244 901 (U.P.) INDIA  
2004 AD